

فقہ حنفی کی عالم بننے والی کتاب

تخریج شدہ

بہارِ شریعت

جلد ۱۱ (۲)
صفحہ ۹۴۶
(الف)



صدر الشریعہ بدرالطریقہ
حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد امجد علی اعظمی



بہارِ شریعت

جلد دوم (2) الف

(..... تسہیل و تخریج شدہ.....)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ
حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد امجد علی اعظمی
علیہ رحمۃ اللہ

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تخریج

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

- ۱ اجمالی فہرست ۳
- ۲ بہار شریعت کو پڑھنے کی سترہ نمائیں ۵
- ۳ تعارف المحدثۃ العلمیۃ ۶
- ۴ پہلے سے پڑھ لیجئے (پیش لفظ) ۷
- ۵ ایک نظر ادھر بھی (قدیم و جدید الفاظ) ۱۰
- ۶ اصطلاحات و اعلام ۱۲
- ۷ عمل القات ۴۴
- ۸ تفصیلی فہرست ۶۶
- ۹ مآخذ و مراجع ۱۷۵

اجمالی فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
99	حقوق الزوجین		حصہ ہفتم (7)
104	شادی کے رسوم	1	نکاح کا بیان
	حصہ ہفتم (8)	20	محرمات کا بیان
107	طلاق کا بیان	36	دودھ کے رشتہ کا بیان
116	صریح کا بیان	42	ولی کا بیان
120	اضافت کا بیان	53	کنفوکا بیان
128	کناہیہ کا بیان	57	نکاح کی وکالت کا بیان
149	تعلیق کا بیان	62	مہر کا بیان
157	استثنا کا بیان	81	لوٹھی نظام کے نکاح کا بیان
169	رجعت کا بیان	94	باری مقررہ کرنے کا بیان

341	کلام کے متعلق قسم کا بیان	182	ایلا کا بیان
356	لباس کے متعلق قسم کا بیان	193	خلع کا بیان
362	حدود کا بیان	205	ظہار کا بیان
384	شراب پینے کی حد کا بیان	209	کفارہ کا بیان
393	حد فنف کا بیان	218	إعان کا بیان
402	تعزیر کا بیان	228	عقین کا بیان
411	چوری کی حد کا بیان	232	بندت کا بیان
420	ہاتھ کاٹنے کا بیان	240	سوگ کا بیان
422	راہزنی کا بیان	247	ثبوت نسب کا بیان
424	کتاب السیر	258	نفقہ کا بیان
431	غنیمت کا بیان	حصہ نهم (9)	
441	استیلائے کفار کا بیان	283	آزاد کرنے کا بیان
443	مستامن کا بیان	295	قسم کا بیان
446	عشر وخراج کا بیان	304	قسم کے کفارہ کا بیان
447	جزیہ کا بیان	311	منت کا بیان
453	مرتد کا بیان	333	کھانے پینے کی قسم کا بیان

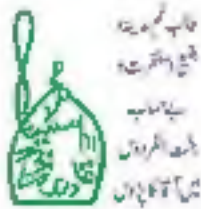
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنائے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے **”بہار شریعت“** کو پڑھنے کی 17 غنیمتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت ہانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالحسن محمد الیاس عطار قادری رضوی، امت پرکاش عالمیہ
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَبَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی فیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“
(المعجم الکبیر للفظہانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۱، ص ۱۸۵)

دومنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

- ۱. اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی غزوہ جہل کا حقدار بنوں گا۔
- ۲. خشی الوسخ اس کا بلا شو اور
- ۳. قبلہ رومطالعہ کروں گا۔
- ۴. اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔
- ۵. اپنا وضو، غسل، نماز وغیرہ درست کروں گا۔
- ۶. جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ **فَسْأَلُوا أَهْلَ الدِّانِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** (الحج: ۱۰۳)
- ۷. ترجمہ کنز الایمان: ”تو اسے لوگوں و علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔
- ۸. اپنے ذاتی نفع پر عند الضرورت خاص خاص مقامات پر اندر لائن کروں گا۔
- ۹. ذاتی نفع کے لیے یادداشت والے صفحے پر ضروری نکات لکھوں گا۔
- ۱۰. جس مسئلے میں دشواری ہوگی اس کو بار بار پڑھوں گا۔
- ۱۱. زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔
- ۱۲. جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔
- ۱۳. جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔
- ۱۴. یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں الجھوں گا۔
- ۱۵. دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔
- ۱۶. (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔
- ۱۷. اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔
- ۱۸. کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔



۶ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَدِينَةُ الْعِلْمِ

از شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
الحمد لله على احسنائه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تبليغ قرآن وسنت في عالم غير سياسي
تحريك "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزم مصمم رکھتی ہے،
ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے وحدہ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس
"المدينة العلمية" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثیر نعمہ اللہ تعالیٰ بہ مشتمل ہے، جس
نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- (۱) شعبہ کتب اعلیٰ حضرت برہنہ خلیلہ (۲) شعبہ تراجم کتب (۳) شعبہ درسی کتب
- (۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تنقیش کتب (۶) شعبہ تخریج

"المدينة العلمية" کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ
شمع رسالت، نچر دین و ملت، حامی سنت، مانی بدعت، عالم شریعت، امیر طریقت، باعث فخر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج
الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گرہاں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتمی التوسیع
سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون
فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشمول "المدينة العلمية" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں
ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کاہد
خضر شہادت برکت البقیع میں دفن اور بخت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاواللہم لا یمن منی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ



رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنے رسالے تذکرہ صدر الشریعہ کے صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں: "صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے انجمنِ عربی کتب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو سبک تحریر میں ہندو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درمچش ہونے والے ہزار ہا مسائل کا بیان بہارِ شریعت میں موجود ہے۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا نیکو ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرض عین ہے۔" (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۳۳)

مجھے مجھے اسلامی بھائیو! "بہارِ شریعت" کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مفید سے مفید تر بنانے کے لئے اس پر دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے مذنی علماء نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں کوشی لکھنے کی سعی کا آغاز کیا اور تا دمِ تحریر 6 حصوں پر مشتمل پہلی جلد، 16 واں حصہ اور 1357 الگ الگ حصے "مکتبۃ المدینہ" سے طبع ہو کر منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ان علمی کاوشوں کی متعدد علمائے کرام و اہلِ فہم نے پذیرائی فرمائی۔ چنانچہ جگر گوشہ صدر الشریعہ علیہ رحمۃ رب العزیز، حضرت علامہ مولانا قاری محمد رضا اعظمی مدظلہ العالی اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: "نی زمانہ اکابرین کی بابرکت صحبتوں اور پاکیزہ رکتوں سے صفحہ سستی پر نمودار ہونے والی سُنوں کا بیکر عشق و رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مظہرِ عالمی تبلیغی و اصلاحی جماعت دعوتِ اسلامی نے بہارِ شریعت کی تسہیل و تخریج کر کے اس کے حق کو ادا کر دیا۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ علمی کی اس شاندار کاوش کو دیکھ کر یقیناً صدر الشریعہ بدر الطریقہ حکیم ابو العلی مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی روح پر نور اعلیٰ علیین میں خوش و ہری ہوگی، کیونکہ صدر الشریعہ علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا تھا کہ "اگر اور تخریب عالمگیر علیہ الرحمۃ میری اس کاوش (بہارِ شریعت) کو دیکھ لیتے تو یقیناً اسے (فقہ حنفی کے مسائل پر مشتمل خزانہ جان کر) سونے میں تولتے۔" اور آج مجلسِ علمیہ کی اس مبارک کاوش نے صدر الشریعہ کی تمنا کو پورا کر دیا، بلکہ یوں کہیے کہ سونے میں تولنے سے بھی زیادہ اہم کارنامہ انجام دے دیا۔ میرے علم کے مطابق اس وقت دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کی شعبہ جات و جن متین کی بھرپور خدمت میں صبح و شام مصروفِ عمل ہیں اور شانِ روزِ محنت اور انتھک جدوجہد کے ذریعہ درسی و تبلیغی کتب کثیر و متعدد شہود پر لا رہے ہیں۔ اسلاف کی بے شمار عربی کتب کے صحیح اردو تراجم بھی دعوتِ اسلامی کے اہم ترین کارناموں میں سے شہری کارنامہ ہے، دین کی جس خدمت کا بیڑہ بھی دعوتِ اسلامی نے اٹھایا ہے اسے کامیابی کے ساحل سے ہمکنار کر کے ہی دم لیا ہے۔ میری نگاہوں میں دعوتِ اسلامی اعلیٰ حضرت و صدر الشریعہ علیہما الرحمۃ کے فیضان کا وہ سفینہ ہے جو اٹھادو بے دری، منکرات و بدعات کی تند و تیز موجوں کا مقابلہ مردانہ وار کر رہی ہے۔ بہارِ شریعت کی تسہیل و تخریج سے پہلے صرف علماء کرام ہی استفادہ کر سکتے تھے اور تسہیل و تخریج کے بعد عوام الناس بھی یقیناً بے مستفیض ہو سکیں گے۔ اس سے قبل مشکل و قدیمی الفاظوں کو تلاش کر لے کے لیے علماء بھی عربی و اردو ولغات اپنے پاس رکھتے تھے، اور اب سارے مشکل و قدیم الفاظوں کے معانی جلد کے اول میں ہی درج کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ دیکھ کر بھی نہایت مسرت ہوئی کہ ہر مسئلہ ایک نئی سطر سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت دعوتِ اسلامی کی اس علمی کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور مجلسِ علمیہ کے تمام لوگوں کے ہاتھوں میں وہ پاکیزہ تاثیر پیدا فرمادے کہ ان کے کیے ہوئے تراجم و حواشی، تسہیل و تخریج، تفسیر و تعبیر اطراف و اکناف اور شرق و مغرب کے مسلمانوں میں مقبول و محبوب

ہو جائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔ ۲۰۰۹ء کو ہونے والے ”ہند“ کی مجلس شرعی کے سلاہویں فقہی سیمینار میں صدر مجلس شرعی، شیخ الحدیث و مجتہم جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ نے خطبہ صدارت میں دعوتِ اسلامی کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے بہارِ شریعت کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا: ”بہارِ شریعت ہمارے یہاں عرصہ دراز سے رائج ہے، لیکن **مکتبہ المدینہ** نے ایک تو اس کے حوالوں کی تخریج کی ہے، دوسرے اس کے ساتھ ساتھ حواشی بھی لکھے ہیں، تیسرے فقہی فوائد اور اصطلاحات شروع میں دی ہیں، اور بہت سی دوسری چیزیں شامل کی ہیں، جو اس کتاب کو بہت ہی عظیم، بہت ہی دقیق اور عوام و خواص کے لیے بہت زیادہ مفید بنا رہی ہیں۔“

الحمد للہ غرض وجل اب سات حصوں (13۴7) پر مشتمل دوسری جلد پیش خدمت ہے جس میں نکاح، طلاق، قسم، حدود (اسلامی سزائیں)، وقف، کاروباری شراکت، لفظ، لفظ اور خرید و فروخت کے مسائل کا تفصیلی بیان ہے۔ اس جلد میں تقریباً 127 آیات، 422 احادیث اور 4516 مسائل کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس جلد پر بھی مجلس ”**المدینۃ العلمیۃ**“ کے ”**شعبہ تخریج**“ کے مدنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- ۱..... احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدمہ و تخریج کی گئی ہے۔
- ۲..... آیات قرآنیہ کو نقش بریکٹ ﴿ 》 کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو **Inverted Commas** ” “ سے واضح کیا گیا ہے۔
- ۳..... مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسم الخط کو خفی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، صفحہ نمبر 11، 12 پر بہارِ شریعت جلد دوم (2) میں آنے والے مختلف الفاظ کے قدیم و جدید رسم الخط کو آمنے سامنے لکھ دیا گیا ہے۔
- ۴..... جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ اور ”اللہ عزوجل“ کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔
- ۵..... ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

۶..... پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اس حصہ کے شروع میں حروفِ حجازی کے اعتبار سے حلقِ لغت کی ایک فہرست کا اہتمام کیا گیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کا سہارا لیا گیا ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ اگر لفظ کا تعلق براہِ راست قرآنِ پاک سے تھا تو اس کو مختلف تقاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہِ راست حدیثِ پاک کے ساتھ تعلق ہونے کی صورت میں خفی الامکان احادیث کی شروحات کو مد نظر رکھا گیا اور فقہ کے ساتھ تعلق کی بنا پر خفی المقدر و فقہ کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر عبارت کی تسہیل (یعنی آسانی) کے لئے مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذہن نشین ہو جائے اور کسی قسم کی ابھمن باقی نہ رہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو علامہ کرامہ رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ کیجئے۔

۷..... اس حصہ میں جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، ان کو ایک جگہ انصافاً بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں خفی المقدر و کوشش کی

گئی ہے۔ مگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خود اس جگہ یا بعد از شریعت کے کسی دوسرے مقام پر ہی ہو تو کسی کو اس میں الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اسی اصطلاح کی تعریف بعد از شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فقہ اور ہا خوالہ اصطلاحات کی وضاحتیں و رد کردہ گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ میں جو مشکل اقسام (مختلف چیزیں) کے نام (مذکور ہیں) لغت کی مختلف کتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان و آسان میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

8. ہائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ سر 5، 15، 19، 22، 35، 42، 76، 95، 131، 153، 176، 181، 212، 213، 228، 259، 340، 366، 383، 386، 387، 398، 412، 416، 451، 469، 499، 523، 546، 589، 752، 760، 809، 820، 877، 890، 903، 1008، 1043، 1067 پر مسائل کی تصحیح و تصحیح

در خطی فی عرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے اور اس کے آخر میں حسب لکھ دیا گیا ہے
مثلاً بعد از شریعت جلد دوم (2) حصہ 11 ص 760 پر ہے اور فی جس کی چیز بھی تکی جارت نہیں سے سکتا ہے مثلاً روپیہ قرض یا نقد تو روپیہ یا چاندی کی کوئی چیز ملے سے سکتا ہے اور اثر فی پاسوئے کی چیز نہیں لے سکتا۔

مدیر تعلیم کی طرف سے اس پر یہ حاشیہ دیا گیا ہے: "اصلی نصرت امام احمد رضا حلیہ رحمۃ اللہ علیہ اثر فی قضاوی رضویہ میں عامہ شامی اور طحاوی طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ: "احادیث ضعیفہ سے موصول کرے کا عدم جو رجحان سے رہا ہے میں تھا یہاں کہ وہ "کتاب" عام متعلق تھے تاہم نقل تو اس پر ہے کہ جب اپنے حق کی وصولی پر قادر ہو جائے کسی بھی مال سے ہو تو وصول کرنا جائز ہے۔" (فتاویٰ رضویہ ج 1 ص 562)۔ علیہ

9. مصنف کے حاشیہ وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسب سابق 12 امضہ بھی لکھ دیا ہے۔
10. مکرر پروف ریڈنگ کی کمی سے مکتبہ رضویہ آرام پارک، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت مجدد مسائل - طبع شدہ قدیم نسخہ کا مکمل سے نیک صرف کی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

11. آخر میں تاحد و مرجع کی بہرست مصنفین و مؤلفین کے ناموں، اس کی سن وفات اور مطابع کے ساتھ دیگر برتری گئی سے اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دہائی ہیں وہ اللہ عزوجل کی عطا اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کریم و علامہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انھوں نے شہر یقت میر مست پانی دعوت سیدی حضرت علامہ مولانا ابوالحسن محمد الیاس عطا قاری سیالکوٹی مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیوں نظر آئیں ان میں یقیناً ماری کوتاہی کو بظاہر ہے۔ قاری میں خصوصاً علامہ کرامت بیگم سے شریعت سے کہ اس کتاب کے معیار و معیار پر مبنی بنانے کے لیے میں اپنی قیمتی تر اور تجاویز سے تحریریں بطور پر مطلع فرما میں۔

الحمد لله وحده و صلوات اللہ علیہ وسلم اس کتاب پر شہید تحریر (مدیر تعلیم) کے 6 اسلامی بھائیوں سے کام کر کے کی سعادت حاصل کی باخوشی تہ صوفیاء
مدنی مدنی باوصیف فضل الرحمن خان عطار مدنی، ابن حبیب محمد عابد المدنی، عطار مدنی، ابن، اومد کلہ عطار مدنی - حوب کوشش کی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح سے لئے شہر یقت میر مست پانی دعوت سلاوی حضرت علامہ مولانا ابوالحسن محمد الیاس عطا قاری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے سے 3 دس، 12 دس، 30 دس اور 12 دس کے سے عاشقانِ رسول کے ہم کر کے دے مدنی قاتلوں کا سفر چترے سے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت سلاوی کی تمام محاسن بشمول مجلس "المدینۃ العلمیہ" کو بچھوڑ دے رات و صبح میں ترقی عطا فرمائے۔

محمد بن عبداللہ التیمی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صاحبہ و وارثہ وسلم

شعبہ تحریج (مجلس المدینۃ العلمیہ)

ایک نظر ادھر بھی

قدیم الفاظ	مستعملہ جہانِ الفاظ	قدیم الفاظ	مستعملہ جہانِ الفاظ
دہر	ادوہر	دہر	ادوہر
ادھار	وتارا	ادھار	وتارا
ادھارے	اوتاریں	ادھارے	اوتاریں
اوتکا	وتے	اوتکا	وتے
ادھانا	ودھار	ادھانا	ودھار
دڑی	اوس	دڑی	اوس
دکی	اوسوت	دکی	اوسوت
ادوی	وسے	ادوی	وسے
اوتھار	وکھڑا	اوتھار	وکھڑا
دک	اوکا	دک	اوکا
اوکی	اوکے	اوکی	اوکے
اولٹ	اون	اولٹ	اون
دنگلی	اونھیں	دنگلی	اونھیں
آدھ	بارہ	آدھ	بارہ
بڑا	بڑے	بڑا	بڑے
بند	بویں	بند	بویں
پانسو	پاں پانسو	پانسو	پاں پانسو
پرانا	پردی	پرانا	پردی
پردی	پردیسوں	پردی	پردیسوں
پرپوتا	پرپا	پرپوتا	پرپا



الف

1	جہرہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا جارہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲، ص ۹۹)
2	حجرت مثل	کسی کو کسی کام کی وہ جرت (مزدوری) دینا جو اس کام کے کرنے والے کو عام طور پر دی جاتی ہے اجرت مثل کہلاتی ہے۔ (رد المحتار، ج ۹، ص ۷۵)
3	احیائی	ماں شریک بہن بھئی یعنی جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں۔
4	رکاب بیع	بیع گر قول سے ہو تو اس کے ارکان بیجاب و قبوں ہیں، مثلاً ایک نے کہا میں نے بیچا دوسرے نے کہا میں نے خریدا بیع اگر قول سے نہ ہو بلکہ فعل سے ہو تو چیز کا لے لینا اور دے دینا اس کے ارکان ہیں اور یہ بیجاب و قبول کے قائم مقام ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۶۱۵)
5	استبراء	یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رکا ہو تو گر جائے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۲، ص ۴۱۲)
6	استبراء	مالک کا اپنی (نئی) لونڈی سے شریعت کی مقرر کردہ مدت تک جماع نہ کرنا تاکہ رحم کا نطفہ سے خالی ہونا واضح ہو جائے۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۳، ص ۱۶۹)
7	تسبیح	باندھ گورت کے گے کے مقام سے بیماری کی وجہ سے جو خون لگتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۷۱)
8	استحصاء	کارگیر کو فرمائش دے کر چیز بنو نا، آؤر پر چیز بنوانا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۸۰۷)
9	اصب و افش	دیکھیے ذوی الفروض
10	اصیل	جس پر مطالبہ ہے یعنی مقروض اصیل و مکفول عنہ ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)
11	اقاہ	دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا اس کے اٹھا دینے کو قاہ کہتے ہیں، اقاہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے تبہا ایک شخص اقاہ نہیں کر سکتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۳۲)
12	کرہ	دیکھیے اکراہ شرعی۔

13	اکراہ شرعی	اکراہ (جبر کرنا) کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص یہ کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا اور کبھی مکبرہ (مجبور کرنے والے) کی جانب سے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے مکبرہ (جسے مجبور کیا جائے) اپنی مرضی کے خلاف کرے مگر مکبرہ جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم ہے جو کچھ کہتا ہے، مگر میں نے نہ کیا تو مجھے ہار ڈالے گا اس صورت میں بھی اکراہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۳)
14	امود	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۴)
15	ایام تشریق	دس ذو الحجہ کے بعد کے تین دن (۱۳، ۱۲، ۱۱) کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۷۱)
16	ایام منہیہ	عید الفطر، عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن کہ ان میں روزہ رکھنا منع ہے اسی وجہ سے انہیں ایام منہیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۵، ص ۹۶۷)
17	ایجاب وقبوں	نکاح (عقد) کرنے والوں میں سے پہلے کا کلام ایجاب اور دوسرے کا قبول کہلاتا ہے۔ (رد المحتار، ج ۴، ص ۷۸)
18	ایدا	شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۸۲)
19	ایدا کے نود	ایسا یا جس میں چار مہینے کی قید نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۸۳)
20	یدائے نودت	ایسا یا جس میں چار مہینے کی قید ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۸۳)

آ

21	آبر	وہ عورت جو ایسی عمر کو پہنچ جائے کہ اب اسے حیض نہیں آئے گا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۱۴)
----	-----	--

ب

22	باج	کوئی بھی چیز بیچنے والے کو بائع کہتے ہیں۔
23	بہر صاع	جو مال صاع کے بدلے میں دیا جائے سے بدل صاع کہتے ہیں۔

24	دل کتابت	مکاتب (غلام) اپنی آزادی کے لیے مالک کی طرف سے مقرر شدہ جو مال ادا کرتا ہے اسے دل کتابت کہتے ہیں۔
25	ہنر	کنواری، بکرو و عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ طہی نہ کی گئی ہو اگرچہ زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہو گئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۵۰)
26	ہومرا	دیکھیے معنہ۔
27	ہیت امرا	اسلامی حکومت کا خزانہ جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود میں خرچ کیا جاتا ہے۔ (ماخوذ من الموسوعة الفقهية، ج ۸، ص ۲۹۲)
28	بیع	اصطلاح شرع میں بیع کے معنی یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو ماں سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۶۱۵)
29	بیع باطل	جس صورت میں بیع کا کوئی رکن نہ پایا جائے یا وہ چیز خرید و فروخت کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۶۹۶)
30	بیع تعطلی	ایسی بیع جس میں بیع و قبول کے بغیر چیز لے لیتے ہیں اور قیمت دے دیتے ہیں ایسی بیع کو بیع تعطلی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۶۱۵)
31	بیع تلجہ	بیع تلجہ یہ ہے کہ دو شخص اور دو گوں یعنی دوسرے لوگوں کے سامنے بظاہر کسی چیز کو بیچنا خریدنا چاہتے ہیں مگر اُن کا ارادہ اس چیز کے بیچنے خریدنے کا نہیں ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۸۳۲)
32	بیع سہم	وہ بیع جس میں شمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور بیع (فروخت شدہ چیز) کو بعد میں خریدار کے حوالہ کرنا بیچنے والے پر لازم ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۹۵)
33	بیع صرف	بیع صرف یعنی شمن کو شمن کے عوض بیچنا، شمن سے مرد عام ہے چاہے شمن خلقی ہو جیسے سونا چاندی یا غیر خلقی جیسے پیسہ، لوٹ وغیرہ۔ (المختار، ج ۱۷، ص ۵۵۲) (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۹۴، ۸۲۶)

34	بیع غیر	اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دوںگا البتہ یہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خریدو اسے بازار میں دس روپے کو بیچ دیتا تمہیں دس روپے مل جائیں گے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۹۷)
35	بیع فاسد	گر کہ بیع (یعنی ایجاب و قبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محل بیع (یعنی بیع) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً بیع (یعنی جو چیز بیچی اُس) کو خریدنے والے کے حوالے کرنے پر قہر رت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۹۶)
36	بیع متاخر	اس سے مراد وہ بیع ہے جس میں دونوں طرف صین ہو یعنی تبادلہ غیر نقد کے ساتھ ہو مثلاً غلام کو گھوڑے کے بدلے میں بیچنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۹۳، ۷۱۸)
37	بیع مکروہ	رکن بیع یا محل بیع (بیع) میں خرابی نہ ہو بلکہ شرع نے کسی اور وجہ سے ممنوع قرار دیا ہو مثلاً جن لوگوں پر جمعہ (کی نماز) واجب ہے انہیں اذن جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۲۲)
38	بیع مزاہرہ	بیع مزاہرہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو اسی قسم کے درخت سے اتارے ہوئے پھلوں کے عوض بیچنا مثلاً کھجور پر لگی ہوئی کھجوریں پہلے سے اتاری ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۹۳)
39	بیع ماسمہ	اسکی بیع جو محض مشتری کے سامان چھونے سے نافذ کر دی جائے اور اختیار بھی باقی نہ رہے۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۹، ص ۱۴۱)
40	بیع ممانہ	اسکی بیع جس میں بائع و مشتری بغیر دیکھے ہوئے ایک دوسرے کی طرف سامان دشمن پھینک دیتے ہیں۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۹، ص ۱۴۲)
41	بیع الوفا	اس طور پر بیع کی جائے کہ بائع (بیچنے والا) جب شمس مشتری (خریدار) کو واپس دے گا تو مشتری بیع کو واپس کر دے گا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۸۳۳)
42	بیع تہ	بیع تہ یہ ہے کہ خریدار قیمت کا کچھ حصہ ادا کرے اور وعدہ کرے کہ وہ بقیہ رقم ادا نہ کر سکے یا خریدنا نہ چاہے تو اس کی بیدقیم بیچنے والے کی ہو جائے گی (یعنی ضبط ہو جائے گی)۔ (مسنوح مس ایسی تلافی، ج ۳، ص ۳۹۲)

43 | **بیکہ** زمین کا ایک حصہ یا کھڑا جس کی پیمائش عموماً تین ہزار پچیس (۳۰۲۵) گز مربع ہوتی ہے، چار کنال ۸۶ مرے۔

پ

44 | **پارسا** متقی، نیک۔ اصطلاح شرع میں پارسا اس عورت کو کہتے ہیں جس کے ساتھ طہی حرام نہ ہوئی ہو اور نہ ہی اسے اس کی تہمت لگائی گئی ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۶۱)

ت

45 | **تنبوہ** ایسی لونڈی جس کا نکاح مالک نے کسی شخص سے کر کے اسی کے حوالے کر دیا ہو اور اس سے خدمت نہ لیتا ہو۔ (ردالمحتار، ج ۴، ص ۳۲۷)

46 | **تخالف** کسی معاملہ میں عدلی و مدعی علیحدہ دلوں کا قسم کھانا۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۳، ص ۱۰۳۸)

47 | **تحریف** اصل الفاظ یا معانی میں تبدیلی کرنا، اگر الفاظ میں تبدیلی کی ہو تو تحریف عقلی اور گرمعنی میں تبدیلی کی ہو تو تحریف معنوی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از تفسیر فیسی، ج ۵، ص ۱۱۰)

48 | **تحمیم** تحکیم کے معنی حکم بنانا یعنی فریقین اپنے معاملہ میں کسی کو اس سے مقرر کریں کہ وہ فیصلہ کرے اور نزاع کو دور کر دے اسی کو بیچ اور ٹاسٹ بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۹۱۳)

49 | **تخارج** ایک وارث بالقطع (یعنی کل حصہ کے بدلے) اپنا کچھ حصہ لے کر ترکہ (میراث) سے نکل جاتا ہے کہ اب وہ کچھ نہیں لے گا اس کو تخارج کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۳، ص ۱۱۵۰)

50 | **ترک** وہ مال و جائیداد جو مرنے والے دوسرے کے حق سے خالی چھوڑ کر مر جائے۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۱۱، ص ۲۰۶)

51 | **ترکیہ** قاضی کا گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرنا کہ وہ عادل اور معتبر ہیں یا نہیں؟ ترکیہ کہلاتا ہے۔

52 | **تغزیر** کسی گناہ پر بغرض تاویب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تغزیر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۴۰۳)

53 | **تعلیق** تعلیق کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۳۹)

54 | **تویہ** چیز جتنی قیمت میں پڑی، اتنی ہی قیمت کی بیچ دینا نفع کچھ نہ لینا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۳۹)

55	ش	خریدار اور بیچنے والا آپس میں شے کی جو قیمت مقرر کریں اُسے شے کہتے ہیں۔ (رد المحتار، ج ۷، ص ۱۱۷) و (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۸۴)
56	ش خلقی	وہ شے جو کسی لیے (یعنی شہیت ہی کے لیے) پیدا کیا گیا ہو چاہے اس میں انسان کی صنعت داخل ہو یا نہ ہو جیسے چاندی سونا اور ان کے سٹے اور زیورات یہ سب شے خلقی میں داخل ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۸۴۱)
57	ش غیر خلقی (عرفی)	شے غیر خلقی وہ چیزیں ہیں کہ شہیت کے لیے مخلوق نہیں (یعنی اصل میں شے نہیں تھے) مگر لوگ ان سے شے کا کام لیتے ہیں شے کی جگہ استعمال کرتے ہیں جیسے نوٹ، روپے وغیرہ اس کو شے اصطلاحی بھی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۸۴۱)
58	شیب	جو عورت کنواری نہ ہو اسے شیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۵۰)

ج

59	جرح	جس سے محض گواہ کا شق (یعنی گواہی کے قابل نہ ہونا) بیان کرنا مقصود ہو، حق اللہ یا حق العباد کا ثابت کرنا مقصود نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۹۵۲)
60	جریب	جریب کی مقدار انگریزی گز سے ۳۵ گز طول (لمبائی) اور ۳۵ گز عرض (چوڑائی) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۳۹)
61	جریہ	وہ شرعی محصور جو مدائی حکومت کفار سے ان کی جان و مال کے تحفظ کے بدلے میں وصول کرے۔ (ماخوذ از تفسیر فیسی، ج ۱۰، ص ۲۵۴)
62	جنون	عقل میں ایسے خلل کا ہونا جس کی وجہ سے آدمی کے اقوال و افعال معمول کے مطابق نہ رہیں، چاہے یہ خلل پیدائشی و فطری طور پر ہو یا بعد میں کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ (التعریفات، ص ۵۸ و رد المحتار، ج ۴، ص ۴۳۷)
63	جنون مطبق	جنون مطبق یہ ہے کہ مسلسل ایک ماہ تک رہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۱۰۱۲)

ح

64	حاجب	وہ شخص ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے کسی وارث (میت کی میراث پانے والے) کا حصہ کم ہو جائے یا بالکل ہی ختم ہو جائے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۲، ص ۲۶)
----	------	--

65	حد	حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کی جیسی نہیں ہو سکتی۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۶۹)
66	حد قذف	کسی پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہوں سے ثابت نہ کر سکا اس وجہ سے تہمت لگانے والے کو جو شرعی سزا دی جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۹۳)
67	حال	ذین (قرض) کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کر دینے کو حوالہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۴، ص ۸۷۴)
68	حایل	دیکھئے محال۔
69	حیض	بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۷۱)

خ

70	خراج	وہ وظیفہ جو مسلمان حاکم قابل زراعت خرجی زمین پر مقرر کر دیتا ہے۔ (مانعہ دس الموسوعة الفقهية، ج ۱۹، ص ۵۲)
71	خراج مقاسمہ	اس سے مراد یہ ہے کہ (اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایا پر عشر کی جگہ زمینی) پیداوار کا نصف حصہ یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ مقرر ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۳۷)
72	خراج موقوف	اس سے مراد یہ ہے کہ (اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایا پر عشر کی جگہ) ایک مقدار معین لازم کر دی جائے خواہ روپے یا کچھ اور جیسے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر فرمایا تھا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۳۷)
73	خضع	مال کے بدلے میں نکاح ختم کرنے کو خضع کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۹۳)
74	خلوت صحیحہ	میاں بیوی کا ایک مکان میں اس طرح جمع ہونا کہ کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۲۸)
75	خلوت فاسدہ	میاں بیوی ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا خسی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۲۹)

76	خفی مشعل	جس میں مرد و عورت دونوں کی عداوتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۴)
77	خیار بایع	وہ اختیار جو نابایع کو بایع ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ بلوغت سے پہلے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرے یا قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۸۷)
78	خیار رویت	بغیر دیکھے کوئی چیز خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر چاہے تو خریدار بیع کو فسخ (ختم) کر دے اس اختیار کو خیار رویت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۶۶۱)
79	خیار شرط	بایع اور مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ عقد میں یہ شرط کر دیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں مگر یہ اختیار تین دن سے زیادہ کا نہیں ہو سکتا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۶۳۸، ۶۳۷)
80	خیار حق	وہ اختیار جو لونڈی کو آزاد ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ آزاد ہونے سے پہلے کئے ہوئے نکاح کو چاہے تو فسخ کر دے چاہے تو قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۸۷)
81	خیار عیب	بایع کا بیع کو عیب بیان کئے بغیر بیچنا یا مشتری کا ضمن میں عیب بیان کیے بغیر چیز خریدنا در عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کر دینے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۶۷۳)



82	دارالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین و ذن و اقامت و جماعت باقی رکھے (تو بھی دارالاسلام ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷)
83	دارالحرب	وہ دار (ملک) جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر کسی غیر قوم کا تسلط ہو گیا جس نے شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین و اذان و اقامت و جماعت یک نخت اٹھا دیئے اور شعائر کفر جاری کر دیئے اور کوئی شخص امان اس پر باقی نہ رہا اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷)

84	دین	قرض دینے والا، وہ شخص جس کا کسی پر دین ہوا سے دائن کہتے ہیں۔
85	دیت	دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) کے بدلے میں لازم ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۸، ص ۵۵)
86	دین	جو چیز واجب فی الذمہ ہو کسی عقد مثلاً بیع یا اجارہ کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے سکے ذمہ تاوان ہو یا قرض کی وجہ سے واجب ہو، ان سب کو دین کہتے ہیں۔ (حاشیہ بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۵)
87	دین موجل	وہ دین جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ (مخوض بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۷۵)
88	اس میعاد کی	دیکھیے دین موجل۔

ذ

89	ذمی	ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱)
90	ذوی الارحام	قریبی رشتہ دار، اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۳۷)
91	ذوی عرق	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا میراث میں محتین حصہ قرآن وحدیث اور جماع امت کی رو سے بیان کر دیا گیا ہے ان کو اصحاب فرائض کہتے ہیں۔ (الشريعة شرح المراعي، ص ۸)

ر

92	رہن	جو شخص اپنی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے اسے رہن کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۳۱)
93	رب السہم	بیع سہم میں خریدار کو رب السہم کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج ۷، ص ۷۷۹)
94	رب المار	بیع مفاربت کا سرمایہ دار۔
95	رجعت	جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۷۷)
96	رجم	زانی مرد یا زانیہ عورت (جس کے متعلق رجم کا حکم ہے اس) کو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مر جائے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۷۴)

97	رکن	کسی شے کا رکن وہ چیز ہوتی ہے جس سے اس شے کی تکمیل ہو اور وہ چیز اس شے میں داخل ہو جیسے نماز میں رکوع وغیرہ۔ (ماخوذ من التعلیقات، ص ۸۲)
98	رکن	دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اپنے پاس اس لیے روک رکھنا کہ اس کے ذریعے سے اپنے حق کو کھایا جزا حاصل کرنا ممکن ہو، کبھی اس چیز کو بھی رکن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۳۶)

س

99	سعیات	(محنت کرنا کوشش کرنا) غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو۔ در بقیہ کی آزادی کے لئے محنت مزدوری کر کے مالک کو قیمت ادا کر رہا ہو غلام کے اس فعل کو سعیات کہتے ہیں۔ (الموسوعة الفقہیۃ، ج ۲۵، ص ۶)
----	-------	--

ش

100	شہدہ فعل یا شہدہ مشاہدہ	یعنی فعل حرام ہو لیکن وہ اس کو حلال گمان کر کے اس کا رشکاب کر بیٹھے مثلاً اپنی عورت کو تین طلاقیں دینے کے بعد اس کے ساتھ عدت میں وطی کر لے یہ سمجھ کر کہ عدت کے اندر وطی حلال ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۷۹)
101	شرط	وہ شے جو حقیقت میں داخل نہ ہو لیکن اس کے بغیر شے موجود نہ ہو، جیسے نماز کے لیے وضو وغیرہ۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۸۶)
102	شرکت	شرکت ایسے معاملے کا نام ہے جس میں دو افراد سرمایہ اور نفع میں شریک رہنا طے کریں۔ (الدر المختار، ج ۶، ص ۱۵۹)
103	شرکت اختیاری	شرکت اختیاری یہ ہے کہ شریکین کے فعل و اختیار سے شرکت ہوئی ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۳۸۹)
104	شرکت بالبدان	دیکھیے شرکت باہمل۔
105	شرکت باہمل	شرکت باہمل یہ ہے کہ دو کارگیر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں۔ اسی کو شرکت بالبدان اور شرکت تقبل و شرکت صانع بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۵۰۵)
106	شرکت تقبل	دیکھیے شرکت باہمل۔

107 **شرکت جبری** شرکت جبری یہ ہے کہ دونوں کا مال بغیر ارادہ و اختیار کے آپس میں ایسا مل جائے کہ ہر ایک کی چیز دوسرے سے ممتاز (متفرق، جدا) نہ ہو سکے یا ہو سکے مگر نہایت دقت و دشواری کیساتھ مثلاً وراثت میں دونوں کو ترکہ ملا کہ ہر ایک کا حصہ دوسرے سے ممتاز نہیں یا ایک کے پاس گندم تھی دوسرے کے پاس جوار وہ آپس میں مل گئے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۸۹)

108 **شرکت منافع** دیکھیے شرکت باعمل۔

109 **شرکت عقد** شرکت عقد یہ ہے کہ دو شخص باہم کسی چیز میں شرکت کا عقد کریں مثلاً ایک کہے میں تیرا شریک ہوں دوسرا کہے مجھے منظور ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۸۹)

110 **شرکت عین** شرکت عین یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تجارت، یا ہر قسم کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن نہ ہو، صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں گے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۹۸)

111 **شرکت مفاد** شرکت مفاد وہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا وکیل وکیل ہو یعنی ہر ایک کا مطالبہ دوسرا دوسروں کر سکتا ہے، اور ہر ایک پر جو مطالبہ ہوگا دوسرا اس کی طرف سے ضامن ہے اور شرکت مفاد مفاد میں یہ ضرور ہے کہ دونوں کے مال برابر ہوں اور نفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں اور تصرف و ذین میں بھی مساوات ہو، لہذا آزاد و غلام میں اور نابالغ و بالغ میں اور مسلمان و کافر میں اور عاقل و مجنون میں و رد و ناپلغوں میں اور دو غلاموں میں شرکت مفاد نہیں ہو سکتی۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۹۱)

112 **شرکت ملک** شرکت ملک یہ ہے کہ چند شخص ایک چیز کے مالک ہوں و باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو۔

(ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۸۹)

113 **شرکت وجود** شرکت وجود یہ ہے کہ دونوں بغیر مال عقد شرکت کریں کہ اپنی وجاہت اور آمد کی وجہ سے دکانداروں سے اُدھار خریدیں گے اور مال بیچ کر اُن کے دام دیدیں گے اور جو کچھ ہوتی بچے گا آپس میں بانٹ لیں گے۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۵۰۹)

114 **شفعہ** غیر مشغول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفیعہ کہتے ہیں۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۵، ص ۴۷)

115 **شفیعہ کرنے والا**

116 **شہادت** کسی حق کے ثبوت کرنے کے لیے مجلس قاضی میں (یعنی قاضی کے سامنے) لفظ شہادت کے ساتھ سچی

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۹۳۰)

خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس حاضر نہ ہو سکے اور وہ دوسرے سے کہہ دے کہ میں فلاں معاملے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، تم قاضی کے پاس میری اس گواہی کی گواہی دے دینا اسی کو فقہ کی اصطلاح میں شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔
(ماخوذ من الہدایۃ، ج ۲، ص ۱۲۹)

117 شہادۃ علی

شہادۃ

ص

ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے۔

118 صاع

حدیث کی دو مشہور کتابیں صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

119 صحیحین

نزع دور کرنے کے لیے جو عقد کیا جائے اس کو صلح کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۳، ص ۱۱۳۲)

120 نزع

ط

جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب و مکفوبہ (دائن) کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)

121 طالب

(کسی بھی معاملے کے دو فریق) خرید و فروخت میں طرفین سے مراد بائع اور مشتری ہیں۔

122 طرفین

(ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۶۱۶)

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔

123 طلاق

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۱۰)

وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۱۰)

124 طلاق بائن

وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۱۰)

125 طلاق رجعی

ظ

اپنی زوجہ یا اس کے کسی جز و شائع یا ایسے جز کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہہ تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔

126 ظہیر

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۰۵)

ع

127	عاریت	دوسرے شخص کو کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۵۱)
128	عدت	نکاح رائل ہونے یا شہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۳)
129	عشر	زرعی زمین کی پیداوار سے جو رکوة داک کی جاتی ہے (یعنی پیداوار کا دسواں حصہ) سے عشر کہتے ہیں۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۳، ص ۱۰۱)
130	عشری زمین	وہ زمین جس کی پیداوار سے عشر ادا کیا جاتا ہے۔
131	عصبات	وہ لوگ جن کے حصے (میراث میں) مقرر شدہ نہیں البتہ اصحاب فرانس سے جو چچا ہے انھیں ملتا ہے اور اگر اصحاب فرانس نہ ہوں تو تمام مال (ترکہ) انہی میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۳)
132	عصبہ	دیکھیے عصبات۔
133	عصبہ نفسہ	اس سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے، مثلاً: بھتیجا وغیرہ۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۳)
134	عقد	عقدین (نکاح و خرید و فروخت وغیرہ کرنے والوں) میں سے یک کا کلام دوسرے کے ساتھ از روئے شرع کے اس طرح متعلق ہونا کہ اس کا اثر عمل (معتود علیہ) میں ظاہر ہو۔ (العقہ الاسلامی وادلتہ، ج ۱، ص ۲۹۱۸)
135	عقد کتابت	آقا یعنی مالک اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا مال ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کرے تو اس قول و قرار کو عقد کتابت کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۲)
136	عقر	عورت کے ساتھ شہہ دہی سے جو مہر لازم ہوتا ہے اسے عقر کہتے ہیں۔ (ردالمحارح، ج ۴، ص ۱۲۹)
137	عاق	باپ شریک بہن، بھائی یعنی جن کا باپ ایک ہو اور عین الگ الگ ہوں۔

138	عین	عین اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا عضو مخصوص تو ہو مگر اپنی بیوی سے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۴۸)
139	عیب	عیب وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۶۷۳)

غ

140	غاصب	غصب کرنے والے کو غاصب کہتے ہیں۔
141	غبن فاحش	سخت قسم کی خیانت، مراد ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ سو سات روپے لگائی جاتی ہے، کوئی شخص اس کی قیمت دس روپے نہیں لگاتا تو یہ غبن فاحش ہے۔ (ماخوذ من المرالمختار، ج ۷، ص ۳۷۶)
142	غبن سیر	ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی، کوئی شخص اس کی قیمت آٹھ بتاتا ہے کوئی نو تو کوئی دس تو یہ غبن سیر ہے۔ (ماخوذ من المرالمختار، ج ۷، ص ۳۷۶)
143	غصب	ماں متقوم، محترم، منقول یعنی ایساں جو شرعی لحاظ سے قابل قیمت اور محترم ہوں نیز ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکے اس سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے جبکہ یہ قبضہ خفیہ نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۲۳)
144	غلام ساق	وہ غلام جس کے آقا نے اسے تجارت وغیرہ کی عام اجارت دیدی ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۱۸۹، حصہ ۱۱، ص ۷۳۷)
145	غلام مجبور	ایہ غلام جسے مالک نے خرید و فروخت سے روک دیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۴۷)
146	غیبت	وہ مال جو جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے بزدلوں (حرابی) کا فرد سے حاصل کیا جاتا ہے۔ (التعریفات، ص ۱۱۶)
147	غیر محسوس	آزاد و قتل، باغ شخص جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وحشی نہ کی ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۶۵)

ف

- 148 **فار بالطلاق** وہ شخص جو اپنی بیوی کو اس کی رضامندی کے بغیر اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لئے مرض الموت میں یہ ایک حالت میں جس میں موت کا قوی اندیشہ ہو طلاق بائن دے دے۔
(ماخوذ من الدر المنثور و رد المحتار، ج ۵، ص ۵۰، ۱۰ و العایۃ ہامش علی الفتح القدیر، ج ۴، ص ۲)
- 149 **فارہ** مرض الموت میں یہ ایسی حالت میں جس میں موت کا قوی اندیشہ ہو زوجہ کی جانب سے مرد و عورت میں تفریق واقع ہو، تا کہ اس کا شوہر اس کے ترکہ سے محروم ہو جائے ایسی عورت کو فارہ کہتے ہیں۔
(ماخوذ من الدر المنثور و رد المحتار، ج ۵، ص ۵۰، ۱۰ و العایۃ ہامش علی الفتح القدیر، ج ۴، ص ۳)
- 150 **فرص کا یہ** فرض کفایہ وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے دوا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے (یعنی سب بری الذمہ ہو جاتے ہیں) اور کوئی بھی دائرہ کرے تو سب گنہگار ہوتے ہیں۔ جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔
(ماخوذ از وقار الفتاویٰ، ج ۳، ص ۵۷)
- 151 **فرضوں** اس شخص کو کہتے ہیں جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے۔
(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۷۶)
- 152 **فترہ** وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو۔
(ماخوذ از بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۵، ص ۹۲۳)

ق

- 153 **قتل عمد** کسی دھاردار آئے سے قصداً قتل کرنا قتل عمد کہلاتا ہے مثلاً چھری، خنجر، تیر، نیزہ وغیرہ سے کسی کو قصداً قتل کرنا۔
(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۱۵)
- 154 **قذف** کسی پر زنا کی تہمت لگانا۔
(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۹۲)
- 155 **قرض** دین کی ایک خاص صورت کا نام قرض ہے، جس کو لوگ دستگرداں کہتے ہیں۔
(حاشیہ بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۷۵۱)
- 156 **قصاص** فاعل (یعنی خام) کے ساتھ دیساہی سلوک کرنا جیسا اس نے (دوسرے کے ساتھ) کیا مثلاً ہاتھ کاٹا تو اس کا بھی ہاتھ ہی کاٹا جائے۔
(التعریقات، ص ۱۶۴)
- 157 **قضا** لوگوں کے جھگڑوں، ورمنازعات کے فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں۔
(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۹۲)
- 158 **قیمت** کسی چیز کے دام جو اس کے معیار کے مطابق ہوں اور ان میں کمی بیشی نہ کی جائے۔
(رد المحتار، ج ۷، ص ۱۱۷)

159 قس

ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں نہ پائی جائے اور جس کی قیمت کے لحاظ سے اس میں تفاوت ہو۔

(ماخوذ من الدر المختار، ج ۹، ص ۳۱۰، ۳۱۱)

ک

160 کفالت

ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لینا۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)

161 کفالت

باتع کی طرف سے اس بات کی کفالت کہ اگر مجمع کا کوئی دوسرا حقدار ثابت ہوا تو ضمن کا میں ذمہ رہوں۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۶۷)

بالذکر

162 کفو

کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد و عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا (رشتہ داروں) کے لیے باعث تنگ و غار ہو۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۷، ص ۵۲)

163 کفیل

(ضامن) وہ شخص جو دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)

164 کسب

ایسا کلام جس کا مرادی معنی چاہے حقیقی ہو یا مجازی ظاہر نہ ہوا اگرچہ لغوی معنی ظاہر ہو۔

(التعریفات، ص ۱۳۱)



165 گویہی دیکھیے شہادت۔

ل

166 لٹہ

اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہو کہیں مل جائے۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۷۲)

167 لقیط

لقیط اُس بچے کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھر والے نے اپنی تنگ دستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۴۷۷)

168	مال فے	وہ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے لڑائی کے بغیر حاصل ہو جائے چاہے انھیں جلد وطن کر کے حاصل ہو یا صلح کے ساتھ، مالی فے کہلاتا ہے۔ (التعریفات، ص ۱۲۰)
169	مال مقہور	وہ مال جو جمع کیا جاسکتا ہو، ورنہ شرعاً اس سے نفع اٹھانا مباح ہو۔ (رد المحتار، ج ۷، ص ۸)
170	مبیع	فروخت شدہ چیز۔
171	مستارک	مرد کا اپنی بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا یا اس سے وطی ترک کر دی یا اس طرح کے اور الفاظ کہنا مستارک ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۶)
172	متون	متون متن کی جمع ہے اس سے مراد وہ کتابیں ہیں جو نقل مذہب کے لیے لکھی گئیں جیسے مختصر القدوری، اختصار الفقہاء، الوقایہ، کنز الدقائق وغیرہ۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۸)
173	مثلی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں پائی جائے، ورنہ عام طور پر شمن و قیمت کے لحاظ سے اس میں تفاوت نہ سمجھا جاتا ہو۔ (المرامع، ج ۹، ص ۳۱۰)
174	مجنوں	جس کی عقل رائل ہوگئی ہو، بلکہ لوگوں کو مارے گا لیاں دے شریعت نے اس میں کوئی اپنی اصطلاح جدید مقرر نہیں فرمائی (مجنوں) وہی ہے جسے فارسی میں دیوانہ، اردو میں پاگل کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۹، ص ۶۳۵) و (رد المحتار، ج ۴، ص ۴۳۷)
175	محرم	محرم محرم کی جمع ہے دیکھیے محرم۔
176	محال	دیکھیے محال نہ۔
177	محال نہ	دیکھیے محال نہ۔
178	محال بہ	حوالہ میں مال کو محال بہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۷۳)
179	محال عادی	وہ شے جس کا پیدا جانا عادت کے طور پر ناممکن ہو اسے محال عادی کہتے ہیں، مثلاً کسی ایسے شخص کا ہوا میں اڑنا جس کو اڑتے نہ دیکھا گیا ہو۔ (المعتقد المتعدد، ص ۲۸-۳۲)

180	محال	دیکھیے محال۔
181	مقتضیٰ	جس پر حوالہ کیا گیا اُس کھتاں علیہ اور محال علیہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۷۳)
182	محال لہ	وائن (قرض خواہ) کو محال اور محال لہ اور محال لہ اور حویل کہتے ہیں۔
183	محبوب	ایسا وارث جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو اسے محبوب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۷۳)
184	محدودتی	وہ شخص جس پر حد تک قائم کی گئی ہو (یعنی کسی پر دنیا کی تہمت لگائی اور ثبوت نہیں دے سکا اس وجہ سے اس پر حد جاری گئی)۔
185	محرّم	وہ شخص جس نے حج یا عمرے کا احرام باندھا ہو۔
186	محرّم	وہ رشتہ دار جس سے نکاح کرنا قریبت، رضاعت، یا سرالی رشتہ کی وجہ سے ہمیشہ حرام ہو۔
187	محرّم	اس سے مرد و درث ہے جو میراث سے کسی سبب کی وجہ سے شرعاً محروم ہو جاتا ہے مثلاً غلام ہونے کی وجہ سے یا سورٹ کا قاتل ہونے کی وجہ سے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۷۳)
188	محصّر	وہ شخص جو آزاد عاقل، بالغ ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ دہلی کی ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۷۲)
189	محصّر	وہ عورت جو غلام، بالغ، آزاد ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ اس سے دہلی بھی کی گئی ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۷۲)
190	مخیّل	مدیون (مقرض) کو مخیّل (حوالہ کرنے والا) کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۷۳)
191	مدّت	وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۷۲)
192	مدّت	ایسی بوٹھی جسے مالک نے یہ کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۷۰)
193	مدّعی	دعویٰ کرنے والا۔
194	مدّعی علیہ	جس پر دعویٰ کیا جائے۔

195	مدیون	جس کے ذمے کسی کا واجب الادا حق (دین) ہو تو اُسے مدیون (مقروض) کہتے ہیں۔
196	مکھ	کوئی چیز خریدی اور اس پر کچھ خراجات کیے پھر قیمت اور اخراجات کوٹا ہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر اس کو فروخت کر دینا اسے مرا بھکہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۷۳۹)
197	مرفق	اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو بیع (خریدی ہوئی چیز) کے تابع ہوتی ہیں (یعنی بیع کے ساتھ بیع میں ضمنا شامل ہوتی ہیں) جیسے جوتے کے ساتھ تسمہ۔ (ماخوذ من رد المحتار، ج ۷، ص ۷۵)
198	مرتق	یعنی وہ لڑکا کہ تنور بارنخ نہ ہوا، مگر اس کے ہم عمر بارنخ ہو گئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۲۵)
199	مرتد	وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر کہے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یو ہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن کے کرنے سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، صحیف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا، (نعوذ باللہ)۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۵۵)
200	مرتہن	جس شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جائے وہ مرتہن کہلاتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۳۱)
201	مرض	کسی مرض کے مرض الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوف ہلاک و اندیشہ موت قوت و غلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبہ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۵، ص ۳۵۷)
202	مزرعہ	کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائی یا تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۹۳)
203	مستامن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں (جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو) امان لیکر گیا یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۳۲)
204	مستعیر	عارف یا چیز لینے والا۔
205	مستور خال	وہ شخص جس کی عداوت، ورتسق (یعنی نیک بد ہونا) لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ (التحریرات، ص ۱۴۸)

206	مستسین	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۵، ص ۹۳۳)
207	مستم	میعسم میں چیز بیچنے والے کو مستم ایہ کہتے ہیں۔ (مخدوم الدر المختار، ج ۷، ص ۱۷۹)
208	مستم فیہ	جس چیز پر عقد مستم ہو اس کو مستم فیہ کہتے ہیں۔ (مخدوم الدر المختار، ج ۷، ص ۱۷۹)
209	مشاء	اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک جزو غیر معین کا یہ مالک ہو اور دوسرے بھی اس میں شریک ہو در دونوں کے حصوں میں امتیاز نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۵۳۸)
210	مشتی	خریدار کو مشتری کہتے ہیں۔
211	مشبہ	قابل شہوت لڑکی جو نو برس سے کم عمر کی نہ ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۲۴)
212	مصاع حبیہ	جس پر صلح ہوئی اُس کو بد صلح اور مصاع علیہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۳، ص ۱۱۳۷)
213	مصاع عندہ	وہ حق جو باعث نزاع تھا اُس کو مصالح عندہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۳، ص ۱۳۲)
214	مضارب	مضاربت میں کام کرنے والا۔
215	مطلقہ رجعیہ	وہ عورت جسے رجعی طلاق دی گئی ہو
216	مفتوہ	(بوہرہ، بوہرا) جس کی عقل ٹھیک نہ ہو تدبیر مختل ہو کبھی عاقلوں کی سی بات کرے کبھی پاگلوں کی (طرح) مگر مجنوں کی طرح لوگوں کو محض بے وجہ مارتا گالیں دیتا اینٹیں پھینکتا نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۹) و (رد المحتار، ج ۴، ص ۴۳۸)
217	مغیر	عارف یا چیز دینے والا۔
218	مفتوہ	دیکھیے مفتوہ اکثر۔
219	مشتوہ اکثر	وہ شخص جس کا کوئی پتا نہ ہو ورنہ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۴۸۳)

220	مقدمہ	ادامہ بدل کرنا یعنی دو شخصوں کا ایک دوسرے پر مطالبہ ہو، ورنہ برابر آپس میں یہ معاملہ طے کر لیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کا جو مطالبہ ہے وہ اس کے ذمہ سے واجب الادا مطالبہ کے بدلے میں ہو جائے گا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۵۱۳)
221	مقدمہ	جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو۔
222	مکاتب	آقا اپنے غلام سے ماں کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ، تہا ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کر لے تو ایسے غلام کو مکاتب کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۲)
223	مکاتب	ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۳)
224	مکاتب تحریری	جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے۔ (رکنِ دین، ص ۴، و بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۲، ص ۲۸۳)
225	مکفول بہ	جس چیز کی کفالت کی، وہ مکفول بہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)
226	مکفول عنہ	جس پر مطالبہ ہے وہ اصل مکفول عنہ (مقرض) ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)
227	مکفول بہ	جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب و مکفول بہ (وائن) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۳۶)
228	مستقط	گرمی پڑی چیز یا لقیط کے اٹھانے والے کو مستقط کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۳۶۹)
229	وصیت	وصیت کرنے والا یعنی جو کسی شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۹، ص ۵۵)
230	موصی	جس کے لئے ماں وغیرہ دینے کی وصیت کی جائے اس کو موصی کہتے ہیں۔
231	مہایہ	مہایہ یعنی ایک چیز سے باری باری لفع اٹھانا مثلاً دو افراد نے مشترک طور پر مکان خریدا کہ ایک ساں ایک شریک رہائش رکھے اور دوسرے سال دوسرے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱، ص ۵۳۸)
232	مہر مثل	عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اس کے لیے مہر مثل ہے۔ مثلاً اس کی بہن، پھوپھی وغیرہ کا مہر۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۷۱)
233	مہر منجمل	وہ مہر جو خواتین سے پہلے دینا قرار پائے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۷۵)

234 مہر و جمل وہ مہر جس کے لیے کوئی میعاد (مدت) مقرر ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۷۵)

ن

235 نیند وہ مشروب جس میں بھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی پیٹھ ہو جائے مگر (اعط کو) سست کرنے وال اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے (الفتاویٰ الخانیہ، ج ۱، ص ۹)

236 نجش نجش یہ ہے کہ کوئی شخص بیع (بیچی جانے والی چیز) کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خریدے اور یہ حقیقتہً خریدار کو دھوکا دیتا ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۲۳)

237 نذر نذر شرعی نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو ورنہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میرے کام ہو جائے تو دس رکعت نفل وا کروں گا اسے نذر شرعی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۱۲)

238 نذر عرفی، نذر لغوی اولیاء اللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذر (عرفی اور) لغوی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کوئی شاگرد اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جہاد الحق، ص ۳۱۴)

239 نفاس وہ خون جو بانہ عورت کے قدم سے پھیر پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (تور الایضاح، ص ۴۱)

240 ننگ وہ اخراجات جو شوہر پر بیوی کو دینے واجب ہیں کھانا، کپڑے، رہائش وغیرہ۔ (القاموس الفقہی، ص ۳۵۸)

241 نکاح شہد ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا منہ دوسرے کا نکاح ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۶۶)

242 نکاح قاسد ایب نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔ (رد المحتار، ج ۵، ص ۷۳)

243 نکاح فضول وہ نکاح جو کوئی شخص کسی مرد یا عورت کا اس کی اجازت کے بغیر جبکہ وہ موجود نہ ہو کسی دوسری عورت یا مرد سے کر دے تو یہ نکاح نکاح فضول ہے۔ (ماخوذ من رد المحتار، ج ۴، ص ۲۱۴)

244	وایت	جو مل کسی کے پاس حفاظت کے لیے رکھا جائے اسے وصیت اور لانت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۱۹)
245	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۹، ص ۵۵)
246	وصیت	وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنادینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۹، ص ۸)
247	وطی بالشہ	شبہ کے ساتھ وطی کرنا، یعنی عورت حلال نہ ہو مگر اسے حلال سمجھ کر وطی کرنا جیسے عورت طلاق مغلقہ کی عدت میں ہو اور حلال سمجھ کر اس سے وطی کرے یہ وطی بالشہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۷)
248	وقف	کسی شے (چیز) کو اپنی ملک سے خارج کر کے خاص اللہ عزوجل کی ملک کر دینا اس طرح کہ اس کا تلح بندگاہ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۹، ص ۵۲۳)
249	وکیل بائع	چیز بیچنے کا وکیل۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۳۷)
250	وکیل باشر	چیز خریدنے کا وکیل۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۳۷)
251	ولی	ولی وہ ہے جس کا حکم دوسرے پر چلتا ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۴۲)



252	بیہ	کسی شخص کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنادینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۶۴)
253	ہندی	اس کی صورت یہ ہے کہ تاجر کو روپیہ بطور قرض دیتے ہیں کہ وہ اس کو دوسرے شہر میں ادا کر دے گا یا اس کے کسی دوست یا عزیز کو دوسرے شہر میں دے دے گا مثلاً اُس تاجر کی دوسرے شہر میں دوکان ہے وہاں لکھ دے گا اس کو یا اس کے عزیز کو وہاں قرض کا روپیہ وصول ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۸۴)

254 یمن

قسم، ایسا عقد جس کے ذریعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے۔

(الدر المختار، ج ۵، ص ۴۸۸)

255 یمن غموس

کسی گزشتہ کام کے متعلق جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص آگیا ہے حالانکہ وہ ابھی تک نہیں آیا۔

(ماخوذ من المختصر بقدموری، ص ۳۵۳)

256 یمن فور

کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اس کو یمن فور کہتے ہیں مثلاً عورت گھر سے نکلنے کا ارادہ کر رہی تھی شوہر نے کہا اگر تو نکلی تو تجھے حلاق، اسی وقت اگر وہ نکلی تو حلاق ہوگئی، اور اگر سوقت ٹھہر گئی کچھ دیر بعد نکلی تو نہیں۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۹)

257 یمن افو

آدمی گزشتہ زمانے میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھائے اور اس کا گمان یہ ہو کہ اسی طرح ہے جس طرح اس نے کہا ہے جبکہ امر اس کے خلاف ہو، یعنی اپنے گمان میں سچی قسم کھائے مگر حقیقت میں جھوٹی ہو۔

(ماخوذ من المختصر بقدموری، ص ۳۵۳)

258 یمن مرسل

قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا ہو اور قریب سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اسے یمن مرسل کہتے ہیں مثلاً قسم کھائی کہ زید کے گھر جاؤں گا اب زندگی میں جب بھی گیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر نہ گیا یہاں تک کہ مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۰۰)

259 یمن منعقدہ

سنے والے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ میں یہ کام کروں گا۔

(ماخوذ من المختصر بقدموری، ص ۳۵۳)

260 یمن موقت

وہ قسم جس کے لئے کوئی وقت ایک دن یا کم و بیش مقرر کر دیا ہو مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی آج کھاؤں گا اور سچ نہ کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۰۰)



الف

1	اُردی	ایک قسم کی ترکاری۔
2	اسون	بکری سال کا چھٹا مہینہ جو 15 ستمبر سے 15 اکتوبر تک ہوتا ہے۔
3	اسی	چھوٹی چھوٹی نازک پتیوں والا ایک پودا اور اس کے بیج جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔
4	اسرتی	ایک مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے اور شکل میں جیسی کی طرح ہوتی ہے۔
5	انگریھا	ایک قسم کا لب مراد اندہ باس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔
6	اوپے	جدا نے کیسے سکھایا ہوا گوبر

۲

7	آغش	جنوب مشرقی ایشیا میں پائے جانے والے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔
8	آریا	ایک قدیم قوم جس کی نسل کے لوگ پاک و ہند، ایران اور یورپ میں آباد ہیں

ب

9	بات	ایک قسم کا ریشمی کپڑا، فیتہ، گونا، کن ری۔
10	باتد	لوہے سے قدرے بڑے بیج اور سخت چٹکے کی ایک پھلی جس کے بیجوں کو عموماً ترکاری کے طور پر پکا کر کھائے جاتے ہیں
11	باوشی	میدے کی بنی ہوئی یک قسم کی خستہ مٹھائی۔
12	بھیرا	گھوڑے کا زچہ
13	برس	سفید کوڑھ، فسادِ خون کی ایک بیماری جس کی وجہ سے جسم پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔

14	نئی	سال (ساکھو) کے درخت کی لمبی شاخیں جو ہانس کی مانند ہوتی ہیں۔
15	نیا	ایک ہندو قوم جو عموماً غنے کی تہارت کرتی ہے، ہندو تاجر
16	بھری	ایک شکاری پرندہ۔
17	بھلی	دو پہیوں والی چھوٹی بیل گاڑی
18	نہی	وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں
19	نہی	ایک پھل کا نام جو ناشپاتی سے مشابہ ہوتا ہے
20	مٹھن	کپڑا جس میں سوداگر سامان ہندہ کر رکھتے ہیں۔
21	بیر	ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت چکدر ہوتی ہیں، اس کی لکڑی سے ٹوکریاں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے
22	چیس	چنے کا تانا، یہ پہلے بطور صابن استعمال ہوتا تھا۔
23	نیلے	چنبیلی کی قسم کے پودے

بھ

24	بھادوں	ہکری سال کا پانچواں مہینہ جو 15 اگست سے 15 ستمبر تک ہوتا ہے۔
----	--------	--

پ

25	پائے	وہ پتھر جس پر دھوبی کپڑے دھوتا ہے۔
26	پاکھ	قمری مہینے کا نصف حصہ۔
27	پائٹ	جانوروں کی کمر کو بوجھ کی رگڑ سے بچانے کے لئے اس پر باندھی جانے والی گدی
28	پچھسی	ایک قسم کا کھیل جو سات گویوں سے کھیلا جاتا ہے۔
29	پیل	دھان (چاول) کا سوکھا ڈنٹھل یا خشک گھاس جو سردیوں میں مساجد میں بچھتے ہیں، بھوسا، پرائی

ایک قسم کی مٹھائی

30

چھوٹی چوکی جس پر بیٹھتے ہیں۔

چوڑھی

31

پھ

ہکری سال کا گیارہواں مہینہ جو 15 فروری سے 15 مارچ تک ہوتا ہے۔

پچاس

32

ت

ایک قسم کا ڈھول جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

تاشے

33

ٹوری، ایک ترکاری کا نام۔

ٹرائی

34

ٹ

ایک قسم کا ریشتی کپڑا۔

ٹسری

35

ج

کوڑھ، نسا و خون کی ایک موذی بیماری۔

جذم

36

ایک مرکب دھات جو تانبے اور سیسے کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔

جست

37

جنیبل جیسے خوشبودار پھول جو اس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔

جوبی

38

جھ

ایک قسم کا فالوس، مشعل

جھاڑ

39

ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اگتا ہے اور اس کی شاخوں سے لو کر یاں بھی بنائی جاتی ہیں

جھاہ

40

چھوٹے ٹھنکھر جو پاؤں میں ڈالے جاتے ہیں، پازیب

جھنڈھی

41

ج

42	چار جامہ	چڑے یا کپڑے کی بی ہوئی زین کی طرح کی پوشاک جسے گھوڑے کی پیٹھ پر کس کر سواری کرتے ہیں
43	چس	وہ کپڑا جس پر کشیدہ کاری کا کام کیا ہوتا ہے۔
44	چشمیں	چشمیلی کا پودا، ایک مشہور خوشبودار پھول جو سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے
45	چوہر	ایک قسم کا کہیں جو سات پانسوں سے کھیلا جاتا ہے۔
46	چونک	چونق (ہلکے ثیابے رنگ کا سخت پتھر جسے رگڑنے سے ہلکے بنتی ہے)۔
47	ڈیٹ	ہندی ساس کا بارہویں مہینہ جو 15 مارچ سے 15 اپریل تک ہوتا ہے۔

چھ

48	خنجر	پھوس وغیرہ کی چھت، مسابن۔
49	چھچھندر	ایک قسم کا چھ ہجرات کے وقت نکلتا ہے۔
50	چھیت	ایک قسم کا نل بوٹے دار کپڑا، رنگین چھپ ہوا کپڑا۔

ح

51	حکم موت	ملک یا مین میں ایک علاقے کا نام ہے۔
----	---------	-------------------------------------

خ

52	خوہ	لوہے کی گول ٹوپی جو عموماً فوجی اور پولیس والے پہنتے ہیں
----	-----	--

د

53	دائے رخس	ایک جانور کا نام ہے جو قرب قیامت میں نکلے گا
----	----------	--

ذ

پر دوس والی زنا نہ سواری جسے دو یا چار آدمی کندھوں پر بٹھ کر چلتے ہیں۔

54 ذیل

شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں ساری رات جاگتے ہیں

55 رت جنگا

زمین میں پیدا ہونے والی ایک جڑ نما ترکاری

56 رتا

شب کو ری، تنکھ کی ایک بیماری جس کے سبب رات کو دکھائی نہیں دیتا۔

57 رتوہ

س

ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔

58 ساکھو

بارش اور دھوپ سے بچانے کے لئے آٹنی چادروں کا چھجہ، چھپر۔

59 ساتھ

گھوڑے کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے والا

60 سائیس

بھنے ہوئے جو، چنے وغیرہ کا آٹا۔

61 سٹو

باریک روئی کے سوت کی بناوٹ کا کپڑا۔

62 سرنج

ایک بیماری جس سے دماغ میں دُرم آ جاتا ہے۔

63 سرہام

سرک اور شہد کا پکا ہوا شربت، لیموں کے رس کا شربت

64 سکھیں

گھوڑوں کا علاج کرنے والا، جانوروں کا ڈاکٹر۔

65 سلوتری

بڑے گھونگے (ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خوش بو ہڈی کی مانند ہوتا ہے) سے بنایا جانے والا سیپ

66 سنہ

کی شکل کا خوش بیا جا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے

بجایا جاتا ہے۔

نرگل (ایک قسم کی گھاس) جس سے قلم وغیرہ بناتے ہیں۔

سیلحہ

67

ش

ایک قسم کا کھیس جو ۶۴ چکور خالوں کی بساتھ پردورنگ کے ۳۲ مہروں (گوٹوں) سے کھیا جاتا ہے۔

شیلخ

68

ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی

شہرہ

69

میدے کی خمیری روغنی روٹی۔

شیرہ

70

ایک درخت جس کی لکڑی نہایت وزنی و مضبوط ہوتی ہے۔

شیشم

71

غ

مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

غابہ

72

ق

کھوئے کی منھائی جو قند (سفید شکر، چینی) ملا کر تیار کی جاتی ہے۔

قاندہ

73

ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ لگا کر لٹکاتے ہیں۔

قندیل

74

ک

ہندی ساس کا آٹھواں مہینہ جو 15 نومبر سے 15 دسمبر تک ہوتا ہے۔

کاتک

75

ایک قسم کی مرکب دھات جو تانبے اور رنگ کی آمیزش سے بنتی ہے اور اس سے برتن بھی بنائے جاتے ہیں۔

کانہ

76

ایک قسم کا پھول جس کے پھلنے سے سرخ رنگ لگتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

کشم

77

دادی کشمیر کا تیار کردہ گرم کپڑا۔

کشمیرہ

78

ایک قسم کی میدے کی چھوٹی خمیری (پڑا) روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے۔

کلچے

79

قیچے کے گول کہاں جو شوربے میں ڈالتے ہیں

کوتہ

80

مزدلفہ (مکہ المکرمہ) میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو منی کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے

کوتہ شہر

81

82

کیرا

ایک آبی کیرا جو پھوک کے مشابہ ہوتا ہے۔

کھ

83

نہیریل

مٹی کے ٹھیکروں سے بنی ہوئی چھت۔

84

نھن

بنوہ، تنہن یا سرسوں کا پھوک جو تیل نکالنے کے بعد بچ جاتا ہے۔

گ

85

سمہون

ایک قسم کا موٹا کپڑا۔

86

گج

چونا یا سینٹ کا سال جو اینٹوں کو جوڑنے یا پستر کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔

87

گرچا

عیسائیوں کا عبادت خانہ

88

گلبہن

ایک قسم کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔

89

گالے

ایک قسم کا بیٹھا پکوان (ٹنگی ہوئی چیز)۔

90

گمی

سونے کا ایک انگریزی سکہ

91

گون

سونے، چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ، یا کنری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زیونت کے لیے ٹانگی جاتی ہے۔

92

گٹوں

مٹی کا بڑا برتن جس میں غلہ وغیرہ رکھا جاتا ہے۔

93

گود

ایک ریگنے والا جانور جو چھکلی کے مشابہ ہوتا ہے۔

94

گیرہ

ایک قسم کی سیاہی مائل سرخ مٹی

کھ

95

گھونس

چوہے کی طرح کا ایک جانور جو چوہے سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔

ل

96

لٹھ

ایک قسم کا سوتی کپڑا۔

97	پکا	سونے اور چاندی کے تاروں کا بافتہ (فیتہ، گونا، کناری)۔
98	موبان	ایک قسم کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبودار ہوتا ہے۔

م

99	مارکین	امریکہ کا بنا ہوا ایسا موٹا کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔
100	مرغابی	ایک آبی پرندہ۔
101	مسی	ایک سیاہ منجن یا پاؤڈر جسے عورتیں سنگار کیلئے، پنے دانتوں اور ہونٹوں پر مٹی ہیں۔ اس سے دانتوں کی رخیں اور مسوڑھے سیاہ اور دانت اور ہونٹ چمک دار ہو جاتے ہیں۔
102	مسل	ایک قسم کا سوتی کپڑا۔
103	مٹھے	سوکھے ہوئے بڑے انگور

ن

104	ناتوس	سنگھ جو ہندو پوجا پاٹ کے وقت بجاتے ہیں۔
105	نزل	سرکنڈا، ایک قسم کی گھاس جس سے قلم وغیرہ بناتے ہیں۔
106	نفل	ایک قسم کی سفید دھات۔
107	نارپ	نیاریا کی جمع ستار کی دکان کے کوڑ کرکٹ سے سونے، چاندی کے ذرے نکالنے والے۔

ہ

108	دیہ	ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔
-----	-----	-----------------------------

ہ

109	ہندی	لیپ کا گلوب، لائین وغیرہ
-----	------	--------------------------

ی،ے

110	یکہ	وہ گھوڑا گاڑی جس میں آگے پیچھے چھ سوار یاں بیٹھ سکتی ہیں۔
-----	-----	---



الف

اردو	فارسی	عربی	انگریزی
اذن	اجازت	اندام نہانی	عورت کی شرمگاہ
اعلام	لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا	إضافت	نسبت
اعتادت	عدو کرنا	اصول	یعنی ماں، باپ، دادا، دادی وغیرہ
بہر	بات، حکم، معاملہ	استہزا	مذاق کرنا
حوط	زیادہ محتاط	اصیل	جوانہ سہلہ خود طے کرے معاملے کا اصلی شخص
دعا دہ کیا	دوہرایا	اشکین	نصیب
مور	معاملات	افاقہ	کمی، مرض میں کمی
ولیاء	دلی کی جمع سرپرست، رشتہ دار	اختیار فتح	فتح کرنے کا اختیار
نزاع	منی کا لگانا	اسباب	ساز و سامان
روزانی	سستی کی	اثر بد	بُرا اثر
اعزاز	عزت، مرتبہ	اقل	سب سے کم
ندیشہ	فکر، خوف، کھٹکا، ترڈ	اثر	میراث
کارک الشیخ	گھریلو سامان	انکھیرا	بینا صحیح نظر وال
پانچ	لوا سنگڑا، چنے پھرنے سے معذور	انتہی	غنی کی جمع، مادرِ بزرگ
انصال	ملا ہوا ہونا	اشائے عدت	دورانِ عدت
اصطبل	گھوڑے باندھنے کی جگہ	احتیاج	حاجت، ضرورت

اچھ بچ	نکر فریب والی باتیں	اوسط	درمیانہ، درمیانی
امراء	امیر لوگ، دوست مند لوگ	اندیشہ ناک	خطرناک
ادرک	سمجھ بوجھ	ام الخباثت	برائیوں کی جڑ
اعراض	روگردانی کرنا	اتہام	الزام لگانا، تہمت لگانا
اسب	زیادہ مناسب	اشداد	روک تھام
ادنیٰ درجہ	کم درجہ، کم سے کم، ہلکی	اطوار	عاداتیں
الماک و اموال	مال و جائداد	اکتد	کفایت، قناعت
اجتناب	کنارہ کشی، احتراز	انقطاع	منقطع ہونا، علیحدگی
اکارت	ضائع	انتفاع	نفع حاصل کرنا
استبدل	باہمی تبادلہ	اثاثہ	مال و اسباب
اثاثے سال	دوران سال	امح	زیادہ صحیح
امور خیر	بھدائی کے کام	اصناف	اقسام
امتداد جنون	جنون کا طویل ہونا	اشتبہ	شک و شبہ
امتیاز	فرق	ابر	دوہرے کپڑے کی اوپر والی تہ
إملا	لکھوانا	امم سابقہ	گزشتہ امتیں، پہلی امتیں
ایفا کرنا	پورا کرنا	اسقاط	ساقط کرنا، برقرار نہ رکھنا
استر	دوہرے کپڑے کی مٹلی تہ	انتساب	منسوب
احکام	غلہ روکنا، ذخیرہ اندوزی کرنا	انضباط	پیشگی
إمرا	معاف کرنا، بری کر دینا	استحقاق	کسی کا حق ثابت ہونا
آزسیر نو	نئے سرے سے	إصالة	بذست خود، بنفس نفیس
إمضا	نافذ کرنا	إقتان وین	دین (قرض) کی منتقلی

اجتماع	کٹھا ہونا، جمع ہونا	آرہاب حاجت	ضرورت مند لوگ
احتیاط کا مقتضی	احتیاط کا تقاضا	آحد الزوجین	میں بیوی میں سے ایک
نکل چکا	اوٹ پٹا ننگ، بے جانے ہو جھم	اثر فی	سونے کا سک
نکل شہادت	جو گواہی دینے کے قابل ہو	اختیار نام	مکمل اختیار
بین	جس کے پاس امانت رکھی جائے	اجیر	اجرت پر کام کرنے والا ملازم، مزدور
تلاف مال	مال ضائع کرنا		
آٹاک مرسلہ	دو جائداد جس میں ملکیت کا دعویٰ کیا جائے اور ملکیت کا سبب یہاں نہ کیا جائے۔		

آ

آزاد کنندہ	آزاد کرنے والا	آبادہ بفساد	لڑائی جھگڑے پر تیار ہونا
آمدورفت	آنا جانا	آتشکدہ	موسیوں کا عبادت خانہ
آفت سماوی	قدرتی آفت	آزحتی	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
آچھل	دوپٹے کا سرا، دامن کا کنارہ	آڑ	رکاوٹ، پردہ
آزحت	ایجنسی، وہ جگہ جہاں سودا گروں کا مال کمیشن لے کر بیچا جاتا ہے	آزم	مصائب، تکالیف

ب

بیش	زیادہ	بد خلقی	بد اخلاقی
بلا ضرورت	بغیر کسی ضرورت کے	بیج و شرا	خرید و فروخت
بے دلی	دلی کے بغیر، سرپرست کے بغیر	باعث ننگ و عار	بے عزتی و رسوائی کا سبب
بوغ	بالغ ہونا	بیک عقد	ایک ہی عقد کے ساتھ

کنوارہ بین	بکارت	کئی گنا، بہت زیادہ	برجہا
احتیاطی طور پر	برہمنائے احتیاط	آزادی کے بعد	بعد حق
بڑے، خلاق وال	پر خلق	عقد کے وقت	بوقت عقد
شہوت کے ساتھ	بشہوت	احتیاط کا لحاظ کرتے ہوئے	بظہر احتیاط
و بار جان، جان کے لیے مصیبت	بدائے جان	بتوں کی عبادت کرنے والا	بت پرست
اچھی، پسندیدہ	بھلی	بغیر	بدون
ایشن لگانا	بچنا لگانا	گوئی کے لفظ کے ساتھ	حفظ شہادت
زیادہ تر، بار بار	بیشتر	جنگل	بن
معاوضے کے بغیر	بدامعاوضہ	شک کے ساتھ	بالشہہ
جتنی مقدار کافی ہو	بقدر کفایت	بغیر آڑ کے	بداحال
دس کی برائی	بدباطنی	نفرت، دشمنی	ببغض
ارادنا	بالقصد	بندھن، گرہ	ببندش
خوشخبری	بشارت	ارادہ کے بغیر	بدالقصد
اسلامی مالک	بداد اسلامیت	لگام	باگ
سبکدوش	بری الذمہ	بغیر کسی ذمہ کے	بد خوف و خطر
بہت سے	بکثیرے	بے پرواہ، بے حیا، بے خوف	بے باک
چہرہ	بشرہ	خوش دلی سے، دلی رغبت سے	بطیب خاطر
پوچھ بچھ	بانہدس	غصب کے قائم مقام	بمنزہ غصب
بالکل اسی طرح	بعینہ	جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں	بے دست و پا
دعویٰ کے بغیر	بدون دعویٰ	بری طرح مدہوش، نشہ میں دھت	بدست
حصہ، تقسیم	بتوارہ	بغیر کسی وجہ کے	بدوجہ

بار برداری	مزدوری	بمقتضائے گفتار	کفالت کے تقاضے کے مطابق
بلا میعاد	مدت کے بغیر	باہم	آپس میں
بینہ	گورہ	بھینکا	ہر شخص جس ایک کے نظر آئیں، میری آنکھوں میں
براعت	تجارت، چھٹکارا	بال خانہ	مکان کے اوپر کی منزل
باندی	لوٹڈی، کنیز	بمنزلہ بیع	خرید و فروخت کے قائم مقام
بڈھیا	عمدہ		
بیچ نامہ	وہ دستاویز جس میں بیچنے والے کی طرف سے کسی چیز کے بیچنے کا اقرار دینے والے کے نام لکھا جاتا ہے۔		

پ

پوشتر	پہیے	پوشاک	باس
پے در پے	لگا تار، تسلسل	پارہ	متقی، نیک، پرہیزگار
پہلوچی	کنارہ کشی	پنچ	حکم، فیصلہ کرنے والا
پٹ	پٹ کے تل، دوندھ	پرست	کافتگی تہ
پوسٹین	کھال کا کوٹ، چمڑے کا چھد وغیرہ	پرستش	عبادت کرنا
پالگی	ڈول	پیر	درخت
پوجاری	مندرو وغیرہ کا بچہ، چنڈت	پردیس	دوسرا ملک
پالیز	خربوزہ، تربوز یا کھیرے، گڑی کا کھیت	پتر	وہات کی چادر یا اس کا ٹکڑا
پیر	اناج صاف کرنے، کوٹھو چلانے یا کنویں میں سے پانی نکالنے کے لئے بیہوں کے چلنے کی جگہ	پگھا	وہ وہی رسی جو گلے سے جدا ہونے یا بھٹک جانے والے جانور کے پچھلے پاؤں میں باندھ کر چرنے کو چھوڑ جاتا ہے
پونڈ	سورہ اونس، آدھ کلو کچھ کم وزن	پرناہ	بار خانے یا چھت کی نالی
پٹھے	جانور کی دُم کے اوپر و ماحصہ	پٹھاری	دسی دوئیں، جڑی بوٹی بیچنے وال
پوت	سوراخ و لاشٹے کا چھوٹا دانہ جو موتی کی طرح ہوتا ہے۔		

ت

تموں	مالداری، دولت مندی	تخلیج	لطف اٹھانا، فائدہ حاصل کرنا
تفریق	جدائی	تغییر شرع	شرعی حکم کا بدلنا
تمنیک	مالک بنانا	تعمیم	عام کرنا، عام ہونا
تسط	غلبہ	تلف	ضائع
تلخ	بد مزہ، کڑوا، سخت	تخلیج	برداشت
تحالف	باہم قسم کھانا	تہادی	عرصہ دراز
تصرف	عمل دخل، استعمال میں لانا	تادیب	ادب سکھانا
ٹوٹک	پٹنگ کا بچھونا، گد	تکذیب	جھٹلانا
تین زنج	چار حصوں میں سے تین حصے	تعدد	تعداد میں زیادہ ہونا، کثرت
تشدد	سختی، زیادتی	ترش	بناؤ سنگھار
تلبویض	سپرد کرنا	توسیل	وسیل بنانا
تجہیرو نکھین	میت کے کفن دفن کا بندوبست کرنا	تلن	تلی ہوئی چیزیں
تکلف	حفاظت	تابع	ما تحت
تصدق	صدقہ دینا	ترش روئی	بد مزاجی، غضبناک ہونا
تدزک	تلافی	تعرض	مزاحمت، بے جا مداخلت
تمسخر	ٹھنکا، مذاق اڑانا	تحقیر	بے حرمتی، بے ادبی، توہین
توشہ	زاوراء، راستے کا خرچ	تزکیہ شہود	گواہوں کی جانچ پڑتال
تمسیت	کھل ہونا، اختتام ہونا	تصادق	ایک دوسرے کی تصدیق کرنا
تخمینہ	اندازہ	تفاوت	فرق، اختلاف

تولیت	مال وقف کی نگرانی کرنا	تخلّو	نفل کے طور پر
تجّرع	احسان، بخشش، عیصہ	تشمیر	اعلان کرنا
تثاقض	تقاضی، تضاد، اختلاف	تصریح	صاف اور واضح
تعسّتی وظیفہ	ایسا وظیفہ جو کسی شرط پر معلق ہو	تسلّک	مالک بننا
تشدّد	ادھور، ناہکس	تغیر	تبدیلی
ترمیم	تغیر و تبدیلی	تطبیق	مطابقت
تخیل	تصوّر، قیاس	تحکیم	کسی کو حکم بنانا
تقرّر	مقرر کرنا	تقاضا	مطالبہ
توگمر	مالدار، میر	تراخی	باہمی رضا مندی
تھوڑے دام	معمولی قیمت	تعدّی	زیادتی

ث

ثبوت	تہائی، تیسرا حصہ	ثبھ	معتبر، معتد
ثبوت و ملک	ملکیت کا ثبوت	ثابت	فیصلہ کرنے والے، مُصَدِّق

ج

جھگڑا	جھوم، کثیر جمع	جھ	جسامت، جسم
جہل	خوبصورتی	جہل	اعلیٰ، ناواقفیت
جاریہ	لونڈی، کثیر	جتنائی	دائی، بچہ جتانے والی
جائداد منقولہ	وہ چیزیں جن کو دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہو، مثلاً سامان و غیرہ	جائداد غیر منقولہ	وہ جائداد جس کو دوسری جگہ منتقل نہ کیا جاسکتا ہو، مثلاً زمین، مکان وغیرہ
جبراً	زبردستی، مجبور کر کے	چاروب کش	جھڑو لگانے والا

جہت	سمت، طرف، سبب	جملہ مصارف	تمام اخراجات
جودت	خوبی، عمدگی	جنجال	مصلحت، آفت، بوجھ
جوار	پڑوس	جائداد مسوقوفہ	وقف کی گئی جائداد

ج

چندھا	کمزور بینائی وال	چہن	پینے دینے کا رواج
چت	پیٹھ کے تل لینا	چھیچ	کی، نقصان
چکی (چکتی)	دُہنے کی گول چٹائی دُم اور اس کی چربی	چٹنا	اکٹھنے کرنا، جمع کرنا
چرسا	چڑے کا بڑا ذول	چھوڑانا	آرا دکروانا
چٹائی	ایٹ یا پتھر سے دیوار اٹھانا	چوگی	ایک محصول (ٹیکس) جو دوسرے صوبے یا شہر میں مال لے جانے پر لیا جاتا ہے
چھت پائنا	چھت ڈالنا	چال باز	دھوکہ باز

ج

حرفہ	پیشہ، ہنر	حریت	آزادی
حسب	خاندانی مقام و مرتبہ، شرف	حائل	سڑ، رکاوٹ
حرمت نکاح	نکاح کا حرام ہونا	حلف	قسم
حلق	گلا	حق تلفی	کسی کا حق مار لینا، بے انصافی
۵۶	آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو	حادث	قسم توڑنے والا
حد فخر	شراب پینے کی شرعی سزا	حرمت رضاع	دودھ کھانے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا
حمام	خسل خانہ، نہالنے کی جگہ	حق العبد	بندے کا حق
حکس	بوجھل دینے والا	حفظ	حفاظت

جراست	قید، گرفتاری	حس	قید، گرفتاری
تجارب	پردہ، آڑ	حکم	ثالث، فیصلہ کرنے وال
حضرت	پروش	حر	آزاد
حسنہ	کسی دو کی بتی یا پچکاری جو رفع قبض یا کسی اور علاج کے لئے پیچھے کے مقام میں دی جائے۔		

خ

خرافات	بیہودہ گفتگو، بکواس	خیالات، فاسدہ	بے خیالات
خوش خلق	اجھے اخلاق والا	خیار	اختیار
خسارہ	نقصان	خفیف	ہلکا، کم، تھوڑا
خروج	باہر نکلنا، برآمد ہونا	خطیہ	چھپا کر، پوشیدہ طور پر
خدیقہ	پیدائشی طور پر	خفیت انفس	کم عقل
خم	شراب کا مٹکا	مخمس	مدمقابل
خرمن	فلے کا ڈھیر جس سے بھس الگ نہ کیا گیا ہو	خسب	بخیل، حقیر، گھٹیا
خیانت	امانت میں ناجائز تصرف	خصومت	جھگڑا، مقدمہ
خازن	خزائچی	خائب و خاسر	محروم اور نقصان اٹھانے والا

د

دانستہ	جان بوجھ کر	دھن	مال و دولت
دام	روپے پیسے، نقدی	درد و زہ	بچہ پیدا ہونے کا درد
دقت	دشواری، مشکل، تکلیف	دن بنگلی	دن لگنا، جی بہلنا
دامان	برآمدہ	دارالقضا	عدالت، قاضی کی کچھری

دین	قرض، اودھار	دنیا و مائیں	دنیا اور جو کچھ اس میں ہے
دلیر	بے خوف	دینی حیثیت	دینی جوش و جذبہ، دینی غیرت
دین میعاد	وہ دین جس کی ادائیگی کا وقت معین ہو	دفعہ	اچانک
دھت	بری عادت، خراب عادت	دقیقہ	دقن کیا ہوا مال یعنی خزانہ
درہان	محافظ، چوکیدار	درال	کمیشن لیکر مال پہنچنے والا
دعائت	کمینگی، گھنیا پن	درکار	ضروری، مطلوب
دست بدست	ہاتھوں ہاتھ یعنی نقد	دست گرداں	ایسا قرض جو کم مدت کے لئے دیا جائے
دیندار	نیک آدمی	دیندار	مقروض
دیانت	دینی معاملات	دھمک	کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز
دستاویز	کسی معاملہ کا تحریری ثبوت	دخول	ہمسٹری، ہجاعت
دست بردار	ہاتھ کٹا ہوا	دوٹھ	دو تہائی، تین حصوں میں سے دو حصے
دعوائے سرقہ	چوری کا دعویٰ		

ذ

ذی وجاہت	صاحب مرتبہ و معزز	ذی امید	قابل، قبضہ والا
----------	-------------------	---------	-----------------

ر

رہبر	پرورش میں لی ہوئی بڑی ہوشیاری	رہا داری	یکساں برتاؤ رکھنا، ایک دوسرے کا غلط کرنا
رذیل	گھٹیا، کمینہ	رہن	گروی
رہجن	میلان، توجہ	ریاضت	نفس کشی، زہد
رہزنی	ذہنی	راہب	عیسائی عابد، پادری

رکاوڈ (ریکارڈ)	محفوظ کی ہوئی آوازیات	روزنامہ	روزانہ کے حساب لکھنے کا رجسٹر
رم	کاغذ کے ٹیس دستوں کا بٹن	راہن	گروہ رکھنے والا
روبرو	آئینے سامنے	رتق	غلام
ریزگاری	دھات کے بنے ہوئے سکے جو قیمت میں روپے سے کم ہوں		

ز

زوکوب	مارپیٹ	زوجین	میاں بیوی
زری	سونے کے تار	زیادتی	اضافہ
زن و شو	میاں بیوی	زینہ	سیڑھی
زوال ملک	ملکیت کا ختم ہونا	زینت	بناؤ سنگار
زوج	خاوند		

س

سپید داغ	وہ سفید دھبہ جو بدن انسان پر خون کی خرابی سے پڑ جاتا ہے، برص کی بیماری	سوت	ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں سوت کہلاتی ہیں
سلیقہ	صدا حیت، انداز	سن زبیدہ	بڑا حوا، بڑی عمر کا
سبب حرمت	حرام ہونے کا سبب	ساکت	خاموش
سن	عمر	سفیدہ	بیوقوف، احمق، نادان
سجھل	تیسرے نمبر دان	سکے (سکئی)	رہنے کا مکان
سہوا	بھوس کر	سکونت	رہائش، اقامت گاہ
سراپت	اثر کرنا، جذب ہونا	سکوت	خاموشی، خاموش ہونا
سب دھتھم کرنا	لعن طعن کرنا، بُرا بھلا کہنا	سٹ	سال

سئلہ	کمینہء نائل	ستو	نکٹے ہوئے تاج کا آٹا
سہام	حصے	سرقہ	چوری
سقایہ	پانی بھر کر لانے اور پلانے کا کام	نوت	اُون یا روٹی سے بنا دھاگہ
سردست	فی الحس، اس وقت	سبیل	راہ گیروں کیلئے مفت پانی پینے کا اہتمام
سمعی شہادت	سنی ہوئی گواہی	سماحت	حسن سلوک، درگزر
سعی	کوشش	سوتری	گھوڑوں کا ڈکڑ
سہان خانہ داری	گھریلو سامان		

ش

شرع عام	عام راستہ	شراب خوار	شراب پینے والا
شبیہ	شک کی بنا پر	شل	بے کار
شکر	اونٹ	شکست و ریخت	ٹوٹ پھوٹ، نقصان
شکم	پیٹ	شیوہ	طور طریقہ، عادت
شور و شین	وہ زمین جو کھاریا شورے کے سبب کاشت کے قابل نہ ہو۔		

ص

صالح و نایت	ولی بننے کے قابل	صرف	خرچہ
صحبہ	ہم بستری کرنا، جماع کرنا	صغیرین	کم عمر، چھوٹی عمر
صراحۃ	صاف، واضح طور پر	صنعت	کارگیری
صراف	سنار، سونے کا کام کرنے والے	صورت مفروضہ	مثال کے طور پر بیان کی گئی صورت
صرف	خرچ	صکاک	لکھنے والا

ض

ضرر	نقصان	ضعیف الخلق	پیدا ہونے کا زمانہ
-----	-------	------------	--------------------

ط

طبل	پردہ حجاب	طشت	بڑا برتن، بڑا گلاس
-----	-----------	-----	--------------------

ظ

ظہن غالب	غالب گمان		
----------	-----------	--	--

ع

عاقبت	عقد کرنے والا	عزیز	رشتہ دار
عاجز	کمزور، بے بس	عجفت	پاؤں سے پاؤں کاٹنا
عارف	عیب، برائی، شرم، غیرت	عقیقہ	پاؤں سے عورت، پاؤں سے عورت
عبدیت	غلامی	عقود	معاملات
عشق	آزادی	علائیہ	کھم کھم
عجز	ناتوانی، بے بسی	علاق	حاصل ٹھہرنا، نطفہ ٹھہرنا
عقار	زمین، غیر منقولہ جائیداد	عکس الحدائق	اسی پر قیاس کرتے ہوئے
عداوت	دشمنی	عمائد و ہابیہ	وہابیہ کے پیشوایان
عزق	رس	عود	لہو

عرب کے علاوہ کسی اور خاندان سے تعلق رکھنے والا

عجمی نسل

غ

غاصب	نا جائز قبضہ کرنے والا	غیر قابل قسمت	جو تقسیم نہ ہو سکے
عُدود	گھٹی	غریم	قرض دینے والا
غیرہ خولہ	وہ عورت جس سے صحبت نہ کی گئی ہو	غسالہ	دھوون
غیر منقولہ	وہ جائیداد جو دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکے	غصب	نا جائز قبضہ زبردستی اٹھالینا
غیر موقوفہ	وہ عورت جس سے صحبت نہ کی گئی ہو	غیبت	غیر موجودگی

ف

فرقت	علحدگی، جدائی	فرج داخل	عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ
فربہ	موتا	فج	ختم
قبہا	بہت خوب، بہتر	فضولیت	بیکار اور لغو باتیں یا کام
فصد	نشتہ لگانا، رگ سے خون نکالنا	فائدہ کشی	بھوکا رہنا
فصل	جدائی، علحدگی	فساق	فاسق کی جمع، برے لوگ
فزع اکبر	بڑی سختی، بڑی گھبراہٹ، یعنی قیامت	فعل فہج	برا فعل، برا کام
فریفت	عاشق	فضیحت	ذلت، رسوائی
قبہائش	نقصیت	فحش	بے حیائی، بے ہودہ بات
فرستادہ	پیغام رساں، قاصد	فجور	گناہ
فراش	وہ شخص جو فرش بچھانے اور روشنی وغیرہ کرنے کی خدمت انجام دیتا ہے۔		

ق

قضائے شہوت	شہوت کو پورا کرنا	قفل القہض	قبضہ سے پہلے
------------	-------------------	-----------	--------------

قابل شہادت	گواہی دینے کے مآل	قربت	قریبی رشتہ
قرعہ	قرعہ اندازی کرنا، پرچی نکالنا	قضا	حکم، فیصلہ
قربت	وہی، ہم بستری، مباحثت	قرض خواہ	قرض دینے والا
قرب الیہ	بالغ ہونے کے قریب	قادر	زنا کی تہمت لگانے والا
بہ قصد	ارادہ کے بغیر	قرین قیاس	سمجھ میں آنے والا
قاصر	عاجز	قتل	قتال
قصص	یقینی	قصہ	ارادہ
قرشی	قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والا	قرضدار	مقرض
قصداً	ارادہ، جان بوجھ کر	قابل انتفاع	نفع اٹھانے کے قابل
قابل قسمت	تقسیم کے قابل	قضاء قاضی	قاضی کا فیصلہ
قابض	قبضہ کرنے والا		

ک

کفالت	کفو ہونا	کنبہ	خاندان
کفالت	ضمانت	کنیز مشترک	سکی ہوئی جس کے مالک دو یا زیادہ ہوں
کابین نامہ	مہر نامہ، مہر نکاح کی تحریر	کنفو	ہم پلہ، حسب و نسب میں ہم پلہ
کنفران نعمت	نعمت کی ناشکری	کوآری	بن بیاہی، بکر
کانعدم	گویا کہ ہے ہی نہیں	کسیری	چھوٹا کچا آم
کار قیام	فتویٰ لکھنے، فتویٰ دینے کا کام	کسب	کمائی
کبریائی	عظمت، بزرگی، بڑائی	کلمت و شتام	نازیبا کلمات
کروٹ	پہلو	کسین	کمینہ، نیچ

کارندہ	کارکن	کواں	کنواں
کوٹڑا	نذر و نیاز کی رسم جس میں مشائی حلوہ وغیرہ عموماً کوٹڑوں میں رکھتے ہیں	کتبہ	وہ عبارت جو کسی گم رست یا قبر پر بطور یادگار تحریر یا کندہ ہو۔
کاذب	جھوٹا	کاشی	لکڑی کی بنائی ہوئی نشست جو زمین کے مشابہ لیکن اس سے قدرے بڑی ہوتی ہے
کھرے دام	پوری قیمت، مناسب دام	کنیز	لوٹندی
کور کپڑا	نیا کپڑا جو ابھی استعمال میں نہ لایا گیا ہو	کھنگل	پلستر
کیلی	وہ چیزیں جو باپ کر چنگ جاتی ہیں	گنبد	وہ شخص جس کی پیٹھ جھکی ہوئی ہو
کوچہ نافذہ	وہ گلی جس میں دونوں طرف راستہ ہو	کھوئے	جوش دے کر خشک کیا ہوا دودھ
کوچہ سر بستہ	وہ گلی جو یک طرف سے بند ہو	کنکھٹا کتا	بہت زیادہ کاٹنے والا کتا، پانگل کتا
کوڑی	ایک قسم کا چھوٹا سکہ	کوڑا	چابک
کوچہ	گلی	کستور بن علم	علم چھپانا
کچھری	وہ جگہ جہاں مقدمے کی سمروئی ہو	کوتاہ	مختصر، کم
کڑی	شہتیر	کاتب	لکھنے والا

گ

گندہ رہتی	منہ سے بد بو آنے کی بیماری	گواہان عادل	عادل گواہ
گابھا	پودوں کے ساتھ لگا ہوا کچا، تازہ اناج	گا ہے گا ہے	بکھی بکھی
گھٹ	ٹاک، موقع، دواؤں	گہنے	ایک قسم کے ریورات
گیہوں	گندم	گوشتی	سزا کے طور پر کان مروڑنا، سر زلش
گھٹیا	زڈی	گراں	مہنگا

گدی	گردن کا پچھڑا حصہ	گھاٹ	چشمہ، پانی نکلنے کی جگہ
گورگن	قبر کھودنے والا	گویا	گانا گانے والا

ل

لفظ	فضول، بیکار	لفویات فلسفہ	فلسفیوں کی یہودہ اور بیکار باتیں
لنچہ	ہاتھ پاؤں سے معذور	لگان	سرکاری محصول
لباس فاخرہ	مغریب لباس، مشکبرانہ لباس	بواطت	شرکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا

م

عزب اخلاق	اخلاق کو بگاڑنے والی	منجھلی	درمیانی
مترق	سونا چاندی میں سپاہ	مولیٰ	مالک، آقا
محقق	ثابت شدہ، تحقیق شدہ	موکدہ	تاکید کیا گیا، جس کی تاکید کی گئی ہو
ملک	ملکیت، قبضہ	معیوب	عیب والا
موکل	وکیل بنانے والا	موکلہ	وکیل بنانے والی
متعین	متعین کیا ہوا، مقرر کیا ہوا	مدخورہ	اسکی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو
منکر	نکار کرنے والا	محتش	مند بونا بیٹا
مقصوع	کٹ ہوا	متقیہ	پراہیزگار عورت
محبوسہ	ہنگ کی پوجا کرنے والی	مجلس عقد	وہ جگہ جہاں عقد ہو
مشکا	مٹی کا بڑا گھڑا	مدیونہ	وہ عورت جو مقروض ہو
میعاد	مدت	مجبہول	نامعلوم
محبوب	شمار کیا گیا، شمار کیا ہوا	مدار	انحصار

موئے زیر ناف	ناف کے نیچے کے بال	منہک	کامل توجہ سے کسی کام میں لگا ہوا
معا	فورا، ساتھ ہی	مُتَوْن	مختصر
مبارور	جدد ذہن میں آنے والا، فوراً سمجھ میں آنے والا	محاذات	ایک چیز کا دوسری چیز کے سامنے یا برابر میں ہونا
مردخ	بدلہ، عوض	منکوحہ	بیوی
متفرق	جدا جدا، علیحدہ علیحدہ	معروف	مشہور، معلوم، ظاہر
منفعت	فائدہ، نفع	مقہم	جس پر تہمت لگائی گئی ہو
مغنی	پوشیدہ	مملوک	غلام
مُنْتَسِب	منسوب	مُنْتَبِی	شتم، مسترد
مَقْطُوعُ الذِّمَرِ	جس کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہو	مصارف	مصرف کی جمع، خرچ کرنے کی جگہ، اخراجات
متکفل	کفایت کرنے والا، ضامن	مسافت	دوری، فاصلہ
میکا	عورت کے والدین کا گھر	ماہِ بَہار	ماہِ ربیع، ماہِ بہار، ہر مہینے
مُزِر	اقرار کرنے والا، تسلیم کرنے والا	مضر	نقصان دہ، نقصان دینے والا
مفلوج	فالج کی بیماری والا	مُقَارِن	مما ہونا
معبود بن باطل	جھوٹے خدا یعنی بت	مُسْتَر	جاری
متجاوز	حد سے بڑھنے والا	مُسْخَرُہٗن	مسخرے کی طرح حرکتیں یا باتیں کرنا
موطوہ	جس عورت کے ساتھ دھڑکی گئی ہو	مُورث	میراث چھوڑ کر مرنے والا شخص
مبغوض	قابل نفرت، ناپسندیدہ	مکلف	جس پر شرعی احکام کی پابندی لازم ہو
مرجوم	جس کو رجم (سنگسار) کیا گیا ہو	مری	پرورش کرنے والا
متنبہ	خبردار	محاصرہ	چاروں طرف سے گھیر ڈالنا
متعدد	کئی، بہت سے	مصائب	لکایف، پریشانیوں

سامون	آمن میں محفوظ	مال و متاع	سامان و دولت وغیرہ
مصارع	فلاح و بہود	مزا میر	منہ سے بجائے جانے والے ہاجے
جھوسا نسب	جس کا باپ معلوم نہ ہو	ما مور	جسے حکم دیا گیا ہو، مقرر
معروف النسب	جس کا باپ معلوم ہو	مواخذہ	گرفت، پکڑ
مسافرت	حالت سفر	متاع	ساز و سامان
منقطع	ختم	ممنوع التصرف	جس کو معاملات طے کرنے سے روک دیا گیا ہو
مستغرق	ڈوبا ہوا، گھر ہوا	موفق	مطابق
منہدم ہوئی	گرگنی	موضع	وضاحت کرنے والا
مقیم	قیم کرنے والا، ٹھہرنے والا	محاصل	آمدنی، لطف
متعارض	ایک دوسرے کے مخالف	معقول مقدار	مناسب مقدار
من وجہ	ایک وجہ سے	متحصلا	ساتھ ہی، وقفہ کے بغیر
معصرف	خرچ کرنے کی جگہ	مہار	شہد کی کھیموں کا چھتا
مقدور التسلیم	چیز کو دوسرے کے سپرد کرنے پر قادر ہونا	مضایقہ (مضائقہ)	قباحت، حرج
مبادلہ	باہمی تبادلہ	مسرت	خوشی
مصحف شریف	قرآن مجید	مقید	قید کیا ہوا، قیدی
مستون	جہاز یا کشتی کا ستون	منجمن	دانت صاف کرنے والا پاؤڈر
مرور	گزرنا	منشی	حساب کتاب رکھنے والا
مثانہ	جسم کے اندر پیشاب کی خلی	مصاحت	باہمی صبح
مقرض	قرض دینے والا	مستقرض	قرض لینے والا
مجیز	اجازت دینے والا	محل بیع	وہ چیز جس پر خرید و فروخت کا حکم لگ سکے
متفرو	اکیل، تنہا	معقود عیب	جس چیز پر عقد کیا جائے

محمود	تعریف کیا گیا	مستحیر	تھوڑے پر قناعت کرنے والا
موزوں	مناسب	مجید	احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا
مُعتمد علیہ	قابل اعتماد	مطلس	ناچار محتاج
مُتَنَزِع فیہا	جس معاملہ میں جھگڑا ہو	مقلد	تقلید کرنے والا
مدائنات	قرض کا بین دین	مُرفِعہ	دودھ پلانے والی عورت
مضمونہ	تاوان دیا ہوا	مُرفَعہ	اپیل
مکتوب	لکھا ہوا	منکر	انکار کرنے والا
موقوف علیہم	جن پر جائیداد وغیرہ وقف کی گئی ہو	مغضوب	غضب کی ہوئی چیز
میان	نیام	مسہری	چار پائی
محال	جس کا پایا جانا ممکن ہی نہ ہو	مناوی	جسے پکارا گیا ہو، جسے پکارا جائے
مرہون	گروہ رکھی ہوئی چیز	مرسوم	عادت کے مطابق، رواج کے مطابق
مزارع	کاشتکار	حبرع	احسان کرنے والا، بھلائی کرنے والا
مداح	کشتی چلانے والا	مُستقیم	بدلہ لینے والا
محصل	خلاصہ حاصل شدہ	مسمی	نامزد، نام رکھا ہوا
ملک غیر	دوسرے کی ملکیت	متناقض	مخالف، متضاد
معدہ	عدت گزارنے والی	منازعت	جھگڑا
منکر	جس کا انکار کیا گیا ہو، خلاف شرع چیز، بُرائی	مشتقی	جسے مقصود سے خارج کر دیا ہو، جو مقصود میں شامل نہ ہو
متولی	انتظام کرنے والا	مستاجر	ٹھیکہ دار، کرایہ دار
مشہاۃ	دہ لڑکی جو قابل شہوت ہو	مخوی	آگ کی عبادت کرنے والا

مترجم ایک زبان کی بات دوسری زبان میں بیان کرنے والا مترجمان

ن

نافذ	لاگو، مؤثر، جاری	نفقہ، عدت	عدت گزارنے کا خرچ
نسب	نسل، سلسلہ خاندان	برخ	بہو، قیمت، مول
نامی	بڑھنے والا، نشوونما پانے والا	نادر	غریب محتاج، کنگال
نمک	نکینہ، انگوٹھی پر لگا ہوا پتھر	ناحق	بولنے والا
نشست و برخاست	اٹھنا بیٹھنا، میل جول	نیک بخت	خوش نصیب
نیک چلن	بااخلاق اور پیغمبر کردار والا	ناخ	منسوخ کرنے والا، ختم کرنے والا
نکول	قسم سے انکار کرنا	ناچار	مجبوراً، آخر کار
نقد نصف	آدھا آدھا	نائب	قائم مقام
نامسوع	نا قابلِ سعادت	نگہداشت	دیکھ بھال، پرورش
نام آوری	شہرت	ناوہند	ادائیگی میں نال مشول کرنے والا
نامزدہ	جس کا نام لیا جا چکا ہے	نخواست	بر اثر بد قسمتی، مصیبت
نیابت	قائم مقامی	خواستگاری	خواہش، چاہت
نرد	چوسر کی گوٹ یا شطرنج کا مہرہ	نامحرم	غیر محرم

و

وارد	آنے والا	دن	سرپرست
------	----------	----	--------

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

وساطت	واسطہ، وسیلہ، ذریعہ	وجاہت	مرتبہ، عزت و احترام
وضع حمل	بچہ جنمنا، بچہ پیدا ہونا	وَلَدَ الرَّأْسَ	زنا سے پیدا ہونے والا
وطی	ہم بستری، جماع، مباشرت	وَرِثَہ	وارثین
وقتِ معین	مقررہ وقت	وہم	گمان، خیال، دوسرہ
وقفِ مؤبد	ہمیشہ کیسے وقف	واجبی کر یہ	رانج کرایہ جو عموماً لیا جاتا ہے
ولایت	سرپرستی	وہا	مرگ عام، کثرت سے موت کا واقع ہونا
وکیل بالخصوصہ	مقدمہ کی پیروی کا وکیل	ودیعت	امانت



ہنوز	ابھی تک	ہدیۂ	بطور تحفہ
ہجر	جدائی، فراق	ہدیانا	بیہودہ باتیں، بکواس
ہتک حرمت	دست ورسوائی، بے عزتی	ہدایہ کبتدہ	ہدایہ کرنے والا
ہندو	ہندو کی جمع، ہندو لوگ		

ی

یکہ	گھوڑا گاڑی	یکساں	برابر
-----	------------	-------	-------





صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
20	محرمات کا بیان		ساتواں حصہ (۷)
22	نسب کی وجہ سے حرمت	1	نکاح کا بیان
22	جو عورتیں مصاہرت سے حرام ہیں	1	نکاح کے فضائل اور نیک عورت کی خوبیاں
27	محرم کو جمع کرنا	4	نکاح کے مسائل
29	مملک کی وجہ سے حرمت	5	نکاح کا خطبہ
31	شرک سے نکاح حرام ہے	5	نکاح کے مستحبات
32	حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح	7	ایجاب و قبول اور ان کی صورتیں
33	حرمت بیچہ شعلی غیر	8	نکاح بذریعہ تحریر
34	حرمت متعلق بعدد	8	نکاح کا اقرار
36	دودھ کے رشتہ کا بیان	8	نکاح کے الفاظ
42	ولی کا بیان	10	نکاح میں اختیار و ریت، اختیار شرط نہیں ہو سکتا
42	ولی کے شرائط	11	نکاح کے شرائط
42	ولایت کے اسباب	11	نکاح کے گواہ
47	اذن کے مسائل	15	وکیل خود نکاح پڑھائے دوسرے سے نہ پڑھوائے
50	بکر یعنی کنواری کس کو کہتے ہیں	15	منکوحہ کی تعیین
	نا بالغ پر ولایت اجبار حاصل ہے اور اختیار بلوغ	15	اذن کے مسائل
51	کب ہے اور کب نہیں	17	ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا
53	کھو کا بیان	18	ایجاب و قبول میں مخالفت نہ ہو

86	53	کفایت کے معنی
87	53	بالغ و نابالغ میں کفایت کا فرق
88	53	کفایت میں کن چیزوں کا لحاظ ہے
92	57	نکاح کی وکالت کا بیان
94	60	ایجاب و قبول ایک مجلس میں ہونا ضروری ہے
99	61	پانچ صورتوں میں ایجاب و قبول کے قائم مقام ہے
100	61	فضولی کے مسائل
103	62	مہر کا بیان
104	68	خداوت صحیحہ کس طرح ہوگی
	68	خداوت کے احکام
107	71	مہر مثل کا بیان
110	72	نکاح فاسد کے احکام
110	73	مہر مسمیٰ کی صورتیں
111	73	مہر کی ضمانت
113	74	مہر کی قسمیں اور ان کے احکام
116	77	مہر میں اختلاف کی صورتیں
120	78	شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی
120	80	خاندانی کے سامان کے متعلق اختلافات
121	80	کافر کا مہر
123	81	لونڈی غلام کے نکاح کا بیان

161	طلاق مریض کا بیان	125	غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان
162	مریض کے احکام	128	کنایہ کا بیان
165	مریض کا طلاق معلق کرنا	129	کنایہ کے بعض الفاظ
169	رجعت کا بیان	131	صریح کے بعد صریح یا بائن
170	رجعت کا مسنون طریقہ	133	طلاق سپرد کرنے کا بیان
171	رجعت کے احفاظ	134	تفویض طلاق کے الفاظ
174	رجعت کب تک ہو سکتی ہے	134	طلاق دینے کے لئے وکیل کرنا
177	حادثہ کے مسائل	135	تملیک و توکیل میں فرق
180	نکاح بشرط تحلیل	135	مجلس بدنہ کی صورتیں
182	ایلا کا بیان	137	تفویض میں امر ضروری
182	قسم کی دو صورتیں	149	تحلیق کا بیان
183	ایلائے موقت و مؤبد	149	تحلیق صحیح ہونے کے شرائط
184	ایلا کے شرائط	150	بطلاق تعلیق کی صورتیں
185	ایلا کے الفاظ صریح و کنایہ	150	حروف شرط اور ن کے خلاف
186	دو عورتوں سے ایلا	153	بچہ پیدا ہونے پر تعلیق
190	مدت میں قسم توڑنے کی صورتیں	155	دو شرطوں پر معلق کرنا
193	خلع کا بیان	156	بغیر جارت گھر سے نکلنے پر تعلیق
195	خلع کے شرائط	157	استثنا کا بیان
195	خلع کے احکام	159	مشیت پر طلاق معلق کرنا
196	بدل خلع	160	کل کا استننا صحیح نہیں

242	سوگ میں کن چیزوں سے بچنا لازم ہے	199	خلع کے الفاظ
244	عدت میں مراحتہ پیغام نکاح حرام ہے	205	ظہار کا بیان
245	عدت کس مکان میں پوری کی جائے گی	206	ظہار کے شرائط
247	ثبوت نسب کا بیان	206	ظہار کے الفاظ
252	بچہ کی پرورش کا بیان	208	ظہار کے احکام
252	پرورش کا حق کس کو ہے	209	کفارہ کا بیان
255	حق پرورش کب تک ہے	210	کفارہ میں غلام آزاد کرنے کے مسائل
	زمانہ پرورش ختم ہونے کے بعد بچہ کس کے پاس رہے گا	213	کفارہ میں روزہ رکھنے کے مسائل
255		215	کفارہ میں مساکین کو کھانا کھلانے کے مسائل
256	اولاد کی تربیت و تعلیم	218	لعان کا بیان
258	نفقہ کا بیان	219	لعان کا طریقہ
260	نفقہ زوجہ	220	لعان کی شرطیں
265	زوجہ کو کس قسم کا نفقہ دیا جائے	223	لعان کا حکم
266	نفقہ میں کی چیزیں دی جائیں گی	225	انتقام و نسب کے شرائط
271	عورت کو کیسا مکان دیا جائے	228	عنین کا بیان
273	نفقہ قرابت	232	عدت کا بیان
275	ماں کو دودھ پلانا کب واجب ہے	234	طلاق کی عدت
276	نفقہ قرابت میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے	237	موت کی عدت
280	لوٹری غلام کا نفقہ	238	حاملہ کی عدت
282	جالور کو چارہ دینا اور دودھ دہنا	240	سوگ کا بیان

308	کفارہ میں روزے رکھنا	نواں حصہ (۹)
311	صنت کا بیان	آزاد کرنے کا بیان
314	صنت کے اقسام و احکام	غلام آزاد کرنے کے فضائل
316	صنت میں دن، ورقتیر کی تخصیص بیکار ہے	آزاد کرنے کے اقسام
317	مسجد میں چراغ جلائے عاق بھرنے کی صنت	آزاد کرنے کے شرائط
318	بعض ناجائز باتیں	اس کے الفاظ صریح و کنایہ
318	صنت یا قسم کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا	معلق البعض کے احکام
319	مکان میں جانے یا رہنے وغیرہ کی قسم	غلام مشترک کے اہتمام کے احکام
323	بخیر جارت گھر سے لگی تو طلاق	مدبر و مکاتب و ام ولد کا بیان
324	فلاس محلہ یا فلاں شہر میں نہ جاؤنگا	مدبر کی تعریف و اقسام و احکام
325	فلاس کے مکان میں نہ جاؤنگا	مکاتب کے احکام
328	فلاس مکان یا فلاں محلہ میں نہ رہونگا	ام ولد کے احکام
331	سوار ہونے نہ ہونے کی قسم	قسم کا بیان
333	کھانے پینے کی قسم کا بیان	قسم کے اقسام و احکام
333	کھانے اور پینے اور چکھنے کے معنی	کس قسم کا پورا کرنا ضروری ہے اور کس کا نہیں
335	اس درخت یا اس جانور سے نہیں کھائے گا	یقین منقذہ کے اقسام
335	گوشت نہ کھانے کی قسم	قسم کے شرائط
336	تل یا گیہوں کھانے کی قسم	قسم کے الفاظ
337	فلاس کا کھانا یا فلاں کا پکایا ہوا کھانا	قسم کے کفارہ کا بیان
338	سری۔ انڈا۔ میوہ۔ مٹھائی کی قسم	کفارہ میں غلام آزاد کرنا یا کھانا یا کپڑا دینا

363	حد قائم کرنے کی فضیلت اور اس میں سفارش کی ممانعت	339	نمک۔ مریج۔ پیار کھانے کی قسم
366	احادیث سے زنا کی قہر مت و مذمت	340	معین کھانے کی قسم
367	بوڑھے کا زنا کرنا اور پردی کی عورت سے زنا کرنا	341	قسم کب صحیح ہوگی
368	زنا سے بچنے کی فضیلت	341	کلام کے متعلق قسم کا بیان
368	اعظام کرنے پر عنت اور اس کی سزا	342	خط بھیجنے، کہا، بھیجنے، اشارہ کرنے کا حکم
369	حد کی تعریف اور حد کون قائم کرے	343	قلب کو خط نہ بھیجوں گا یا فلاں کا خط نہ پڑھوں گا
370	حد زنا کے شرائط و اس کا ثبوت	344	ایک سال یا ایک مہینہ یا ایک دن کلام نہ کروں گا
371	گوہوں کا تزکیہ	347	طلاق یا آزاد کرنے کی یمن
372	زنا کا اقرار	349	خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم
374	رجم کی صورت		کہاں خود کرنے سے قسم ٹوٹے گی اور کہاں وکیل کے کرنے سے
375	ڈرے مارنا	349	
377	کہاں پر حد واجب ہے اور کہاں پر نہیں		نمار و روزہ و حج کے متعلق قسم کا بیان
379	شبہ بھل و شبہ فعل	354	
381	زنا کی گواہی دیکر رجوع کرنا	356	لباس کے متعلق قسم کا بیان
382	گوہوں کے بیان میں اختلاف	357	زمین یا پھوٹنے یا تخت پر نہ بیٹھے گا
384	شراب پیسے کی حد کا بیان	358	مارنے کے متعلق قسم کا بیان
385	شراب پینے پر وعیدیں	358	قسم میں زندہ و مردہ کا فرق۔
389	اکراہ یا اضطرار میں حد نہیں ہے		ادائے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان
	نشہ کی حالت میں تمام احکام جاری ہونگے صرف	359	
392	چند باتوں میں فرق ہے	362	حدود کا بیان

424	کتاب السیر	393	حد قذف کا بیان
424	اسلام کی طرف دعوت و ہدایت کا ثواب	395	حد قذف کے شرائط
426	سرحد پر اقامت کا ثواب	396	کس صورت میں حد قذف ہے اور کس میں نہیں
427	جہاد کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے	398	حد قذف کا مطالبہ
431	غنیمت کا بیان	399	چند حدیں جمع ہوں تو کس کو مقدم کریں
	دار الحرب کے لوگ خود بخود مسلمان ہو جائیں یا ذمہ	400	دو شخصوں میں ہر ایک نے دوسرے کو تہمت لگائی
	قبول کریں تو ان سے کیا کیا جائے اور غلبہ کے بعد	401	محدود فی اعتداف کی گواہی مقبوض نہیں
434	مسلمان ہوں تو کیا کیا جائے	402	تعزیر کا بیان
	دار الحرب میں قبل تقسیم غنیمت اپنی ضرورت میں صرف	403	تعزیر کا حق کس کو ہے
435	کر سکتے ہیں وہاں سے آنے کے بعد نہیں		مسلمانوں پر لازم ہے کہ جرائم کے اسناد کے
437	غنیمت کی تقسیم	403	لیے سزائیں مقرر کریں
440	کس صورت میں خمس ہے اور کس میں نہیں	404	گناہ و مجرم کے اعتبار سے تعزیر کی مختلف صورتیں
440	نفس (نعم) کی صورتیں	406	قتل کی سزا بادشاہ کا کام ہے
441	استیلائے کفار کا بیان	407	مسلمان کو ایذا دینے والا مستحق تعزیر ہے
443	مستامن کا بیان	410	شوہر و عورت کو کہاں کہاں سزا دے سکتا ہے
443	مسلمان دار الحرب میں جائے تو کیا کرے	411	چوری کی حد کا بیان
445	دار اسلام ہونے کی شرائط	413	چوری میں ہاتھ کاٹنے کے شرائط
446	عشر و حراج کا بیان	417	کس چیز میں ہاتھ کاٹنا چاہئے گا اور کس میں نہیں
447	جزیہ کا بیان	420	ہاتھ کاٹنے کا بیان
448	جزیہ کی قسمیں اور اس کی مقدار	422	راہرنی کا بیان

457	مرتد کے اسلام قبول کرنے کا طریقہ	449	کس سے جزیہ نہ لیا جائے
457	مرتدین کے احکام	450	جزیہ و خراج کے مصارف
461	کلمہ تہ کفر	451	مسلمانوں کو کس وضع میں ہونا چاہیے
461	اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی سے کافر ہو جاتا ہے		کفار کے جلسوں میں پیکچروں میں عوام کو شریک ہونا
463	انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین کفر ہے	452	حرام ہے
464	ملائکہ کی توہین، قرآن کو عیب لگانا کفر ہے	453	مرتد کا بیان
464	عبادت کی توہین کفر ہے		کسی کلام میں چند وجوہ ہوں بعض اسلام کی طرف
465	شریعت کی تحقیر کفر ہے	455	جاتے ہوں تو تکفیر نہ ہوگی
466	انہود کے تہواروں میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے	456	ارتداد کے شرائط
		457	اس زمانہ میں مرتد کے ساتھ کیا کرنا چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ



اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿فَإِنْ كُنْتُمْ صَاطِبَاتٍ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ حَفِظْتُمُ أَفَّا تَعْدِلُونَ أَوْ جَدًّا ۝۱۱﴾

نکاح کرو جو تمہیں خوش آئیں عورتوں سے دو دو اور تین تین اور چار چار۔ اور اگر یہ خوف ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو

ایک ہے۔

اور فرماتا ہے

﴿وَأَنْتُمْ حُرٌّ وَلَا يَأْمُرُ مِنكُمُ الضَّالِّجَاتُ مِّنْ عِبَادِكُمْ ذَكَرَ أَفْ تَكُنَّ ۝۱۲﴾

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝۱۳ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا كُنْتُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَحْمِلَ الزَّكَاةَ حَتَّىٰ يَخْرُجَهُمُ مِنْهُ ۝۱۴﴾

اپنے یہاں کی بے شوہر واپ عورتوں کا نکاح کرو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا۔ اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ

(عزوجل) اپنے فضل کے سبب انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ (عزوجل) وسعت وال علم وال ہے اور چاہیے کہ پارسائی کریں وہ کہ نکاح

کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ (عزوجل) اپنے فضل سے انہیں مقدور واد کر دے۔

نکاح کے فضائل اور نیک عورت کی خوبیاں

بخاری و مسلم و بوداود و ترمذی و نسائی و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا: ”اے جو انواتم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو

روکنے وال ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع

شہوت^{۱۳} ہے۔“ (4)

ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو خدا سے پاک

۱۳۔ باب ۱۸، النور ۳۲-۳۳

۱۔ باب ۱۸، النساء ۳۲

۲۔ یعنی شہوت کو توڑنے والا۔

۳۔ ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، الحديث ۶۶، ۵، ج ۳، ص ۴۲۲

وصاف ہو کر مناجا ہے، وہ آزاد و عورتوں سے نکاح کرے۔“^۱

۳۔ تہذیبی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میرے طریقہ کو

محبوب رکھے، وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔“^۲

۴۔ مسلم و نسائی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا دنیا متاع

ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت۔“^۳

۵۔ ابن ماجہ میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے، بتلوے کے بعد

مؤمن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اُسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اگر اسے دیکھے تو خوش کر دے اور

اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے ماں میں بھلائی کرے (خیانت و ضائع نہ

کرے)۔“^۴

۶۔ طبرانی کبیر و وسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

”جیسے چار چیزیں ہیں اُسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ ① دل شکر گزار، ② زبان یادِ خدا کرنے والی اور ③ بدن بلا پر صابر اور

④ اسکی بی بی کہ اپنے نفس اور مال شوہر میں گناہ کی جو یاں نہ ہو۔“^۵

۷۔ امام احمد و بیہق و حاکم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

”تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بد بختی سے۔ نیک بختی کی چیزیں ہیں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی

وسیع یا اس کے پرہیزگار اچھے ہوں) اور اچھی سواری، اور بد بختی کی چیزیں بد عورت، بُرا مکان، بُری سواری۔“^۶

۸۔ طبرانی و حاکم نفسِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا جسے اللہ

① ”مسند ابن ماجہ“، أبواب النکاح، باب تزویج الحر ائرو الولود، الحدیث: ۱۸۶۲، ج ۲، ص ۴۱۷

② ”کرم العمال“، کتاب النکاح، الحدیث: ۴۴۱۶، ج ۱۶، ص ۱۱۶

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا، الخ، الحدیث: ۱۴۶۷، ص ۷۷۴

④ ”مسند ابن ماجہ“، أبواب النکاح، باب افضل النساء، الحدیث: ۱۸۵۷، ص ۴۱۴

⑤ یعنی خیانت نہ کرتی ہو۔

⑥ ”المعجم الکبیر“، الحدیث: ۱۱۲۷۵، ج ۱۱، ص ۱۰۹

⑦ ”المسند“، إمام أحمد بن حنبل، مسند أبی اسحاق سعد بن أبی وقاص، الحدیث: ۱۴۴۵، ج ۱، ص ۳۵۷

(عزو مل) نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر ^۱ اعانت ^۲ فرمائی تو نصف باقی میں اللہ (عزو مل) سے ڈرے (تقویٰ و پرہیزگاری کرے)۔ ^۳

۹ بخاری و مسلم و بوداد و نسائی و ابن ماجہ اپنی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے)۔ ① مال و ② حسب و ③ جمال و ④ دین اور تو دین ولی کو ترجیح دے۔“ ^۴

۱۰ ترمذی و ابن حبان و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ ① اللہ (عزو مل) کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ② مکاتبہ کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ③ پارسی کے اردے سے نکاح کرنے والا۔“ ^۵

۱۱ ابوہریرہ و نسائی و حاکم معتزل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی مگر اس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا، تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی، ارشاد فرمایا ”یسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی، بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر کثرتِ طاہر کرنے والا ہوں۔“ ^۶

۱۲ ابن ابی حاتم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے فرمایا کہ اللہ (عزو مل) نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اسکی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ (عزو مل) انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔“ ^۷

۱۳ ابو یعلیٰ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے

① یعنی آدمی دین پر۔ ② یعنی۔

③ ”المعجم الأوسط“ الحدیث ۹۷۲، ج ۱، ص ۲۷۹

④ ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب الاکماء فی المس، الحدیث ۵۰۹۰، ص ۴۲۹

⑤ ”جامع الترمذی“، أبواب فضائل الجہاد باب ما جاء فی المجاہد الحدیث ۱۶۶۱، ج ۳، ص ۲۴۷

⑥ ”مس ابی داؤد“، کتاب النکاح، باب السہی عن تزویج من سم یند من النساء الحدیث ۲۰۵۰، ج ۲، ص ۳۱۹

⑦ ”کنز العبد“، کتاب النکاح الحدیث ۴۵۵۷۶، ج ۱۶، ص ۲۰۳

ہائے افسوس! ابن آدم نے مجھ سے پناہ و تہائی دین پناہ۔^{۱۱}

۱۳۔ ایک روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں: ”جو اتناں رکھتا ہے کہ نکاح کر لے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم

میں سے نہیں۔“^{۱۲}

مسائل فقہیہ

نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔

۱۔ خلعی مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت، اُس سے نہ مرد کا نکاح ہو سکتا ہے نہ عورت کا۔ اگر کیا گیا تو باطل ہے، ہاں بعد نکاح اگر اُس کا عورت ہونا متعین ہو جائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے۔ یوہیں اگر عورت سے نکاح ہوا اور اُس کا مرد ہونا قرار پائی، خلعی مشکل کا نکاح خلعی مشکل سے بھی نہیں ہو سکتا مگر اُسی صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق^{۱۳} ہو جائے۔^{۱۴} (رد المحتار)

۲۔ مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔^{۱۵} (در مختار، رد المحتار)

۳۔ یہ جو عوم میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے گرواقعی ہے تو اُس سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا کہ وہ نسان نہیں جیسے پانی کا انسان^{۱۶} کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے، اور حقیقتہً وہ نسان نہیں۔

نکاح کے احکام

۴۔ اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عینین (نامرد) ہو اور سہر و نفقہ^{۱۷} پر قدرت بھی ہو تو نکاح منع مؤکد ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑ رہا گناہ ہے، ورنہ اگر حرام سے بچنا یا تجارعت و شفع و تعمیل حکم یا اودار حاصل ہونا مقصود

①۔ مکتبہ العباسیہ، کتاب النکاح، الحدیث ۷۷۷۷۷۷ ج ۱ ص ۱۱۸

②۔ المعصف، لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، فی الشریع من کنن یا مریہ و بحث علیہ، ج ۳ ص ۲۷۰

③۔ یعنی ثابت۔

④۔ رد المحتار، کتاب النکاح، ج ۴ ص ۶۹

⑤۔ الدر المختار و رد المحتار، کتاب النکاح، ج ۴ ص ۷۰

⑥۔ پانی کا انسان یہ ایک قسم کی دریاؤں مخلوق ہے جس کی شکل انسان کے مشابہ ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پانی کے انسان کی دم بھی ہوتی ہے۔

(حیاتہ الحیوان الکبریٰ، ج ۱ ص ۶۹)۔ غلیہ

⑦۔ کپڑے رکھنے پیرے وغیرہ کے اخراجات۔

ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض مدت یا قصائے شہوت^۱ منظور ہو تو ثواب نہیں۔^۲ (رد المحتار، رد المحتار)

۵۔ شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشہ ترنا ہے درمہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ^۳ ٹھننے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام بیٹا پڑے گا^۴ تو نکاح واجب ہے۔^۵ (رد المحتار، رد المحتار)

۶۔ یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔^۶ (رد المحتار)

۷۔ اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔^۷ (رد المحتار)

۸۔ نکاح اور اس کے حقوق ادا کرنے میں اور ادا راد کی تربیت میں مشغول رہنا، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔^۸ (رد المحتار)

نکاح کے مستحبات

۹۔ نکاح میں یہ امور مستحب ہیں

① عذابیہ ہونا۔ ② نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا، کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث^۹ میں وارد ہوا۔ ③ مسجد میں

یعنی شہوت کو پورا کرنا۔

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب النکاح، مطلب کثیراً ما يتساهل في اصطلاح المصنح عيسى السج ۴، ص ۷۲
 ⑤ ہاتھ سے کام بیٹا پڑے گا یعنی مشت زنی کرنی پڑے گی۔ اعلیٰ حضرت مورثا شاہ، امام احمد رضا خان عیدہ رحمۃ الرحمن "فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۰۲" پر فرماتے ہیں یہ فعل ناپاک حرام و ناجائز ہے حدیث شریف میں ہے "ساکن الید ملعون" "خلق لگائے دے" (مشت زنی کرنے والے) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (کشف الخفاء، حرف النون، ج ۲، ص ۲۹۱)۔ علیہ

⑥ "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۲۔

⑦ "الدرالمختار" کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۲۔

⑧ المرجع السابق، ص ۷۴۔

⑨ "ردالمحتار" کتاب النکاح، ج ۴، ص ۶۶۔

⑩ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَعِيزُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ نَفْسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ عَمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُصْلَاحَ وَمَنْ يُضَلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَجَدٍ ذَا حَقٍّ مِنْهَا رُجُوعًا وَبَشَرَتْكُمْ مِنْ جِلْدٍ كَثِيرٍ وَتَبَّاعًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ مَقِيبًا﴾ (مپ ۱ النساء ۱)

ہونا۔ ④ جمعہ کے دن۔ ⑤ گواہانِ عاقل کے سامنے۔ ⑥ عورت عمر حسب^۱ مال، عزت میں مرد سے کم ہو اور ⑦ چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش^۲ ہو۔ ③ (در مختار) حدیث میں ہے ”جو کسی عورت سے بیعت اسکی عزت کے نکاح کرے، اللہ (عزوجل) اسکی ذلت میں زیادتی“ ④ کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا، اللہ تعالیٰ اسکی محتاجی ہی بڑھائے گا اور اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کیسہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس سے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یہ صدر رحم کرے تو اللہ عزوجل اس مرد کے لیے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔“ ⑤ (رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا فی الفتح) ⑥

⑩ جس سے نکاح کرنا ہو اسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوالے اور عادت و اطوار و سبقتہ^۷ وغیرہ کی خوب جانچ کرے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔ کو آرتی عورت سے اور جس سے ولادہ لیا وہ ہونے کی اُمید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سن رسیدہ^۸ اور بد خلقی^۹ اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔ ⑪ (رد المحتار)

⑪ عورت کو چاہیے کہ مرد و عیدار، خوش خلق^{۱۱}، مال دار، بخی سے نکاح کرے، فاسق بدکار سے نہیں۔ اور یہ بھی نہ چاہیے کہ کوئی اپنی جوان بڑکی کا بوڑھے سے نکاح کر دے۔ ⑫ (رد المحتار)

یہ مستحبت نکاح بیان ہوئے، اگر اس کے خلاف نکاح ہوگا جب بھی ہو جائے گا۔

⑫ ایجاب و قبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرے کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ثَقُوا بَعَثَاتِكُمْ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْفَاسِقِينَ (پ ۵، آل عمران ۱۰۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۚ يُضَاهِيكُمْ غِبَابَتَكُمْ وَيُعْطِرْكُمْ ذُلُوبَكُمْ وَحُمْرُ يَحْجِبُهُمْ وَرُسُلُكَ فَقَدْ رَفَعُوا كُفْرًا عَنَّا (پ ۲۲، الأحراب ۷۰-۷۱) ۱۲

① خاندانی شرف۔ ② یعنی زیادہ۔

③ الدر المختار، کتاب النکاح ج ۴ ص ۷۵۔

④ یعنی ضابطہ۔

⑤ المعجم الاوسط، الحديث ۲۳۴۲ ج ۲ ص ۱۸۔

⑥ اس حدیث کو، ام طبرانی علی رحمہ اللہ اداوی نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، فتح القدیر میں یوں ہی ہے۔ جناب

⑦ ہر کام حدیث۔ ⑧ یعنی زیادہ عمر والا۔ ⑨ برے اخلاق والی۔

⑩ ”رد المحتار“ کتاب النکاح مطلب کثیراً ما ینسأھل فی اطلاق المصحب علی المسأ ج ۴ ص ۷۶ وغیرہ

⑪ ساجد خلیفہ دار۔

⑫ ”رد المحتار“ کتاب النکاح مطلب کثیراً ما ینسأھل فی اطلاق المصحب علی المسأ ج ۴ ص ۷۷

عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا 'ن' بھی ہو سکتا ہے۔ (درمختار، رد مختار)

ایجاب وقبول کی صورتیں

۱۳ ایجاب وقبول میں ماضی کا لفظ^۱ ہونا ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی موکلہ^۲ کا تجھ سے نکاح کیا یا ان کو تیرے نکاح میں دیا، وہ کہے میں نے اپنے سے یا اپنے بیٹے یا موکل^۳ کے سے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو^۴ دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً یوں کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کر دے یا تو میری عورت ہو جا، اُس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا ہو جائے گا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو^۵ دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً کہے تو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اُس نے کہا کیا تو ہو گیا یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اُس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہو جائے گا، ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا۔ اور اگر کہا تو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دیا اُس نے کہا کر دیا یہ کہا ہاں تو جب تک پہلے شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوگا اور ان لفظوں سے کہ نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہو سکتا۔^(۷) (درمختار، حاکمگیری وغیرہا)

۱۴ بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک ہی لفظ سے نکاح ہو جائے، مثلاً چچا کی نابالغ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ^۸ یہی ہے تو دو گواہوں کے سامنے تنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کیا یا لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد و عورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا۔ اُس ولی یا وکیل نے یہ کہا کہ میں نے فداں کا فداں کے ساتھ نکاح کر دیا ہو گیا۔ اس سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں۔^۹ (جوہرۃ تیرہ)

۱۔ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب. كثيراً ما يسهل في إطلاق العصب على السج ٤، ص ٧٨

۲۔ یعنی ایسا لفظ جس میں زمانہ ماضی کا معنی پایا جائے۔ ۳۔ وکیل بنانے والی۔

۴۔ وکیل بنانے والا۔ ۵۔ یعنی ایسا لفظ جس میں حکم کا معنی پایا جائے۔

۶۔ یعنی ایسا لفظ جس میں زمانہ حال کا معنی پایا جائے۔

۷۔ "المرالمختار"، کتاب النکاح، سج ٤، ص ٧٨

۸۔ "الصنای الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد، سج ١، ص ٢٧٠، وغیرہا

۹۔ سرپرست، ولی وہ ہوتا ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔

۱۰۔ "الجوہرۃ التیرہ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ١

۱۵ دونوں موجود ہیں ایک نے ایک پر چہ پر لکھا میں نے تجھ سے نکاح کیا، دوسرے نے بھی لکھ کر دیا یا زبان سے کہا میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوا اور اگر ایک موجود ہے دوسرا غائب، اُس غائب نے لکھ بھیجی اس موجود نے گواہوں کے سامنے پڑھ دیا کہ فلاں نے ایسا لکھا میں نے اپنا نکاح اُس سے کیا تو ہو گیا اور اگر اُس کا لکھ ہوا نہ سنایا نہ بتایا فقط اتنا کہہ دیا کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کر دیا تو نہ ہوا۔ ہاں اگر اُس میں امر کا لفظ تھا، مثلاً تو مجھ سے نکاح کر تو گو، ہوں کو محض سنانے یا مضمون بتانے کی حاجت نہیں اور اگر اس موجود نے اُس کے جواب میں زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ وہ الفاظ لکھ دیے جب بھی نہ ہوا۔^۱ (رد المحتار)

۱۶ عورت نے مرد سے بجا کے الفاظ کہے مرد نے اُس کے جواب میں قبول کے لفظ نہ کہے اور مہر کے روپے دیدیے تو نکاح نہ ہوا۔^۲ (رد المحتار)

۱۷ یہ قرار کہ یہ میری عورت ہے نکاح نہیں یعنی اگر مشتری سے نکاح نہ ہوا تھا تو فقط یہ قرار نکاح قرار نہ پائے گا، ابستہ قاضی کے سامنے دونوں ایسا اقرار کریں تو وہ حکم دے دے گا کہ یہ میں بی بی ہیں اور اگر گواہوں کے سامنے اقرار کیا، گواہوں نے کہا تم دونوں نے نکاح کیا، کہا ہاں تو ہو گیا۔^۳ (رد المحتار، رد المحتار)

۱۸ نکاح کی صفت "کُل کی طرف ہو"^۴ یا ایسے عضو کی طرف جسے بول کر کل مراد لیتے ہیں مثلاً سرو گردن تو اگر یہ کہا کہ نصف سے نکاح کیا نہ ہوا۔^۵ (رد مختار وغیرہ)

الفاظ نکاح

۱۹ الفاظ نکاح دو قسم ہیں۔

ایک صریح^۶، یہ صرف دو لفظ ہیں۔ نکاح و تزوج، باقی کنایہ^۷ ہیں۔ لفظ کنایہ میں اُس لفظوں سے نکاح ہو سکتا ہے

① "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب: التزوج بارماں، کتاب، ج ۴، ص ۸۳

② "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب: کثیر، مینساہ فی اطلاق المسحب علی السہ، ج ۴، ص ۸۴

③ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب: التزوج بارماں، کتاب، ج ۴، ص ۸۴

④ یعنی نسبت۔ ⑤ مثلاً یوں کہے، میں نے تجھ سے نکاح کیا۔

⑥ "المر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۸۴ وغیرہ۔

⑦ یعنی ایسا لفظ جس سے نکاح مراد ہونا ظاہر ہو۔

⑧ یعنی یہ لفظ جس سے نکاح مراد ہونا تو ہی نہیں مگر قرینہ سے معنی نکاح سمجھا جاتا ہو۔

جن سے خود شے ملک میں آجاتی ہے، مثلاً بہہ، تمسک، صدقہ، عطیہ، بیع، شرا، انکراں میں قرینہ کی ضرورت ہے کہ گواہ اُسے نکاح سمجھیں۔⁽²⁾ (در مختار، عالمگیری)

۲۰ ایک نے دوسرے سے کہا میں نے اپنی بیوی لٹھی تھی بہہ کی تو، گریہ پتا چلا ہے کہ نکاح ہے، مثلاً گواہوں کو بد کران کے سامنے کہنا اور مہر کا ذکر وغیرہ تو یہ نکاح ہو گیا اور اگر قرینہ نہ ہو، مگر وہ کہتا ہے میں نے نکاح مراد کیا تھا اور جسے بہہ کی دو اس کی تصدیق کرتا ہے جب بھی نکاح ہے اور اگر وہ تصدیق نہ کرے تو بہہ قرار دیا جائے گا اور آزاد عورت کی نسبت یہ لفظ کہے تو نکاح ہی ہے۔ قرینہ کی حاجت نہیں مگر جب ایسا قرینہ پایا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں تو نہیں، مثلاً معاذ اللہ کسی عورت سے زنا کی درخواست کی، اُس نے کہا میں نے، اپنے کو تجھے بہہ کر دیا، اس نے کہا قبول کیا تو نکاح نہ ہوا یا لڑکی کے باپ نے کہا یہ لڑکی خدمت کے لیے میں نے تجھے بہہ کر دی اس نے قبول کیا تو یہ نکاح نہیں، مگر جبکہ اس لفظ سے نکاح مراد لیا تو ہو جائے گا۔⁽³⁾ (عالمگیری، رد المحتار)

۲۱ عورت سے کہا تو میری ہو گئی، اُس نے کہا ہاں یا میں تیری ہو گئی یا عورت سے کہا بعوض اتنے کے تو میری عورت ہو جا، اُس نے قبول کیا یا عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنی شادی کی مرد نے قبول کیا یا مرد نے عورت سے کہا تُو نے اپنے کو میری عورت کیا، اُس نے کہا کیا تو ن سب صورتوں میں نکاح ہو جائے گا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

۲۲ جس عورت کو بائن طلاق دی ہے، اُس نے گواہوں کے سامنے کہا میں نے اپنے کو تیری طرف واپس کیا، مرد نے قبول کیا نکاح ہو گیا۔⁽⁵⁾ (عالمگیری) انجمنی عورت اگر یہ لفظ کہے تو نہ ہوگا۔

۲۳ کسی نے دوسرے سے کہا، اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے، اُس نے کہا اسے اٹھ لے جا یا تُو جہاں

۱۔ مثل عورت نے یوں کہا کہ میں نے اپنی ذات تمہیں بہہ کر دی یا میں نے تجھے اپنی ذات کا، لک، بتا دیا، یا میں نے اپنی ذات تمہیں بطور صدقہ دے دی، یا مرد یوں کہے کہ میں نے تمہیں اس قدر روپے کے عوض خرید لیا۔

۲۔ "المر المختار"، کتاب النکاح، مطب. الترویج بہ رسال کتاب، ج ۴، ص ۸۹-۹۱

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما یعتقد بہ النکاح وما لا یعتقد، ج ۱، ص ۲۷۰، ۲۷۱

۳۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب. الترویج بارسل کتاب، ج ۴، ص ۹۱

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما یعتقد بہ النکاح وما لا یعتقد، ج ۱، ص ۲۷۰، ۲۷۱

۴۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۲۷۱

۵۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما یعتقد بہ النکاح وما لا یعتقد، ج ۱، ص ۲۷۱

چاہے لے جا تو نکاح نہ ہوا۔^(۱) (عالمگیری)

۲۴ ایک شخص نے منگنی کا پیغام کسی کے پاس بھیجا، ان پیغام لے جانے والوں نے وہاں جا کر کہا، تو نے اپنی لڑکی ہمیں دی، اُس نے کہا دی، نکاح نہ ہوا۔^(۲) (عالمگیری)

۲۵ لڑکے کے باپ نے گواہوں سے کہا، میں نے اپنے لڑکے کا نکاح فداں کی لڑکی کے ساتھ اتنے مہر پر کر دیا تم گواہ ہو جاؤ پھر لڑکی کے باپ سے کہا گیا، کیا ایسا نہیں ہے؟ اُس نے کہا ایسا ہی ہے، اور اس کے سوا کچھ نہ کہا تو بہتر یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کی جائے۔^(۳) (عالمگیری)

۲۶ لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ کے پاس پیغام دیا، اُس نے کہا میں نے تو اس کا فداں سے کر دیا ہے اس نے کہا نہیں تو اُس نے کہا اگر میں نے اُس سے نکاح نہ کیا ہو تو تیرے بیٹے سے کر دیا، اس نے کہا میں نے قبول کیا بعد کو معلوم ہوا کہ اُس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری)

۲۷ عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے جب چاہوں اپنے کو طلاق دے لوں، مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور عورت کو اختیار رہا جب چاہے اپنے کو طلاق دے۔^(۵) (عالمگیری)

۲۸ نکاح میں خیار رویت خیار عیب خیار شرط مطلقاً نہیں، خواہ مرد کو خیار^۶ ہو یا عورت کے لیے یا دونوں کے لیے۔ تین دن کا خیار ہو یا کم یا زیادہ کا مثلاً، نہ ہلے، نہ چلے،^۷ پانچ^۸ نہ ہونے کی شرط لگائی یا یہ شرط کی کہ خوبصورت ہو اور اس کے خلاف نکلا یا مرد نے شرط لگائی کہ کو آری ہو اور ہے اس کے خلاف تو نکاح ہو جائے گا اور شرط باطل۔ یوں عورت نے شرط لگائی کہ مرد شہری ہو نکلا دیہاتی تو اگر کفو ہے نکاح ہو جائے گا اور عورت کو کچھ اختیار نہیں یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ باپ کو اختیار ہے تو نکاح ہو گیا اور اُسے اختیار نہیں۔^(۹) (عالمگیری)

۲۹ نکاح میں مہر کا ذکر ہو تو ایجاب پورا جب ہوگا کہ مہر بھی ذکر کر لے، مثلاً یہ کہتا تھا کہ فداں عورت تیرے

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد، ج ۱، ص ۲۷۲

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد، ج ۱، ص ۲۷۲

③ المرجع السابق۔ ④ المرجع السابق، ص ۲۷۳

⑤ المرجع السابق، ص ۲۷۳۔

⑥ اختیار۔ ⑦ جس کے ہاتھ یا پاؤں مثل (بے کار) ہوں۔ ⑧ ہاتھ پاؤں سے معذور۔

⑨ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد، ج ۱، ص ۲۷۳

نکاح میں دی بعض ہزار روپے کے اور مہر کے ذکر سے پیشتر اُس نے کہا میں نے قبوں کی، نکاح نہ ہوا کہ ابھی ایسا بپور نہ ہوا تھا اور اگر مہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا۔^۱ (ردالمحتار، رد المحتار)

کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا، میں تیرے پاس اس لیے آیا کہ ٹو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے۔ اس نے کہا میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا نکاح ہو گیا، قبول کی بھی حاجت نہیں بلکہ اُسے اب یہ اختیار نہیں کہ نہ قبوں کرے۔^۲ (ردالمحتار)

کسی نے کہا تو نے لڑکی مجھے دی، اُس نے کہا دی، اگر نکاح کی مجلس ہے تو نکاح ہے اور منگنی کی ہے تو منگنی۔^۳ (ردالمحتار)

عورت کو اپنی ذہن یا بی بی کہہ کر پکارا، اُس نے جواب دیا تو اس سے نکاح نہیں ہوتا۔^۴ (ردالمحتار)

نکاح کے شرائط

نکاح کے لیے چند شرطیں ہیں:

- ① عاقل ہونا۔ مجنون یا نابالغ بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا۔
- ② بلوغ۔ نابالغ اگر سمجھ وال ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔
- ③ گواہ ہونا۔ یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں۔ گواہ آزاد، عاقل، بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا، نہ خدام کی گواہی سے گرچہ مدتہ یا مکاتب ہو۔

مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گوہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے، لہذا مسلمان مرد و عورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہو سکتا، اور اگر کتابیہ^۵ سے مسلمان مرد کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ ذمی کافر بھی ہو سکتے ہیں، اگرچہ عورت کے مذہب کے خلاف گواہوں کا مذہب ہو، مثلاً عورت نصرانیہ^۶ ہے اور گواہ یہودی یا عیسائی۔^۷ یوہی مگر کافر و کافراہ

①۔ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطبع الترویج بارساں، کتاب، ج ۴، ص ۸۵۔

②۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، مطبع کثیر، ص ۸۱، ج ۱، ص ۸۲۔

③۔ المرجع السابق۔ ④۔ المرجع السابق۔

⑤۔ یہودی یا عیسائی عورت۔ ⑥۔ عیسائی۔ ⑦۔ عیسائی عورت یہودی ہے اور گواہ نصرانی ہیں۔

کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ کافر بھی ہو سکتے ہیں مگر چہ دوسرے مذہب کے ہوں۔

مسئلہ ۳۳ سمجھ وال بچے یا غلام کے سامنے نکاح ہو اور مجلس نکاح میں وہ لوگ بھی تھے جو نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں پھر وہ بچہ بالغ ہو کر یا غلام آزاد ہونے کے بعد اس نکاح کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے نکاح ہوا اور اس وقت ہمارے سوا نکاح میں اور لوگ بھی موجود تھے، جن کی گواہی سے نکاح ہوا تو ان کی گواہی مان لی جائے گی۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۴ مسلمان کا نکاح ذمیہ سے ہوا اور گواہ ذمی تھے، اب اگر مسلمان نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۳۵ صرف عورتوں یا خلع کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا، جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو۔^(۳) (خانیہ)

مسئلہ ۳۶ سوتے ہوؤں کے سامنے ایجاب و قبول ہو تو نکاح نہ ہوا۔ یوہیں اگر دونوں گواہ بہرے ہوں کہ انھوں نے الفاظ نکاح نہ سنے تو نکاح نہ ہوا۔^(۴) (خانیہ)

مسئلہ ۳۷ ایک گواہ سنا ہوا ہے اور ایک بہرا، بہرے نے نہیں سنا اور اس نے سنے والے یا کسی اور نے چلا کر اس کے کان میں کہا نکاح نہ ہوا، جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین^۵ سے نہ ہوں۔^(۶) (خانیہ)

مسئلہ ۳۸ ایک گواہ نے سنا دوسرے نے نہیں پھر لفظ کا عاودہ کیا^۷، اب دوسرے نے سنا پہلے نے نہیں تو نکاح نہ ہوا۔^(۸) (خانیہ)

مسئلہ ۳۹ گونگے گواہ نہیں ہو سکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے، ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو

① "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب، الخصائص کبیر فی العلم بحجۃ الاقتداء بہ، ج ۲، ص ۹۹

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۱۔

③ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی شرائط النکاح، ج ۱، ص ۱۵۶

④ المرجع السابق

⑤ یعنی نکاح کے دونوں فریق دوہا دوہا یا دوہا اور دوہا۔

⑥ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی شرائط النکاح، ج ۱، ص ۱۵۶

⑦ یعنی اس لفظ کو دہرایا۔

⑧ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی شرائط النکاح، ج ۱، ص ۱۵۶

ہو سکتا ہے۔^{۱۱} (ہندیہ)

عقدین کو ننگے ہوں تو نکاح شارے سے ہوگا، لہذا اس نکاح کا گواہ گونگا ہو سکتا ہے اور بہرا

بھی۔^۲ (رد المحتار)

گواہ دوسرے ملک کے ہیں کہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے، تو اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ نکاح ہو رہا ہے اور الفاظ

بھی سنے اور سمجھے یعنی وہ الفاظ زبان سے نکال سکتے ہیں اگرچہ ان کے معنی نہیں سمجھتے نکاح ہو گیا۔^۳ (خانیہ، الحکیری، رد المحتار)

نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا دھمے یا ان پر تہمت کی حد^۴ لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو

جائے گا مگر عقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔^۵ (رد المحتار، رد المحتار)

عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہو جائے گا مگر میاں بی بی میں سے اگر کسی نے نکاح سے

انکار کر دیا، تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مفید نہیں، مثلاً مرد کے بیٹے گواہ تھے اور عورت نکاح سے انکار کرتی

ہے، اب شوہر نے اپنے بیٹوں کو گواہی کے لیے پیش کیا، تو ان کی گواہی اپنے باپ کے لیے نہیں مانی جائے گی۔^۶ (رد المحتار وغیرہ)

دونوں کے بیٹے ہوں یا یک ایک کا، دوسرا دوسرے کا تو ان کی گواہی کسی کے لیے نہیں مانی جائے گی۔^۷ (رد المحتار وغیرہ)

کسی نے اپنی بالوغت کی کا نکاح اس کی اجازت سے کر دیا اور اپنے بیٹوں کو گواہ بنایا، اب لڑکی کہتی ہے کہ

میں نے اذن نہیں دیا اور اس کا باپ کہتا ہے دیا تو لڑکوں کی گواہی کہ اذن دیا تھا مقبول نہیں۔^۸ (خانیہ)

ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میری نابالوغت کی کا نکاح فلاں سے کر دے، اس نے یک گواہ کے سامنے کر

دیا تو اگر لڑکی کا باپ وقت نکاح موجود تھا تو نکاح ہو گیا کہ وہ دونوں گواہ ہو جائیں گے اور باپ عاقل^۹ اور موجود نہ تھا

۱ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب لأول فی تفسیرہ شرعاً وصفاً، إلخ، ج ۱ ص ۲۶۸

۲ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطبوعہ: الخصاص کبیر فی العلم، إلخ، ج ۴ ص ۹۹

۳ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطبوعہ: الخصاص کبیر فی العلم، إلخ، ج ۴ ص ۱۰۰

۴ و "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب لأول فی تفسیرہ شرعاً وصفاً، إلخ، ج ۱ ص ۲۶۸

۵ جمعیت زنا کی شرعی سزا۔

۶ "الدر المختار"، کتاب النکاح، مطبوعہ: الخصاص کبیر فی العلم، إلخ، ج ۴ ص ۱۰۰

۷ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴ ص ۱۰۱ وغیرہ

۸ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، مطبوعہ: شرائط النکاح، ج ۱ ص ۱۸۶

۹ نکاح کرنے والا، عقد کرنے والا۔

تو نہ ہوا۔ یوہیں اگر بالذکر نکاح اُس کی اجازت سے ہاپ نے ایک شخص کے سامنے پڑھایا، اگر لڑکی وقت عقد^۱ موجود تھی ہو گیا ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا، اُس نے ایک شخص کے سامنے پڑھ دیا تو اگر موکل موجود ہے ہو گیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ موکل اگر بوقت عقد موجود ہے تو اگرچہ وکیل عقد کر رہا ہے مگر موکل عاقد قرار پائے گا اور وکیل گواہ مگر یہ ضرور ہے کہ گواہی دیتے وقت اگر وکیل نے کہا، میں نے پڑھایا ہے تو شہادت نامقبول ہے کہ یہ خود اپنے فعل کی شہادت ہوئی۔^۲ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶ مولیٰ^۳ نے اپنی ہندی^(۴) یا غلام کا ایک شخص کے سامنے نکاح کیا، تو اگرچہ وہ موجود ہو نکاح نہ ہو اور اگر اُسے نکاح کی اجازت دے دی پھر اُس کی موجودگی میں ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو ہو جائے گا۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۳۷ گواہوں کا ایجاب و قبول کے وقت ہونا شرط ہے، لہذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب و قبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت نہ تھے ہو گیا اور اس کا عکس ہوا تو نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ گواہ اُسی کو نہیں کہتے جو دو شخص مجلس عقد میں مقرر کر لیے جاتے ہیں، بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنہوں نے ایجاب و قبول سنا اگر قابل شہادت^(۷) ہوں۔

مسئلہ ۳۹ ایک گھر میں نکاح ہوا ورنہ یہاں گواہ نہیں، دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جن کو انھوں نے گواہ نہیں بنایا مگر وہ وہاں سے سن رہے ہیں، اگر وہ لوگ انھیں دیکھ بھی رہے ہوں تو ان کی گواہی مقبول ہے ورنہ نہیں۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰ عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں یعنی اُس وقت اگر گواہ نہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہو گیا، البتہ اذن کے لیے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اُس نے نکاح کر دیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن دینا ثابت ہو جائے گا۔^(۹) (عالمگیری، رد المحتار وغیرہما)

۱۔ یعنی نکاح کے وقت۔

۲۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۲، وغیرہ۔

۳۔ آقا، مالک۔ ۴۔ لوطی۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۳۔

۶۔ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الأول فی تعبیرہ شرعاً و صفة، إلخ، ج ۱، ص ۲۶۹۔

۷۔ گواہی دینے کے اہل۔

۸۔ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الأول فی تعبیرہ شرعاً و صفة، إلخ، ج ۱، ص ۲۶۸۔

۹۔ المرجع السابق، ص ۲۶۹۔

و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب: من یعقد النکاح بالانفاط المصحفة (إلخ، ج ۴، ص ۹۸، وغیرہما)

نکاح کا وکیل خود نکاح پڑھانے دوسرے سے نہ پڑھوانے

۵۱۔ یہ جو قوم ہندوستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں، وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنادے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضوں ہوا اجازت پر موقوف ہے، اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہیے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اس کے وں کا وکیل بنے² خواہ یہ خود اس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لیے اذن مانے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو ٹونے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں سے کر دے۔ عورت کہے ہاں۔

منکوحہ کی تعیین

۵۲۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ کو ہوں کو معلوم ہو جائے یعنی یہ کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے، اس کے دائرے میں ہیں۔ ایک یہ کہ اگر وہ مجلس عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا اگرچہ عورت کے منہ پر نقاب پڑا ہو،³ بس، اشارہ کافی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے یا اس کے باپ دادا کے نام میں غلطی بھی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں، کہ اشارہ کے بعد اب کسی نام وغیرہ کی ضرورت نہیں اور اشارے کی تعیین کے مقابل کوئی تعیین نہیں۔

دوسری صورت معلوم کرنے کی یہ ہے کہ عورت اور اس کے باپ و دادا کے نام سے جانیں کہ فنانہ بنت فلاں بن فلاں اور اگر صرف اسی کے نام لینے سے گو ہوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں عورت سے نکاح ہوا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ ان کے نام بھی لیے جائیں اور اس کی اصدا ضرورت نہیں کہ اسے پہچانتے ہوں بلکہ یہ جاننا کافی ہے کہ فلاں اور فلاں کی بیٹی فلاں کی پوتی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے یا اس کے باپ دادا کے نام میں غلطی ہوئی تو نکاح نہ ہوا اور ہماری غرض نام لینے سے یہ نہیں کہ ضرور اس کا نام ہی لیا جائے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ تعیین ہو جائے، خواہ نام

① یعنی اجازت۔

② یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لیے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

③ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن "فتاویٰ رضویہ" جلد 11 صفحہ 112 پر فرماتے ہیں: حوط یہ ہے کہ وہ چہرہ کھلا رکھے۔ عیب

کے ذریعہ سے یا یوں کہ فلاں بن فلاں کی لڑکی اور گراس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا مخصی^۱ یا سبھلی^۲ یا چھوٹی غرض معین ہو جائے ضرور ہے اور چونکہ ہندوستان میں عورتوں کا نام مجمع میں ذکر کرنا معیوب ہے^۳، لہذا یہی چھدا طریقہ یہاں کے حال کے مناسب ہے۔^۴ (رد المحتار وغیرہ)

تعمیہ: بعض نکاح خواں کو دیکھا گیا ہے کہ رواج کی وجہ سے نام نہیں لیتے اور نام لینے کو ضروری بھی سمجھتے ہیں، لہذا وہاں کے کان میں چپکے سے لڑکی کا نام ذکر کر دیتے ہیں پھر ان غفلوں سے ایجاب کرتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی جس کا نام تجھے معلوم ہے، میں نے اپنی دکاست سے تیرے نکاح میں دی۔ اس صورت میں گراس کی اور لڑکیاں بھی ہیں تو گواہوں کے سامنے تعین نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی یا جس عورت نے اپنا اختیار مجھے دے دیا ہے، اُسے تیرے نکاح میں دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا۔

۵۳ ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں اور نکاح پڑھانے والے نے کہا کہ فلاں کی لڑکی تیرے نکاح میں دی، تو ان میں اگر ایک کا نکاح ہو چکا ہے تو ہو گیا کہ وہ جو باقی ہے وہی مراد ہے۔^۵ (رد المحتار)

۵۴ وکیل نے موکلہ کے باپ کے نام میں غلطی کی اور موکلہ کی طرف اشارہ بھی نہ ہو تو نکاح نہیں ہوا۔ یوں اگر لڑکی کے نام میں غلطی کرے جب بھی نہ ہوا۔^۶ (در مختار)

۵۵ کسی کی دو لڑکیاں ہیں، بڑی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور نام لے دیا چھوٹی کا تو چھوٹی کا نکاح ہوا اور اگر کہا بڑی لڑکی جس کا نام یہ ہے، اور نام بیا چھوٹی کا تو کسی کا نہ ہوا۔^۷ (در مختار، رد المحتار)

۵۶ لڑکی کے باپ نے لڑکے کے باپ سے صرف اتنے لفظ کہے، کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، لڑکے کے باپ نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ نکاح لڑکے کے باپ سے ہوا اگرچہ پیشتر^۸ سے خود لڑکے کی نسبت^۹ وغیرہ ہو چکی ہو اور اگر یوں کہا، میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے لڑکے سے کیا، اُس نے کہا، میں نے قبول کیا تو ب لڑکے سے ہوا، اگرچہ اُس نے یہ نہ

① یعنی درمیانی۔ ② یعنی تیسری۔ ③ یعنی برا سمجھا جاتا ہے۔

④ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب: انصاف کبیر، فی العلم، الخ، ج ۴، ص ۹۸، ۹۹، ۱۰۰ وغیرہ

⑤ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب: التزوج بارسال کتاب، ج ۴، ص ۸۷

⑥ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۴

⑦ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب: فی حصص الخاص علی العام، ج ۴، ص ۱۰۴

⑧ میل۔ ⑨ یعنی مغلنی۔

کہا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی اور اگر پہلی صورت میں یہ کہتا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی تو لڑکے ہی کا ہوتا۔^(۱) (رد المحتار)

لڑکے کے باپ نے کہا تو اپنی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کر دے، اُس نے کہا میں نے تیرے نکاح میں دی، اس نے کہا میں نے قبول کی تو اسی کا نکاح ہوا، اس کے لڑکے کا نہ ہوا اور ایسا بھی اب نہیں ہو سکتا کہ باپ طلاق دے کر لڑکے سے نکاح کر دے کہ وہ تو ہمیشہ کے لیے لڑکے پر حرام ہو گئی۔^(۲) (رد المحتار)

عورت سے جازت میں تو اس میں بھی زوج^(۳) اور اُس کے باپ، دادا کے نام ذکر کر دیں کہ جہات^(۴) باقی نہ رہے۔

عورت نے اذن دیا اگر اُس کو دیکھ رہا ہے اور پہچانتا ہے تو اُس کے اذن کا گواہ ہو سکتا ہے۔
یوہیں اگر مکان کے اندر سے آواز آئی اور اس گھر میں وہ تھا ہے تو بھی شہادت دے سکتا ہے اور اگر تھا نہیں اور ذن دینے کی آواز آئی تو اگر بعد میں عورت نے کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ اُسی نے اذن دیا تھا مگر واقعی اگر اُس نے ذن دے دیا تھا جب تو پوری طرح سے نکاح ہو گیا، ورنہ نکاح فضولی ہو گا کہ اُس کی اجازت پر موقوف رہے گا۔
^(۵) (رد المحتار وغیرہ) سنا گیا ہے کہ بعض لڑکیاں ادن دیتے وقت کچھ نہیں بولتیں، دوسری عورتیں ہوں کر دیا کرتی ہیں یہ نہیں چاہیے۔

ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا

④ ایجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے ایک نے ایجاب کیا، دوسرا قبول سے پہلے اٹھ کھڑا ہو یا کوئی ایسا کام شروع کر دیا، جس سے مجلس بدل جاتی ہے^(۶) تو ایجاب باطل ہو گیا، اب قبول کرنا بیکار ہے پھر سے ہونا چاہیے۔^(۷) (عالمگیری)

^۱ رد المحتار، کتاب النکاح، مطب فی عطف الخاص علی العام، ج ۴، ص ۱۰۴

^۲ المرجع السابق، ص ۱۰۵

^۳ سفاوتہ۔
^۴ یعنی راعی۔

^۵ رد المحتار، کتاب النکاح، مطب: الخصاص کبیر فی العمم، إلح، ج ۴، ص ۹۸ وغیرہ

^۶ مثلاً تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین گلے بولنے، تین قدم میسر میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔

^۷ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب الأول فی تفسیرہ شرعاً و عدلاً، إلح، ج ۱، ص ۲۶۹

۶۰ مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا اور وہ وہاں موجود نہ تھی، اُسے خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا یہ عورت نے کہا میں نے اپنے کو فلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ غائب تھا، جب خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا تو دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا، اگرچہ جن گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا، انھیں کے سامنے قبول بھی ہو ہو۔^۱ (عالمگیری)

۶۱ اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اُس کے پاس پہنچا، اُس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بلایا کر قبول کیا تو ہو جائے گا جب کہ وہ شرطیں پائی جائیں جو ورنہ مذکور ہوئیں، جس کے ہاتھ خط بھیجا مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غیر آزاد، باغ ہو یا نابالغ، صالح ہو یا فاسق۔^۲ (عالمگیری)

۶۲ کسی کی معرفت ایجاب کے الفاظ کہلا کر بھیجے، اس پیغام پہنچانے والے نے جس مجلس میں پیغام پہنچایا، اس میں قبول نہ کیا پھر دوسری مجلس میں قاصد نے تقاضا کیا اب قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔^۳ (رد المحتار)

۶۳ چلتے ہوئے یا جانور پر سوار جا رہے تھے در ایجاب و قبول ہوا نکاح نہ ہوا۔ کشتی پر جا رہے تھے اور اس حالت میں ہوا تو ہو گیا۔^۴ (رد المحتار وغیرہ)

۶۴ ایجاب کے بعد فوراً قبول کرنا شرط نہیں جب کہ مجلس نہ بدی ہو، لہذا اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب کے الفاظ کہے اور وہاں نے سکوت کیا پھر کسی کے کہنے پر قبول کیا تو ہو گیا۔^۵ (رد المحتار وغیرہ)

ایجاب و قبول میں مخالفت نہ ہو

۵ قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو، مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہو گیا۔^۶ (عالمگیری، رد المحتار)

۶۵ مگر کہا ہزار پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا دو ہزار پر میں نے قبول کیا یہ مرد نے عورت سے کہا ہزار

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب لاؤں فی تفسیرہ شرعاً و صفة، الخ، ج ۱، ص ۲۶۹

②۔۔۔ المرجع السابق۔

③ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب التزوج، بارس، کتاب، ج ۴، ص ۸۶

④۔۔۔ المرجع السابق، وغیرہ۔ ⑤۔۔۔ المرجع السابق وغیرہ۔

⑥ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب لاؤں فی تفسیرہ شرعاً و صفة، الخ، ج ۱، ص ۲۶۹

و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطب: التزوج بارس، کتاب، ج ۴، ص ۸۷

روپے مہر پر میں نے تجھ سے نکاح کیا، عورت نے کہا پانسو مہر پر میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے بھی اسی مجلس میں دو ہزار قبول کیے تو نمبر دو ہزار ورنہ ایک ہزار اور دوسری صورت میں مطلقاً پانسو مہر ہے۔ اگر عورت نے ہزار کو کہا، مرد نے پانسو پر قبول کیا تو ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوا، اس لیے کہ ایجاب کے مخالف ہے۔^{۱۱} (عالمگیری، رد المحتار)

غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اپنے نکاح کسی عورت سے کیا اور مہر خود اپنے کو کیا اس کے مولیٰ نے نکاح تو جائز کیا مگر غلام کے مہر میں ہونے کی اجازت شدی تو نکاح ہو گیا اور مہر کی نسبت یہ حکم ہے کہ مہر مثل و قیمت غلام دونوں میں جو کم ہے وہ مہر ہے غلام بچ کر مہر ادا کیا جائے۔^۲ (عالمگیری)

⑥ لڑکی بالغہ ہے تو اس کا راضی ہونا شرط ہے،^۳ ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اس کی رضا کے نکاح کر دے۔

⑦ کسی ذمہ آئندہ کی طرف نسبت نہ کی ہو، نہ کسی شرط نامعلوم پر مطلق کیا ہو، مثلاً میں نے تجھ سے آئندہ روز میں نکاح کیا یہ میں نے نکاح کیا اگر زیادتے صورتوں میں نکاح نہ ہو۔

⑧ جب کہ صریح الفاظ^۴ نکاح میں، مستعمل کیے جائیں تو عقدین اور گواہوں کا ان کے معنی جاننا شرط نہیں۔^۵ (در مختار)

⑨ نکاح کی اشدت^۶ محل کی طرف ہو یا ان اعضاء کی طرف جن کو بول کر محل مراد لیتے ہیں تو اگر یہ کہا، فلاں کے ہاتھ یا پاؤں یا نصف سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔^۷ (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً و صفة النکاح، ج ۱، ص ۲۶۹

و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب، التزوج بدار سال کتاب، ج ۲، ص ۸۷.

② "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً و صفة النکاح، ج ۱، ص ۲۶۹

③ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن "فتاویٰ رضویہ" جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۳ پر فرماتے ہیں یعنی اس کی اجازت توں، فعل صریح یا دالالت سے ہو جاتی ہے اگرچہ بطور جبر ہو۔۔۔ علویہ

④ صریح صرف دو الفاظ ہیں (۱) نکاح (۲) تزوج۔ مثل عربی میں کہا: زوّجت نفسي یا اردو میں کہا: میں نے اپنے کو تیری زوجیت یا تیرے نکاح میں دیا۔۔۔ علویہ

⑤ "المرالمختار"، کتاب النکاح، ج ۱، ص ۸۸

⑥ نکاح کی نسبت۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً و صفة النکاح، ج ۱، ص ۲۶۹

محرمات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنْ نِسَاءٍ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فِي حُشْنَةِ عُمْرِكُمْ وَاسْتَنْبِطُوا خُرْمَاتِ عَنَيْتِكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأَقْرَبُكُمْ إِلَيْنِ أَرْضَاضُكُمْ وَأَخَوَتُكُمْ مِنْ بَرَصَاعَةٍ وَهُنَّ بَنَاتُ آبَائِكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَوَنُتُمْ تَتْلُوْنَ دَعْوَتَهُنَّ فَلَا جُنَاءَ عَلَيْكُمْ وَهَلْ أَيْبَاؤُكُمْ لَذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنْ أَنْتُمْ عَفُوًّا رَحِيمُونَ ۝ وَأَسْخَضْتُ مِنَ نِسَاءٍ لَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأُحْسِنُ لَكُمْ مَا أَوْرَعْتُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ عَدُوِّ مُفْجِعِينَ ۝﴾^۱

اُن عورتوں سے نکاح نہ کرو، جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا، بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بُری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری ماںیں اور بیٹیاں و ربہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھینجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ ماںیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی ماںیں اور اُن کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں، اُن بیٹیوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے اُن سے جماع نہ کیا ہو تو اُن کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمہارے نسل بیٹوں کی بیٹیاں و ردو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا۔ بیشک اللہ (عزوجل) بخشے دارا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں، یہ اللہ (عزوجل) کا نوشتہ ہے اور ان کے سوا جو رہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے ماؤں کے عوض تلاش کرو پارسائی چاہتے، نہ زنا کرتے۔

اور فرماتا ہے

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَا مِمَّنْ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا فَتَعْبُدُوا مَعَهُمْ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۚ وَلَئِنْ يَدْعُوا إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْحَقِيرَةِ ۚ يَذْنِبُهُ وَيُؤَيِّدُ الْيَتِيمَ إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُمْ يَسْتَكْبِرُونَ ۝﴾^۲

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان باندی شرک سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں یہ بھی

① مپ ۵۰۴، الساء ۲۲، ۲۴

② مپ ۲، البقرة: ۲۲۱

معلوم ہوتی ہو اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے، اگرچہ تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہو، یہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ (عزوجل) بلاتا ہے جنت و مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور لوگوں کے بے پنی نشانیاں نہ ہر فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت مانیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو۔“^۱

۲ ابوداؤد و ترمذی و دارمی و نسائی کی روایت انھیں سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اُس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اُس کی پھوپھی سے یہ خالہ کے ہوتے اُس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اُس کی خالہ سے۔^{۲۱}

امام بخاری عاصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو عورتیں دل و دست (لب) سے حرام ہیں، وہ وضاعت سے حرام ہیں۔" (3)

صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انھیں حرام کر دیا جنھیں نسب سے حرام فرمایا۔“^{۱۱۱۴}

مسائل فقهیه

محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں، لہذا اس بیان کو دو قسم پر منقسم کیا^{۱۶}

456

قسم اولیٰ نسب: اس قسم میں سات عورتیں ہیں۔

۱) باس، ۲) بیٹی، ۳) بہن، ۴) پھولی، ۵) خالہ، ۶) بہتیچی، ۷) بھانجی۔

١ "صحيح مسلم" كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة

2. "جامع الترمذی"، أبواب الکحاح، باب ما جاء لا تکبح المرأة علی عمتها. إنح: الحدیث ۱۹۲۹، ج ۲، ص ۳۶۷.

3 "صحيح البخاري"، كتاب النكاح، باب ما يحل من المدخول والنظر إلى النساء في الرجم، الحديث ٥٢٣٩، ج ٣، ص ٤٤.

٤١. "صحيح مسلم"، كتاب الرصد، باب تحريم أجرة الأئمة من الرصد، الحديث ١٣١١- (١٤٤٦)، ص ٧٦١.

و"مشكاة المصابيح"، كتاب المكارم، باب المحرمات، الحديث ١٦٦٣، ج ٢، ص ٢١٧

پیشہ 5

حرمت نسب

- ۱۔ دادی، نانی، پردادی، پر نانی اگر چہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادی، نانا، نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے، جس کی اور ماں میں یہ ہے یا واسطہ یا بواسطہ۔
- ۲۔ بیٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہذا پوتی، پر پوتی، لوناسی، پر نواسی مگر چہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔
- ۳۔ بہن خوہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور، مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔
- ۴۔ باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اصول کی پھوپیاں یا خالائیں اپنی پھوپئی اور خالہ کے حکم میں ہیں۔ خوہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یو ہیں حقیقی یا علاقائی پھوپئی کی پھوپئی یا حقیقی یا خیالی خالہ کی خالہ۔
- ۵۔ بھتیجی، بھانجی سے بھائی، بہن کی مراد ہیں، ان کی پوتیاں، نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔
- ۶۔ زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔
- ۷۔ جس عورت سے اس کے شوہر نے جان کیا اگر چہ اس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

حرمت مصاہرت

- قسم دوم مصاہرت ۱۔ زوجہ موطوءہ^(۲) کی لڑکیاں، ۲۔ روجہ کی ماں، روایاں، نانیاں، ۳۔ باپ، دادا وغیرہما اصول کی بیبیاں، ۴۔ بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں۔
- ۸۔ جس عورت سے نکاح کیا دروٹی نہ کی تھی کہ جدا کی ہو گئی اس کی لڑکی اس پر حرام نہیں، نیز حرمت اس صورت میں ہے کہ وہ عورت مشتبہ^(۳) ہو، اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خلوت^(۴) بھی وہی ہی کے حکم
- ۱۔ "ردالمحتار" کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۰۹۔
 - ۲۔ یعنی وہ بیوی جس سے صحبت کی گئی ہو۔ ۳۔ قابل شہوت ہو یعنی لوبرس سے کم عمر کی نہ ہو۔
 - ۴۔ خلوت صحیحہ یعنی میاں بیوی کا اس طرح تھا ہونا کہ جماع سے کوئی مانع شرعی یا طبی یا حسی نہ ہو۔ مانع حسی سے مراد زوجین سے کوئی ایسی بیماری میں ہو کہ صحبت نہیں کر سکتا ہو۔ مانع طبی شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا۔ اور مانع شرعی کی مثال عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا نہ زعفری میں ہونا۔ (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔ ... وغیرہ

میں ہے یعنی اگر خضوت صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی، اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وہ طہی نہ کی ہو۔^(۱) (ردالمحتار)

۱۰ نکاح فاسد سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، جب تک وہ طہی نہ ہو لہذا اگر کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں اور جب وہ طہی ہوئی تو حرمت ثابت ہوگئی کہ وہ طہی سے مطلقاً حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ طہی حلال ہو یا شہدہ ورنہ اسے، مثلاً بیع فاسد سے خریدی ہوئی کینیر سے یا کینیر مشترک^(۲) یا مکاتبہ یا جس عورت سے نکاح کیا یا جو سیہ باندی یا اپنی زوجہ سے، حیض و نفاس میں یا احرام و روزہ میں غرض کسی طور پر وہ طہی ہو، حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہذا جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یو ہیں وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ، دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

۱۱ حرمت مصاہرت جس طرح وہ طہی سے ہوتی ہے، یو ہیں بشہوت^(۴) چھونے اور یوسرینے اور فرج داخل^(۵) کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے، اور مباشرت، یہاں تک کہ سر پر جو باں ہوں انھیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل ہو^(۶) مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔ یو ہیں یوسر لینے میں بھی اگر بار یک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں، مثلاً منکوحہ کینیر ہے یا ناجائز طور پر۔ جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انھیں بشہوت چھونا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔^(۷) (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

۱۲ فرج داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں، اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظروں تک پہنچی جب بھی حرمت ثابت ہوگئی، بدتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمت مصاہرت نہیں۔^(۸) (ردالمحتار، عالمگیری)

① "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۰.

② "المنہج"، ص ۱۱۱، کینیر جس کے "لک" دو یا زیادہ ہوں۔

③ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴.

④ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۳.

⑤ شہوت کے ساتھ۔ ⑥ عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔ ⑦ درمیان میں آڑ ہو۔

⑧ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴.

⑨ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۴، وغیرہ.

⑩ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۲، ص ۱۱۴.

⑪ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴.

۱۲ چھوٹے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگایا اُس وقت نہ تھی، ہاتھ جدا کرنے کے بعد ہوئی تو اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔ اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشار آ رہا ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو بڑا زیادہ ہو جائے یہ جو ان کے لیے ہے۔ بڑھنے اور عورت کے لیے شہوت کی حد یہ ہے کہ دس میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے، محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں۔^۱ (در مختار)

۱۳ نظر و چھونے میں حرمت جب ثابت ہوگی کہ انزال^۲ نہ ہو اور انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرت نہ ہوگی۔^(۳) (در مختار)

۱۴ عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھو یا بوسہ لیا یا اس کے آنہ کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوگی۔^۴ (در مختار، ع لکیری)

۱۵ حرمت مصاہرت کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت مشتبہ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو، نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو شہوت چھو یا بوسہ یا تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔^۵ (در مختار)

۱۶ عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو حمل رہ جائے تو حرمت مصاہرت ہوگی۔^۶ (ع لکیری) بڑھاپہ عورت کے ساتھ یہ افحس واقع ہوئے یا اس نے کیے تو مصاہرت ہوگئی، اس کی لڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نیز وہ اس کے باپ، داد پر۔^۷ (در مختار)

۱۷ دھڑی سے مصاہرت میں یہ شرط ہے کہ آگے کے مقام میں ہو، گر بیچھے میں ہوگی مصاہرت نہ

① اندر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۵

② یعنی منی کا نکلنا۔

③ اندر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۵

④ اندر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۴

⑤ و الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴

⑥ اندر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷

⑦ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴

⑧ اندر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷

ہوگی۔^۱ (در مختار)

۱۸ غلام^۲ سے مصاہرت نہیں ثابت ہوتی۔^۳ (رد المحتار)

۱۹ مراہق یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز^۴ بالغ نہ ہو مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر

ہے، اس نے گروٹی کی یا شہوت کے ساتھ چھو یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی۔^۵ (رد المحتار)

۲۰ یہ افعال قصداً^۶ ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہر حال مصاہرت ثابت ہو جائے گی، مثلاً اندھیری

رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لیے اٹھانا چاہا، غلطی سے شہوت کے ساتھ مقہا لڑکی^۷ پر ہاتھ پڑ گیا، اس کی ماں

ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہوگئی۔ یوہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑ گیا، جو مراہق تھا ہمیشہ

کو اپنے اس شوہر پر حرام ہوگئی۔^(۸) (در مختار)

۲۱ مونہہ^۹ کا بوسہ یہ تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یوہیں

اگر انتشار آ لے تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہو جائے گی۔ در اگر انتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا مونہہ کے علاوہ

کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قوبہ^{۱۰} یہ جائے گا۔ یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت

ثابت کرتا ہے، مگر چہ شہوت کا انکار کرے۔^{۱۱} (رد المحتار)

۲۲ چٹکی لینے^{۱۲}، دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

۱ الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷

۲ بچے کے مقام میں دلی کرنا۔

۳ رد المحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷

۴ یعنی ابھی تک۔

۵ رد المحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۸

۶ یعنی جاں بوجہ کر۔

۷ قائلہ شہوت لڑکی یعنی جس کی عمر نو سال سے کم نہ ہو۔

۸ الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۸

۹ منہ یعنی لب۔

۱۰ رد المحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۸

۱۱ ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کے برابر کی انگلی سے دہانہ یا نوج لینے۔

عورت کی شرمگاہ کو چھو یا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں۔^۱ (عالمگیری، درمختار)

۲۳ نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لیے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضرور ہے اور بوسہ لینے، گلے

لگانے، چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے، مگر چہ دوسرے کو نہ ہو۔^۲ (درمختار، رد المحتار)

۲۴ مجنون اور نشو و لے سے یہ افعال ہوئے یا ان کے ساتھ کیے گئے، جب بھی وہی حکم ہے کہ ورشرطیں پائی

جائیں تو حرمت ہو جائے گی۔^(۳) (درمختار)

۲۵ کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا، جماع کیا۔ حرمت مصاہرت

ثابت ہوگئی، اب، مگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں، مانا جائے گا بلکہ اگر چہ مدق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم

ہے۔^۴ (عالمگیری وغیرہ)

۲۶ حرمت مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینے یا چھونے یا نظر کرنے کا اقرار کیا، تو حرمت ثابت ہوگئی اور

اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم رہے گا۔ مگر عورت کا مہر اس سے

باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب۔^(۵) (رد المحتار)

۲۷ کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے ٹڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا، جو دوسرے شوہر سے

ہے تو حرج نہیں۔ یوہیں گر ٹڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے۔^(۶) (عالمگیری)

۲۸ عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اس کے صول یا فروغ کو بشہوت چھوایا بوسہ لیا یا کوئی اور بات

کی ہے، جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے ورمرد نے انکار کیا تو قول مرد کا سنا جائے گا یعنی جبکہ عورت گواہ نہ پیش

① "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۶

و "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۹-۱۲۱

② "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۰

③ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۰

④ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۶ وغیرہ

⑤ "ردالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۲

⑥ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۷

کر سکے۔^(۱) (در مختار)

قسم سوم: جمع بین المحارم۔

۲۹ وہ دو عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کر دو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہو یا پھوپھی، بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کر دو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہو اور بھتیجی کو مرد فرض کر دو تو پھوپھی، بھتیجی کا رشتہ ہو یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کر دو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہو اور بھانجی کو مرد فرض کر دو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہو) ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دے دی ہو اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدت نہ گزر لے، دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اس سے وطی کی تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یو ہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کر لی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا۔^۲ (عامہ کتب)

۳۰ ایسی دو عورتیں جن میں اس قسم کا رشتہ ہو جو و پر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے، مثلاً عورت اور اس کی رضاعی بہن یا خالہ یا پھوپھی۔^۳ (عالمگیری)

۳۱ دو عورتوں میں اگر یہ رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لیے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی، کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا یو ہیں عورت اور اس کی بہو۔^۴ (در مختار)

۳۲ باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا، تو یہ نکاح صحیح ہو گیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کر سکتا، جب تک ایک کو اپنے و پر کسی ذریعہ سے حرام نہ کر لے، مثلاً منکوحہ کو طلاق دیدے یا وہ خلع کر لے اور دونوں صورتوں میں عدت گزر جائے یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد کر دے، خواہ پوری بیچی یا آزاد کی یا اس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ یا اس کو ہبہ کر دے اور قبضہ بھی دے یا اسے مکاتبہ کر دے یا اس کا کسی سے نکاح صحیح کر دے، ورا اگر نکاح فاسد کر دیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہو سکتی مگر جبکہ نکاح فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کر لی تو چونکہ اب اس کی عدت و جب ہوگی،

① الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۱.

② مسائل المرجع السابق، ص ۱۲۲.

③ انصاوی الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثالث، ج ۱، ص ۲۷۷.

④ الدر المختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۴.

لہذا مالک کے ہے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بیچ^۱ وغیرہ کی صورت میں گروہ پھر اس کی ملک میں واپس آئی، مثلاً بیچ فتح ہوگئی یا اس نے پھر خریدی تو اب پھر بدستور دونوں سے وطی حرام ہو جائے گی، جب تک پھر سبب حرمت^۲ نہ پایا جائے۔ ہاندی کے، حرام و روزہ و حیض و نفاس و رہمن و اجارہ سے منکوحہ حلال نہ ہوگی اور اگر ہاندی سے وطی نہ کی ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

۳۳ مقدمات وطی مثلاً شہوت کے ساتھ بوسہ پایا چھو یا اس ہاندی نے اپنے مولیٰ کو شہوت کے ساتھ چھوایا بوسہ یا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں، کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے حرام جائز نہیں۔^۴ (در مختار)

۳۴ ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے، اگر دونوں سے بیک عقد^۵ نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا، فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کر دے، ورنہ وہ عورتیں جو ہوا ہو تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا ہو تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے، اگر دونوں کے ساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو۔^۶ (عالمگیری، در مختار)

۳۵ اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل، لہذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جبکہ دوسری سے وطی کر لی تو ب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے۔ پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہا کہ پہلے کس سے ہو تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کر دے، ورنہ گروہ خود جدا نہ کرے تو قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کر دے اور یہ تفریق طلاق شمار کی جائے گی پھر اگر دونوں سے مشترک تفریق ہوئی تو نصف مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں، اگر دونوں کا برابر برابر مقرر ہوا اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فلانی کا تھا اور فلانی کا تھا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی ملے گی۔ اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اتنا ہے ورنہ ایک کا اتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اتنا ہے اور کس کا اتنا تو جو کم ہے، اس کے نصف میں دونوں برابر برابر تقسیم کر میں، ورنہ اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک حصہ^۸ واجب ہوگا، جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر

①..... خرید و فروخت۔ ②..... حرام ہونے کا سبب۔

③..... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۵

④..... "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۶.

⑤..... یعنی، ایک ہی ایجاب و قبول کے ساتھ۔

⑥..... "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۶

⑦..... "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثالث، ج ۶، ص ۲۷۷

⑧..... حصہ کے معنی مہر کے بیان میں آئیں گے۔ ۱۲۷

دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا۔ یوں اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چھوٹی۔^۱ (درمختار، ردالمحتار)

۳۶ ایسی دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی، اب اگر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عدت نہ گزر جائے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر ایک کی عدت پوری ہو چکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کر سکتا ہے اور پہلی سے نہیں کر سکتا، جب تک دوسری کی عدت نہ گزر لے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک مدخولہ^۲ کی عدت نہ گزرے اور اس کی عدت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کر لے۔^۳ (عالمگیری)

۳۷ ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا، کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہو گیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا، کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک لے قبول کیا، دوسری نے انکار کیا، تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا۔^۴ (عالمگیری)

۳۸ ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور اس میں سے ایک عدت میں تھی تو جو خاں ہے^۵، اس کا نکاح صحیح ہو گیا اور اگر وہ اسی کی عدت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا۔^۶ (عالمگیری)

حرمت بالملک

قسم چہارم: حرمت بالملک۔

۳۹ عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کر سکتی، خواہ وہ تنہا اسی کی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔^۷ (عالمگیری، درمختار)

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۶-۱۳۱

② ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔

③ "المنہج فی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثالث، ج ۱، ص ۲۷۸

④ المرجع السابق، ص ۲۷۸-۲۷۹

⑤ یعنی جو عورت عدت میں نہیں ہے۔

⑥ "المنہج فی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۹

⑦ "المنہج فی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الرابع، ج ۱، ص ۲۸۲

و "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۳۱

سوال ۳۰ مولیٰ^۱ اپنی باندی سے نکاح نہیں کر سکتا، اگرچہ وہ ام ولد یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا مس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو، مگر بشرط احتیاط^۲ متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے۔^۳ (عائلیگیری) مگر یہ نکاح صرف برہنائے احتیاط ہے کہ اگر واقع میں کثیر^۴ انہیں جب بھی جماع جائز ہے، ولہذا ثمرات نکاح اس نکاح پر مترتب نہیں، نہ مہر واجب ہوگا، نہ طلاق ہو سکے گی، نہ دیگر احکام نکاح جاری ہوں گے۔

سوال ۳۱ اگر زن و شو^۵ میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی جز کا، نک ہو گیا تو نکاح باطل ہو جائے گا۔^۶ (عائلیگیری)

سوال ۳۲ ماذون^۷ یا مدبر یا مکاتب نے اپنی زوجہ کو خرید تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ یوہیں مگر کسی نے اپنی زوجہ کو خرید اور بیچ میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کر دے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے وہ اگر اپنی منکوحہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔^۸ (عائلیگیری، رد المحتار)

سوال ۳۳ مکاتب یا ماذون کی کثیر سے مولیٰ نکاح نہیں کر سکتا۔^۹ (عائلیگیری)

سوال ۳۴ مکاتب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہو گیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کر سکتا ہے۔^{۱۰} (عائلیگیری)

سوال ۳۵ غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا، تو نکاح صحیح ہو گیا مگر مولیٰ کے مرنے سے یہ نکاح جائز رہے گا اور اگر مکاتب نے مولیٰ کی لڑکی سے نکاح کیا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا۔ اگر بدل کتابت ادا

۱۔ آقا، مالک۔ ۲۔ یعنی احتیاط کرتے ہوئے۔

۳۔ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثامن، ج ۱، ص ۲۸۲

۴۔ لوطی۔ ۵۔ یعنی میاں بیوی۔

۶۔ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثامن، ج ۱، ص ۲۸۲

۷۔ وہ غلام جسے آقا نے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دیدی ہو۔

۸۔ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثامن، ج ۱، ص ۲۸۲

۹۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب مہم، فی وعدۃ السراری، نسخ، ج ۴، ص ۱۳۱

۱۰۔ "انصاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثامن، ج ۱، ص ۲۸۲

۱۱۔ المرجع السابق

کر دے گا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر دانہ کر سکا اور پھر غلام ہو گیا تو اب نکاح فاسد ہو گیا۔^۱ (عائلیہ)

حرمت بالشرب

قسم پنجم حرمت بالشرب۔

مسلمان کا نکاح مجوسیہ^۲ بہت پرست، آفتاب پرست^۳، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہو سکتا خواہ یہ عورتیں حرمہ ہوں یا ہندو، غرض کتابیہ کے سو کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔^۴ (فتح وغیرہ)

مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا، اگرچہ مرد و عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔^۵ (خانہ وغیرہ)

یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہو سکتا ہے مگر چاہیے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد کا^۶ دروازہ کھلتا ہے۔^۷ (عائلیہ وغیرہ) مگر یہ جواز اُسی وقت تک ہے جب کہ اپنے اُسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقتہً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں، جیسے آجکل کے عموماً نصرانی کا کوئی مذہب ہی نہیں تو اُن سے نکاح نہیں ہو سکتا، نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔

کتابیہ سے نکاح کیا تو اُسے مگر جا^۸ جانے اور گھر میں شراب پنانے سے روک سکتا ہے۔^۹ (عائلیہ)

کتابیہ سے دارالحرب میں نکاح کر کے دارالسلام میں لیا، تو نکاح باقی رہے گا ورنہ خود چھوڑ آیا سے وہیں چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔^{۱۰} (عائلیہ)

۱ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثامن، ج ۱، ص ۲۸۲

۲ یعنی گم کی پوجا کرنے والی۔

۳ فتح القدیر، کتاب النکاح، فصل فی بیان المحرمات، ج ۳، ص ۱۳۶، ۱۳۸، وغیرہ

۴ الفتاویٰ الخانیہ، کتاب النکاح، فصل فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۱۶۹، وغیرہ

۵ یعنی بہت سی خریوں کا۔

۶ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۱، وغیرہ

۸ جیسا کہ عبادت خاصہ

۹ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۱

۱۰ مستدرج السائق،

۵۱ مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا، پھر وہ مجوسہ ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا اور مرد پر حرام ہو گئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ تھی، یہودیہ ہو گئی تو نکاح باطل نہ ہوا۔^۱ (عالمگیری)

۵۲ کتابی مرد کا نکاح مرتدہ کے سوا ہر کافرہ سے ہو سکتا ہے اور اول د کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان و کتابیہ سے اول دہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی۔^۲ (عالمگیری)

۵۳ مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق^۳ باقی ہے جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں، اگر مسلمان ہو گئی فیہا^۴ ورنہ تفریق کر دیں۔ یوہیں، اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں، اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو نکاح باقی ہے، ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کر لے کوئی اسے منع نہیں کر سکتا۔

۵۴ مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہو سکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے، اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی، اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے۔^۵ (عالمگیری)

حُرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح

قسم ششم حرہ^۶ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا۔

۵۵ آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا، حرہ کا صحیح ہوا، باندی سے نہ ہوا۔^۷ (عالمگیری)

۵۶ ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا ورنہ کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہو تو باندی سے نکاح ہو جائے گا۔^۸ (عالمگیری)

① "الاصول الهندية"، كتاب الكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۱

② المرجع السابق، ص ۲۸۲.

③ یعنی پہلا نکاح۔ ④ یعنی اگر وہ عورت مسلمان ہو گئی تو وہی پہلا نکاح باقی رہے گا۔

⑤ "الاصول الهندية"، كتاب الكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم الثامن، ج ۱، ص ۲۸۲

⑥ یعنی آزاد عورت جو کسی کی لوطی نہ ہو۔

⑦ "الاصول الهندية"، كتاب الكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، ج ۱، القسم الخامس، ص ۲۷۹

⑧ المرجع السابق

۵۷ پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہو گئے اور اگر باندی سے بلا اجازت مالک نکاح کیا اور دخول^۱ نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا، اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہو۔ یوں اگر عدم نے بغیر اجازت مولیٰ حرہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا، اب مولیٰ نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے نکاح نہ ہوا۔^(۲) (حائلی، رد المحتار)

۵۸ آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدت میں ہے، باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ تین طلاقیں دے دی ہوں۔^(۳) (حائلی)

۵۹ اگر حرہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ تین ستھاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کر لے۔^۴ (در مختار وغیرہ)

۶۰ باندی نکاح میں تھی سے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا، پھر رجعت کرنی تو وہ باندی بدستور زوجہ ہوگی۔^۵ (در مختار)

۶۱ اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہو گیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہو اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہو، باندیوں کا نہ ہو۔^۶ (در مختار)

حرمت بوجہ حق غیر

قسم ہفتم حرمت بوجہ تعلق حق غیر۔

۶۲ دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا۔ عدت طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے۔^۷ (عامہ کتب)

① جامع۔

② "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۹-۲۸۰

و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطبوعہ، مہم فی وعدۃ انصراری، إلحاح، ج ۴، ص ۱۳۶

③ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الخامس، ج ۱، ص ۲۷۹

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۵ وغیرہ۔

⑤ المرجع السابق، ص ۱۳۷

⑥ المرجع السابق۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم السادس، ج ۱، ص ۲۸۰

۶۳ دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور یہ معلوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدت واجب ہے اور معلوم تھا تو عدت واجب نہیں۔^(۶۱) (عالمگیری)

۶۴ جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے، پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وہی^(۶۲) بھی کر سکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہو لے وہی جائز نہیں۔^(۶۳) (درمختار)

۶۵ جس عورت کا حمل ثابت النسب ہے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔^(۶۴) (عالمگیری)

۶۶ کسی نے اپنی ام و بد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہو گیا۔^(۶۵) (عالمگیری)

۶۷ جس ہاندی سے وہی کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کر دیا نکاح ہو گیا مگر مالک پر استبراء واجب ہے یعنی جب اس کا نکاح کرنا چاہے تو وہی چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے ایک حیض جائے بعد حیض نکاح کر دے اور شوہر کے ذمہ استبراء نہیں، لہذا اگر استبراء سے پہلے شوہر نے وہی کر لیا تو جائز ہے مگر نہ چاہیے اور اگر مالک بچنا چاہتا ہے تو استبراء مستحب ہے واجب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبراء کی حاجت نہیں۔^(۶۶) (درمختار)

۶۸ باپ اپنے بیٹے کی کنیز شری سے نکاح کر سکتا ہے۔^(۶۷) (عالمگیری)

حرمت متعلق بہ عدد

قسم ہفتم متعلق بہ عدد۔

۶۹ آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو کنیز کا عقیقہ ہے اس کے بے کوئی حد نہیں۔^(۶۸) (درمختار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بین المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۰

② جامع، بمبئی۔

③ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۸

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بین المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۰

⑤ المرجع السابق.

⑥ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۰

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بین المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۱

⑧ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۷

غلام کو کنیز رکھنے کی اجازت نہیں اگرچہ اس کے مولیٰ نے اجازت دے دی ہو۔^۱ (در مختار)

پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا، کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد

کیا تو پانچویں کا نکاح باطل ہے، باقیوں کا صحیح۔ یوں غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں۔^۲ (عالمگیری)

کافر عربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا، پھر سب مسلمان ہوئے اگر گے پیچھے نکاح ہو، تو چار پہلی ہتی

رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کر دے اور ایک عقد تھا تو سب کو علیحدہ کر دے۔^۳ (عالمگیری)

دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہو سکتا تو دوسری کا

ہو گیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملے گا۔^۴ (در مختار)

معدہ حرام ہے۔^۵ یوں اگر کسی خاص وقت تک کے لیے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو سو برس

کے لیے کرے۔^۶ (در مختار)

کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے گا، تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن

میں کوئی مدت ٹھہر لی ہو کہ اتنے دنوں کے لیے نکاح کرتا ہوں مگر نہ ہن سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہو گیا۔^۷ (در مختار)

حالت حرام میں نکاح کر سکتا ہے مگر نہ چاہیے۔ یوں محرم^۸ اس بڑی کا بھی نکاح کر سکتا ہے جو اس کی

ولایت^۹ میں ہے۔^{۱۰} (عالمگیری)

①۔ الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۸۔

②۔ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۷۔

③۔ المرجع السابق۔

④۔ الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۲۔

⑤۔ اہل حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن "فتاویٰ رضویہ" ج ۱۱، ص ۲۳۶ پر فرماتے ہیں: "معدہ کی حرمت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ارشادوں سے ثابت ہے، صحاح کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال شریفہ سے ثابت ہے، اور

سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن عظیم سے ثابت ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿لَا يَنْبَغِي لِمَنْ بَلَغُوا مِنْكُمْ أَنْ يَخْتَلِفُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ هُمْ مَحْضُورُونَ﴾ (نساء: ۵۸)۔

(پ ۸، المؤمنون: ۵۸)۔ علیہ

⑥۔ الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۳۔

⑦۔ المرجع السابق۔

⑧۔ یعنی جو حالت احرام میں ہو۔ ⑨۔ یعنی جس کا یہ ولی ہے۔

⑩۔ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۳۔

قسم نم: رضاعت اس کا بیان مفصل آئے گا۔

دودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ ۱ بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والے لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک، ورنہ لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرم ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر بچا، تو حرمت نکاح نہیں مگر چہ پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲ مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پلایا جائز نہیں۔^۲ (درمختار)

مسئلہ ۳ رضاع (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے، مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق^۳ یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہوگی، جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی مونہ میں نہ مگر یہ نہیں معلوم کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں۔^(۴) (ہدایہ، جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۴ عورت کا دودھ گر حقنہ سے^۵ اندر پہنچا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچا یا گیا یا ہیٹ یا داغ میں زخم تھا اس میں ڈالا کہ اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاع نہیں۔^۶ (جوہرہ)

مسئلہ ۵ کو آری یا بڑھیا کا دودھ یا بلکہ مردہ عورت کا دودھ پیا، جب بھی رضاعت ثابت ہے۔^۷ (درمختار)

۱۔۔۔۔۔ نکاح کا حرام ہونا۔

۲۔۔۔۔۔ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۸۹

۳۔۔۔۔۔ گلا۔

۴۔۔۔۔۔ "الہدایہ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۲۱۷۔

۵۔۔۔۔۔ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الرضاع، الجزء الثانی، ص ۳۴، وغیرہ۔

۶۔۔۔۔۔ یعنی پیچھے کے مقام سے بطور علاج۔

۷۔۔۔۔۔ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الرضاع، الجزء الثانی، ص ۳۴

۸۔۔۔۔۔ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۹

مگر نو برس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاع نہیں۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۶ عورت نے بچہ کے مونہ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۷ بچہ کو دودھ پینا چھڑا دیا گیا ہے مگر اس کو کسی عورت نے دودھ پل دیا، گرڈ حائے برس کے اندر ہے تو رضاع ثابت ورنہ نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۸ عورت کو طلاق دے دی اس نے اپنے بچہ کو دو برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو برس کے بعد کی اجرت کا مطالبہ نہیں کر سکتی یعنی لڑکے کا باپ اجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور دو برس تک کی اجرت اس سے جبران جاسکتی ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۹ دو برس کے اندر بچہ کا باپ اس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کر سکتا ورنہ اس کے بعد کر سکتا ہے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۰ عورتوں کو چاہیے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پل دیا کریں اور پل نہیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں، عورت کو بغیر اجازت شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے، ابنت اگر اس کے ہلک کا اندیشہ ہے تو کراہت نہیں۔^(۶) (رد المحتار) مگر میعاد کے اندر رضاعت بہر صورت ثابت۔^(۷)

مسئلہ ۱۱ بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی ورنہ اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اس کی وطن سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترے) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا ورنہ اس عورت کی تمام نواسیاں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ

۱۔ "الجوهرة النيرة"، کتاب الرضاع، الجزء الثاني، ص ۳۷.

۲۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۲.

۳۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۳۴۶-۳۴۳.

۴۔ المرجع السابق، ص ۳۴۳.

۵۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۱.

۶۔ المرجع السابق، ص ۳۹۲.

۷۔ یعنی وہ کی سال یا اس سے کم عمر کے بچے کو دودھ پلایا تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یہ ہیں اس شوہر کی اول دیں اس کے بھائی بہن اور اس کے بھائی اس کے چچا اور اس کی بہنیں، اس کی پھوپھیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ بوجہ ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا دادی، نانا، نانی۔^(۱) (عالمگیری)

۱۲ مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے ولد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پے گا، عورت اس کی ماں ہو جائے گی مگر شوہر اس کا باپ نہیں، لہذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔^(۲) (جوہرہ)

۱۳ پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ موجود تھا کہ دوسرے سے نکاح ہو، در کسی بچہ نے دودھ پیا، تو پہلے شوہر اس کا باپ ہوگا دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہوگی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے، اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگر چہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں۔^(۳) (جوہرہ)

۱۴ موٹی نے کنیز سے دلی کی اور اولاد پیدا ہوئی، تو جو بچہ اس کنیز کا دودھ پے گا یہ اس کی ماں ہوگی اور موٹی اس کا باپ۔^(۴) (در مختار)

۱۵ جو نسب میں حرام ہے رضاع میں بھی حرام، مگر بھائی یا بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے کہ وہ یا اس کی ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ^(۵) اور دونوں حرام و رضاع میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں، لہذا حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں۔ رضاعی بھائی کی رضاعی ماں یا رضاعی بھائی کی حقیقی ماں یا حقیقی بھائی کی رضاعی ماں۔ بوجہ بیٹے یا بیٹی کی بہن یا دادی کہ نسب میں پہلی صورت میں بیٹی ہوگی یا بیٹہ^(۶) اور دوسری صورت میں ماں ہوگی یا باپ کی موطوءہ۔ بوجہ چچا یا پھوپھی کی ماں یا ماموں یا خالہ کی ماں کہ نسب میں دی نانی ہوگی و رضاع میں حرام نہیں اور ان میں بھی وہی تین صورتیں ہیں۔^(۷) (عالمگیری، در مختار)

① "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۴۳

② "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الرضاع، الجزء الثانی، ص ۳۵

③ المرجع السابق۔

④ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۰۵

⑤ دودھ کا رشتہ۔ ⑥ یعنی دو عورت جس سے باپ نے محبت کی ہو۔ ⑦ سوتلی بیٹی۔

⑧ "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۴۳

و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۳-۳۹۶

۱۶ حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے، یعنی سوتیلی بھائی کی بہن جو دوسرے باپ سے ہو۔^(۱) (در مختار)

۱۷ ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا، ایک لڑکی ہے تو یہ بھائی بہن ہیں اور نکاح حرام اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگرچہ ایک کے وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے کے وقت میں دوسرے کا۔^(۲) (در مختار)

۱۸ دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح چانے والی کے بیٹوں، پوتوں سے نہیں ہو سکتا، کہ یہ ان کی بہن یا پھوپھی ہے۔^(۳) (در مختار)

۱۹ جس عورت سے زنا کیا ورنچہ پیدا ہوا، اس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیادہ زانی پر حرام ہے۔^(۴) (جوہرہ)

۲۰ پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پدایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں۔ یہ ہیں اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاع نہیں ورنہ ہے اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پدایا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاع ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاع ثابت ہے۔^(۵) (جوہرہ)

۲۱ کھانے میں عورت کا دودھ ملا کر دیا، اگر وہ تگی چیز پینے کے قابل ہے، اور دودھ غالب یا برابر ہے تو رضاع ثابت، ورنہ نہیں اور گر تگی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں۔^(۶) (رد مختار)

۲۲ دودھ کا پیچیر یا کھویا بنا کر بچہ کو کھلایا تو رضاع نہیں۔^(۷) (در مختار)

۱۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۸.

۲۔ المرجع السابق. ۳۔ المرجع السابق، ص ۳۹۹.

۴۔ الجوہرۃ النيرة، کتاب الرضاع، الجزء الثاني، ص ۳۵.

۵۔ المرجع السابق، ص ۳۶، ۳۷.

۶۔ رد المحتار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۰۱.

۷۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۰۱.

مسئلہ ۲۳ غلے مشکل کو دودھ اتر اُسے بچہ کو پلایا، تو اگر اُس کا عورت ہونا معلوم ہوا تو رضاع ہے اور مرد ہونا معلوم ہوا تو نہیں اور کچھ معلوم نہ ہوا تو اگر عورتیں کہیں اس کا دودھ مثل عورت کے دودھ کے ہے تو رضاع ہے ورنہ نہیں۔^۱ (جوہرہ)

مسئلہ ۲۴ کسی کی دو عورتیں ہیں بڑی نے چھوٹی کو جو شیر خوار^۲ ہے دودھ پلایا تو دونوں اس پر ہمیشہ کو حرم ہو گئیں بشرطیکہ بڑی کے ساتھ دلی کر چکا ہو اور دلی نہ کی ہو تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ بڑی کو طلاق دے دی ہے اور طلاق کے بعد اس نے دودھ پلایا تو بڑی ہمیشہ کو حرام ہو گئی اور چھوٹی بدستور نکاح میں ہے۔ دوم یہ کہ طلاق نہیں دی ہے اور دودھ پلایا تو دونوں کا نکاح منع ہو گیا مگر چھوٹی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور بڑی سے دلی کی ہو تو پورا مہر پائے گی اور دلی نہ کی ہو تو کچھ نہ ملے گا مگر جب کہ دودھ پلانے پر مجبور کی گئی یا سوتی تھی سوتے میں چھوٹی نے دودھ پی لیا یا مجنونہ تھی حالت جنون میں دودھ پلایا یا اس کا دودھ کسی اور نے چھوٹی کے حلق میں پکادیا تو ان صورتوں میں نصف مہر بڑی بھی پائے گی اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا پھر اگر بڑی نے نکاح منع کرنے کے ارادہ سے پلایا تو شوہر یہ نصف مہر کہ چھوٹی کو دے گا، بڑی سے وصول کر سکتا ہے۔

یو ہیں اُس سے وصول کر سکتا ہے جس نے چھوٹی کے حلق میں دودھ پکادیا بلکہ اُس سے تو چھوٹی اور بڑی دونوں کا نصف نصف مہر وصول کر سکتا ہے جب کہ اُس کا مقصد نکاح فاسد کر دینا ہو اور اگر نکاح فاسد کرنا مقصود نہ ہو تو کسی صورت میں کسی سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ خیال کر کے دودھ پلایا ہے، کہ بھوک ہے ہلاک ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی رجوع نہیں۔ عورت کہتی ہے کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے نہ پلایا تھا تو حلف^۳ کے ساتھ اس کا قیام مان لیا جائے۔^۴ (جوہرہ، درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۵ بڑی نے چھوٹی کو بھوک جان کر دودھ پلایا بعد کو معلوم ہوا کہ بھوک نہ تھی، تو یہ نہ کہا جائے گا کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے پلایا۔^۵ (جوہرہ)

مسئلہ ۲۶ رضاع کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد، دو عورتیں عادل گواہ ہوں، اگر چہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو، فقط عورتوں کی شہادت سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کرے۔^۶ (جوہرہ)

① "الجوهرة النيرة"، كتاب الرضا، ج ۱، الجزء الثاني، ص ۳۷

② دودھ پتی۔

③ "الجوهرة النيرة"، كتاب الرضا، ج ۱، الجزء الثاني، ص ۳۸، ۳۷

④ "الدر المختار" و "رد المحتار"، كتاب النكاح، باب الرضا، ج ۱، ص ۴۰۲-۴۰۵.

⑤ "الجوهرة النيرة"، كتاب الرضا، ج ۱، الجزء الثاني، ص ۳۸.

⑥ المرجع السابق

۲۷ رضاع کے ثبوت کے لیے عورت کے دعویٰ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں مگر تفریق قاضی کے حکم سے ہوگی یا متارکہ سے بدخولہ میں کہنے کی ضرورت ہے، مثلاً یہ کہہ کہ میں نے تجھے جدا کیا یا چھوڑا اور غیر بدخولہ میں محض اس سے علیحدہ ہو جانا کافی ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

۲۸ کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا، میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، اگر شوہر یا دونوں اس کے کہنے کو سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور وٹلی نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں اور اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدا کی ہے اگر وہ عورت عادلہ ہے، پھر اگر وٹلی نہ ہوئی ہو تو مرد کو انفضل یہ ہے کہ نصف مہر دے اور عورت کو انفضل یہ ہے کہ نہ دے، وٹلی ہوئی ہو تو انفضل یہ ہے کہ پورا مہر دے اور نان نفقہ بھی اور عورت کو انفضل یہ ہے کہ مہر مثل اور مہر مقرر شدہ میں جو کم ہے وہ لے اور اگر عورت کو جدا نہ کرے جب بھی حرج نہیں۔ یوں تصدیق کی اور شوہر نے تکذیب تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ شوہر سے حلقے سے ملتی ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کر دی جائے۔^۲ (عالمگیری)

۲۹ عورت کے پاس دو عاواں نے شہادت دی اور شوہر منکر ہے^۳ مگر قاضی کے پاس شہادت نہیں گزری، پھر یہ گواہ مر گئے یا غائب ہو گئے تو عورت کو اس کے پاس رہنا جائز نہیں۔^۴ (درمختار)

۳۰ صرف دو عورتوں نے قاضی کے پاس رضاع کی شہادت دی اور قاضی نے تفریق کا حکم دے دیا تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا۔^۵ (درمختار)

۳۱ کسی عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری دودھ شریک بہن ہے پھر اس اقرار سے پھر گیا^۶ اس کا کہنا مان لیا جائے اور اگر اقرار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے، سچی ہے، حق دینی ہے جو میں نے کہہ دیا تو اب اقرار سے پھر نہیں سکتا اور اگر اس عورت سے نکاح کر چکا تھا، اب اس قسم کا اقرار کرتا ہے تو جدائی کر دی جائے اور اگر عورت اقرار کر کے پھر گئی مگر چہ اقرار پر صراحت کی ورنہ ثابت رہی ہو تو اس کا قول بھی مان لیا جائے۔ دونوں اقرار کر کے پھر گئے جب بھی یہی

۱۔۔۔ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۱۰۔

۲۔۔۔ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۳۴۷۔

۳۔۔۔ انکار کرتا ہے۔

۴۔۔۔ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۱۰۔

۵۔۔۔ المرجع السابق، ص ۴۱۱۔

۶۔۔۔ یعنی مکر گیا۔

احکام ہیں۔^(۶) (درمختار)

﴿۳۲﴾ مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوس^۲ تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ مونہہ میں آ گیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔^(۳) (درمختار)

اس کا بیان

امام تہرمسلی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کو آری) سے اجازت نہ جائے اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔“^۴

ابوداؤد انھیں سے روئے، کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، کہ اس کے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسے اختیار دیا۔^۵ یعنی چاہے تو اس نکاح کو جائز کر دے یا رد کر دے۔

مسائل فقہیہ

ولی وہ ہے جس کا قوس دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ ولی کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے، بچہ اور مجنون ولی نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے کہ کافر کو مسلمان پر کوئی اختیار نہیں، متقی ہونا شرط نہیں۔ فاسق بھی ولی ہو سکتا ہے۔ ولایت کے اسباب چار ہیں:

قرابت^۶، ملک، ولایت، امامت۔^(۷) (درمختار وغیرہ)

- ۱۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضا، ج ۴، ص ۴۰۸۔ ۴۰۶
- ۲۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاویٰ رضویہ“ ج ۲۳ ص ۷۷ پر فرماتے ہیں: ”اگر عورت شیردار (دودھ والی) ہو تو ایسا چومنا نہ چاہیے جس سے دودھ حلق میں چلا جائے اور اگر منہ میں آجائے وہ حلق میں نہ جانے دے تو مضائقہ (حرج) نہیں کہ شیر زن (عورت کا دودھ پینا) حرام ہے۔“۔ جلد بیہ
- ۳۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضا، ج ۴، ص ۴۱۱
- ۴۔ ”صحیح مسلم“، کتاب النکاح، باب استدلال الشیب فی النکاح بالطلاق۔ (الخ، الحدیث۔ ۶۷ (۱۲۲۱) ص ۷۳۸
- ۵۔ ”مس أبي داود“، کتاب النکاح، باب فی البکر یزوجھا ابوہ۔ (الخ، الحدیث۔ ۲۰۹۶ ج ۲، ص ۳۳۸
- ۶۔ یعنی قرابتی رشتہ۔
- ۷۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۴۲۷۔ ۴۲۹، وغیرہ۔

مسئلہ ۱ قرابت کی وجہ سے وراثت عصبہ بنفسہ کے لیے ہے یعنی وہ مرد جس کو اس سے قرابت کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو یا یوں سمجھو کہ وہ وارث کہ ذوی الفروض کے بعد جو کچھ بچے سب لے لے اور گزروی، لفروض نہ ہوں تو سارا مال بھی لے۔ ایسی قرابت وانا ولی ہے اور یہاں بھی وہی ترتیب ملحوظ ہے جو درشت میں معتبر ہے یعنی سب میں مقدم بیٹا، پھر پوتا، پھر پر پوتا اگر چہ کئی پشت کا فاصلہ ہو، یہ نہ ہوں تو باپ، پھر دادا، پھر پردادا، وغیرہم اصول اگر چہ کئی پشت اوپر کا ہو، پھر حقیقی بھائی، پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا، پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا، پھر حقیقی چچا، پھر حقیقی چچی کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر حقیقی چچا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر دادا کا حقیقی چچا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا۔

خلاصہ یہ کہ اُس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو، وہ ولی ہے اگر بیٹا نہ ہو تو جو حکم بیٹے کا ہے وہی پوتے کا ہے، وہ نہ ہو تو پر پوتے کا اور عصبہ کے ولی ہونے میں اُس کا آزاد ہونا شرط ہے، اگر غلام ہے تو اس کو وراثت نہیں بلکہ اس صورت میں ولی وہ ہوگا جو اُس کے بعد ولی ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

مسئلہ ۲ کسی پاگل عورت کے باپ اور بیٹا یا دادا اور بیٹا ہیں تو بیٹا ولی ہے باپ اور وائیں مگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ باپ اس کے بیٹے (یعنی اپنے لواے) کو نکاح کر دینے کا حکم کر دے۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۳ عصبہ نہ ہوں تو ماں ولی ہے، پھر دادی، پھر نانی، پھر بیٹی، پھر پوتی، پھر نواسی، پھر پر پوتی، پھر نواسی کی بیٹی، پھر نانا، پھر حقیقی بہن، پھر سوتیلی بہن، پھر اخیانی بھائی بہن یہ دونوں ایک درجے کے ہیں، ان کے بعد بہن وغیرہ کی اول داسی ترتیب سے پھر پھوپھی، پھر ماموں، پھر خالہ، پھر چچا زاد بہن، پھر اسی ترتیب سے ان کی اول۔^۲ (خانہ، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴ جب رشتہ دار موجود نہ ہوں تو ولی مولی الموالہ ہے یعنی وہ جس کے ہاتھ پر اس کا باپ مشرف باسماں ہوا اور یہ عہد کیا کہ اس کے بعد یہ اس کا وارث ہوگا یا دونوں نے ایک دوسرے کا وارث ہونا ٹھہر لیا ہو۔^۳ (خانہ، رد المحتار)

① "المنار الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الأولیاء، ج ۱، ص ۲۸۳

و "الدرا المختار"، کتاب الفرائض، فصل فی العصبۃ، ج ۱، ص ۵۵۰ وغیرہما۔

② "المنار الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الأولیاء، ج ۱، ص ۲۸۳

③ "الفتاویٰ المعانیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الأولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵

و "الدرا المختار"، کتاب النکاح، فصل فی الأولیاء، ج ۱، ص ۱۸۴

④ "الفتاویٰ المعانیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الأولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵

و "الدرا المختار"، کتاب النکاح، فصل فی الأولیاء، ج ۱، ص ۱۸۵

۵۔ ان سب کے بعد بادشاہ اسلام ولی ہے پھر قاضی جب کہ سلطان کی طرف سے اسے ناپالغوں کے نکاح کا اختیار دیا گیا ہو اور اگر اس کے متعلق یہ کام نہ ہو اور نکاح کر دیا پھر سلطان کی طرف سے یہ خدمت بھی اسے سپرد ہوئی اور قاضی نے اس نکاح کو جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔^(۱) (خانہ)

۶۔ قاضی نے اگر کسی نابالغ لڑکی سے اپنے نکاح کر لیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی نہیں۔ یوں بادشاہ نے اگر ایسا کیا تو یہ بھی بے ولی کے^(۲) نکاح ہوا اور اگر قاضی نے نابالغ لڑکی کا نکاح اپنے باپ یا بڑے سے کر دیا تو یہ بھی جائز نہیں۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

۷۔ قاضی کے بعد قاضی کا نائب ہے جب کہ بادشاہ اسلام نے قاضی کو یہ اختیار دیا ہو اور قاضی نے اس نائب کو اجازت دی ہو یا تمام امور میں اس کو نائب کیا ہو۔^(۴) (رد المحتار)

۸۔ وہی کو یہ اختیار نہیں کہ یتیم کا نکاح کر دے مگر چہ اس یتیم کے باپ دادا نے یہ وصیت بھی کی ہو کہ میرے بعد تم اس کا نکاح کر دینا، البتہ اگر وہ قریب کا رشتہ دار یا حاکم ہے تو کر سکتا ہے کہ اب وہ ولی بھی ہے۔^(۵) (درمختار)

۹۔ نابالغ بچے کی کسی نے پرورش کی، مثلاً، اسے مٹھنے کیا^(۶) یا دل داریٹ بچہ کہیں پڑا، اسے پال لیا تو یہ شخص اس کے نکاح کا ولی نہیں۔^(۷) (عالمگیری)

۱۰۔ لونڈی، غلام کے نکاح کا ولی، ان کا مولیٰ ہے، اس کے سوا کسی کو ولایت نہیں مگر کسی دور نے یا اس نے خود نکاح کر لیا تو وہ نکاح مولیٰ کی جارت پر موقوف رہے گا جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا، رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر غلام دو شخص میں مشترک ہے تو ایک شخص تنہا اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔^(۸) (خانہ)

۱۱۔ مسلمان شخص کافرہ کے نکاح کا ولی نہیں مگر کافرہ باندی کا ولی اس کا مولیٰ ہے۔ یوں بادشاہ اسلام اور قاضی

۱۔ "العتاوی الخدایۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الأولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵

۲۔ ولی کے بغیر۔

۳۔ "العتاوی الخدایۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۳

۴۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۸۷

۵۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب لا یصح تولیۃ الصغیر شیعہ، ج ۴، ص ۱۸۵

۶۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۸۶

۷۔ مشرکوں، بیٹا، بیٹی۔

۸۔ "العتاوی الخدایۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۴

۹۔ "العتاوی الخدایۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵

بھی کافرہ کے ولی ہیں کہ اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔^{۱۱} (درمختار)

۱۲۔ لوٹڈی، غلام ولی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مکاتب اپنے لڑکے کا ولی نہیں۔^{۱۲} (عالمگیری)

۱۳۔ کافر اصلی، کافر اصلی کا ولی ہے، درمرد کسی کا بھی ولی نہیں، نہ مسلم کا، نہ کافر کا یہاں تک کہ مرد مرد کا بھی

ولی نہیں۔^{۱۳} (عالمگیری)

۱۴۔ ولی اگر پاگل ہو گیا تو اس کی وصایت جاتی رہی اور اگر اس قسم کا پاگل ہے کہ کبھی پاگل رہتا ہے اور کبھی ہوش

میں تو وصایت باقی ہے، افاقہ کی حالت میں جو کچھ تصرفات کرے گا نافذ ہوں گے۔^{۱۴} (عالمگیری)

۱۵۔ لڑکا معتویہ یا مجنون ہے، در اسی حالت میں بالغ ہوا تو باپ کی وصایت اب بھی بدستور باقی ہے اور اگر ہونٹ

کے وقت عقل تھ پھر مجنون یا معتویہ ہو گیا تو باپ کی وصایت پھر عود کر آئے گی^{۱۵} اور کسی کا باپ مجنون ہو گیا تو اس کا بیٹا ولی ہے

اپنے باپ کا نکاح کر سکتا ہے۔^{۱۶} (عالمگیری)

۱۶۔ اپنے بالغ لڑکے کا نکاح کر دیا اور ابھی لڑکے نے جائز نہ کیا تھا کہ پاگل ہو گیا، اب اس کے باپ نے

نکاح جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔^{۱۷} (عالمگیری)

۱۷۔ نابالغ نے پنا نکاح خود کیا اور نہ اس کا ولی ہے، نہ وہاں حکم تو یہ نکاح موقوف ہے بالغ ہو کر اگر جائز کر دے

گا ہو جائے گا اور اگر نابالغ نے بالغ عورت سے نکاح کیا پھر غائب ہو گیا پھر عورت نے دوسرے نکاح کیا اور نابالغ نے بالغ کے وقت

نکاح جائز کر دیا تھا اگر دوسرا نکاح اجازت سے پہلے کیا تو دوسرے ہو گیا اور بعد میں تو نہیں۔ دراب پہنچا ہو گیا۔^{۱۸} (درمختار و درمختار)

۱۸۔ دو برابر کے ولی نے نکاح کر دیا۔ مثلاً اس کے دو حقیقی بھائی ہیں دونوں نے نکاح کر دیا، تو جس نے پہلے

کیا وہ صحیح ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون پیچھے ہے، کون پہلے تو دونوں باطل۔^{۱۹} (درمختار)

۱۔ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۸۳۔

۲۔ "المنار فی الہندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۴۔

۳۔ المرجع السابق۔ ۴۔ المرجع السابق۔

۵۔ یعنی نوٹ آئے گی۔

۶۔ "المنار فی الہندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۴۔

۷۔ المرجع السابق۔

۸۔ "المرالمختار"، "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب لا یصح بولیہ الصغیر شیخا عسی خیرات، ج ۴، ص ۱۸۷۔

۹۔ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۲، ص ۱۸۸۔

مسئلہ ۱۹ ولی، قرب غائب ہے اس وقت دُور والے ولی نے نکاح کر دیا تو صحیح ہے اور اگر اس کی موجودگی میں نکاح کیا تو اس کی اجازت پر موقوف ہے محض اس کا سکوت کافی نہیں بلکہ صراحت یا دلالتہ اجازت کی ضرورت ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب مجلس میں موجود ہو تو یہ بھی اجازت نہیں اور اگر اس ولی، قرب نے نہ اجازت دی تھی، نہ رد کیا اور مرگیا یا غائب ہو گیا کہ اب وراثت اسی دُور والے ولی کو پہنچی تو وہ قبل میں اس کا نکاح کر دینا اجازت نہیں بلکہ اب اس کی جدید اجازت درکار ہے۔^۱ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ ولی کے غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا انتظار کیا جائے تو وہ جس نے پیغام دیا ہے، ورنہ کفو بھی ہے، ہاتھ سے جا تار ہے گا اگر ولی قریب مفقودِ اظہر ہو یا کہیں دورہ کرتا ہو کہ اس کا پتا معلوم نہ ہو یا وہ ولی اُسی شہر میں چھپا ہوا ہے مگر لوگوں کو اس کا حال معلوم نہیں اور وہ بعد نے نکاح کر دیا اور وہ اب ظاہر ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا۔^۲ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۱ ولی اقرب صالح وراثت نہیں، مثلاً بچہ ہے یا مجنون تو ولی ابعد ہی نکاح کا ولی ہے۔^۳ (عائلیگیری)

مسئلہ ۲۲ مولیٰ اگر غائب بھی ہو جائے اور اس کا پتا بھی نہ چلے، جب بھی لونڈی، غلام کے نکاح کی ولایت اسی کو ہے اس کے رشتہ دار ولی نہیں۔^۴ (عائلیگیری)

مسئلہ ۲۳ لونڈی آزاد ہو گئی ورنہ اس کا عصبہ کوئی نہ ہو تو وہ عصبہ ہے، جس نے اسے آزاد کیا اور اسی کی اجازت سے نکاح ہوگا، وہ مرد ہو یا عورت اور ذوی سارحام پر آزاد کنندہ^۵ مقدم ہے۔^۶ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲۴ کفو نے پیغام دیا اور وہ منہر مثل بھی دینے پر تیار ہے مگر ولی اقرب لڑکی کا نکاح اس سے نہیں کرتا بلکہ بد وچہ انکار کرتا ہے تو وہ بعد نکاح کر سکتا ہے۔^۷ (درمختار)

مسئلہ ۲۵ تاہنّ اور مجنون اور لونڈی غلام کے نکاح کے لیے ولی شرط ہے، بغیر وہ ان کا نکاح نہیں ہو سکتا اور حرہ بالغہ کا قلم نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور غیر کفو سے کیا تو نہ ہوا اگرچہ نکاح کے بعد راضی ہو گیا۔ ابنت اگر ولی نے

۱ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب لا یصح مولیٰ الصغیر شیخنا عبی خیرات، ج ۴، ص ۱۸۹.

۲ "الفاوی الحابیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاویاء، ج ۱، ص ۱۶۶، و غیرہا.

۳ "الفاوی الهندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاویاء، ج ۱، ص ۲۸۵.

۴ "المرجع المہدی".

۵ "آزاد کرنے والا".

۶ "الحوہرۃ البیرو"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱۳.

۷ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۹۱.

سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا اور عورت کے بچہ بھی پیدا ہو گیا تو اب نکاح صحیح مانا جائے گا۔¹ (در مختار، رد المحتار)

جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو، وہ اگر اپنا نکاح جان بوجھ کر غیر کفو سے کرے تو نکاح ہو جائے

گا۔² (رد المحتار وغیرہ)

جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں بعد عدت اس نے جان بوجھ کر غیر کفو سے نکاح کر

لیا اور ولی راضی نہیں یا ولی کو اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہیں تو یہ عورت شوہراؤں کے لیے حلال نہ ہوئی۔³ (در مختار)

ایک درجہ کے چندویں ہوں۔ بعض کا راضی ہو جانا کافی ہے اور اگر مختلف درجے کے ہوں تو اقرب کا

راضی ہونا ضروری ہے کہ حقیقہً یہی ولی ہے اور جس ولی کی رضا سے نکاح ہوا جب اس سے کہا گیا تو یہ کہتا ہے کہ یہ شخص کفو ہے تو

اب اس کی رضا بے کار ہے اس کی رضا سے بقیہ ورثہ کا حق ساقط نہ ہوگا۔⁴ (رد المحتار وغیرہ)

راضی ہونا دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ صریحاً کہہ دے کہ میں راضی ہوں۔ دوسرے یہ کہ کوئی ایسا فعل پایا

جائے جس سے راضی ہونا سمجھ جاتا ہو، مثلاً مہر پر قبضہ کرنا یا مہر کا مطالبہ یا دعویٰ کر دینا یا عورت کو رخصت کر دینا کہ یہ سب انھیں

راضی ہونے کی دلیل ہیں، اس کو درالۃ رضا کہتے ہیں اور ولی کا سکوت رضا نہیں۔⁵ (در مختار)

شرفیہ⁶ عورت بالذکر کو آری نے حنفی⁷ سے نکاح کیا اور اس کا باپ راضی نہیں تو نکاح صحیح ہو گیا۔

یو ہیں اس کا عکس۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

عورت بالذکر عاقلہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اس کا باپ نہ ہاشم و اسام کو آری ہو

یا شیب۔ یو ہیں مرد بالغ آزاد اور مکاتب و مکاتبہ کا عقد نکاح ہیلا⁹ ان کی مرضی کے کوئی نہیں کر سکتا۔¹⁰ (عالمگیری، در مختار)

1. "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج 4، ص 149-151.

2. "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج 4، ص 153 وغیرہ.

3. "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج 4، ص 152.

4. "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج 4، ص 153 وغیرہ.

5. "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج 4، ص 154.

6. امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروی کا۔ 7. امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروی کا۔

8. "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج 1، ص 287.

9. یغیر۔

10. "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج 1، ص 287.

و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج 4، ص 155.

۳۲ کو آری عورت سے اس کے ولی یا ولی کے وکیل یا قاصد نے اذن مانگا یا ولی نے بڑا اجازت سے نکاح کر دیا۔ اب اس کے قاصد نے یا کسی فضول عادل نے خبر دی اور عورت نے سکوت کیا یا ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی تو ن سب صورتوں میں ذن سمجھ جائے گا کہ پہلی صورت میں نکاح کر دینے کی اجازت ہے، دوسری میں نکاح کیا ہوا منظور ہے اور اگر اذن طلب کرتے وقت یا جس وقت نکاح ہو جانے کی خبر دی گئی، اس نے سن کر کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی اور سے کلام کرنا شروع کیا مگر نکاح کو رد نہ کیا تو یہ بھی اذن ہے اور اگر چپ رہنا اس وجہ سے ہو کہ اسے کھانسی یا چھینک آگئی تو یہ رضا نہیں اس کے بعد رد کر سکتی ہے۔ یوں اگر کسی نے اس کا منہ بند کر دیا کہ بول نہ سکی تو رضا نہیں۔ اور ہنسنا اگر بطور استہز کے ^۱ ہو یا رونا آواز سے ہو تو اذن نہیں۔ ^۲ (در مختار، عالمگیری)

۳۳ یک درجہ کے دو ولی نے بیک وقت دو مخصوص سے نکاح کر دیا اور دونوں کی خبر یک ساتھ پہنچی عورت نے سکوت کیا ^۳، تو دونوں موقوف ہیں پنے قوں یا فضل سے جس ایک کو جائز کرے جائز ہے اور دوسرے باطل اور دونوں کو جائز کیا تو دونوں باطل اور دونوں نے اذن مانگا اور عورت نے سکوت کیا تو جو پہلے نکاح کر دے وہ ہوگا۔ ^(۴) (در مختار، رد المحتار)

۳۴ ولی نے نکاح کر دیا عورت کو خبر پہنچی اس نے سکوت کیا مگر اس وقت شوہر مر چکا تھا تو یہ اذن نہیں اور اگر شوہر کے مرجانے کے بعد کہتی ہے کہ میرے اذن سے میرے باپ نے اس سے نکاح کیا۔ اور شوہر کے ورثہ نکاح کریں تو عورت کا قول مانا جائے گا لہذا ورثہ ہوگی ورنہ عزت واجب۔ ورنہ عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے ذن کے بغیر نکاح ہو مگر جب نکاح کی خبر پہنچی میں نے نکاح کو جائز کیا تو ب ورثہ کا قوں معتبر ہے اب نہ مہر پائے گی نہ میراث۔ رہا یہ کہ عدت گزارے گی یا نہیں اگر واقع میں بھی ہے تو عدت گزارے ورنہ نہیں مگر نکاح کرنا چاہے تو عدت تک روکی جائے گی کہ جب اس نے پنا نکاح ہونا بیان کیا تو اب بغیر عدت کی مگر نکاح کرے گی۔ ^(۵) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

۳۵ عورت سے ذن ^۶ مینے گئے اس نے کہا کسی اور سے ہوتا تو بہتر تھا تو یہ نکاح ہے اور مگر نکاح کے بعد

۱ مذاق کے طور پر۔

۲ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۵

۳ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، باب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۸، ۲۸۷

۴ یعنی خاموش رہی۔

۵ الدر المختار، و الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۶

۶ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، باب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۹

۷ الدر المختار، و الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۷

۸ اجازت۔

خبر دی گئی اور عورت نے وہی عقد کہے تو قبول سمجھا جائے گا۔¹ (در مختار)

۳۶ ولی اس عورت سے خود پٹا نکاح کرنا چاہتا ہے اور اجازت لینے گیا اس نے سکوت کیا تو یہ رضا ہے اور اگر

نکاح اپنے سے کر لیا اب خبر دی اور سکوت کیا تو یہ رد ہے رضا نہیں۔² (در مختار)

۳۷ کسی خاص کی نسبت عورت سے اذن مانگا اس نے انکار کر دیا مگر ولی نے اسی سے نکاح کر دیا۔ اب خبر

پہنچی اور سہکتا رہی تو یہ ذن ہو گیا اور اگر کہا کہ میں تو پہلے ہی سے اس سے نکاح نہیں چاہتی ہوں تو یہ رد ہے اور اگر جس وقت

خبر پہنچی انکار کیا پھر بعد کو رضا ظاہر کی تو یہ نکاح جائز نہ ہوا۔³ (در مختار، رد المحتار)

۳۸ اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیا جائے جس

کو وہ عورت جان سکے۔ مگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کر دوں یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کر دوں تو یوں

اذن نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یوں کہا کہ فلاں یا فلاں سے تیرا نکاح کر دوں اور عورت نے سکوت کیا تو اذن ہو گیا۔ ان دونوں میں

جس ایک سے چاہے کر دے یا یوں کہا کہ پڑوس والوں میں سے کسی سے نکاح کر دوں یا یوں کہا کہ بچا زاد بھائیوں میں کسی سے

نکاح کر دوں اور سکوت کیا اور ان دونوں صورتوں میں ان سب کو چانتی بھی ہو تو اذن ہو گیا۔ ان میں جس ایک سے کرے گا ہو

جائے گا اور سب کو چانتی نہ ہو تو اذن نہیں۔⁴ (در مختار، رد المحتار)

۳۹ عورت نے اذن عام دے دیا، مثلاً ولی نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے پیغام بھیجا ہے، عورت نے کہا جو تو

کرے مجھے منظور ہے یا جس سے تو چاہے نکاح کر دے تو یہ اذن عام ہے جس سے چاہے نکاح کر دے مگر اس صورت میں بھی

مگر کسی خاص شخص کی نسبت عورت پیشتر نکاح کر چکی ہے تو اس کے بارے میں اذن نہ سمجھا جائے گا۔⁵ (در مختار، رد المحتار)

۴۰ اذن لینے میں مہر کا ذکر شرط نہیں اور بعض مشائخ نے شرط بتایا لہذا ذکر ہو جانا چاہیے کہ اختلاف سے بچنا

ہے اور مگر ذکر نہ کیا تو ضرور ہے کہ جو مہر یا نہ مہر جائے وہ مہر مثل سے کم نہ ہو اور کم ہو تو بغیر عورت کے راضی ہوئے عقد صحیح نہ ہوگا۔

اور اگر زیادہ کی ہو تو اگرچہ عورت راضی ہو ولی کو اعتراض کا حق حاصل ہے یعنی جب کہ کسی غیروں نے نکاح کیا ہو اور ولی نے خود

ایسا کیا تو اب کون اعتراض کرے۔⁶ (رد المحتار)

① "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۷

② "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۸

③ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۸

④ المرجع السابق، ص ۱۵۸ ⑤ المرجع السابق، ص ۱۵۹

⑥ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۹

۳۱ ولی نے عورت بالذکا نکاح اس کے سامنے کر دیا اور اسے اس کا علم بھی ہوا اور سکوت کیا تو یہ رضا ہے^۱ (در مختار)

۳۲ یہ احکام جو مذکور ہوئے ولی اقرب کے ہیں، اگر ولی بعید یا اجنبی نے نکاح کا ذن طلب کیا تو سکوت اذن

نہیں بلکہ اگر عورت کو آری ہے تو صرحاً اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو، مثلاً مہر یا نفقہ طلب کرنا، خوشی سے ہنسنا، خلوت پر راضی ہونا، مہر یا نفقہ قبول کرنا۔^۲ (در مختار)

۳۳ ولی نے عورت سے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ فداں سے تیرا نکاح کر دوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے، جب چلا

گیا تو کہنے لگی میں راضی نہیں، ورنہ کو اس کا علم نہ ہوا اور نکاح کر دیا تو صحیح ہو گیا۔^۳ (عالمگیری)

۳۴ بکر (کو آری) وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو، لہذا اگر زینہ^۴ پر چڑھنے یا اترنے

یا کودنے یا حیض یا زخم یا بلد نکاح زیادہ عمر ہو جانے یا رنا کی وجہ سے بکارت^۵ زائل ہوگئی جب بھی وہ کو آری ہی کہلائے گی۔

یو ہیں اگر اس کا نکاح ہوا مگر شوہر نامرد ہے یا اس کا عضو تامل مقطوع^۶ ہے اس وجہ سے تفریق ہوگئی بلکہ اگر شوہر نے وطی سے

پہلے طلاق دے دی یا مر گیا اگرچہ سب صورتوں میں خلوت ہو چکی ہو جب بھی بکر ہے مگر جب چند بار اس نے زنا کیا کہ لوگوں

کو اس کا حار معلوم ہو گیا یا اس پر حد زنا قائم کی گئی اگرچہ ایک ہی بار واقع ہو ہو تو اب وہ عورت بکر نہیں قرار دی جائے گی اور

جو عورت کو آری نہ ہو اس کو شیب کہتے ہیں۔^۷ (در مختار)

۳۵ لڑکی کا نکاح نابالغ سمجھ کر اس کے باپ نے کر دیا وہ کہتی ہے میں بالغا ہوں میرا نکاح صحیح نہ ہوا اور اس کا

باپ یا شوہر کہتا ہے نابالغ ہے اور نکاح صحیح ہے تو اگر اس کی عمر نو برس کی ہو اور مراہقہ ہو تو لڑکی کا قوں مانا جائے گا ورنہ اگر دونوں

نے اپنے اپنے دعوے پر گواہ پیش کیے تو بولغ کے گواہ کو ترجیح ہے۔ یو ہیں اگر لڑکی مرہق^۸ نے اپنے بولغ کا دعویٰ کیا تو اسی کا

قوں معتبر ہے، مثلاً اس کے باپ نے اس کی کوئی چیز بیچ ڈالی، یہ کہتا ہے میں بالغ ہوں ورنہ صحیح نہ ہوئی اس کا باپ یا خریدار کہتا

ہے نابالغ ہے تو باخ ہونا قرار پائے گا جب کہ اس کی عمر اس قابل ہو۔^۹ (در مختار)

۱ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب الولی، ج ۱، ص ۱۶۰

۲ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب الولی، ج ۱، ص ۱۶۰

۳ ... "المنار" الہندیہ، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۹، ۲۸۸

۴ بیڑی۔ ۵ یعنی کنوار ہیں۔ ۶ کٹا ہوا۔

۷ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب الولی، ج ۱، ص ۱۶۱-۱۶۳۔

۸ یعنی وہ لڑکا کہ ہولہ بالغا نہ ہو مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں، اس کی عقد زیادہ برس کی عمر ہے۔

۹ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب الولی، ج ۱، ص ۱۶۵

۳۶ نابالغ لڑکا و لڑکی اگر چہ شیبہ ہو اور مجنون و مستوہ کے نکاح پر ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی اگرچہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کر دیا ہو گیا۔ پھر اگر باپ دادا یا بیٹے نے نکاح کر دیا ہے تو اگرچہ مہر مثل سے بہت کم یا زیادہ پر نکاح کیا یا غیر کفو سے کیا جب بھی ہو جائے گا بلکہ لازم ہو جائے گا کہ ان کو بالغ ہونے کے بعد یا مجنون کو ہوش آنے کے بعد اس نکاح کے توڑنے کا اختیار نہیں۔ یوں مولیٰ کا نکاح کیا ہوا بھی فسخ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر باپ، دادا یا لڑکے کا سوء اختیار معلوم ہو چکا ہو مثلاً اس سے پیشتر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی غیر کفو فاسق و غیرہ سے کر دیا اور اب یہ دوسرا نکاح غیر کفو سے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔ یوں اگر نشہ کی حالت میں غیر کفو سے یا مہر مثل میں زیادہ کی کے ساتھ نکاح کیا تو صحیح نہ ہو، ورنہ اگر باپ، دادا یا بیٹے کے سوا کسی اور نے کیا ہے اور غیر کفو یا مہر مثل میں زیادہ کی بیشی کے ساتھ ہوا تو مطلقاً صحیح نہیں اور اگر کفو سے مہر مثل کے ساتھ کیا ہے تو صحیح ہے مگر بالغ ہونے کے بعد اور مجنون کو افاقہ کے بعد اور مستوہ کو عاقل ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہوگا اگرچہ خلوت^۱ بلکہ دلی ہو چکی ہو یعنی اگر نکاح ہونا پہلے سے معلوم ہے تو بکر بالغ ہوتے ہی فوراً اور اگر معلوم نہ تھا تو جس وقت معلوم ہوا، اسی وقت فوراً فسخ کر سکتی ہے اگر کچھ بھی وقفہ ہوا تو اختیار فسخ چلتا رہا۔ یہ نہ ہوگا کہ آخر مجلس تک اختیار باقی رہے مگر نکاح فسخ اس وقت ہوگا جب قاضی فسخ کا حکم بھی دیدے لہذا اسی اثنا میں قبل حکم قاضی اگر ایک کا انتقال ہو گیا تو دوسرا وارث ہوگا اور پورا مہر لازم ہوگا۔^۲ (در مختار، خانیہ، جوہرہ وغیرہ)

۳۷ عورت کو خیار بولوغ حاصل تھا جس وقت بالغ ہوئی، اسی وقت اسے یہ خبر بھی ملی کہ فداں جائد و فروخت ہوئی جس کا شفعہ یہ کر سکتی ہے، یہی حالت میں اگر شفعہ کرنا طے کر لیتی ہے تو خیار بولوغ جاتا ہے ورنہ اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو شفعہ جاتا ہے اور چاہتی ہے کہ دونوں حاصل ہوں لہذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں دونوں حق طلب کرتی ہوں، پھر تفصیل میں پہلے خیار بولوغ کو ذکر کرے اور شیبہ کو ایسا معاملہ پیش آئے تو شفعہ کو مقدم کرے اور اس کی وجہ سے خیار بولوغ باطل نہ ہوگا۔^۳ (در مختار)

۳۸ عورت جس وقت بالغ ہوئی اسی وقت کسی کو گواہ بنائے کہ میں ابھی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہوں و ررات میں اگر اسے حیض آیا تو اسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرے اور صبح کو گواہوں کے سامنے پنا بالغ ہونا اور اختیار کرنا

۱۔ یعنی خلوت صحیح۔

۲۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الوبی، ج ۴، ص ۱۶۶-۱۷۱

و "العداوی العیالہ"، کتاب النکاح، فصل فی الخیارات الی تعلق بالنکاح، ج ۱، ص ۹۰

و "المحورۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱۰۱، ۱۰۲ وغیرہا۔

۳۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الوبی، ج ۴، ص ۱۷۸۔

بیان کرے مگر یہ نہ کہے کہ رات میں باغ ہوئی بلکہ یہ کہ میں اس وقت باغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا اور اس لفظ سے یہ مراد لے کہ میں اس وقت باغ ہوں تاکہ جھوٹ نہ ہو۔^۱ (بزرگ وغیرہ)

مسئلہ ۴۹ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسے خیابو غ حاصل ہے اس بنا پر اس نے اس پر عملدرآمد بھی نہ کیا، اب اسے یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی کہ اس کے لیے جہل غدر نہیں اور لونڈی کسی کے نکاح میں ہے اب آزاد ہوئی تو اسے خیابو غ حاصل ہے کہ بعد آزادی چاہے اس نکاح پر باقی رہے یا فسخ کرالے۔ اس کے لیے جہل غدر ہے کہ باندیوں کو مسائل سیکھنے کا موقع نہیں ملتا اور حرہ کو ہر وقت حاصل ہے اور نہ سیکھنا خود اسی کا قصور ہے لہذا قابل معذوری نہیں۔^۲ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰ لڑکا یا عیب باغ ہوئے تو سکوت سے خیابو غ باطل نہ ہوگا، جب تک صاف طور پر پتی رضایا کوئی ایسا فعل جو رضا پر دلالت کرے (مثلاً بوسہ دینا، چھونا، مہر لینا دینا، وٹھی پر راضی ہونا) نہ پایا جائے، مجلس سے اٹھ جانا بھی خیابو غ باطل نہیں کرتا کہ اس کا وقت محدود نہیں عمر بھر اس کا وقت ہے۔^۳ (خانہ) رہا یہ امر کہ فسخ نکاح سے مہر لازم آئے گا یا نہیں اگر اس سے وٹھی نہ ہوئی تو مہر بھی نہیں اگرچہ فرقت جانب زوج سے ہو اور وٹھی ہو چکی ہے تو مہر لازم ہوگا اگرچہ فرقت جانب زوجہ سے ہو۔^۴ (جوہرہ)

مسئلہ ۵۱ گر وٹھی ہو چکی ہے تو فسخ کے بعد عورت کے لیے عدت بھی ہے ورنہ نہیں اور اس زمانہ عدت میں اگر شوہر اسے طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یہ فسخ طلاق نہیں، لہذا اگر پھر انھیں دونوں کا باہم نکاح ہو تو شوہر تین طلاق کا، لک ہو گا۔^۵ (رد المحتار)

مسئلہ ۵۲ شیب کا نکاح ہوا اس کے بعد شوہر کے یہاں سے کچھ تھم آئے، اس نے اسے لیا رضا ثابت نہ ہوئی۔ یو ہیں اگر اس کے یہاں کھانا کھایا اس کی خدمت کی اور پہلے بھی خدمت کرتی تھی تو رضا نہیں۔^۶ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ ناباغ غلام کا نکاح نابالغ لونڈی سے ن کے مولیٰ نے کر دیا پھر ان کو آزاد کر دیا۔ اب باغ ہوئے تو ان کو خیابو غ حاصل نہیں اور اگر لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا تو باغ ہونے کے بعد اسے خیابو غ حاصل ہے۔^۷ (عالمگیری)

۱ "الفتاویٰ البراءۃ" ہامش عمی "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، موع فی حیدر الیسوع، ج ۴، ص ۱۲۵، وغیرہ

۲ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الوبی، ج ۴، ص ۱۷۰، وغیرہ

۳ "الفتاویٰ الخابۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۶

۴ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۲۹

۵ "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الوبی، ج ۴، ص ۱۷۲

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۹-۲۹۰

۷ - المرجع السابق، ص ۲۸۶



ترندی و حاکم و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو، اگر نہ کرو گے تو زمین میں تختہ اور فسادِ عظیم ہوگا۔“^(۱)

ترندی شریف میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ ① نماز کا جب وقت آجائے، ② جنازہ جب موجود ہو، ③ بے شوہر ولی کا جب کفو ملے۔“^(۲)

کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اویس کے لیے باعثِ تنگ و عار^(۳) ہو، کفویت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔^(۴) (عامہ کتب)

① باپ، داد کے سو کسی اوروں نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تو نکاح صحیح نہیں اور بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفویت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں طرف سے کفویت کا اعتبار ہے۔^(۵) (رد المحتار)

② کفویت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے

① نسب، ② اسلام، ③ حرفہ، ④ حریت، ⑤ دیانت، ⑥ مال۔

قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں، یہاں تک کہ قرشی غیر ہاشمی، ہاشمی کا کفو ہے اور کوئی غیر قرشی قریش کا کفو نہیں۔ قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں، انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں، عجمی النسل عربی کا کفو نہیں مگر علم دین کہ اس کی شرف و نسب کی شرفت پر فوقیت رکھتی ہے۔^(۶) (خانہ، عالمگیری)

③ جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ، دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا

① "جامع الترمذی"، أبواب النکاح، باب ما جاء کم من نصوص دینہ، إلح، الحدیث ۱۰۸۶، ج ۲، ص ۳۴۴

② "جامع الترمذی"، أبواب النکاح، باب ما جاء فی تعہیل الحبارۃ الحدیث ۱۰۷۷، ج ۲، ص ۳۳۹

③ بے عرقی و رسوائی کا سبب۔ ④ حسب و نسب میں ہم پندہ ہونا۔

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفو، ج ۴، ص ۱۹۴

⑥ "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفو، ج ۴، ص ۱۹۵

⑦ یعنی پیش۔ ⑧ آزد ہونا۔

⑨ "المعادی الخانیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفو، ج ۱، ص ۱۶۳

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفو، ج ۱، ص ۲۹۰، ۲۹۱

صرف باپ مسلمان ہو اس کا کفو نہیں جس کا داد بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پشت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ پشتوں سے اسلام ہو کفو ہیں مگر باپ داد کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے عربی کے لیے خود مسلمان ہو یا باپ داد سے اسلام چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔^(۱) (خانہ، درمختار)

۴۔ مرتدا اگر اسلام مایا تو وہ اس مسلمان کا کفو ہے جو مرتد نہ ہوا تھا۔^(۲) (درمختار)

۵۔ غلام، حرہ کا کفو نہیں، نہ وہ جو آزاد کیا گیا حرہ اصلہ^(۳) کا کفو ہے اور جس کا باپ آزاد کیا گیا، وہ اس کا کفو نہیں جس کا داد آزاد کیا گیا اور جس کا دادا آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو ہے جس کی آزادی کئی پشت سے ہے۔^(۴) (خانہ)

۶۔ جس بوڑھی کے آزاد کرنے والے اشراف ہوں، اس کا کفو وہ نہیں جس کے آزاد کرنے والے غیر اشراف ہوں۔^(۵) (عائلیہ)

۷۔ فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو۔^(۶) (درمختار وغیرہ) اور ظاہر کہ فسق اعتقادی^(۷) فسق عملی^(۸) سے بدرجہ بدتر، لہذا سنی عورت کا کفو وہ بد مذہب نہیں ہو سکتا جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، درجہ بد مذہب ایسے ہیں کہ ان کی بد مذہبی کفر کو پہنچی ہو، ان سے تو نکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں، کفو ہونا تو بڑی بات ہے جیسے روافض وہابیہ زمانہ کہ ان کے عقائد و اقوال کا بیان حصہ اول میں ہو چکا ہے۔

۸۔ مال میں کفایت کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس ستاں ہو کہ مہر مخجل اور نفقہ^(۹) دینے پر قادر ہو۔ اگر پیشہ نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو، ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف^(۱۰) روز دے سکے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ ماں میں یہ اس کے برابر ہو۔^(۱۱) (خانہ، درمختار)

①۔ "الفتاویٰ العنایۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفۃ، ج ۱، ص ۱۶۳۔

و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۱۹۸۔

②۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۰۔

③۔ یعنی جو بھی بوڑھی نہ بنی ہو۔

④۔ "الفتاویٰ العنایۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفۃ، ج ۱، ص ۱۶۳۔

⑤۔ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب النکاح، باب الخامس فی الکفۃ، ج ۱، ص ۲۹۰، ۲۹۱۔

⑥۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۱ وغیرہ۔

⑦۔ عقیدے کا برا ہونا، فاسق ہونا۔ ⑧۔ عمل کے لحاظ سے برا ہونا، فاسق ہونا۔

⑨۔ کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔ ⑩۔ یعنی ضروری اخراجات۔

⑪۔ "الفتاویٰ العنایۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفۃ، ج ۱، ص ۱۶۳۔

و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۲۔

۹ مرد کے پاس ماں ہے مگر جتنا مہر ہے، اتنا ہی اس پر قرض بھی ہے ورنہ مال اتنا ہے کہ قرض ادا کر دے یا ذین مہر تو کفو ہے۔^(۱) (رد المحتار)

۱۰ عورت محتاج ہے ورنہ اس کے باپ، دادا بھی ایسے ہی ہیں تو اس کا کفو بھی بحیثیت مال وہی ہوگا کہ مہر معجل اور نفقہ دینے پر قادر ہو۔^(۲) (خانہ)

۱۱ مالدار شخص کا نابالغ لڑکا اگر چہ وہ خود مال کا مالک نہیں مگر مالدار قرار دیا جائے گا کہ چھوٹے بچے، باپ، دادا کے تموں^۳ سے غنی کہلاتے ہیں۔^(۴) (خانہ وغیرہ)

۱۲ محتاج نے نکاح کیا اور عورت نے مہر معاف کر دیا تو وہ کفو نہیں ہو جائے گا، کہ کفایت کا اعتبار وقت عقد ہے اور عقد کے وقت وہ کفو نہ تھا۔^(۵) (عالمگیری)

۱۳ نفقہ پر قدرت کفو ہونے میں اس وقت ضروری ہے کہ عورت قابل جماع ہو، ورنہ جب تک اس قابل نہ ہو شوہر پر اس کا نفقہ واجب نہیں، لہذا اس پر قدرت بھی ضروری نہیں، صرف مہر معجل پر قدرت کافی ہے۔^(۶) (عالمگیری)

۱۴ جن لوگوں کے پیشے ذیل سمجھے جاتے ہوں وہ انھیں پیشہ واول کے کفو نہیں، مثلاً جو تاجرانے والے، چڑا پکانے والے، سائیں^۷، چرواہے، بیان کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے، عطر فروشی کرتے، تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جو تاجرانہ بنانا ہو بلکہ کارخانہ دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکریں یہ کام کرتے ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے ہوئے جوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے۔ یو ہیں، ور کاموں میں۔^(۸) (در مختار، رد مختار)

۱۵ تاجر نمکوں کی نوکری کرنے والے یا وہ نوکریاں جن میں ظالموں کا اتباع کرنا ہوتا ہے، اگرچہ یہ سب پیشوں سے رذیل^۹ پیشہ ہے اور علمائے متقدمین نے اس بارہ میں یہی فتویٰ دیا تھا کہ اگرچہ یہ کفے ہی مالدار ہوں، تاجر وغیرہ

۱۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج ۴، ص ۲۰۲

۲۔ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفاءة، ج ۱، ص ۱۶۳۔

۳۔ یعنی مالدار، دوست مندی۔

۴۔ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفاءة، ج ۱، ص ۱۶۳، وغیرہ

۵۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفاءة، ج ۱، ص ۲۹۱

۶۔ المرجع السابق۔

۷۔ گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا شخص۔

۸۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج ۴، ص ۲۰۳

۹۔ گھٹیا۔

کے کفو نہیں مگر چونکہ کفایت کا مدار ^{۱۶} عرف دنیوی پر ہے اور اس زمانہ میں تقویٰ و دیانت پر عزت کا مدار نہیں بلکہ اب تو دنیوی وجاہت ^{۱۷} دیکھی جاتی ہے اور یہ لوگ چونکہ عرف میں وجاہت والے کہے جاتے ہیں، لہذا علمائے متاخرین نے ان کے کفو ہونے کا فتویٰ دیا جب کہ ان کی نوکریاں عرف میں ذلیل نہ ہوں۔ ^{۱۸} (رد المحتار)

۱۶ اوقاف کی نوکری بھی منجملہ پیشہ کے ہے، اگر ذلیل کام پر نہ ہو تو تاجر وغیرہ کا کفو ہو سکتا ہے۔ یو ہیں علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں، بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عام کے کفو نہیں۔ ^{۱۹} (در مختار رد المحتار)

۱۷ نکاح کے وقت کفو تھا، بعد میں کفایت جاتی رہی تو نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر پہلے کسی کا پیشہ کم درجہ کا تھا جس کی وجہ سے کفو نہ تھا، اور اس نے اس کام کو چھوڑ دیا اگر عار باقی ہے ^{۲۰} تو ب بھی کفو نہیں ورنہ ہے۔ ^{۲۱} (در مختار)

۱۸ کفایت میں شہری اور دیہاتی ہونا معتبر نہیں جبکہ شرط مذکورہ پائے جائیں۔ ^{۲۲} (در مختار)

۱۹ حسن و جمال کا اعتبار نہیں مگر ادویا کو چاہیے کہ اس کا بھی خیال کریں، کہ بعد میں کوئی خرابی نہ واقع ہو۔ ^{۲۳} (عالمگیری)

۲۰ امراض و عیوب مثلاً جذام، جنون، برص، گندہ دہنی ^{۲۴} وغیرہا کا اعتبار نہیں۔ ^{۲۵} (رد المحتار)

۲۱ کسی نے پنا نسب چھپایا اور دوسرا نسب بتا دیا بعد کو معلوم ہوا تو اگر اتنا کم درجہ ہے کہ کفو نہیں تو عورت اور اس کے ادویا کو حق فسخ حاصل ہے اور اگر اتنا کم نہیں کہ کفو نہ ہو تو ادویا کو حق نہیں ہے عورت کو ہے۔ اور اگر اس کا نسب اس سے بڑھ کر ہے جو بتایا تو کسی کو نہیں۔ ^{۲۶} (عالمگیری)

۱۔ انصاری۔ ۲۔ دنیوی عورت، دنیوی مقام و مرتبہ۔

۳۔ رد المحتار، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۴۔

۴۔ الدر المختار، رد المحتار، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۵۔

۵۔ یعنی ابھی تک اس کام کی وجہ سے ذلت و رسوائی ہو رہی ہے۔

۶۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۵۔

۷۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۷۔

۸۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفۃ، ج ۱، ص ۲۹۲۔

۹۔ یعنی مشہور بدبو آونے کی بیماری۔

۱۰۔ رد المحتار، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۸۔

۱۱۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفۃ، ج ۱، ص ۲۹۳۔

عورت نے شوہر کو دھوکا دیا اور اپنا نسب دوسرا بتایا تو شوہر کو حق فسخ نہیں، چاہے رکھے یا طلاق دیدے۔^(۱) (عائلیگیری)

اگر غیر کفو سے عورت نے خود یا اس کے ولی نے نکاح کر دیا مگر اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہ تھا اور کفو ہونا اس نے ظاہر بھی نہ کیا تھا تو فسخ کا اختیار نہیں۔ پہلی صورت میں عورت کو نہیں، دوسری میں کسی کو نہیں۔^(۲) (خانہ، عائلیگیری)

عورت مجہولۃ النسب^(۳) سے کسی غیر شریف نے نکاح کیا، بعد میں کسی قرشی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور قاضی نے اس کی بیٹی ہونے کا حکم دے دیا تو اس شخص کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔^(۴) (عائلیگیری)

نکاح کی وکالت کا بیان

نکاح کی وکالت میں گواہ شرط نہیں۔^(۵) (عائلیگیری) بغیر گواہوں کے وکیل کیا اور اس نے نکاح پڑھا دیا ہو گیا۔ گواہ کی یوں ضرورت ہے کہ اگر نکاح کر دیا کہ میں نے تجھ کو وکیل نہیں بنایا تھا تو اب وکالت ثابت کرنے کے لیے گواہوں کی حاجت ہے۔

عورت نے کسی کو وکیل بنایا کہ تو جس سے چاہے میرا نکاح کر دے تو وکیل خود اپنے نکاح میں اسے نہیں دے سکتا۔ یوہیں مرد نے عورت کو وکیل بنایا تو وہ عورت اپنا نکاح اس سے نہیں کر سکتی۔^(۶) (عائلیگیری)

مرد نے عورت کو وکیل کیا کہ تو، اپنے ساتھ میرا نکاح کر دے یا عورت نے مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لے، اس نے کہا میں نے فلاں مرد (موکل کا نام لے کر) یا فلاں عورت (موکلہ کا نام لے کر) سے اپنا نکاح کیا، ہو گیا قیوں کی بھی حاجت نہیں۔^(۷) (عائلیگیری)

۱۔ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفۃ، ج ۱، ص ۲۹۳

۲۔ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفۃ، ج ۱، ص ۱۶۴

۳ و "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفۃ، ج ۱، ص ۲۹۲، ۲۹۳

۴۔ یعنی وہ عورت جس کا نسب معلوم نہ ہو۔

۵۔ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفۃ، ج ۱، ص ۲۹۳

۶۔ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالۃ بالنکاح و غیرہا، ج ۱، ص ۲۹۴

۷۔ المرجع السابق، ص ۲۹۴، ۲۹۵۔ ۷۔ المرجع السابق، ص ۲۹۵

۴ کسی کو وکیل کیا کہ فلانی عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کر دے۔ وکیل نے اس مہر پر پنا نکاح اس عورت سے کر لیا تو اسی وکیل کا نکاح ہوا، پھر وکیل نے سے مہینے بھر رکھ کر دو خوں کے بعد اُسے طلاق دے دی اور عدت گزارنے پر موکل سے نکاح کر دیا تو موکل کا نکاح جائز ہو گیا۔^۱ (عالمگیری)

۵ وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے، اس نے باندی سے کیا صحیح نہ ہو۔ یوہیں اپنی باندی یا نابالغ لڑکی یا نابالغ بہن یا بھتیجی سے کر دیا، جس کا یہ ولی ہے تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر باندی، بہن یا بھتیجی سے کیا تو صحیح ہے۔ یوہیں عورت کے وکیل نے اس کا نکاح اپنے باپ یا بیٹے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا۔^۲ (عالمگیری، درمختار)

۶ عورت نے اپنے کاموں میں تصرفات کا کسی کو وکیل کیا۔ اس نے اس وکالت کی بنا پر پنا نکاح اس سے کر لیا، عورت کہتی ہے میں نے تو خرید و فروخت کے لیے وکیل بنایا تھا، نکاح کا وکیل نہیں کیا تھا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا کہ اگر نکاح کا وکیل ہوتا بھی تو اسے کب اختیار تھا کہ بے ساتھ نکاح کر لے۔^۳ (عالمگیری)

۷ وکیل سے کہا فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے، اس نے دوسری سے کر دیا یا حرة سے کرنے کو کہا تھا باندی سے کیا، یہ باندی سے کرنے کو کہا تھا آزاد عورت سے کیا، یہ جتنا مہر بتا دیا تھا اس سے زیادہ باندی، یا عورت نے نکاح کا وکیل کر دیا تھا اس نے غیر کفو سے نکاح کر دیا، ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نہ ہوا۔^۴ (درمختار، رد المحتار)

۸ عورت کے وکیل نے اس کا نکاح کفو سے کیا، مگر وہ ندھ یا اپانچ یا پچہ یا معتوہ ہے تو ہو گیا۔ یوہیں مرد کے وکیل نے اندھی یا لنگھی^۵ یا مجنونہ یا نابالغ سے نکاح کر دیا صحیح ہو گیا اور اگر خوب صورت عورت سے نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے کان جھٹن سے کر دیا یا اس کا عکس تو نہ ہوا اور اندھی سے نکاح کرنے کے لیے کہا تھا، وکیل نے آنکھ والی سے کر دیا تو صحیح ہے۔^۶ (عالمگیری)

۹ وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے، اُس نے اُس عورت سے کیا جس کی نسبت موکل کہہ چکا

① "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵، ۲۹۶

② المرجع السابق

③ و"اندر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج ۴، ص ۲۱۰

④ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵

⑤ "اندر المختار" و"رد المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، مطلب فی الوکیل والعصولی فی النکاح، ج ۴، ص ۲۱۱

⑥ وہ عورت جس کے ہاتھ پاؤں مثل (بے کار) ہو گئے ہوں۔

⑦ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵

تھا کہ اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو نکاح ہو گیا اور طلاق پڑ گئی۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ وکیل سے کہا کسی عورت سے نکاح کر دے، وکیل نے اُس عورت سے کیا جس کو موکل توکیل سے پہلے چھوڑ چکا ہے، اگر موکل نے اسکی بدخلقی^۲ وغیرہ کی شکایت وکیل سے نہ کی ہو تو نکاح ہو جائے گا ورنہ اگر جس سے نکاح کیا اسے وکیل بنانے کے بعد چھوڑا ہے تو نہ ہوا۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ وکیل سے کہا فدائی یا فلدنی سے کر دے تو جس یک سے کرے گا ہو جائے گا اور اگر دونوں سے ایک عقد میں کیا^۴ تو کسی سے نہ ہوا۔^۵ (خانہ)

مسئلہ ۱۲ وکیل سے کہا ایک عورت سے نکاح کر دے، اس نے دو سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نافذ نہ ہو پھر اگر موکل ان میں سے ایک کو جائز کر دے تو جائز ہو جائے گا اور دونوں کو تو دونوں، اور اگر دو عقد میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا لازم ہو جائے گا اور دوسرا موکل کی اجارت پر موقوف رہے گا اور اگر دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے ایک سے کیا یا دو سے دو عقدوں میں کیا تو جائز ہو گیا اور اگر کہا تھا فدائی سے کر دے، وکیل نے اس کے ساتھ ایک عورت مل کر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو جس کو بتا دیا تھا اس کا ہو گیا۔^۶ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳ وکیل سے کہا اس سے میرا نکاح کر دے، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ شوہر والی ہے پھر اس عورت کا شوہر مر گیا یا اس نے طلاق دے دی اور عدت بھی گزر گئی، اب وکیل نے اس سے نکاح کر دیا تو ہو گیا۔^۷ (خانہ)

مسئلہ ۱۴ وکیل سے کہا میری قوم کی عورت سے نکاح کر دے، اس نے دوسری قوم کی عورت سے کیا، جائز نہ ہوا۔^۸ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ وکیل سے کہا اتنے مہر پر نکاح کر دے اور اس میں اتنا مغلل ہو، وکیل نے مہر تو دی رکھا مگر مغلل کی

۱۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵

۲۔ بد اخلاقی۔

۳۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵

۴۔ یعنی دونوں عورتوں سے ایک ساتھ نکاح کیا۔

۵۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الوکالة، ج ۱، ص ۱۶۲۔

۶۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، قسطنطینی، فی الرکبیل و الفصوص فی النکاح، ج ۴، ص ۲۱۲

۷۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الوکالة، ج ۱، ص ۱۶۲

۸۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۶

مقدمہ بڑھادی تو نکاح شوہر کی اجازت پر موقوف رہا اور اگر شوہر کو علم ہو گیا اور عورت سے وطن کی تو اجازت ہو گئی اور لا علمی میں کی تو نہیں۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ کسی کو بھیجا کہ فدائی سے میری منگنی کر آ۔ وکیل نے جا کر اس سے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر وکیل سے کہا فداں کی لڑکی سے میری منگنی کر دے، اس نے لڑکی کے باپ سے کہا اپنی لڑکی مجھے دے، اس نے کہا دی، اب وکیل کہتا ہے میں نے اس نفل سے اپنے موکل کا نکاح مراد کیا تھا تو اگر وکیل کا لفظ منگنی کے طور پر تھا اور لڑکی کے باپ کا جو ب بھی عقد کے طور پر نہ تھا تو نکاح نہ ہو اور اگر جواب عقد کے طور پر تھا تو نکاح ہو گیا مگر وکیل سے ہوا موکل سے نہ ہو۔ اور اگر وکیل اور لڑکی کے باپ میں موکل سے نکاح کے متعلق بات چیت ہو چکنے کے بعد لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر کر دیا، یہ نہ کہا کہ کس سے وکیل سے یہ موکل سے، وکیل نے کہا میں نے قبول کی تو لڑکی کا نکاح اس وکیل سے ہو گیا۔^۲ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ یہ بات تو پہلے بتادی گئی ہے کہ نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح پڑھوادے۔ ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہہ دیا کہ تو جو کچھ کرے منظور ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے اور اگر دو شخصوں کو مرد یا عورت نے وکیل بنایا، ان میں ایک نے نکاح کر دیا جائز نہیں۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۸ عورت نے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا پھر اس نے بطور خود نکاح کر لیا تو وکیل کی وکالت جاتی رہی، وکیل کو اس کا علم ہوا یا نہ ہو اور اگر اس نے وکالت سے معزول کیا تو جب تک وکیل کو اس کا علم نہ ہو معزول نہ ہوگا، یہاں تک کہ معزول کرنے کے بعد وکیل کو علم نہ ہو تھا، اس نے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر مرد نے کسی خاص عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا پھر موکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کر لیا تو وکالت ختم ہو گئی۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۹ جس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اس نے نکاح کا وکیل کیا تو یہ وکالت معطل رہے گی، جب ان میں سے کوئی بائن ہو جائے، اس وقت وکیل اپنی وکالت سے کام لے سکتا ہے۔^۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ کسی کی زبان بند ہو گئی اس سے کسی نے پوچھا، تیری لڑکی کے نکاح کا وکیل ہو جاؤں، اس نے کہا ہاں ہاں، اس کے سوا کچھ نہ کہا اور وکیل نے نکاح کر دیا صحیح نہ ہوا۔^۶ (عالمگیری)

مسئلہ ۲ جس مجلس میں بیہاب ہوا اگر اسی میں قبول نہ ہوا تو وہ بیہاب باطل ہو گیا، بعد مجلس قبول کرنا بے کار ہے

۱ "فتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالت بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۶

۲ المرجع السابق، ص ۲۹۷-۲۹۸، ۳ المرجع السابق، ص ۲۹۸

۴ المرجع السابق، ص ۲۹۸، ۵ المرجع السابق، ۶ المرجع السابق

اور یہ حکم نکاح کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیع وغیرہ تمام عقود^۱ کا بھی حکم ہے، مثلاً مرد نے لوگوں سے کہا، گوہ ہو جاؤ میں نے فلانی عورت سے نکاح کیا در عورت کو خبر پہنچی اس نے جائز کر دیا تو نکاح نہ ہوا، یہ عورت نے کہا، گوہ ہو جاؤ کہ میں نے فلاں شخص سے جو موجود نہیں ہے نکاح کیا اور اسے جب خبر پہنچی تو جائز کر دیا نکاح نہ ہوا۔^۲ (در مختار)

۲۲ پانچ صورتوں میں ایک شخص کا بیجاب قائم مقام قبول کے بھی ہوگا

- ① دونوں کا ولی ہو مثلاً یہ کہے میں نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا یا پوتے کا نکاح پوتی سے کر دیا۔
- ② دونوں کا وکیل ہو، مثلاً میں نے اپنے موکل کا نکاح اپنی موکلہ سے کر دیا اور اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو دو گوہ مرد کے وکیل کرنے کے ہوں، وہی عورت کے وکیل بنانے کے ہوں اور وہی نکاح کے بھی گوہ ہوں۔
- ③ ایک طرف سے اصیل^۳، دوسری طرف سے وکیل، مثلاً عورت نے اسے وکیل بنایا کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کیا۔

- ④ ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی، مثلاً چچا زاد بہن کا بائندہ سے اپنا نکاح کرے اور اس لڑکی کا بھی ولی اقرب بھی ہے، اور اگر بائندہ ہو اور بغیر اجازت اس سے نکاح کیا تو اگرچہ جائز کر دے نکاح باطل ہے۔
 - ⑤ ایک طرف سے ولی ہو دوسری طرف سے وکیل، مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے موکل سے کرے۔
- اور اگر ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے وکیل یا ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے ولی یا ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے اصیل تو ان چاروں صورتوں میں بیجاب و قبول دونوں نہیں کر سکتا اگر کیا تو نکاح نہ ہوا۔^۴ (در مختار)

۲۳ فضولی نے ایجاب کیا و قبول کرنے والا کوئی دوسرا ہے، جس نے قبول کیا خود وہ اصیل ہو یا وکیل یا ولی یا فضولی تو یہ عقد اجازت پر موقوف رہا، جس کی طرف سے فضولی نے ایجاب یا قبول کیا، اس نے جائز کر دیا، جائز ہو گیا اور رد کر دیا، باطل ہو گیا۔^(۵) (عالمگیری)

۲۴ فضولی نے جو نکاح کیا اس کی اجازت قبول و فعل دونوں سے ہو سکتی ہے، مثلاً کہا تم نے اچھا کیا یا اللہ

① یعنی معاملات۔

② الدر المختار، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج ۱، ص ۲۱۳

③ یعنی جو اپنا معاملہ خود طے کرے۔

④ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج ۱، ص ۲۱۳

⑤ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۹

(عزوجل) ہمارے لیے مہر رک کرے یا تو نے ٹھیک کیا اور اگر اُس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اجازت کے لحاظ استہز کے طور پر کہے تو اجازت نہیں۔ اجازت فعلی مثلاً مہر بھیج دینا، اُس کے ساتھ خلوت کرنا۔^۱ (عالمگیری)

۲۵ فضولی نے نکاح کیا اور مرگیا، اس کے مرنے کے بعد جس کی اجازت پر موقوف تھا، اس نے اجازت دی صحیح ہو گیا اگرچہ دونوں طرف سے دو فضولیوں نے ایجاب و قبول کیا ہو اور فضولی نے بیع کی ہو تو اس کے مرنے کے بعد جائز نہیں کر سکتا۔^۲ (در مختار مدد المختار)

۲۶ فضولی اپنے کیے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا، نہ قس سے فسخ کر سکتا ہے مثلاً کہے میں نے فسخ کر دیا، نہ فعل سے مثلاً کسی شخص کا نکاح اس عورت کی بہن سے کر دیا تو پہلے فسخ نہ ہوگا اور اگر فضولی نے مرد کی بغیر اجازت نکاح کر دیا، اس کے بعد اسی شخص نے اس فضولی کو وکیل کیا کہ میرا کسی عورت سے نکاح کر دے، اس نے اس پہلی عورت کی بہن سے نکاح کیا تو پہلے فسخ ہو گیا اور کہتا کہ میں نے فسخ کیا تو فسخ نہ ہوتا۔^۳ (خانہ)

۲۷ فضولی نے چار عورتوں سے یک عقد میں کسی کا نکاح کر دیا، اُس نے ان میں سے ایک کو حلاق دیدی تو باقیوں کے نکاح کی اجازت ہو گئی اور پانچ عورتوں سے متفرق عقد کے ساتھ نکاح کیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ ان میں سے چار کو اختیار کر لے اور یک کو چھوڑ دے۔^۴ (عالمگیری)

۲۸ غلام اور باندی کا نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے، وہ جائز کرے تو جائز، رد کرے تو باطل۔ خواہ مدبر ہوں یا مکاتب یا ام و مد یا وہ غلام جس میں کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا اور باندی کو جو مہر ملے گا اُس کا مالک مولیٰ ہے مگر مکاتبہ اور جس باندی کا بعض آزاد ہوا ہے ان کو جو مہر ملے گا انھیں کا ہوگا۔^۵ (خانہ)



اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿قَبِ اَسْتَمْتَعْتُمْ بِهِنَّ فَاَسْوَهُنَّ اُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا رَضَيْتُمْ بِهِنَّ مِنْ بَعْدِ

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالۃ بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۹

۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفایۃ، مطلب، فی الوکیل والعصوی فی النکاح، ج ۴، ص ۲۱۸

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی فسخ عقد العصوی، ج ۱، ص ۱۶۱

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالۃ بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۹

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی مکاح المحالین، ج ۱، ص ۱۶۰، ۱۶۱

ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز۔^(۱) (حاکمیری وغیرہ)

۱ نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر پانچواں گیارہ، تو دس درہم واجب، اور زیادہ پانچواں ہو تو جو مقرر ہوا

و جب۔^(۲) (متون)

۲ دہی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد^۳ ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب

اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔ یوں اگر عورت کو طلاق یا نکاح کر لیا تو یہ مہر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہو جائیگا۔ ہاں اگر صاحب حق نے کل یا جز معاف کر دیا تو معاف ہو جائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا، اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پورا مہر ادا کر چکا تھا تو نصف تو عورت کا ہوا ہی اور نصف شوہر کو واپس ملے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی نے واپسی کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شوہر کا کوئی تصرف اس میں نافذ نہ ہوگا، مثلاً اس کو بیچنا، بیہ کرنا^۴، تصدق کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔

۳ اور اگر وہ مہر غلام ہے تو شوہر اس کو آزاد نہیں کر سکتا اور قاضی کے حکم سے پیشتر^۵ عورت اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتی ہے مگر بعد حکم قاضی اس کی آدمی قیمت دینی ہوگی اور اگر مہر میں زیادتی ہو، مثلاً گائے، بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں تھا، اس کے بچہ ہوا یا درخت تھا، اس میں پھل آئے یا کپڑا تھا، رنگا گیا یا مکان تھا، اس میں کچھ نئی تعمیر ہوئی یا غلام تھا، اس نے کچھ کیا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اس مہر میں زیادتی^۶ متولد ہے، اس کے نصف کی عورت، لک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ کل زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔^۷ (در مختار، رد المحتار)

۴ جو چیز ماں محتوم نہیں وہ مہر نہیں ہو سکتی اور مہر مثل واجب ہوگا، مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال

بھر تک خدمت کرے گا یا یہ کہ اسے قرآن مجید یا علم دین پڑھا دے گا یا حج و عمرہ کرا دے گا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت

۱ الفتاویٰ الہدیہ، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۰۳، وغیرہ

۲ الدر المختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۲

۳ یعنی لازم۔ ۴ تصدق۔ ۵ پہلے۔

۶ زیادت دو قسم ہے متولدہ اور غیر متولدہ اور ہر ایک کی دو قسم متعلقہ و منفصلہ، متولدہ متعلقہ مثلاً درخت کے پھل جبکہ درخت میں لگے ہوں۔

متولدہ منفصلہ مثلاً جانور کا بچہ یا ٹوٹے ہوئے پھل۔ غیر متولدہ متعلقہ جیسے کپڑے کو رنگنا یا مکان میں تعمیر۔ غیر متولدہ منفصلہ جیسے غلام نے کچھ کیا اور ہر ایک عورت کے قبضہ سے پیشتر ہے یا بعد تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوں اور تصنیف صرف زیادت متولدہ قبل القبض کی ہے باقی کی نہیں (رد المحتار) ۱۲ منہ

(۷) رد المحتار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۷۔

۷ الدر المختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۳-۲۲۷

سے ہوا اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے تو ان سب صورتوں میں مہر مثل واجب ہوگا۔^(۱) (عالمگیری، در مختار)

فقہ ۳ اگر شوہر غلام ہے اور ایک مدت معینہ تک عورت کی خدمت کرنا مہر ٹھہرا اور مالک نے اس کی اجازت بھی دے دی ہو تو صحیح ہے ورنہ عقد صحیح نہیں۔ آزاد شخص عورت کے مولیٰ یا ولی کی خدمت کرے گا یا شوہر کا غلام یا اس کی باندی عورت کی خدمت کرے گی تو یہ مہر صحیح ہے۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

فقہ ۵ اگر مہر میں کسی دوسرے آزاد شخص کا خدمت کرنا ٹھہر تو اگر نہ اس کی اجازت سے، یا اس نے اس نے جائز رکھا تو اس خدمت کی قیمت مہر ہے اور اگر اس کے حکم سے ہو اور خدمت وہ ہے جس میں عورت کے پاس رہنا سہنا ہوتا ہے تو واجب ہے کہ خدمت نہ لے بلکہ اس کی قیمت لے اور اگر وہ خدمت ایسی نہیں تو خدمت لے سکتی ہے اور اگر خدمت کی نوعیت معین نہیں تو اگر اس قسم کی لے گی تو وہ حکم ہے اور اس قسم کی تو یہ۔^(۳) (فتح القدیر)

فقہ ۶ شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہر مثل واجب ہوگا۔^(۴) (در مختار)

فقہ ۷ کسی شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے نکاح کیا بعوض اس غلام کے، حاکم نکہ وہ آزاد تھا یا منکک کی طرف اشارہ کر کے کہا بعوض اس سر کے اور وہ شراب ہے تو مہر مثل واجب ہے۔ یوہیں اگر کپڑے یا جانور یا مکان کے عوض کہا اور جنس نہیں بیان کی یعنی یہ نہیں کہا کہ فلاں قسم کا کپڑا یا فلاں جانور تو مہر مثل واجب ہے۔^(۵) (در مختار)

فقہ ۸ نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بد مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوت صحیح ہو گئی یا دونوں سے کوئی مر گیا تو مہر مثل واجب ہے بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پایا ہو۔ اگر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے۔ یوہیں اگر قاضی نے مقرر کر دیا تو جو مقرر کر دیا وہ ہے ورنہ دونوں صورتوں میں مہر جس چیز سے مؤکد ہوتا ہے، مؤکد ہو جائے گا اور مؤکد نہ ہو بلکہ خلوت صحیح سے پہلے طلاق ہو گئی، تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑ، کپڑا واجب ہے یعنی کرت،

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴

و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۹-۲۳۲

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۹، وغیرہ

③ "فتح القدیر"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۳، ص ۲۲۳، ۲۲۴

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۸

⑤ "المراجع السابق" ص ۲۳۳

پا جامہ، دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے مگر شوہر مہر اور ایسا جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو اگر شوہر محتاج ہو اگر مرد عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجہ کا ہو اور دونوں محتاج ہوں تو معمولی درہم کا مہر ہو ایک مالدار ہو ایک محتاج تو درمیانی۔¹ (جوہرہ فیروہ، در مختار، عالمگیری)

قانون ۹ جوڑا دینا اس وقت واجب ہے جب فرقت² زوج کی جانب سے ہو، مثل طلاق، ایلا، لعن، نامرد ہونا، شوہر کا مرتد ہونا، عورت کی ماں یا لڑکی کو شہوت کے ساتھ بوسہ دینا اور اگر فرقت جانب زوجہ سے ہو تو واجب نہیں، مثل عورت کا مرتد ہو جانا یا شوہر کے لڑکے کو شہوت بوسہ دینا، سوت³ کو دودھ پلا دینا، بوسہ یا آزادی کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنا۔
یہ ہیں اگر زوجہ کینز تھی، شوہر نے یا اس کے وکیل نے مولیٰ سے خرید لی تو اب وہ جوڑا ساقط ہو گیا اور اگر مولیٰ نے کسی اور کے ہاتھ بیچی، اس سے خریدی تو واجب ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

قانون ۱۰ جوڑے کی جگہ مگر قیمت دیدے، تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی۔^(۵) (عالمگیری)
قانون ۱۱ جس عورت کا مہر معین ہے اور خلوت سے پہلے سے طلاق دے دی گئی، اسے جوڑ دینا مستحب بھی نہیں اور دغوں کے بعد طلاق ہوئی تو مہر معین ہو یا نہ ہو جوڑا دینا مستحب ہے۔^(۶) (در مختار)

قانون ۱۲ مہر مقرر ہو چکا تھا، بعد میں شوہر یا اس کے ولی نے کچھ مقدار بڑھادی، تو یہ مقدار بھی شوہر پر واجب ہوگئی بشرطیکہ اسی مجلس میں عورت نے یا ناپاخہ ہو تو اس کے ولی نے قبول کر لی ہو اور زیادتی کی مقدار معلوم ہو اور اگر زیادتی کی مقدار معین نہ کی ہو تو کچھ نہیں، مثلاً کہ میں نے تیرے مہر میں زیادتی کر دی اور یہ نہ بتایا کہ کتنی، اس کے صحیح ہونے کے لیے گواہوں کی بھی حاجت نہیں۔ ہاں اگر شوہر انکار کر دے تو ثبوت کے لیے گواہ درکار ہوں گے، اگر عورت نے مہر معاف کر دیا یا جہہ کر دیا ہے جب بھی زیادتی ہو سکتی ہے۔⁷ (در مختار، رد المحتار)

قانون ۱۳ پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر یا مذہب پھر اعلیٰ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہو گئے اور اگر

① "الحوہرۃ السرد" کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱۷۔

② "المختار" کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۶۔

③ "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۴۔

④ "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۴۔

⑤ "المرجع المسبق"۔

⑥ "المختار" کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۶۔

⑦ "المختار" کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۶۔

محض احتیاجاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا اور اگر مہر ادا کر چکا تھا پھر عورت نے بہہ کر دیا پھر اس کے بعد شوہر نے اقرار کیا کہ اس کا مجھ پر تانا ہے تو یہ مقدار لازم ہوگئی، خواہ یہ اقرار بقصد زیادتی ہو یا نہیں۔^{۱۱} (درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۱۴ مہر مقرر شدہ پر شوہر نے اضافہ کیا مگر خلوت صحیح سے پہلے طلاق دی، تو اصل مہر کا نصف عورت پائے گی اس اضافہ کا بھی نصف پینا چاہیے تو نہیں ملے گا۔^{۱۲} (درمختار)

مسئلہ ۱۵ عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے نکار نہ کر دیا ہو۔^{۱۳} (درمختار) اور اگر وہ عورت نابالغ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا اور باغض ہے تو اس کی اجازت پر معافی مقبوض ہے۔^{۱۴} (ردالمحتار)

خلوت صحیحہ کس طرح ہوگی

مسئلہ ۱۶ خلوت صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو^{۱۵}۔ یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں: خسی، شرعی، طبعی۔

مانع خسی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر^{۱۶} کا اندیشہ صحیح ہو اور اس کی بیماری نہ ہو تو خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔

مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا ناپیدا ہو، یا اس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو، ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و مستور بچہ کے حکم میں ہیں مگر عقل پکھر رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔ مگر وہاں عورت کا گناہ ہے تو خلوت صحیحہ نہ ہوگی ورنہ مرد کا ہے اور نکلتا^{۱۷} ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔

مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی محرم ہو^{۱۸}، احرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ دا ہو یا نماز فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا

۱۔ الدرالمختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۸

و الفتاویٰ الخانیہ، کتاب النکاح، باب فی ذکر مسائل المہر، ج ۱، ص ۱۷۵۔

۲۔ الدرالمختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۹

۳۔ المرجع السابق

۴۔ ردالمحتار، کتاب النکاح، مطلب فی حط المہر الا براء، ج ۴، ص ۲۳۹

۵۔ یعنی جماع کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔ ۶۔ تکلیف۔

۷۔ کاٹنے والا۔ ۸۔ یعنی حالت احرام میں ہو۔

روزہ ہو یا نقلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا نفسی پایا جاتا ہے تو خلوتِ فاسدہ ہے۔^۱ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

۱۷۔ عورت مرد کے پاس تنہائی میں گئی مرد نے سے نہ پہچانا، تھوڑی دیر بظہر کر چلی آئی یا مرد عورت کے پاس گیا اور اسے نہیں پہچانا، جدا آیا تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی، لہذا اگر عورت خلوتِ صحیحہ کا دعویٰ کرے اور مرد یہ ہذر پیش کرے تو مانع یہ جائے گا اور اگر مرد نے پہچان لیا اور عورت نے نہ پہچانا تو خلوتِ صحیحہ ہوگئی۔^۲ (جوہرہ، تمہین)

۱۸۔ لڑکا جو اس قابل نہیں کہ صحبت کر سکے مگر اپنی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہا یا زوجہ اتنی چھوٹی لڑکی ہے کہ اس قابل نہیں اس کے ساتھ اس کا شوہر رہا تو دونوں صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی۔^۳ (عالمگیری)

۱۹۔ عورت کے اندم نہانی^۴ میں کوئی ایسی چیز پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وطی نہیں ہو سکتی، مثلاً وہاں گوشت آگیا یا مقام بخوبی بند ہوگئی یا غدد^۵ ہو گیا تو ان صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہیں ہو سکتی۔^۶ (درمختار)

۲۰۔ جس جگہ جماع ہو^۷ وہ جگہ اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی، مثلاً مسجد اگرچہ اندر سے بند ہو اور راستہ درمیان اور حمام میں جب کہ اس میں کوئی ہو یا اس کا دروازہ کھلا ہو اور اگر بند ہو تو ہو جائے گی اور جس چھت پر پردہ کی دیو ر نہ ہو یا ناٹ وغیرہ موٹی چیز کا پردہ نہ ہو یا ہے مگر تنہا ہے کہ اگر کوئی کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ لے تو اس پر بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر مکان ایسا ہے جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آجائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔^۸ (جوہرہ، درمختار)

۲۱۔ خیمہ میں ہو جائے گی۔ یوہیں باغ میں اگر دروازہ ہے اور وہ بند ہے تو ہو جائے گی، ورنہ نہیں اور محل، گراں

① "انفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۳۰۵، ۳۰۶

و "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۴۰-۲۴۵ وغیرہما

② "الجوہرۃ البیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱۹

و "نبیسی الحقائق"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۲، ص ۵۱۹

③ "انفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۳۰۵

④ شرمکاہ۔ ⑤ کلثمی۔

⑥ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۴۱

⑦ یعنی جس جگہ میاں اور بیوی جمع ہوئے۔

⑧ "الجوہرۃ البیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱۹

و "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۴۳

قابل ہے کہ اس میں صحبت ہو سکے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔^۱ (جوہرہ، عالمگیری)

۲۲ شوہر کا عضو تناسل کن ہوا ہے یا اعمین^۲ نکال پے گئے ہیں یا عمنین^۳ ہے یا خنثی^۴ ہے اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہو چکا تو ان سب میں خلوت صحیح ہو جائے گی۔^۵ (در مختار)

۲۳ خلوت صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا، جبکہ نکاح بھی صحیح ہو اور اگر نکاح فاسد ہے یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہے، مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کیا یا جو عورت کسی کی عدت میں ہے اس سے نکاح کیا یا چوتھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کیا یا حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا تو ان سب صورتوں میں فقط خلوت سے واجب نہیں بلکہ اگر وطی ہوئی تو مہر مثل واجب ہوگا اور مہر مقرر نہ تھا تو خلوت صحیحہ سے نکاح صحیح میں مہر مثل مؤکد ہو جائے گا۔

خلوت صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں:

طلاق دی تو عورت پر عدت واجب، بلکہ عدت میں نان و نفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے۔ بلکہ نکاح صحیح میں عدت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے صحیح ہو یا فاسدہ لبتہ نکاح فاسد ہو تو بغیر وطی کے عدت واجب نہیں۔ خلوت کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اور اس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہو سکتیں۔ اگر وہ آزاد ہے تو اس کی عدت میں باندی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اور اس عورت کو جس سے خلوت صحیح ہوئی اس زمانہ میں طلاق دے جو موطوءہ کے طلاق کا زمانہ ہے۔ اور عدت میں سے طلاق ہائے دے سکتا ہے مگر اس سے رجعت نہیں کر سکتا، نہ طلاق رجعی دینے کے بعد فقط خلوت صحیحہ سے رجعت ہو سکتی ہے۔ اور اس کی عدت کے زمانہ میں شوہر مر گیا تو وراثت نہ ہوگی۔ خلوت سے جب ہر مؤکد ہو چکا تو اب سا قنہ ہوگا اگرچہ جدائی عورت کی جانب سے ہو۔^۶ (جوہرہ، عالمگیری، در مختار وغیرہ)

۲۴ اگر میاں بی بی میں تفریق ہوگئی مرد کہتا ہے کہ خلوت صحیحہ نہ ہوئی، عورت کہتی ہے ہوگئی تو عورت کا قول معتبر ہے

۱۔ "الحوہرۃ السیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱۹۔

۲۔ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، ج ۱، ص ۳۰۵۔

۳۔ خبی (قوٹے)۔ ۴۔ یعنی نامرد۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۴۶۔

۶۔ "الحوہرۃ السیرۃ"، کتاب النکاح، ص ۱۹۔

۷۔ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، ج ۱، ص ۳۰۶۔

۸۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۶۶ وغیرہا۔

اور اگر خلوت ہوئی مگر عورت مرد کے قابو میں نہ آئی، مگر کو آری ہے مہر پورا واجب ہو جائے گا اور شیب ہے تو مہر مؤکد نہ ہوا۔^۱ (درمختار)

۲۵ جو رقم مہر کی مقرر ہوئی وہ شوہر نے عورت کو دے دی، عورت نے قبضہ کرنے کے بعد شوہر کو ہبہ کر دی ورنہ دہی کے حلاق ہوئی تو شوہر نصف اس رقم کا عورت سے اور وصول کرے گا اور اگر بغیر قبضہ کے کل کو ہبہ کر دیا صرف نصف پر قبضہ کیا اور کل کو ہبہ کر دیا یا نصف باقی کو تو اب کچھ نہیں لے سکتا۔ یو ہیں مگر مہر اسباب^۲ تھا قبضہ کرنے کے بعد یا بغیر قبضہ ہبہ کر دے تو بہر صورت کچھ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر قبضہ کرنے کے بعد سے عیب دار کر دیا اور عیب بھی بہت ہے اس کے بعد ہبہ کیا، تو جس دن قبضہ کیا اس دن اس چیز کی جو قیمت تھی اس کا نصف شوہر وصول کرے گا اور اگر عورت نے شوہر کے ہاتھ وہ چیز بچ ڈالی جب بھی نصف قیمت لے گا۔^۳ (درمختار، رد المحتار)

۲۶ خلوت سے پہلے زن و شوہر میں ایک نے دوسرے کو یا کسی دوسرے نے ان میں سے کسی کو مار ڈالا یا شوہر نے خودکشی کر لی یا زوجہ حرتہ نے خودکشی کر لی تو مہر پورا واجب ہوگا اور اگر زوجہ باندی تھی، اس نے خودکشی کر لی تو نہیں۔ یو ہیں اگر اس کے مولیٰ نے جو عاقل باخ ہے اس کنیز کو مار ڈالا تو مہر ساقط ہو جائے گا ورنہ اگر نابالغ یا مجنون تھا تو ساقط نہ ہوا۔^۴ (عالمگیری)

مہر مثل کا بیان

۲۷ عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اس کے لیے مہر مثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہ کا مہر۔ اس کی ماں کا مہر اس کے لیے مہر مثل نہیں جبکہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اس کی ماں اسی خاندان کی ہو، مثلاً اس کے باپ کی چچا ز و بہن ہے تو اس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہے وہ کن امور میں اس جیسی ہوان کی تفصیل یہ ہے:

عمر، جمل، مال میں مشابہ ہو، دونوں ایک شہر میں ہوں، ایک زمانہ ہو، عقل و تمیز و دیانت و پارسائی و علم و ادب میں یکساں ہوں، دونوں کو آری ہوں یا دونوں شیب، والد^۵ ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں کہ ان چیزوں کے ختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے، مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے، بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اس کا اعتبار نہیں، مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا

① الدر المختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۵۶۔

② یعنی سارو سامان۔

③ الدر المختار و رد المحتار، کتاب النکاح، باب المہر، مطلب فی احکام المعوۃ، ج ۴، ص ۲۵۴۔

④ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۶۔

اس وقت جس حیثیت کی تھی، دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہوگئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۸ اگر اس خاندان میں کوئی ایسی عورت نہ ہو، جس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو اس کے خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اس جیسی ہو، اس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہوگا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ مہر مثل کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہان عادل چاہیے، جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ ہزار روپے کا مہر باندھا گیا اس شرط پر کہ اس شہر سے عورت کو نہیں لے جائے گا یا اس کے ہوتے ہوئے دوسرے نکاح نہ کرے گا تو اگر شرط پوری کی تو وہ ہزار مہر کے ہیں اور اگر پوری نہ کی بلکہ اسے یہاں سے لے گیا یا اس کی موجودگی میں دوسرے نکاح کر لیا تو مہر مثل ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ یہاں رکھے تو ایک ہزار مہر اور باہر لے جائے تو دو ہزار۔ اور یہیں رکھا تو وہی ایک ہزار ہیں اور باہر لے گیا تو مہر مثل واجب مگر مہر مثل اگر دو ہزار سے زیادہ ہے تو دو ہزار پائے گی زیادہ نہیں۔ اور اگر مہر مثل ایک ہزار سے کم ہے تو پورے ایک ہزار لے گی کم نہیں اور اگر دخول سے پہلے طلاق ہوئی تو بہر صورت جو مقرر ہوا اس کا نصف لے گی یعنی یہاں رکھا تو پانسوا اور باہر لے گیا تو ایک ہزار۔

یو ہیں، مگر کوآری اور شب میں دو ہزار اور ایک ہزار کی تفریق تھی تو شب میں ایک ہزار مہر رہے گا اور کوآری ثابت ہوئی تو مہر مثل۔ یہ شرط ہے کہ خوبصورت ہے تو دو ہزار و بد صورت ہے تو ایک ہزار تو اگر خوبصورت ہے، دو ہزار لے گی و بد صورت ہے تو ایک ہزار اس صورت میں مہر مثل نہیں۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱ نکاح فاسد میں جب تک وطی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوت صحیحہ کافی نہیں اور وطی ہوگئی تو مہر مثل واجب ہے، جو مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے، ورنہ نکاح فاسد کا حکم یہ ہے کہ ان میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر خود فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہوگئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عذرت واجب ہے جبکہ وطی ہو چکی ہو مگر موت میں بھی عذرت وہی تین حیض ہے، چار مہینے دس دن نہیں۔^(۵) (در مختار)

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۷۳-۲۷۶

② "الغای الہندیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر بالعقل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۶

③ - المرجع السابق، ص ۳۰۶

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۵۵-۲۵۷، وغیرہ

⑤ - المرجع السابق، ص ۲۶۶-۲۶۸

مسئلہ ۳۲ نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت ہے، اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے، مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا، یا چلی جا، یا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے اور فقط جانا، آنا، چھوڑنے سے متارکہ نہ ہوگا، جب تک زبان سے نہ کہے اور لفظ طلاق سے بھی متارکہ ہو جائے گا مگر اس طلاق سے یہ نہ ہوگا کہ اگر پھر اس سے نکاح صحیح کرے، تو تین طلاق کا مالک نہ رہے بلکہ نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اسے اختیار رہے گا۔ نکاح سے نکار کر بیٹھا متارکہ نہیں اور اگرچہ تفریق وغیرہ میں اس کا وہاں ہونا ضرور نہیں مگر کسی کا جاننا ضروری ہے اگر کسی نے نہ جانا تو عدت پوری نہ ہوگی۔^۱ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳ نکاح فاسد میں نفقہ و جب نہیں، اگر نفقہ پر مصاحبت ہوئی جب بھی نہیں۔^۲ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ آزاد مرد نے کنیز سے نکاح کر کے پھر اپنی عورت کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہو گیا ورنہ غلام ماذون نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نہیں۔^۳ (عالمگیری)

مہر قسمی کی صورتیں

مسئلہ ۳۵ مہر قسمی تین قسم کا ہے:

اؤں مجہول الخس و الوصف، مثلاً کپڑا یا چوپایہ یا مکان یا باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا اس سال باغ میں جتنے پھل آئیں گے، ان سب میں مہر مثل واجب ہے۔
دوم معلوم الخس مجہول الوصف، مثلاً غلام یا گھوڑا یا گائے یا بکری ان سب میں متوسط درجہ کا واجب ہے یا اس کی قیمت۔
سوم جنس، وصف دونوں معلوم ہوں تو جو کچھ وہی واجب ہے۔^۴ (عالمگیری وغیرہ)

مہر کی ضمانت

مسئلہ ۳۶ عورت کا ولی اس کے مہر کا ضامن ہو سکتا ہے، اگرچہ ناپا ملہ ہو اگرچہ خود ولی نے نکاح پڑھوایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو۔ اگر مرض الموت میں ہے تو دوسورتیں ہیں، وہ عورت اس کی وارث ہے تو کفالت صحیح نہیں ورنہ وارث نہ ہو تو اپنے تہائی مال میں کفالت کر سکتا ہے۔ یوہیں شوہر کا ولی بھی مہر کا ضامن ہو سکتا ہے اور اس میں بھی وہی

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثامن فی النکاح الفاسد و احکامہ، ج ۱، ص ۳۳۰

۲ "الفرانحختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب المہر، مطلب فی النکاح الفاسد، ج ۴، ص ۲۶۹

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثامن فی النکاح الفاسد و احکامہ، ج ۱، ص ۳۳۰

۴ "المرجع السابق،

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۳۰۹، وغیرہ

شرط ہے اور وہی صورتیں ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کا ولی یا فضولی اُسی مجلس میں قبول بھی کر لے، ورنہ کفالت صحیح نہ ہوگی اور عورت پانچہ ہو تو جس سے چاہے مطالبہ کرے شوہر سے یا ضامن سے، اگر ضامن سے مطالبہ کیا اور اس نے دیدیا تو ضامن شوہر سے وصول کرے اگر اُس کے حکم سے ضمانت کی ہو اور اگر بطور خود ضامن ہو گیا تو نہیں لے سکتا ورنہ شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو اس سے مطالبہ نہیں کر سکتی اور اگر شوہر نابالغ کے باپ نے کفالت کی اور مہر دے دیا تو بیٹے سے نہیں وصول کر سکتا۔ ہاں اگر ضامن ہونے کے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ وصول کرے گا تو اب لے سکتا ہے۔^۱ (عالمگیری، در مختار)

۳۷۔ زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے دو ہزار مہر پر کیا۔ یوں کہ ہزار میں دوں گا ورنہ ہزار عمرو پر اور عمرو نے قبول بھی کر لیا تو دونوں ہزار عمرو پر ہیں اور زید ہزار کا ضامن قرار دیا جائے گا۔ اگر عورت نے اپنے باپ زید سے لے لیے تو زید عمرو سے وصول کرے اور اگر عورت نے زید کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں سے ہزار لے لیے تو زید کے ورثہ عمرو سے وصول کریں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

۳۸۔ شوہر کے باپ کے کہنے سے کسی اجنبی نے ضمانت کر لی پھر اور کرنے سے پہلے باپ مر گیا تو عورت کو اختیار ہے شوہر سے یا اس کے باپ کے ترکہ سے، اگر ترکہ سے یا تو باقی ورثہ شوہر سے وصول کریں۔^۳ (عالمگیری)

۳۹۔ نکاح کے مکمل ہونے پر مہر کی ضمانت کرنی، اگر شوہر کے حکم سے ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔^۴ (عالمگیری)

۴۰۔ شوہر نابالغ محتاج ہے تو اس کے باپ سے مہر کا مطالبہ نہیں ہو سکتا، ورنہ اگر مالدار ہے تو یہ مطالبہ ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے مال سے مہر ادا کر دے، یہ نہیں کہ اپنے مال سے ادا کرے۔^۵ (در مختار)

۴۱۔ باپ نے بیٹے کا مہر ادا کر دیا اور ضامن نہ تھا تو اگر دیتے وقت گواہ بنائے کہ واپس لے لے گا تو لے سکتا ہے، ورنہ نہیں۔^۶ (رد مختار)

مہر کی قسمیں

۴۲۔ مہر تین قسم ہے

- ۱۔ "التأوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الرابع عشر، ج ۱، ص ۲۲۶ و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۷۹۔
- ۲۔ "التأوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الرابع عشر، ج ۱، ص ۲۲۶۔
- ۳۔ المرجع السابق، ص ۳۲۶۔ ۴۔ المرجع السابق، ص ۳۲۷۔
- ۵۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۸۰۔
- ۶۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، مطلب: فی ضمان الوالی المہر، ج ۴، ص ۲۸۱۔

ہے تو لے جاسکتا ہے اور شوہر یہ چاہے کہ جو دیا ہے واپس کر لے، تو واپس نہیں لے سکتا۔^۱ (عالمگیری)

۳۵ نابالغ کی رخصت ہو چکی مگر مہر معجل وصول نہیں ہوا ہے، تو اس کا ولی روک سکتا ہے اور شوہر کچھ نہیں کر سکتا جب تک مہر معجل دانہ کرے۔^۲ (عالمگیری)

۳۶ باپ اگر لڑکی کا مہر شوہر سے وصول کرنا چاہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ لڑکی بھی وہاں حاضر ہو، پھر اگر شوہر لڑکی کے باپ سے رخصت کے لیے کہے اور لڑکی اپنے باپ کے گھر موجود ہو تو رخصت کر دے اور اگر وہاں نہ ہو اور بھیجنے پر بھی تہ رت نہ ہو تو مہر پر قبضہ کرنے کا بھی اسے حق نہیں، اگر شوہر مہر دینے پر تیار ہے مگر یہ کہتا ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی کو نہیں دے گا خود لے گا تو قاضی حکم دے گا کہ لڑکی کا باپ ضامن دے کہ مہر لڑکی کے پاس پہنچ جائے گا اور شوہر کو حکم دے گا مہر ادا کر دے۔^۳ (عالمگیری)

۳۷ مہر مؤجل یعنی میعاد کی تھا اور میعاد پوری ہو گئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا بعض معجل تھا، بعض میعاد کی اور میعاد پوری ہو گئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے۔^۴ (عالمگیری، درمختار)

۳۸ اگر مہر مؤجل (جس کی میعاد موت یا طلاق تھی) یا مطلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوئی تو اب یہ بھی معجل ہو جائے گا یعنی فی الحال مطالبہ کر سکتی ہے، اگرچہ طلاق رجعی ہو مگر رجعی میں رجوع کے بعد مہر مؤجل ہو گیا^۵ اور اگر مہر منجم ہے یعنی قسط بقتط وصول کرے گی اور طلاق ہوئی تو اب بھی قسط ہی کے ساتھ لے گی۔^۶ (عالمگیری، درمختار)

۳۹ مہر معجل لینے کے لیے عورت اگر وٹلی سے نکار کرے تو اس کی وجہ سے نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اس صورت میں بڑا اجازت شوہر کے گھر سے باہر بلکہ سفر میں بھی جاسکتی ہے جبکہ ضرورت سے ہو ورنہ اپنے میکے والوں سے ملنے کے لیے بھی بڑا اجازت جاسکتی ہے اور جب مہر وصول کر لیا تو بڑا اجازت نہیں جاسکتی مگر صرف ماں باپ کی ملاقات کو ہر ہفتہ میں ایک بار دن بھر کے لیے جاسکتی ہے اور محارم^۷ کے یہاں ماں بھر میں ایک بار ورنہ محارم کے سوا اور رشتہ داروں یا غیروں کے

① "المنہاج فی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الحادی عشر، ج ۱، ص ۳۱۷

② المرجع السابق۔ ③ المرجع السابق، ص ۳۱۷ و ۳۱۸۔

④ "المنہاج فی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الحادی عشر، ج ۱، ص ۳۱۸

⑤ و "المصنف"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۸۳

⑥ بہر شریعت کے تمام تنوع میں یہاں عورت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ عالمگیری اور درمختار میں ہے کہ "رجوع کے بعد مہر مؤجل نہیں ہوگا"۔ علیہ

⑦ "المنہاج فی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الحادی عشر، ج ۱، ص ۲۸۳

⑧ و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب المہر، مطلب فی مع الرجوع، نفسا لفصل المہر، ج ۴، ص ۲۸۴

⑨ وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

یہاں مٹی یا شدی کی کسی تقریب میں نہیں جاسکتی، نہ شوہر ان موقعوں پر جانے کی اجازت دے، اگر اجازت دی تو دونوں گنہگار ہوئے۔^(۱) (درمختار)

مہر میں اختلاف کی صورتیں

مہر میں اختلاف ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں

ایک یہ کہ نفس مہر میں اختلاف ہوا، ایک کہتا ہے مہر بندھا تھا، دوسرا کہتا ہے نکاح کے وقت مہر کا ذکر ہی نہ آیا تو جو کہتا ہے بندھا تھا، گواہ پیش کرے، نہ پیش کر سکے تو نکاح کرنے والے کو حلف دیا جائے کہ حلف^(۲) ٹھانے سے انکار کرے تو مدعی^(۳) کا دعویٰ ثابت اور حلف اٹھائے تو مہر مثل واجب ہوگا یعنی جبکہ نکاح باقی ہو یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور اگر خلوت سے پہلے طلاق ہوئی تو کپڑے کا جوڑا واجب ہوگا۔ اس کا حکم پیشتر بیان ہو چکا۔

دوسری صورت یہ کہ مقدار میں اختلاف ہو تو اگر مہر مثل اتنا ہے جتنی عورت بتاتی ہے یا زائد تو عورت کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے اور اگر مہر مثل شوہر کے کہنے کے مطابق ہے یا کم تو قسم کے ساتھ شوہر کی بات مانی جائے اور اگر کسی نے گواہ پیش کیے تو اس کا قول مانا جائے، مہر مثل کچھ بھی ہو تو اگر دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول مہر مثل کے خلاف ہے، اس کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مہر مثل دونوں دعویوں کے درمیان ہے، مثلاً زوج کا دعویٰ ایک ہزار کا ہے ورنہ عورت کا دو ہزار کا اور مہر مثل ڈیڑھ ہزار ہے تو دونوں کو قسم دیں گے جو قسم کھا جائے، اس کا قول معتبر ہے یا جو گواہ پیش کرے، اس کا قول مانا جائے اور اگر دونوں قسم کھا جائیں یا دونوں گواہ پیش کریں تو مہر مثل پر فیصد ہوگا۔

یہ تفصیل اس وقت ہے کہ نکاح باقی ہو ورنہ ہو چکا ہو۔ یوں اس صورت میں کہ دخول کے بعد طلاق دے دی ہو اور اگر قبل دخول طلاق دی ہو تو حتمہ مثل (یعنی جوڑا) جس کے قول کے موافق ہو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر حتمہ مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں پر حلف رکھیں جو حلف اٹھائے اس کی بات معتبر ہے اور دونوں اٹھالیں تو حتمہ مثل دیں گے ورنہ کوئی گواہ پیش کرے تو اس کا قول معتبر ہے اور دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول حتمہ مثل کے خلاف ہے وہ معتبر ہے اور اگر دونوں کا اتفاق ہو چکا ورنہ دونوں کے ورثہ میں اختلاف ہو تو مقدار میں زوج کے ورثہ کا قول مانا جائے اور نفس مہر میں اختلاف ہوا کہ مقرر ہو تھا یا نہیں تو مہر مثل پر فیصد کریں گے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

① اندر المختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۸۶

② قسم۔ ③ دعویٰ کرنے والا۔

④ اندر المختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۹۰، ۲۹۵ وغیرہ

۵۱ شوہر اگر کاہن نامہ^۱ لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے اور اگر مہر روپے کا باندھا گیا اور کاہن نامہ میں اشرفیوں لکھی گئیں تو شوہر پر روپے واجب ہیں مگر قاضی اشرفیوں دلوائے گا، جبکہ اسے علم نہ ہو کہ روپے کا مہر بندھا تھا۔^۲ (عالمگیری)

شوہر کا عورت کے یہاں کچھ بھیجنا

۵۲ شوہر نے کوئی چیز عورت کے یہاں بھیجی اگر یہ کہہ دیا کہ ہدیہ ہے تو اب نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہر میں تھی اور اگر کچھ نہ کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ مہر میں بھیجی اور عورت کہتی ہے کہ ہدیہ ہے اور وہ چیز کھانے کی قسم سے ہے، مثلاً روٹی، گوشت، حلو، مٹھائی وغیرہ تو عورت سے قسم لے کر اس کا قول مانا جائے اور اگر کھانے کی قسم سے نہیں یعنی باقی رہنے والی چیز ہو، مثلاً کپڑے، بکری، گھي، شہد وغیرہ تو شوہر کو حلف دیا جائے، قسم کھالے تو اس کی ہمت مانیں اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چیز از قسم مہر نہیں اور باقی ہے تو واپس دے اور پنا مہر وصول کرے۔^۳ (عالمگیری، در مختار)

۵۳ شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی اور عورت کے باپ نے شوہر کے یہاں کچھ بھیجا، شوہر کہتا ہے وہ چیز میں نے مہر میں بھیجی تھی تو قسم کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا اور عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ شے واپس کرے یا مہر میں محسوب کرے اور عورت کے باپ نے جو بھیجا تھا، اگر وہ شے ہلاک ہوگئی تو کچھ واپس نہیں لے سکتا اور موجود ہے تو وہ اس لے سکتا ہے۔^۴ (عالمگیری)

۵۴ جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر ورمیوے وغیرہ آئے، پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہو گئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دے دی تھی تو وہ پس نہیں لے سکتا، ورنہ واپس لے سکتا ہے۔^۵ (عالمگیری) تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً، مثلاً ہندوستان میں اس موقع پر ایسی چیزیں اسی لیے بھیجے ہیں کہ لڑکی دل اپنے کنبہ و رشتہ داروں میں ہائے گایہ چیزیں اس لیے نہیں ہوتیں کہ رکھ لے گا یا خود کھا جائے گا۔

۵۵ شوہر نے عورت کے یہاں عیدی بھیجی، پھر یہ کہتا ہے کہ وہ روپے مہر میں بھیجے تھے، اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔^۶ (عالمگیری)

۱... مہر نامہ، مہر کی تحریر۔

۲ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی عشر، ج ۱، ص ۳۲۲

۳ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی عشر، ج ۱، ص ۳۲۲

۴ "العتاوی المختار"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، ج ۱، ص ۲۹۷-۳۰۰

۵... شمار۔

۶ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی عشر، ج ۱، ص ۳۲۲

۷ المرجع السابق ۳۲۳

۵۶ عورت مرگئی، شوہر نے گائے، بکری وغیرہ کوئی جانور بھیجا کہ ذبح کر کے تیجہ میں کھلایا جائے اور اس کی قیمت نہیں بتائی تھی تو نہیں لے سکتا اور قیمت بتا دی تھی تو لے سکتا ہے، اور اگر اختلاف ہو وہ کہتا ہے کہ بتا دی تھی اور لڑکی وانا کہتا ہے کہ نہیں بتائی تھی تو اگر لڑکی والا قسم کھائے تو اس کی بات مان لی جائے گی۔^۱ (عالمگیری)

۵۷ کوئی عورت عدت میں تھی اسے خرچ دیتا رہا، اس امید پر کہ بعد عدت اس سے نکاح کرے گا اگر نکاح ہو گیا تو جو کچھ خرچ کیا ہے، واپس نہیں لے سکتا اور عورت نے نکاح سے انکار کر دیا تو جو اسے بطور تمسک دیا ہے، واپس لے سکتا ہے اور جو بطور ہاحہ دیا ہے، مثلاً اس کے یہاں کھانا کھاتی رہی تو یہ واپس نہیں لے سکتا۔^۲ (تنویر)

۵۸ لڑکی کو جو کچھ چیزیں دیئے ہیں وہ واپس نہیں لے سکتا ورنہ کو بھی اختیار نہیں جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو۔ یوں جو کچھ سامان نابالغ لڑکی کے لیے خریدا اگرچہ بھی نہ دیا ہو یا مرض الموت میں دیا، اس کی مالک بھی نہ لڑکی ہے۔^۳ (درمختار)

۵۹ لڑکی واپس لے کر نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ یہ ہو یعنی بغیر لیے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور وہ نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔^۴ (بحر وغیرہ) رخصت کے وقت جو کچھ بھیجے مگر بطور تمسک ہیں، جیسے ہندوستان میں عموماً رواج ہے کہ ڈال بری^۵ میں جوڑے بھیجے جاتے ہیں اور عرف بھی ہے کہ لڑکی کو مالک کر دیتے ہیں تو انھیں واپس نہیں لے سکتا اور تمسک^۶ نہ ہو تو لے سکتا ہے۔^۷ (عالمگیری)

۶۰ لڑکی کو جو چیز دیا پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے بطور عاریت^۸ دیا ہے اور لڑکی یا اس کے مرنے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ بطور تمسک دیا ہے تو اگر وہ چیز ایسی ہے کہ عموماً لوگ اسے چیز میں دیا کرتے ہیں تو لڑکی یا اس کے شوہر کا قول مانا جائے اور اگر عموماً یہ بات نہ ہو بلکہ عاریت و تمسک دونوں طرح دی جاتی ہو تو اس کے باپ یا ورثہ کا قول معتبر ہے۔^۹ (درمختار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، العنصر الثانی عشر، ج ۱، ص ۳۲۳

② "تنویر الأبصار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۱، ص ۳۰۲-۳۰۴

③ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۱، ص ۳۰۴

④ "المعراج"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۲، ص ۳۲۵، وغیرہ

⑤ شادی بیاہ کی ایک رسم۔ ⑥ مالک بنانا۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، العنصر السادس عشر، ج ۱، ص ۳۲۷

⑧ یعنی عاریت طور پر۔

⑨ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۱، ص ۳۰۵

نکاح میں مہر نہیں ہو سکتی، کافر کے نکاح میں بھی نہیں ہو سکتی سوا شراب و خنزیر کے کہ یہ کافر کے مہر میں ہو سکتے ہیں، مسلمان کے نہیں۔^(۱) (عامہ کتب)

کافر کا نکاح بغیر مہر کے ہوا یعنی مہر کا ذکر نہ آیا یا کہا کہ مہر نہیں دیا جائے گا یا مردار کا مہر یا نذرہ، ورنہ یہ ان کے مذہب میں جائز بھی ہو یعنی ان صورتوں میں اس کے یہاں مہر مثل کا حکم نہ دیا جاتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو مہر نہ ملے گا اگرچہ وہ طہی ہو چکی ہو یا قبل طہی طلاق ہو گئی ہو یا شوہر مر گیا ہو اگرچہ وہ دونوں اب مسلمان ہو گئے یا مسلمانوں کے پاس اس کا مقدمہ پیش کیا ہو، اس باقی احکام نکاح ثابت ہوں گے، مثلاً وجوب نفقہ، وقوع طلاق، عدت، نسب، خیار، ہوغ وغیرہ وغیرہ۔^(۲) (در مختار)

نابالغ نے بغیر اجازت ولی نکاح کیا اور وہ بھی کر لی پھر ولی نے رد کر دیا تو مہر لازم نہیں۔^(۳) (خانہ)

نابالغہ کے باپ کو حق ہے کہ اپنی لڑکی کا مہر مقل شوہر سے طلب کرے ورنہ اگر لڑکی قابل جوارح ہے تو شوہر رخصت کر سکتا ہے ورنہ اس کے لیے کسی سن کی تخصیص نہیں اور اگر اس قابل نہیں اگرچہ نابالغہ ہو تو رخصت پر جبر نہیں کیا جاسکتا۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مکاتیب

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَفِمْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ مُخَضَّنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَوْنٌ مِمَّا كَانَتْ آيَاتُ لَكُمْ مِنْ قَبْلِكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَكْفِيكُمْ عَنْ بَعْضِ بَعْضُكُمْ قَدْ بَدَأَ فِيكُمْ خَوْفٌ بِذِي هَيْبَةٍ وَأَتَوْهُنَّ جُورًا هُنَّ بِالْبَعْرِ وَفٍ^(۶)

اور تم میں قدرت نہ ہونے کے سبب جس کے نکاح میں آزاد عورتیں مسلمان نہ ہوں تو اس سے نکاح کرے، جس کو

۱۔ "الغوازی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر بالفعل الخامس عشر، ج ۱، ص ۳۶۷

۲۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۳۰۹

۳۔ "الغوازی المعانی"، کتاب النکاح، فصل فی النکاح علی الشرط، ج ۱، ص ۱۶۰

۴۔ عمیر۔

۵۔ "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب النکاح، باب المہر، مطلب فی لابی الصغیرۃ المعانیۃ بالمہر، ج ۴، ص ۳۱۶

۶۔ پ ۵، النساء، ۲۵

تمہارے ہاتھ، لگ ہیں، ایمان دانی باندیاں اور اللہ (عزوجل) تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے، تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انھیں دو۔

۱ امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو غلام بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کرے، وہ زانی ہے۔“^۱

۲ ابو داؤد و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ کے نکاح کیا، تو اس کا نکاح باطل ہے۔“^۲

۳ امام شافعی و بیہقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے فرمایا: ”غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے، زیادہ نہیں۔“^(۳)

۱ لوٹری غلام نے اگر خود نکاح کر لیا یا ان کا نکاح کسی اور نے کر دیا تو یہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جائز کر دے گا نافذ ہو جائے گا، رد کر دے گا باطل ہو جائے گا، پھر گر وہ بھی ہو چکی اور مولیٰ نے رد کر دیا تو جب تک آزاد نہ ہو لوٹری اپنا مہر طلب نہیں کر سکتی، نہ غلام سے مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر وہی نہ ہوئی جب تو مہر واجب ہی نہ ہوا۔^۴ (در مختار، رد مختار) یہاں مولیٰ سے مراد وہ ہے جسے اس کے نکاح کی ولایت حاصل ہو، مثلاً، لک ناپسند ہو تو اس کا باپ یا دادا یا قاضی یا دمی اور لوٹری، غلام سے مرد عام ہیں، عتد، مکاتب، مازون، م وند یا وہ جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا سب کو شامل ہے۔^(۵) (در مختار، رد المختار)

۲ مکاتب اپنی لوٹری کا نکاح اپنے اذن سے کر سکتا ہے اور اپنا یا اپنے غلام کا نہیں کر سکتا اور مازون غلام، لوٹری کا بھی نہیں کر سکتا۔^۶ (رد المختار)

۳ مولیٰ کی اجازت سے غلام نے نکاح کیا تو مہر و نفقہ خود غلام پر واجب ہے، مولیٰ پر نہیں اور مرگیا تو مہر و نفقہ

۱ "جامع الترمذی" باب النکاح باب ما جاء فی نکاح العبد... إلخ، الحدیث: ۱۱۱۳، ج ۲، ص ۳۵۹.

۲ "مسند أبی داؤد"، کتاب النکاح، باب فی نکاح العبد... إلخ، الحدیث: ۷۹۰۷۹، ج ۲، ص ۳۲۱.

۳ "المسند الکبریٰ" تلبیہ فی، کتاب النکاح، باب نکاح العبد... إلخ، الحدیث: ۱۳۸۹۷، ج ۷، ص ۲۵۶.

۴ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۶.

۵ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۶.

۶ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۶.

دونوں ساقط اور غلام خاص مہر و نفقہ کے سبب بیچ ڈالا جائے گا اور بدبر مکاتب نہ بیچے جائیں بلکہ انھیں حکم دیا جائے کہ کما کر واکرتے رہیں۔ ہاں مکاتب اگر بدس کتابت سے عاجز ہو تو اب مکاتب نہ رہے گا اور مہر و نفقہ میں بیچا جائے گا اور غلام کی بیچ اس کا مولیٰ کرے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے سامنے قاضی بیچ کر دے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن داموں کو فروخت ہو رہا ہے، مولیٰ اپنے پاس سے اتنے دام دیدے اور فروخت نہ ہونے دے۔^۱ (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۳ مہر میں فروخت ہوا مگر وہ دام اٹائے مہر کے لیے کافی نہ ہوں تو اب دوبارہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ بقیہ مہر بعد آزادی طلب کر سکتی ہے اور اگر خود اسی عورت کے ہاتھ بیچ گیا تو بقیہ مہر ساقط ہو گیا اور نفقہ میں بیچا گیا اور ان داموں سے نفقہ ادا نہ ہو تو باقی بعد حق^۲ لے سکتی ہے اور بیچ کے بعد پھر، ورنفقہ^۳ واجب ہوا تو دوبارہ بیچ ہو، اس میں بھی اگر کچھ باقی رہا تو بعد آزادی۔ یوں ہر جدید نفقہ میں بیچ ہو سکتی ہے اور بقیہ میں نہیں۔^۴ (در مختار)

مسئلہ ۵ کسی نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا تو اس صحیح یہ ہے کہ مہر واجب ہی نہ ہو یعنی جب کنیر ماؤ نہ^۵، مدیونہ^۶ نہ ہو، ورنہ مہر میں بیچا جائے گا۔^۷ (در مختار)

مسئلہ ۶ غلام کا نکاح اس کے مولیٰ نے کر دیا پھر فروخت کر ڈالا، تو مہر غلام کی گردن سے وابستہ ہے یعنی عورت جب چاہے اسے فروخت کر کر مہر وصول کرے و عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ پہلی بیچ فصیح کر دے۔^۸ (در مختار)

مسئلہ ۷ مولیٰ کو اپنے غلام اور لونڈی پر جبری دامت ہے یعنی جس سے چاہے نکاح کر دے، ان کو منع کا کوئی حق نہیں مگر مکاتب و مکاتبہ کا نکاح بغیر اجازت نہیں کر سکتا اگرچہ ناہنج ہوں کر دے گا تو ان کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر نا بالغ مکاتب و مکاتبہ نے بدل کتابت ادا کر دیا اور آزاد ہو گئے تو اب مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جبکہ ورنکوئی عصبہ نہ ہو کہ یہ بوجہ نا بالغی اجازت کے اہل نہیں اور اگر بدس کتابت داکرنے سے عاجز ہوئے تو مکاتب غلام کا نکاح اجازت مولیٰ پر موقوف ہے اور مکاتبہ کا باطل۔^۹ (عالمگیری)

① "المرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۶

② یعنی آزادی کے بعد۔ ③ کھانے، پینے وغیرہ کے اخراجات۔

④ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۸-۳۲۰

⑤ خرید و فروخت کے معاملے میں اجازت یافتہ۔ ⑥ مقررہ۔

⑦ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۹

⑧ المرجع السابق، ص ۳۲۰

⑨ "الفہوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۱، ۳۳۲

۸ غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا، اب مولیٰ سے اجازت مانگی اس نے کہا طلاق رجعی دیدے تو اجازت ہوگی اور پہلا نکاح صحیح ہو گیا اور کہا طلاق دیدے یا اسے عیحدہ کر دے تو یہ اجازت نہیں بلکہ پہلا نکاح رد ہو گیا۔^۱ (در مختار)

۹ مولیٰ سے نکاح کی اجازت لی اور نکاح فاسد کیا تو اجازت ختم ہو گئی یعنی پھر نکاح صحیح کرنا چاہے تو دوبارہ اجازت ملے گی اور نکاح فاسد میں وٹ کر لی ہے تو مہر غلام پر واجب یعنی غلام مہر میں بیچا جاسکتا ہے اور اگر اجازت دینے میں مولیٰ نے نکاح صحیح کی نیت کی تھی تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور نکاح فاسد کی اجازت دی تو یہی نکاح صحیح کی بھی اجازت ہے بخلاف وکیل کہ اس نے اگر پہلی صورت میں نکاح فاسد کر دیا، تو بھی وکالت ختم نہ ہوئی دوبارہ صحیح نکاح کر سکتا ہے اور اگر اسے نکاح فاسد کا وکیل بنایا ہے تو نکاح صحیح کا وکیل نہیں۔^۲ (در مختار)

۱۰ غلام کو نکاح کی اجازت دی تھی، اس نے ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا تو کسی کا نہ ہوا۔ ہاں اگر اجازت اسے غفلتوں سے دی جن سے تعیم^۳ بھی جاتی ہے تو ہو جائے گا۔^۴ (عالمگیری)

۱۱ کسی نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مکاتب سے کر دیا پھر مر گیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ ہاں اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز یا تو اب فاسد ہو جائے گا کہ لڑکی اسکی مالک نہ ہوگی۔^۵ (در مختار)

۱۲ مکاتب یا مکاتبہ نے نکاح کیا اور مولیٰ مر گیا تو وارث کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا۔^۶ (عالمگیری)

۱۳ لونی کا نکاح ہوا تو جو کچھ مہر ہے مولیٰ کو ملے گا، خواہ عقد سے مہر واجب ہوا ہو یا دخول سے، مثلاً نکاح فاسد کہ اس میں نفس نکاح سے مہر واجب نہیں ہوتا مگر مکاتبہ یا جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے، کہ ان کا مہر انھیں کو ملے گا مولیٰ کو نہیں۔ کینیز کا نکاح کر دیا تھا پھر زکر دیا اب اس کے شوہر نے مہر میں کچھ اضافہ کیا تو یہ بھی مولیٰ ہی کو ملے گا۔^۷ (عالمگیری)

۱۴ بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا، اور اجازت سے پہلے طلاق دے دی تو اگرچہ یہ طلاق نہیں مگر اب مولیٰ کی اجازت سے بھی جائز نہ ہوگا۔^۸ (عالمگیری)

① الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۶۱

② المرجع السابق، ص ۳۲۳-۳۲۵۔ ③ یعنی عام اجازت۔

④ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۲

⑤ الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۲۶۔

⑥ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۳

⑦ المرجع السابق، ص ۳۳۲۔ ⑧ المرجع السابق، ص ۳۳۲

۱۵ کثیر نے بغیر اذن ^۱ نکاح کیا تھا اور مولیٰ ^۲ نے اسے بیچ ڈالا اور وہی ہو چکی ہے تو مشتری ^۱ کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا، ورنہ نہیں اور اگر مشتری ایسا شخص ہو کہ اس کثیر سے وہی اس کے لیے حلال نہ ہو تو، اگرچہ وہی نہ ہوئی ہو اجازت دے سکتا ہے۔ یوں غلام نے بغیر اذن نکاح کیا تھا، مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور مشتری نے جائز کر دیا یا مولیٰ مر گیا اور وارث نے جائز کر دیا ہو گیا اور آزاد کر دیا گیا تو خود صحیح ہو گیا، اجازت کی حاجت ہی نہ رہی۔ ^(۴) (عالمگیری)

۱۶ لوطی نے بغیر اجازت نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اجازت دے دی، تو مہر مولیٰ کو ملے گا اگرچہ اجازت کے بعد آزاد کر دیا ہو اگرچہ آزاد دی کے بعد صحبت ہوئی ہو اور اگر مولیٰ نے اجازت سے پہلے آزاد کر دیا اور وہ باغیہ ہے تو نکاح جائز ہو گیا پھر اگر آزادی سے پہلے وہی ہو چکی ہے تو مہر مولیٰ کو ملے گا ورنہ لوطی کو اور اگر ناباغیہ ہے تو آزادی کے بعد بھی اجازت مولیٰ پر موقوف ہے، جبکہ کوئی ورعہ بند ہو، ورنہ اس کی اجازت پر۔ ^(۵) (عالمگیری)

۱۷ بغیر گواہوں کے نکاح ہوا اور مولیٰ نے گواہوں کے سامنے جائز کیا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ ^(۶) (عالمگیری)

۱۸ باپ یا وحی نے ناباغیہ کی کثیر کا نکاح اس کے غلام سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ ^(۷) (عالمگیری)

۱۹ لوطی نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا، اس کے بعد مولیٰ نے وہی کی یا شہوت سے بوسہ لیا تو نکاح فسخ ہو گیا، مولیٰ کو نکاح کا علم ہوا نہ ہو۔ ^(۸) (عالمگیری)

۲۰ کثیر خریدی و رقبہ سے پہلے اس کا نکاح کر دیا، تو اگر بیع تمام ہو گئی نکاح ہو گیا اور بیع فسخ ہو گئی تو نکاح بھی باطل۔ ^(۹) (عالمگیری)

۲۱ باپ کی کثیر کا بیٹے نے نکاح کر دیا پھر باپ مر گیا تو بے نکاح بیٹے کی اجازت پر موقوف ہے، رد کر دے گا تو رد ہو جائے گا اور اگر بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد اپنا نکاح اس کی کثیر سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ ^(۱۰) (عالمگیری)

۲۲ مکاتب نے اپنی زوجہ کو خرید تو نکاح فاسد نہ ہوا اور اگر حلق ہائے دیدی پھر نکاح کرنا چاہے تو بغیر اجازت نہیں کر سکتا۔ ^(۱۱) (عالمگیری)

۱۔ یعنی اجازت کے بغیر۔ ۲۔ آزاد کر دیا۔ ۳۔ خریدار۔

۴۔ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقيق، ج ۱، ص ۳۳۳

۵۔ المرجع السابق، ص ۳۳۵ ۶۔ المرجع السابق، ص ۳۳۳

۷۔ المرجع السابق، ص ۳۳۴ ۸۔ المرجع السابق، ص ۳۳۴

۹۔ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقيق، ج ۱، ص ۳۳۴

۱۰۔ المرجع السابق، ص ۳۳۴ ۱۱۔ المرجع السابق، ص ۳۳۴

۲۳۔ لوٹری کا نکاح کر دیا تو مولیٰ پر یہ واجب نہیں کہ اسے شوہر کے حوالے کر دے اور خدمت نہ دے (اور اس کو تنبیہ کہتے ہیں۔) ہاں اگر شوہر کے پاس آتی جاتی ہے اور مولیٰ کی خدمت بھی کرتی ہے تو یوں کر سکتی ہے، اور شوہر کو موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر شوہر نے مہر ادا کر دیا ہے تو مولیٰ پر یہ ضرور ہے کہ اتنا کہہ دے اگر تجھے موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر عقد میں حمویہ کی شرط تھی جب بھی مولیٰ پر واجب نہیں۔^۱ (در مختار)

۲۴۔ اگر کنیز کو اس کے شوہر کے حوالے کر دیا جب بھی مولیٰ کو اختیار ہے، جب چاہے اس سے خدمت لے اور زمانہ تنبیہ میں نفقہ اور رہنے کو مکان شوہر کے ذمہ ہے اور اگر مولیٰ واپس لے تو مولیٰ پر ہے، شوہر سے راقط ہو گیا اور اگر خود کسی کسی وقت اپنے قاتل کا کام کر جاتی ہے، مولیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو نفقہ وغیرہ شوہر ہی پر ہے۔ یوہیں اگر مولیٰ دن میں کام لیتا ہے مگر رات کو شوہر کے مکان پر بھیج دیتا ہے جب بھی نفقہ شوہر پر ہے۔^۲ (در مختار وغیرہ)

۲۵۔ زمانہ تنبیہ میں طلاق بائن دی تو نفقہ وغیرہ شوہر کے ذمہ ہے اور واپس لینے کے بعد دی تو مولیٰ پر۔^۳ (عالمگیری)

۲۶۔ جس کنیز کا نکاح کر دیا اسے سفر میں لے جانا چاہتا ہے، تو مطلقاً سے اختیار ہے، اگرچہ شوہر منع کرے بلکہ اگرچہ شوہر نے پورا مہر دے دیا ہو۔^۴ (در مختار، رد مختار)

۲۷۔ جس کنیز سے وطی کرتا ہے اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو استبراد جب ہے، اگر نکاح کر دیا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو بچہ مولیٰ کا قرار دیا جائے گا یعنی جبکہ وہ کنیز، م ولد ہو اور مولیٰ نے انکار نہ کیا ہو اور ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ مولیٰ کا اس وقت ہے جب اس نے دعویٰ کیا ہو، مگر لعلی میں نکاح کیا تو بہر صورت نکاح فاسد ہے۔ شوہر نے وطی کی ہے تو مہر واجب ہے، ورنہ نہیں اور دانستہ^۵ نکاح کر دیا تو نکاح ہو جائے گا۔^۶ (در مختار، رد مختار)

۲۸۔ کنیز کا نکاح کر دیا تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا، وہ آزاد نہیں مگر جبکہ نکاح میں آزادی کی شرط لگادی ہو تو اس

۱۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۲۷-۳۲۹.

۲۔ المرجع السابق، ص ۳۲۹، وغیرہ.

۳۔ العاوی الہندیہ، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۵.

۴۔ الدر المختار، و الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق مضبوط فی الفرق بین الادن والاحازق، ج ۴، ص ۳۲۹.

۵۔ جان بوجہ کر.

۶۔ الدر المختار، و الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق مضبوط فی الفرق بین الادن والاحازق، ج ۴، ص ۳۳۰.

نکاح سے جتنی اول دیں پیدا ہوئیں آزاد ہیں اور اگر طلاق دے کر پھر نکاح کیا تو اس نکاح ثانی کی اول آزاد نہیں۔^۱ (در مختار)
مسئلہ ۲۹ کنیز کا نکاح کر دیا اور وہی سے پہلے مولیٰ نے اس کو مار ڈالا، اگرچہ خطا قتل واقع ہوا تو مہر سقط ہو گیا جبکہ وہ مولیٰ عاقل بالغ ہو اور اگر بوٹھی نے خودکشی کی یا مرتد ہو گئی یا اس نے اپنے شوہر کے بیٹے کا بشہوت بوسہ پایا شوہر کی وہی کے بعد مولیٰ نے قتل کیا تو ان صورتوں میں مہر سقط نہیں۔^۲ (در مختار)

مسئلہ ۳۰ وہی کرنے میں اگر نزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے، اگر عورت حزد یا مکاتبہ ہے تو خود اسکی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولیٰ کی اجازت سے اور اپنی کنیز سے وہی کی تو اصل اجازت کی حاجت نہیں۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱ کنیز جو کسی کے نکاح میں ہے، اگرچہ اس کا شوہر آزاد ہو جب وہ آزاد ہوگی، تو اسے اختیار ہے چاہے اپنے نفس کو اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور وہی نہ ہوگی ہو تو مہر بھی نہیں در چاہے شوہر کو اختیار کرے تو نکاح برقرار رہے گا ورنہ بالغہ ہے تو وقت بلوغ اسے یہ اختیار ہوگا کہ اپنے نفس کو اختیار کرے یا شوہر کو۔^۴ (در مختار)

مسئلہ ۳۲ خیار عتق سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف نہیں اور اگر آزادی کی خبر سن کر سکت رہی تو خیار^۵ باطل نہ ہوگا، جب تک کوئی فعل ایسا نہ پایا جاوے جس سے نکاح کا اختیار کرنا سمجھا جائے اور مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی تو ب اختیار نہ رہا ورنہ اگر اب یہ کہتی ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے تو اس کا یہ جہل عذر قرار دیا جائے گا، لہذا مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اپنے نفس کو اختیار کیا نکاح فسخ ہو گیا ورنہ اختیار صرف باندی کے لیے ہے، غلام کو نہیں اور خیار بلوغ یعنی نابالغ کا نکاح اگر اس کے باپ یا ادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو تو وقت بلوغ اسے فسخ نکاح کا اختیار ملتا ہے مگر خیار بلوغ سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف ہے اور بالغ ہوتے وقت اگر سکوت کیا تو خیار جا تا رہا، جبکہ نکاح کا علم ہو اور یہ آخر مجلس تک نہیں رہتا بلکہ فوراً فسخ کرے تو فسخ ہوگا ورنہ نہیں اور اس میں جہل عذر نہیں اور خیار بلوغ عورت و مرد دونوں کے لیے حاصل۔^۶ (خانہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ نکاح کنیز کی خوشی سے ہوا تھا، جب بھی خیار عتق اسے حاصل ہے ورنہ بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تھا

۱۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۲۷.

۲۔ المرجع السابق، ص ۳۳۲.

۳۔ المرجع السابق، ص ۳۳۳-۳۳۵، وغیرہ.

۴۔ المرجع السابق، ص ۳۲۶.

۵۔ اختیار.

۶۔ العتای العنایۃ، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۳۵۷، وغیرہ.

اور مولیٰ نے نہ اجازت دی، نہ رد کیا اور آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور خیارِ حق نہیں ہے۔^(۱) (در مختار)

۳۳ بیٹے کی کنیز سے نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی تو یہ اولاد اپنے بھائی کی طرف سے آزاد ہے مگر وہ کنیز

ام ولد نہ ہوئی۔ یوں اگر باپ کی کنیز سے نکاح کیا تو اولاد باپ کی طرف سے آزاد ہوگی اور کنیز ام ولد نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

۳۵ بیٹے کی باندی سے وطی کی اور اولاد نہ ہوئی تو عقر واجب ہے اور وطی حرام ہے اور عقر یہ ہے کہ صرف

باعتبارِ جہار جو اس کی مثل کا مہر ہونا چاہیے، وہ دینا ہوگا اور اولاد ہوئی اور باپ نے اس کا دعویٰ بھی کیا اور وہ باپ نذر، مسلم، عاقل

ہو تو نسب ثابت ہو جائے گا بشرطیکہ وقت وطی سے وقتِ دعویٰ تک لڑکا اس کنیز کا مالک رہے اور کنیز باپ کی ام ولد ہو جائے گی اور

اولاد آزاد اور باپ کنیز کی قیمت لڑکے کو دے، عقر اور اولاد کی قیمت نہیں اور اگر اس درمیان میں لڑکے نے اس کنیز کو اپنے بھائی

کے ہاتھ بیچ ڈالا، جب بھی نسب ثابت ہوگا اور یہی احکام ہوں گے۔ لڑکے نے اپنی ام ولد کی ولہ کی نفی کر دی یعنی یہ کہ یہ میری

نہیں اور باپ نے دعویٰ کیا کہ یہ میری اولاد ہے یا لڑکے کی مدبرہ یا مکاتبہ کی اولاد کا باپ نے دعویٰ کیا تو ان سب صورتوں میں

محض باپ کے دعویٰ کرنے سے نسب ثابت نہ ہوگا جب تک لڑکا باپ کی تصدیق نہ کرے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

۳۶ دادا باپ کے حکم میں ہے جبکہ باپ مر چکا ہو یا کافریا مجنوں یا غلام ہو بشرطیکہ وقتِ علق سے^(۴) وقتِ

دعویٰ تک دادا کو وصایت حاصل ہو۔^(۵) (در مختار)

کتاب کا فر کا بیان

زہری نے سرسلا روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور ان کے شوہر کافر تھے

پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے، تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں۔^(۶) یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔

۱ جس قسم کا نکاح مسلمانوں میں جائز ہے اگر اُس طرح کافر نکاح کریں تو ان کا نکاح بھی صحیح ہے مگر بعض

اس قسم کے نکاح ہیں جو مسلمان کے لیے ناجائز اور کافر کرے تو ہو جائے گا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ نکاح کی کوئی شرط مفقود ہو،

۱۔ اندر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۳۹

۲۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۶

۳۔ اندر المختار، و"در المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطبوعہ، فی حکم اسقاط الحصن، ج ۴، ص ۳۴۰-۳۴۳

۴۔ یعنی حاملہ ہونے کے وقت سے۔

۵۔ اندر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۴۳

۶۔ کنز العمال، کتاب النکاح، بالحديث ۴۵۸۴۲، ج ۱۶، ص ۲۳۰

مثلاً بغیر گواہ نکاح ہوا یا عورت کافر کی عدت میں تھی، اس سے نکاح کیا مگر شرط یہ ہے کہ کفار ایسے نکاح کے جائز ہونے کے معتقد ہوں۔ پھر ایسے نکاح کے بعد اگر دونوں مسلمان ہو گئے تو کسی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں^{۱۱} جدید نکاح کی حاجت نہیں۔ یو ہیں اگر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا تو قاضی تفریق نہ کرے گا۔^{۱۲} (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ کافر نے محرم سے نکاح کیا، اگر ایسا نکاح ان لوگوں میں جائز ہو تو نکاح کے موازم نفقہ وغیرہ ثابت ہو جائیں گے مگر ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا اور اگر دونوں، سلام لائے یا ایک تو تفریق کر دی جائے گی۔ یو ہیں اگر قاضی یا کسی مسلمان کے پاس دونوں نے اس کا مقدمہ پیش کیا تو تفریق کر دے گا اور ایک نے کیا تو نہیں۔^{۱۳} (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳ دو بہنوں کے ساتھ ایک عقد میں نکاح کیا، پھر ایک کو جدا کر دیا پھر مسلمان ہوا تو جو باقی ہے اس کا نکاح صحیح ہے، اسی نکاح پر برقرار رکھے جائیں درجہ نہ کیا ہو تو دونوں باطل اور اگر دو عقد کے ساتھ نکاح ہوا تو پہلی کا صحیح ہے، دوسری کا باطل۔^{۱۴} (عالمگیری)

مسئلہ ۴ کافر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں، پھر اس کے ساتھ بدستور رہتا رہا نہ اس سے دوسرے نے نکاح کیا، نہ اس نے دوبارہ نکاح کیا یا عورت نے خلع کرایا اور بعد خلع بغیر تجدید نکاح بدستور رہا کیا تو ان دونوں صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اگرچہ نہ مسلمان ہوا، نہ قاضی کے پاس مقدمہ آیا اور اگر تین طلاقیں دینے کے بعد عورت کا دوسرے سے نکاح نہ ہو مگر اس شوہر نے تجدید نکاح کی تو تفریق نہ کی جائے۔^{۱۵} (عالمگیری)

مسئلہ ۵ کتابیہ سے مسلمان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے دی، ہنوز^{۱۶} عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ اس سے کسی کافر نے نکاح کیا تو تفریق^{۱۷} کر دی جائے۔^{۱۸} (در مختار)

مسئلہ ۶ زوج و زوجہ دونوں کافر غیر کتبی تھے، ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو قاضی دوسرے پر اسلام پیش کرے اگر مسلمان ہو گیا فیہ^{۱۹} اور انکار یا سکوت کیا تو تفریق کر دے، سکوت کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تین بار پیش کرے۔ یو ہیں یعنی اسی پہلے نکاح پر باقی رکھے جائیں۔

^{۱۱} الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۱، ص ۳۴۷-۳۵۱، وغیرہ

^{۱۲} الفوائد الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۷، وغیرہ

^{۱۳} المرجع السابق

^{۱۴} المرجع السابق

^{۱۵} الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۱، ص ۳۵۲

^{۱۶} یعنی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔

مگر کتابی کی عورت مسلمان ہوگئی تو مرد پر اسلام پیش کیا جائے، اسلام قبول نہ کیا تو تفریق کر دی جائے اور گردنوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔^۱ (عامہ کتب)

مسئلہ ۷ نابالغ لڑکائی لڑکی سمجھ دار ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے اور نا سمجھ ہوں تو انتظار کیا جائے، جب قیض آجائے تو اسلام پیش کیا جائے اور اگر شوہر مجنون ہے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ ہوش میں آئے تو اس پر اسلام پیش کریں بلکہ اس کے باپ ماں پر اسلام پیش کریں ان میں جو کوئی مسلمان ہو جائے وہ مجنون اس کا تابع ہے اور مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی مسلمان نہ ہوا تو تفریق کر دیں اور اگر اس کے والدین نہ ہوں تو قاضی کسی کو اس کے باپ کا وصی قرار دے کر تفریق کر دے۔ یہ سب تفصیل جنون اصلی^۲ میں ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو وہ مسلمان ہی ہے اگرچہ اس کے ہاں باپ کافر ہوں۔^۳ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸ شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت مجوسیہ تھی ورنہ یہودیہ یا نصرانیہ ہوگئی تو تفریق نہیں۔ یوہیں اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا بالعکس تو بدستور زوجہ ہے۔ یوہیں اگر مسلمان کی عورت نصرانیہ تھی، یہودیہ ہوگئی یا یہودیہ تھی، نصرانیہ ہوگئی تو بدستور اس کی عورت ہے۔ یوہیں اگر نصرانی کی عورت مجوسیہ ہوگئی تو وہ اس کی عورت ہے۔^۴ (رد المحتار)

مسئلہ ۹ یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ دارالاسلام میں سلام قبول کیا ہو اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو تو عورت تین حیض گزرنے پر نکاح سے خارج ہوگئی اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے گزرنے پر۔ کم عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا بڑھاپا ہوگئی کہ حیض بند ہو گیا اور حاملہ ہو تو وضع حمل سے نکاح جاتا رہا اور یہ تین حیض یا تین مہینے عدت کے نہیں۔^۵ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰ جو جگہ ایسی ہو کہ نہ دارالاسلام ہو، نہ دارالحرب وہ دارالحرب کے حکم میں ہے۔^۶ (درمختار) اور اگر وہ جگہ دارالاسلام ہو مگر کافر کا تسلط ہو جیسے آج کل ہندوستان تو اس معاملہ میں یہ بھی دارالحرب کے حکم میں ہے، یعنی تین حیض یا تین مہینے گزرنے پر نکاح سے باہر ہوگی۔

مسئلہ ۱۱ ایک دارالاسلام میں آکر رہنے لگا، دوسرا دارالحرب میں رہا جب بھی عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی، مثلاً

① "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۶۰

② وہ جنون جو بالغ ہونے سے پہلے لاحق ہوا اور بالغ ہونے کے وقت بھی موجود رہا ہو۔

③ "المرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۲۵۴

④ "ردالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، مصنف: ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الخ، ج ۴، ص ۲۵۴

⑤ "المرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، مصنف: ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الخ، ج ۴، ص ۲۵۸

⑥ "المرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۲۵۹

مسلمان ہو کر یا ذی بن کردار اسلام میں آیا یا یہاں آکر مسلمان یا ذی ہو یا یہ قید کر کے دارالحرب سے دارالاسلام میں لایا گیا تو نکاح سے باہر ہوگی اور اگر دونوں ایک ساتھ قید کر کے لائے گئے یا دونوں ایک ساتھ مسلمان یا ذی بن کر وہاں سے آئے یا یہاں آکر مسلمان ہوئے یا ذمہ قیوں کیا تو نکاح سے باہر نہ ہوگی یا حربی اسن کے کردار اسلام میں آیا یا مسلمان یا ذی دارالحرب کو مان لے کر گیا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوگی۔^{۱۱} (در مختار)

۱۲ باغی کی حکومت سے نکل کر امام برحق کی حکومت میں آیا یا بالعکس تو نکاح پر کوئی اثر نہیں۔^{۱۲} (عالمگیری)

۱۳ مسلمان یا ذی نے درحرب میں حربیہ کتابیہ سے نکاح کیا تھا۔ وہ وہاں سے قید کر کے لائی گئی تو نکاح سے خارج نہ ہوگی۔ یوں اگر وہ شوہر سے پہلے خود آئی، جب بھی نکاح باقی ہے اور اگر شوہر پہلے آیا اور عورت بعد میں تو نکاح جاتا رہا۔^{۱۳} (عالمگیری)

۱۴ ہجرت کر کے دارالاسلام میں آئی، مسلمان ہو کر یا ذی بن کر یا یہاں آکر مسلمان یا ذمیہ ہوئی تو اگر حادثہ نہ ہو، فوراً نکاح کر سکتی ہے اور حادثہ ہو تو بعد وضع حمل مگر یہ وضع حمل اس کے لیے عذت نہیں۔^{۱۴} (در مختار)

۱۵ کافر نے عورت اور اس کی لڑکی دونوں سے نکاح کیا، اب مسلمان ہوا، اگر ایک عقد میں نکاح ہوا تو دونوں کا باطل ور عیحدہ علیحدہ نکاح کیا اور دخول کسی سے نہ ہوا تو پہلے نکاح صحیح ہے دوسرا باطل اور دونوں سے وطی کر لی ہے تو دونوں باطل اور اگر پہلے ایک سے نکاح ہوا اور دخول بھی ہو گیا، اس کے بعد دوسری سے نکاح کیا تو پہلے جائز دوسرا باطل اور اگر پہلی سے صحبت نہ کی، مگر دوسری سے کی تو دونوں باطل، مگر جبکہ پہلی عورت ماں ہو اور دوسری اسکی بیٹی اور فقط اس دوسری سے وطی کی تو اس لڑکی سے پھر نکاح کر سکتا ہے اور اس کی ماں سے نہیں۔^{۱۵} (عالمگیری)

۱۶ عورت مسلمان ہوئی اور شوہر پر اسلام پیش کیا گیا، اس نے اسلام لانے سے انکار یہ سکوت کیا تو تفریق کی جائے گی اور یہ تفریق طلاق قرار دی جائے، یعنی اگر بعد میں مسلمان ہوا اور اسی عورت سے نکاح کیا تو اب دوسری طلاق کا مالک رہے گا، کہ محمد تین طلاقوں کے یک پہلے ہو چکی ہے اور یہ طلاق بائن ہے اگرچہ دخول ہو چکا ہو یعنی اگر مسلمان ہو کر

۱ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۱، ص ۳۵۸

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۸

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۸

۴ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۱، ص ۳۶۱

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۹

رجعت کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا، بلکہ جدید نکاح کرنا ہوگا اور دخول ہو چکا ہو تو عورت پر عدت واجب ہے اور عدت کا نفقہ شوہر سے لے گی اور پورا مہر شوہر سے لے سکتی ہے اور قبل دخول ہو تو نصف مہر واجب ہوا اور عدت نہیں اور اگر شوہر مسلمان ہوا اور عورت نے نکاح کیا تو تفریق فسخ نکاح ہے، کہ عورت کی جانب سے طلاق نہیں ہو سکتی ہے پھر اگر وہ بیوہ ہو چکی ہے تو پورا مہر لے سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔^(۱) (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۷ زن وشوئیس سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں، عورت موطوءہ^(۲) ہے تو مہر بہر حال پورا لے سکتی ہے اور غیر موطوءہ ہے تو اگر عورت مرتد ہوئی کچھ نہ پائے گی۔ ورنہ شوہر مرتد ہوا تو نصف مہر لے سکتی ہے اور عورت مرتد ہوئی اور زمانہ عدت میں مرگئی اور شوہر مسلمان ہے تو ترکہ پائے گا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۸ دونوں ایک ساتھ مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے تو پہلے نکاح باقی رہا اور اگر دونوں میں ایک پہلے مسلمان ہو پھر دوسرے تو نکاح جاتا رہا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون مرتد ہوا تو دونوں کا مرتد ہونا ایک ساتھ قرار دیا جائے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اسے قید میں رکھیں، یہاں تک کہ مرجائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر بہت تھوڑا رکھا جائے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۲۰ عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تا کہ شوہر سے بیچہ چھوٹے یا اس لیے کہ دوسرا نکاح ہوگا تو اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو ہر قاضی کو اختیار ہے کہ کم سے کم مہر پر اسی شوہر کے ساتھ نکاح کر دے، عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کر لے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ مسلمان کے نکاح میں کتابیہ عورت تھی، ورنہ مرتد ہو گیا، یہ عورت بھی اس کے نکاح سے باہر ہو گئی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ بچہ اپنے باپ ماں میں اس کا تابع ہوگا جس کا دین بہتر ہو، مثلاً اگر کوئی مسلمان ہوا تو والد مسلمان ہے۔

۱۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۵۴

۲۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۲، ص ۳۶۷-۳۷۰

۳۔ اسکی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو۔

۴۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۶۲

۵۔ المغاوی الہمدیہ، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکافر، ج ۱، ص ۳۳۹

۶۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۶۳

۷۔ المغاوی الہمدیہ، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکافر، ج ۱، ص ۳۳۹

۷۔ المرجع السابق

ہاں اگر بچہ دار الحرب میں ہے اور اس کا باپ دارالاسلام میں مسلمان ہو تو اس صورت میں اس کا تابع نہ ہوگا اور اگر ایک کتابی ہے، دوسرا محجوب یا بت پرست تو بچہ کتابی قرار دیا جائے۔^۱ (عامہ کتب)

۲۳ مسلمان کا کسی لڑکی سے نکاح ہو اور اس لڑکی کے والدین مسلمان تھے، پھر مرتد ہو گئے تو وہ لڑکی نکاح سے باہر نہ ہوئی اور اگر لڑکی کے والدین مرتد ہو کر لڑکی کو لے کر دار الحرب کو چلے گئے تو بے باہر ہو گئی اور اگر اس کے والدین میں سے کوئی حالت اسلام میں مرچکا ہے یا مرتد ہونے کی حالت میں مرا پھر دوسرا مرتد ہو کر لڑکی کو دار الحرب میں لے گیا تو باہر نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ والدین کے مرتد ہونے سے چھوٹے بچے مرتد نہ ہوں گے، جب تک دونوں مرتد ہو کر سے دار الحرب کو نہ لے جائیں۔ نیز یہ کہ ایک مرگیا تو دوسرے کے تابع نہ ہوں گے، اگرچہ یہ مرتد ہو کر دار الحرب کو لے جائے اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام و کفر میں تمیز کر سکے اور سمجھ وال ہے تو اسلام و کفر میں کسی کا تابع نہیں۔

مجنون بھی بچہ حق کے حکم میں ہے کہ وہ تابع قرار دیا جائے گا، جبکہ جنون اصلی ہو اور بونگ سے پہلے یا بعد بونگ مسلمان تھا پھر مجنون ہو گیا تو کسی کا تابع نہیں، بلکہ یہ مسلمان ہے۔ بونگے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اصلی ہے تو تابع اور عارضی ہے تو نہیں۔^۲ (عالمگیری، در مختار وغیرہ)

۲۴ باغ ہو ورنہ سمجھ بھی رکھتا ہو مگر اسلام سے واقف نہیں تو مسلمان نہیں یعنی جبکہ ایمان ابھالی بھی نہ ہو۔

۲۵ مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا، نہ مسلمان سے، نہ کافر سے، نہ مرتدہ و مرتد سے۔^۳ (در مختار)

۲۶ زبان سے کلمہ کفر نکلا، اس نے تجدد اسلام و تجدد نکاح کی، گر معذ اللہ کئی بار یوہیں ہوا جب بھی حد سے کی اجازت نہیں۔^۴ (عالمگیری)

۲۷ نشہ وال جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمہ کفر نکلا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی۔^۵ (عالمگیری)

مگر تجدد نکاح کجائے۔

۱۔ "المر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۲۶۶-۲۶۹.

۲۔ "المر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۱.

۳۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۹-۳۴۰، وغیرہ.

۴۔ "المر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۲.

۵۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۴۰.

۶۔ المرجع السابق.

بہارِ نبوت حضرت عیسیٰ

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿لَا تَعْبُدُوا كُودًا جَدًّا ۖ وَمَا مَنَعَتْ آيَاتُنَا لَكُمْ ؕ ذُنُوبًا أَتَيْتُمْ ۖ وَلَا تَتَّقُونَا ۚ﴾^۱

اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہ کرو گے تو یک ہی سے نکاح کرو یہ وہ ہاندیں جن کے تم مالک ہو، یہ زیادہ قریب ہے اس سے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

اور فرماتا ہے

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْبُدُوا ابْنَ إِنْسَاءَ وَتُؤَخَّرَ مِنْهُ فَلَآتِيَنُوكُلَّ النَّسِيبِ قَدَرًا وَهَٰذَا كَمَا نَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۚ﴾

تُسَبِّحُوْا ذِكْرَ اللَّهِ كَمَا عَفُوْهُ رَبِّكَ ۖ رَبِّكَ ۖ﴾^۲

تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو، اگرچہ حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتی چھوڑ دو اور اگر نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ (عزوجل) بخشے والا مہربان ہے۔

ترجمہ ۱ امام احمد والبوداد و نسائی وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کی دو عورتیں ہوں، ان میں ایک کی طرف مال ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مال ہوگا۔“ (3)

ترمذی اور حاکم کی روایت ہے کہ ”گردنوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا، اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔“^۴

ترجمہ ۲ ابوداؤد و ترمذی و نسائی وابن ماجہ وابن حبان نے مامون بن صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باری میں عدل فرماتے اور کہتے ”الہی! میں جس کا مالک ہوں، اس میں نے یہ تقسیم کر دی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبتِ قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔“^۵

①۔ مسند ۲، المساء ۳۔ ②۔ مسند ۵، المساء ۱۶۹۔

③۔ ”مسند ابی داؤد“، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، الحدیث ۲۱۳۳، ج ۲، ص ۳۵۲۔

④۔ ”جامع الترمذی“، ابواب النکاح، باب ماجاء فی التسویۃ بین النساء، الحدیث ۱۱۴۴، ج ۲، ص ۳۷۵۔

⑤۔ ”مسند ابی داؤد“، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، الحدیث ۲۱۳۴، ج ۲، ص ۳۵۳۔

مسئلہ ۳ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو ^۱ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "بی شک عدل کرنے والے اللہ (عزوجل) کے نزدیک رحمن کی دہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے، اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں، وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گمراہوں میں عدل کرتے ہیں۔" ^۲

مسئلہ ۴ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے، جن کا قرعہ نکلتا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔" ^۳

مسائل فقہیہ

جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اس پر عدل فرض ہے، یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں، ان میں سب عورتوں کا یکساں لحاظ کرے یعنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرے۔ پوشاک ^۴ اور نان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے اور جو بات اس کے اختیار کی نہیں اس میں مجبور و معذور ہے، مثلاً ایک کی زیادہ محبت ہے، دوسری کی کم۔ یو ہیں جماع سب کے ساتھ برابر ہونا بھی ضروری نہیں۔" ^۵ (در مختار)

مسئلہ ۱ ایک مرتبہ جماع قضاء و جب ہے اور دیا یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے ^۶ کرتا رہے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اور اس کی طرف نہ اٹھے اور تنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے بچہ ^۷ اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہے۔" ^۸ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ ایک بی بی بی ہے مگر مرد اس کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں مشغول رہتا ہے، تو عورت شوہر سے مطالبہ

۱ بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر "عبد اللہ بن عمرو" رضی اللہ تعالیٰ عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک "صحیح مسلم" میں حضرت سیدنا "عبد اللہ بن عمرو" رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اسی وجہ سے ہم نے اس کی تصحیح کر دی۔ - جلیبیہ

۲ "صحیح مسلم"، کتاب الامارہ، باب فضیلة الامر العاد - الخ بالحديث ۱۸۔ (۱۸۲۷، ص ۱۰۱۵)

۳ "صحیح البخاری"، کتاب الشهادات، باب الفرعة فی المشکلات، الحديث ۲۶۸۸، ج ۲، ص ۲۰۸

۴ سائل۔

۵ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۷۵۔

۶ یعنی کبھی کبھی۔ ۷ جسم، جسامت۔

۸ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۷۶ وغیرہ۔

کر سکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے، کہ حدیث میں فرمایا ((وَأَنَّ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) "تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے۔" روزِ مرتہ شب بیداری اور روزے رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے، کہ چار دن میں ایک دن اس کے لیے اور تین دن عبادت کے لیے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ عورت کا بھی بخاطر رکھے، اس کے لیے بھی کچھ وقت دے اور اس کی مقدار شوہر کے متعلق ہے۔⁽²⁾ (جوہرہ، خانیہ)

۳ نئی در پرانی، کو آری اور شیب، سندرست اور بیمار، حاملہ اور غیر حاملہ اور وہ نابالغہ جو قابلِ وطی ہو، حیض و نفاس والی اور جس سے ایذا یا ظہار کیا ہو اور جس کو طلاق رجعی دی اور رجعت کا ارادہ ہو اور احرام والی اور وہ مجنونہ جس سے یز کا خوف نہ ہو، مسلمہ اور کتا یہ سب برابر ہیں، سب کی باریاں برابر ہوں گی۔ یوہیں مرد عینین³ ہو یا نضی⁴، مریض ہو یا سندرست، باغ ہو یا نابالغ قابلِ وطی ن سب کا یک حکم ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

۴ ایک زوجہ کنیز ہے دوسری حرہ تو آزاد کے لیے دودن اور دو راتیں اور کنیز کے لیے ایک دن رات اور اگر اس عورت کے پاس جو کنیز ہے، ایک دن رات رہ چکا تھا کہ آزاد ہو گئی تو حرہ کے پاس چلا جائے۔ یوہیں حرہ کے پاس ایک دن رات رہ چکا تھا ب کنیز آزاد ہو گئی، تو کنیز کے پاس چلا جائے کہ سب اس کے یہاں دودن رہنے کی کوئی وجہ نہیں، جو کنیز اس کی ملک میں ہے اس کے لیے باری نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

۵ باری میں رات کا اعتبار ہے لہذا ایک کی رات میں دوسری کے یہاں بلا ضرورت نہیں جاسکتا۔ دن میں کسی حاجت کے لیے جاسکتا ہے اور دوسری بیمار ہے تو اس کے پوچھنے کو رات میں بھی جاسکتا ہے ورمرض شدید ہے تو اس کے یہاں رو بھی سکتا ہے یعنی جب اس کے یہاں کوئی یہ نہ ہو جس سے اس کا جی پہلے اور تیار رہی کرے۔ ایک کی باری میں دوسری سے دن میں بھی جماع نہیں کر سکتا۔⁽⁷⁾ (جوہرہ نیرہ)

① "صحیح البخاری"، کتاب النکاح، باب لروح علیک حق الحدیث ۵۱۹۹، ج ۳، ص ۲۶۳

② "الحوہرہ المیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۳۳

③ و"الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فی القسم، ج ۱، ص ۲۰۱

④ یعنی نامرود۔ ⑤ وہ شخص جس کے خصبے لال وینے گئے ہوں۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ج ۱، ص ۳۴۰

⑦ "المرجع السابق"

⑧ "الحوہرۃ المیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۳۶

رات میں کام کرتا ہے مثلاً پہرہ دینے پر نوکر ہے تو باریں دن کی مقرر کرے۔^۱ (درمختار)

ایک عورت کے یہاں آفتاب کے غروب کے بعد آیا۔ دوسری کے یہاں بعد عشا تو باری کے خلاف ہوا۔ یعنی رات کا حصہ دونوں کے پاس برابر صرف کرنا چاہیے۔ رہا دن اس میں بری ضروری نہیں یک کے پاس دن کا زیادہ حصہ گزرا دوسری کے پاس کم تو اس میں حرج نہیں۔^۲ (ردالمحتار)

شوہر بیمار ہوا اور عورتوں کے مکانات سکونت کے علاوہ بھی اس کا کوئی مکان ہے۔ اور اسی گھر میں ہے تو ہر ایک کو اس کی باری پر اس مکان میں بجائے اور اگر دن میں سے کسی کے مکان میں ہے تو دوسری کی باری میں اس کے مکان پر چلا جائے۔ اور اگر اتنی طاقت نہیں کہ دوسری کے یہاں جائے تو صحت کے بعد دوسری کے یہاں اتنے ہی دن ٹھہرے جتنے دن بیماری میں اس کے یہاں تھا۔^۳ (درمختار)

یہ اختیار شوہر کو ہے کہ ایک دن کی باری مقرر کرے یا تین دن کی بلکہ ایک ایک ہفتہ کی بھی مقرر کر سکتا ہے اور یہ بھی شوہر ہی کو اختیار ہے کہ شروع کس کے پاس سے کرے ایک ہفتہ سے زیادہ نہ رہے۔ اور اگر ایک کے پاس جو مقرر کیا ہے اس سے زیادہ رہا تو دوسری کے پاس بھی اتنے ہی دنوں رہے۔^۴ (درمختار، ردالمحتار)

جب سب عورتوں کی باریاں پوری ہو گئیں تو کچھ دنوں ان میں کسی کے پاس نہ رہنے بلکہ کسی کینئر کے پاس رہنے یا تنہا رہنے کا شوہر کو اختیار ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے پاس رہے۔^۵ (ردالمحتار)

ایک عورت کے پاس مہینے بھر رہا اور دوسری کے پاس نہ رہا۔ اس نے دعویٰ کیا تو سندہ کے لیے قاضی حکم دے گا کہ دونوں کے پاس برابر رہے اور پہلے جو ایک مہینہ رہ چکا ہے اس کا معاوضہ نہیں کر چہ عدس نہ کرنے سے گنہگار ہو۔ اور قاضی کے منع کرنے پر بھی نہ مانے تو سزا کا مستحق ہے۔^۶ (درمختار)

سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ ہے کہ قمر

۱ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۵

۲ "ردالمحتار" کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۳

۳ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۳

۴ "الدر المختار" و "ردالمختار" کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۳

۵ "ردالمختار" کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۵

۶ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۰

ڈالے جس کے نام کا قرعہ نکلے اسے لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبہ کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا۔ اُتنے ہی اُتنے دنوں ان باتوں کے پاس رہے بلکہ اب سے باری مقرر ہوگی۔¹ (جوہرہ) سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کا بیان نماز میں گزارا۔ عرف میں پردیس میں رہنے کو بھی سفر کہتے ہیں یہ مرد نہیں۔

۱۳ عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری سؤت² کو بہہ کر دے اور بہہ کرنے کے بعد واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتی ہے۔³ (جوہرہ وغیرہ)

۱۴ دو عورتوں سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک کے یہاں زیادہ رہے گا یا عورت نے کچھ ماں دیا یا مہر میں سے کچھ کم کر دیا کہ اس کے پاس زیادہ رہے یا شوہر نے ایک کو مال دیا کہ وہ اپنی باری سؤت کو دے دے یا ایک عورت نے دوسری کو مال دیا کہ یہ اپنی باری اسے دے دے یہ سب صورتیں باطل ہیں اور جو مال دیا ہے واپس ہوگا۔⁴ (عالمگیری)

۱۵ وطی وہو سہ ہر قسم کے تمتع سب عورتوں کے ساتھ یکساں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔⁵ (فتح القدیر)

۱۶ ایک مکان میں دو یا چند عورتوں کو اکٹھا نہ کرے اور اگر عورتیں ایک مکان میں رہنے پر خود راضی ہوں تو رہ سکتی ہیں مگر ایک کے سامنے دوسری سے وطی نہ کرے اگر ایسے موقع پر عورت نے انکار کر دیا، تو نا فرمان نہیں قرار دی جائے گی۔⁶ (عالمگیری)

۱۷ عورت کو جنابت و حیض و نفاس کے بعد نہانے پر مجبور کر سکتا ہے مگر عورت کتابیہ ہو تو جبر نہیں۔ خوشبو استعمال کرنے اور موئے زیر ناف⁷ صاف کرنے پر بھی مجبور کر سکتا ہے اور جس چیز کی بو سے اسے نفرت ہے مثلاً کچا لہسن، کچی پیاز، مون وغیرہ کھانے، تمباکو کھانے، پینے کو منع کر سکتا ہے بلکہ ہر مباح چیز جس سے شوہر منع کرے عورت کو اس کا ماننا واجب۔⁸ (عالمگیری، رد المحتار)

① "انجوہرہ البیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۳۳

② سوتن، سوکن۔

③ "انجوہرہ البیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۳۳، وغیرہا

④ "امتنای الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ج ۱، ص ۲۴۱

⑤ "فتح القدیر"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۳، ص ۳۰۶

⑥ "امتنای الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ج ۱، ص ۲۴۱

⑦ یعنی ناف کے نیچے کے ہاں۔

⑧ "امتنای الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ج ۱، ص ۲۴۱

و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۵

۱۸ شوہر بناؤ سنگار کو کہتا ہے یہ نہیں کرتی یا وہ اپنے پاس بٹاتا ہے اور یہ نہیں آتی اس صورت میں شوہر کو مارنے کا بھی حق ہے اور نہ زچیں پڑھتی تو طلاق دینی جائز ہے اگرچہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔^۱ (عالمگیری)

۱۹ عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ لے^۲ اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔^۳ (عالمگیری)

۲۰ عورت کا باپ اپنا حج ہو، ورنہ اس کا کوئی نگران نہیں تو عورت اس کی خدمت کے لیے جاسکتی ہے اگرچہ شوہر منع کرتا ہو۔^۴ (عالمگیری)

حقوق الزوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ زن و شو^۵ میں نا اتفاقی ہے۔ مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی، ہر ایک دوسرے کے لیے بدائے جاں^۶ ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ^۷ اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نا اتفاقی طرہ و دنیا کی خرابی کے دین بھی برپا کرنے والی ہوتی ہے اور اس نا اتفاقی کا اثر بد^۸ انھیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اوداد پر بھی اثر پڑتا ہے اولد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نا اتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین^۹ میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے اور ہا ہم رو داری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو ہانڈی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی

۱ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ج ۱، ص ۳۴۱

۲ امیر ہست، حضرت علامہ مولانا بویدل محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے دعوت اسلامی کے 80 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "دارالافتاء المسلمین" بھی ہے، پورے پاکستان میں اس کی کئی شاخیں ہیں جہاں بالمشافہ اور مینیون کے ذریعے نیز بذریعہ ڈاک مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنے قریبی درانداز سے اپنے شرعی مسائل کے حل کے لئے رابطہ فرمائیں۔

۳ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ج ۱، ص ۳۴۱

۴ المرجع السابق، ص ۳۴۱-۳۴۲

۵ میاں بیوی۔

۶ جیسی مصیبت۔

۷ مشکل، تکلیف دہ۔

۸ برتر۔

۹ میاں بیوی۔

ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیارات فاسدہ طرفین میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نبھ سکے۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ ﴿الزَّوْجَانِ قَوَّصُونَ عَلَى النِّسَاءِ﴾^۱ جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ ﴿وَعَدِشْنَهُنَّ بِالْبِشْرِ زَوْفٍ﴾^۲ جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔

اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انھیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے، یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضرور ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بجا باتوں کا تحمل کرے^۳ اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بھساد^۴ نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سمجھ بھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔

۱ حاکم نے ائمہ اربعین صدیقہ میں اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔"^۵

۵۴۲ نسائی ابو ہریرہ سے اور امام احمد معاذ سے اور حاکم بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"^۶ اسی کے مثل ابوداؤد اور حاکم کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔

① ... باب ۵، النساء: ۳۴۔ ② ... باب ۴، النساء: ۱۹۔

③ یعنی ان باتوں کو برداشت کرے۔ ④ یعنی لڑائی چمکڑے کے لئے تیار۔

⑤ "المستدرک"، للحاکم، کتاب البر والصلة، باب اعظم الناس حقاً، إلخ، الحديث ۷۴۱۸، ج ۵، ص ۲۴۴

و "کنز العمال"، کتاب النکاح، الحديث ۴۴۷۶۴، ج ۱۶، ص ۱۴۱

⑥ "المستدرک"، للحاکم، کتاب البر والصلة، باب حق الزوجة، الحديث ۷۴۰۶، ج ۵، ص ۲۴۰۔

⑦ "سنن أبي داود"، کتاب النکاح، باب فی حق الروح علی المرأة، الحديث ۴۱۴۰، ج ۲، ص ۳۳۵

۶ امام احمد وابن ماجہ وابن حبان عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”مگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق دینے کے لیے جب تک شوہر کے گل حق ادا نہ کرے۔“^۱

۷ امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچھ لپو بہتا ہو پھر عورت اسے چائے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔“^۲

۸ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ”شوہر نے عورت کو بدایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔“^۳ اور دوسری روایت میں ہے کہ ”جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، لہذا وہ اس عورت سے ناراض رہتا ہے۔“^۴

۹ امام احمد و ترمذی وابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حوریں کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے، اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔“^۵

۱۰ طبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے۔“^۶

۱ طبرانی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرمایا ”جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق دے کرے

۱ ”مس ابن ماجہ“، أبواب النکاح، باب حق الزوج علی المرأة، الحدیث: ۱۸۵۳، ج ۲، ص ۴۱۱.

۲ پیپ مد ہوا خون۔

۳ ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۶۱۴، ج ۴، ص ۳۱۷.

۴ ”صحیح البخاری“، کتاب بدء الخلق، باب ادا حق احدکم آمین، الحج والحدیث: ۳۲۲۷، ج ۲، ص ۳۸۸.

۵ ”صحیح مسلم“، کتاب النکاح، باب نحریم امتناعہا من فرائض زوجها، الحدیث: ۱۴۳۶، ۱۲۲۰، ۱۴۳۶، ص ۷۵۳.

۶ ”جامع الترمذی“، أبواب الرضا، الحدیث: ۱۱۷۷، ج ۲، ص ۳۹۲.

۷ ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۹۰، ج ۲، ص ۵۲.

اور اسے نیک کام کی یاد دلانے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا، پھر اس کا شوہر یا ایمان نیک خود ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہداء میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔^۱

۱۲ ابو داؤد و طیالسی و ابن عساکر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کی یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ دیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت^۲ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ٹوبہ ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ (عزوجل) اور فرشتے اس پر عنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو۔ فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔“^۳

۱۳ طبرانی تمیم وری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اسکی قسم کو سچ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔“^۴

۱۴ یوحیم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا ”اے عورت! خدا سے ڈر اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو، اس سے کہ عورت کو اگر معطوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔“^۵

۱۵ یوحیم حید میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محفقت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔“^۶

۱۶ ترمذی م المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔“^۷

۱۔ ”المعجم الکبیر“ الحدیث: ۲۸، ج ۲، ص ۱۶

۲۔ بغیر اجازت۔

۳۔ ”کرم العمال“، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۸۰۱، ج ۱، ص ۱۴۴

۴۔ ”المعجم الکبیر“، باب النشاء، الحدیث: ۱۶۵۸، ج ۲، ص ۵۲

۵۔ ”کرم العمال“، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۸۰۹، ج ۱، ص ۱۴۵

۶۔ ”تحلیۃ لاولیاء“، الحدیث: ۸۸۳، ج ۶، ص ۳۳۶

۷۔ ”جامع الترمذی“، أبواب الرضا، باب ما جاء فی حق الزوج عنی المرأة، الحدیث: ۱۱۶۴، ج ۲، ص ۳۸۶

۱۷ پہلی شعبہ ایمان میں جاہر بنی اللہ تعالیٰ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی۔ (۱) پہلا وہ ہے جو فحاشی کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے۔ اور (۲) وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور (۳) نشہ وانا جب تک ہوش میں نہ آئے۔“ (۱)

یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں عورتوں پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں جہنم نہ آخرت میں راحت۔ اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے، مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا کلی ظ کریں اور ان ارشادات عالیہ کی پابندی کریں۔

۱۸ بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورتوں کے ہارے میں بھلتی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پہلی سے پیدا کی گئیں اور بیسویں میں سب سے نرید و نیز بھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چاہے تو توڑ دے گا اور گروہی ہی رہنے دے تو نیز بھی باقی رہے گی۔“ (۲) اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے، کہ ”عورت پہلی سے پیدا کی گئی، وہ تیرے لیے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے، ورنہ سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔“ (۳)

۱۹ صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان مرد عورت مومنہ کو مغرض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔“ (۴) یعنی تمام عادات خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

۲۰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔“ (۵)

① شعبہ الايمان، باب في حقوق الاولاد والاهل، الحديث: ۸۷۲۷، ج ۶، ص ۴۱۷

② صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب الوصية بالنساء، الحديث: ۵۱۸۶، ج ۳، ص ۱۵۷

③ صحيح مسلم، كتاب الرضا، باب الوصية بالنساء، الحديث: ۶۱، (۱۴۶۸)، ص ۷۷۵

④ المرجع السابق، الحديث: ۶۳، (۱۴۶۹)، ص ۷۷۵

⑤ سنن ابن ماجه، باب النكاح، باب حسن معاشره النساء، الحديث: ۱۹۷۸، ج ۲، ص ۴۷۸

صحیحین میں عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو، نہ مارے پھر دوسرے وقت اس سے بجمعت کرے گا۔“^۱

دوسری روایت میں ہے: ”عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے پناہم خواب کرے۔“^۲ یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔



شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں، ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم و خاندان کے رواج اور طریقے جدا گانہ جو رسمیں ہمارے ملک میں جاری ہیں ان میں بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اس وقت تک اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو۔

بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں، مثلاً لڑکی جو ان ہے، اور رسوم داکر نے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں ورنہ نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہوں^۳ اور فتنہ کا دروازہ بند ہو۔ اب رسوم کے پور کرنے کو بھیک مانگنے طرح طرح کی فکریں کرتے، اس خیال میں کہ کہیں سے مل جائے تو شادی کریں برسیں^۴ گزار دیتے ہیں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ قرض لے کر رسوم کو انجام دیتے ہیں، یہ ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ مل تو بیوی^۵ کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جس طرح حرام اسی طرح دینا بھی حرام حدیث میں دونوں پر لعنت آئی اللہ (عزوجل) ورسوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی لعنت کے مستحق ہوتے و شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسم چھوڑنا گوارا نہیں کرتے۔ پھر اگر باپ و دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائیداد ہے تو اسے سودی قرض میں ملکوں کی دہانہ رہنے کا جھونپڑا بنی کر دی رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سب کو بہا لے گیا۔ جائیداد نیاں ہو گئی مکان بڑے کے قبضہ میں گیا ورنہ بدد مارے مارے پھرتے ہیں نہ کھانے کا ٹھکانہ نہ رہنے کی جگہ اسکی مثالیں ہر جگہ بکثرت ملیں گی کہ ایسے ہی غیر ضروری

① ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ضرب النماء، الحدیث ۵۲۰۴، ج ۲، ص ۴۶۵

② ”صحیح البخاری“، کتاب التفسیر، سورۃ (والشمس و صبحہا)، الحدیث ۴۹۴۶، ج ۳، ص ۳۷۸

③ یعنی بیکری الذمہ۔ ④ یعنی کئی سبب۔ ⑤ یعنی ہندو تاجروں۔

مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بیشتر جائدادیں سود کی نذر ہو گئیں، پھر قرضوں اور اسکے تشدد آمیز^(۱) الجبہ سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے۔ یہ ساری جابجی برہادی سکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فتنوں خرچوں سے باز نہیں آتے، یہی نہیں کہ اسی پر بس ہوا اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال الگ ہے۔ جو جب حدیث صحیح سننت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً انھوں بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید براں عورت کی آواز محرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و دھماکے کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چل کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی ذور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کو آری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دے ہوئے جوش کو بھارے گا اور کیسے کیسے دلوں لے پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا۔ یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

نیز اسی ضمن میں رت جگا^۲ بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گلے پکتے ہیں، صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے۔ نیز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مردے جاسکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت، پھر اگر اس رسم کی داغ کے لیے عورت ہی ہونا ضرور ہو تو اس جگہ^(۱) کی کیا حاجت، پھر جو نوں اور کنوار یوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے، پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے چلتی ہیں تو دہی گانا بجا نا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چومک ہوتا ہے یہ سب نا جا نز جب صبح ہوگی چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت تو مٹی کا کافی ہے آنے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلا نا فتنوں خرچہ ہے۔

دولہ، دھن کو بٹنا لگانا^۴، مٹیوں بٹھانا، جا نز ہے ان میں کوئی حرج نہیں۔ دولہ کو مہندی لگانا، نا جا نز ہے۔ یو ہیں کنگنا باندھنا، ڈال بڑی کی رسم کہ کپڑے وغیرہ بھیجے جاتے ہیں جا نز۔ دولہا کو ریشمی کپڑے پہنانا حرام۔ یو ہیں مغرق جوتے^(۵) ابھی نا جا نز اور خاص پھولوں کا سہرا جا نز بد وجہ ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔

۱۔ سخت۔ ۲۔ ایک رسم جس میں رات بھر جاتے ہیں۔ ۳۔ ہجوم، ہولی۔

۴۔ شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں ایک خوشبودار مسالہ دوہا اور دہن کے جسم کو صاف اور ملائم کرنے کے لیے منل جاتا ہے، منل لگانا۔

۵۔ وہ جو جوتے جس پر مکمل ہونے چاندی کا کام کیا ہوا ہو۔

ناجی بچے آتش بازی حرام ہیں۔ کون اس کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی، بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات¹ نہ ہوں تو اُسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ یک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا ہے، تیسرے تمام تماشا یوں کے گناہ کا بھی سبب ہے، اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان یا چہرہ میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔

ناجی میں جن فواحش و بدکاریوں و مخرب اخلاق² باتوں کا اجتماع ہے ان کے پیاس کی حاجت نہیں، ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں، دشمن دوست برہادر بیٹھتے ہیں، بازیوں سے تعلق اور گھروالی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیسے مڑے مڑے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر نیکو و بدکاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا ضرور ہوتا ہے کہ حیا و غیرت اٹھ کر طاق پر رکھ دیتا ہے۔ بعضوں کو یہاں تک سنا گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں و ساتھ ساتھ جوان بیٹوں کو دکھاتے ہیں۔ اسکی بدتمیزی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیا و غیرت کا پتہ دیتا ہے۔

شادی میں ناجی بچے کا ہونا بعض کے نزدیک، قاعدہ ضروری امر ہے کہ نسبت³ کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناجی مانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے۔ لڑکی و لڑیہ نہیں خیال کرتا کہ بچا صرف نہ ہو تو اُسی کی اولد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانہ نہ رہا۔ ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں بڑائی دشمنی اور اس کا سلسلہ در زہا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہو گئی، یہ شادی ہوئی یا اعدان جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا و حدود شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔

ولیمہ سنت ہے بیت اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیمہ کرو خویش و اقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھاؤ۔ بالجملة مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ (عزوجل) اور رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانِ

① ممنوعات شرعیہ۔

② خدق بکارنے والی۔

③ یعنی متقنی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

طلاق کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿أَخْلَقَ مَرَّتَيْنِ قَوْمًا مِّنْ مَّعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيفٍ بِرَحْمَتِي﴾^۱

طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک دینا ہے یا کھوئی^۲ کے ساتھ چھوڑ

دینا۔

اور فرماتا ہے

﴿قُلْ صَنَعْتُ فَلَا تَحِلُّ لِي بِهِمْ بِعْدَ حَتَّىٰ تَكُونُوا فِي غَيْرِهَا قُلْ صَنَعْتُ فَلَا جُنَا عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن

ظَلَّ سَبِيْقِيْمَا حُدُوْدًا سَوِيًّا وَبَدَتْ حُدُوْدُ اسْتِیْبَیْهَتْهَا لِقَوْلِهِمْ یَعْلَمُوْنَ﴾^۳

پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر

دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں۔ اگر یہ گناہ ہو کہ اللہ (عزوجل) کے

حدود کو قائم رکھیں گے ورنہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے جو سمجھدار ہیں۔

اور فرماتا ہے

﴿وَإِذَا صَنَعْتُمُ النِّسَاءَ قَبْلَ أَنْ يَجْزَلَ قَامَسَكُمُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرَخُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا

تُسَکُوهُنَّ فِیْ سَرَاسِرٍ أَلْتَعْتَدُوا وَهُمْ یَفْعَلُوْنَ ذَٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا رِیْبَ اسْتِیْهَرُوا وَادْكُرُوا

نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَیْکُمْ وَمَا أُنْزِلَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْکِتَابِ وَنُحْمَةً یَّعْطُکُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا آتِیًّا

یُکَلِّمُ شَیْءًا عَنِیْمٌ﴾^(۴)

① پ ۲، البقرة: ۲۲۹

② بھلائی، اچھائی، عمدگی۔

③ پ ۷، البقرة: ۲۳۰

④ پ ۲، البقرة: ۲۳۱

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہونے لگے تو انہیں بھڑائی کے ساتھ روک دینا خوبی کے ساتھ چھوڑ دو۔ انہیں ضرر دینے کے لیے نہ روکو کہ حد سے گزر جاؤ اور جو ایسا کرے گا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ (عزوجل) کی آفتوں کو لٹھ نہ بناؤ اور اللہ (عزوجل) کی نعت جو تم پر ہے اُسے یاد کرو اور وہ جو اُس نے کتاب و حکمت تم پر اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرتے رہو اور جاں لو کہ اللہ (عزوجل) ہر شے کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَعْصُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاصُوا بَيْنَهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعِظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِ وَيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ كُرِّیْ ثُمَّ وَأَطْهَرُ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝﴾ (۱)

اور جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے ولیو! انہیں شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں۔ یہ اُس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ سچرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ (عزوجل) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

احادیث

۱۔ دارقطنی مع ذریعہ اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور، قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے معاذ! کوئی چیز اللہ (عزوجل) نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔“ (۲)

۲۔ بوداد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ”تمام حال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔“ (۳)

۳۔ امام احمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ابلیس پناہ تحت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ اُس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ اُن میں ایک آکر کہتا ہے

①۔ ۲، البقرة: ۲۲۲

②۔ ”مسند الدار قطنی“، کتاب الصلوات، الحدیث: ۳۹۳۹، ج ۴، ص ۴۰.

③۔ ”مسند ابی داؤد“، کتاب الطلاق، باب کراهیة الطلاق، الحدیث: ۲۱۷۸، ج ۲، ص ۳۷۰

میں نے یہ کیا، یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد و عورت میں جدائی ڈال دی۔ سے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے، ہاں تو ہے۔¹

۴ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ² (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔³

۵ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی و ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سواں کرے اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔⁴

۶ بخاری و مسلم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اُس سے رجعت کرے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے۔⁵

۷ نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو اُس کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کہیں کرتا ہے حال تکہ میں تمہارے اندر بھی موجود ہوں۔⁶

۸ امام مالک مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

① "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث ٤٣٨٤، ج ٥، ص ٥٢

② اصل کتاب میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے "کس طلاق جائز لا طلاق المعتوہ المعبوب عینی عقہ مترجمہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ جس کی عقل مضبوط ہو چکی ہو" (جامع الترمذی، کتاب الطلاق باب ما جاء فی طلاق المعتوہ بالحديث ١١٩٥، ج ٢، ص ١٠٤) جب کہ مشکاۃ میں اس طرح مروی ہے "کس طلاق جائز الا طلاق المعتوہ والمعبوب عینی عقہ مترجمہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی" (مسند کافرم ٣٢٨٦، ج ١، ص ٦٠٢) اس کی شرح میں صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ یہاں غالباً معتوہ اس عقل معتوہ کی تفسیر ہے اور یہ عطف تفسیری ہے جس کی تائید بغیر "و" ذی روایت ہے اور ہو سکتا ہے کہ معتوہ سے مراد وہ ہو جس کی عقل میں غور ہو اور معتوہ عقل سے مرد ہاں نکل دیا جائے (مسند دار المرقاۃ، ج ٦، ص ٤٢٩)۔ عینیہ

③ "جامع الترمذی"، أبواب الطلاق، إلخ، باب ما جاء فی طلاق المعتوہ، الحديث ١١٩٥، ج ٢، ص ١٠٤

④ "جامع الترمذی"، أبواب الطلاق، إلخ، باب ما جاء فی المختلعات، الحديث ١١٩٠، ج ٢، ص ١٠٢

⑤ "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، سورة الطلاق، الحديث ٤٩٠٨، ج ٣، ص ٣٥٧

⑥ "مسند النسائي"، كتاب الطلاق، الثلاث المجموعه وما فيه من التفيظه، الحديث ٣٣٩٨، ص ٥٥٤

میں نے اپنی عورت کو توطا قیس دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستا نوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ (عزوجل) کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔^۱

احکام فقہیہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے۔ اس پابندی کے اٹھ دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لیے کچھ غلط مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہوگی، اسے رجعی کہتے ہیں۔

۱۔ طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے^۲ اور وجہ شرعی ہو تو مباح۔ بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربار خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا بھڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے از لہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچاتا ہے۔^۳ (در مختار وغیرہ)

۲۔ طلاق کی تین قسمیں ہیں (۱) حسن۔ (۲) احسن۔ (۳) بدعی۔ جس طہر میں^۴ وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے، یہ احسن ہے۔

اور غیر موطوہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوہ^۵ کو تین طہر میں تین طلاق دیں۔ بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغ یا حاملہ والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔ حمل دلی یا سن یا اس^۶ والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں۔ یو ہیں اگر اس کی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔

① "الموطا" لا امام مالک، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی البتہ الحدیث۔ ۱۱۹۲، ج ۲، ص ۹۸

② یعنی جب تک کوئی شرعی وجہ نہ ہو تو طلاق دینا منع ہے۔ ③ جائز۔

④ الدر المختار، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۱۴-۴۱۷، وغیرہ۔

⑤ پاکی کے ایام میں۔ ⑥ اسکی عورت جس سے محبت کی گئی ہو۔ ⑦ اسکی عمر جس میں حیض آنا بند ہو جائے۔

بدی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے، تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار فقط کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اس طہر میں وٹی کر چکا ہے یا موطوہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اس سے پہلے جو حیض آیا تھا اس میں وٹی کی تھی یا اس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔¹ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳ حیض میں طلاق دی تو رجعت² واجب ہے کہ اس حاست میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آکر پاک ہو اب دے سکتا ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر تو اس پر بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں۔⁽³⁾ (جو ہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۴ موطوہ سے کہا تجھے سنت کے موافق دو یا تین طلاقیں۔ اگر اسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی پہلی اس طہر میں پڑے گی جس میں وٹی نہ کی ہو وراگر یہ کلام اس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وٹی بھی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوگی۔ اور اگر اس وقت اسے حیض ہے یا پاک ہے مگر اس طہر میں وٹی کر چکا ہے تو اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوگی اور غیر موطوہ ہے یا اسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً واقع ہوگی، اگرچہ غیر موطوہ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطوہ ہے تو باقی اس وقت واقع ہوگی کہ اس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کے لیے محل نہ رہی اور اگر موطوہ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی وراگر اس کلام سے یہ نیت کی کہ تینوں بھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے۔⁽⁴⁾ (در مختار) مگر غیر موطوہ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو، بیکار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائے گی⁵ اور محل نہ رہے گی⁶۔

مسئلہ ۵ طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو، نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے، نہ اس کی طرف سے اس کا ولی۔ مگر نشہ وائے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بنگ وغیرہ کسی اور چیز سے۔ انہوں کی پینک میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط

1 "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۱۹، ۴۲۴، وغیرہ

2 رجوع کرنا۔

3 "المحورۃ النیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۴۱، وغیرہ

4 "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۲۶

5 یعنی نکاح سے نکل جائے گی۔

6 یعنی طلاق کا محل نہ رہے گی۔

نہیں تائبانہ ہو یا مجنونہ، بہر حال طلاق واقع ہوگی۔^۱ (درمختار، عالسکیری)

۶ کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ چا دیا یا حالت اضطراب میں پیا (مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا) ورنہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہوگی۔^۲ (ردالمحتار)

۷ یہ شرط نہیں کہ مرد آزرہ و ہندام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اُس کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا۔

اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ کراہ شرعی^۳ کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔^۴ (جوہرۃ النیرہ)

۸ الفاظ طلاق بطور ہزل کہے یعنی اُن سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہوگی۔

یوہیں خیف العقل^۵ کی طلاق بھی وقع ہے ورنہ ہر مجنون کے حکم میں ہے۔^۶ (درمختار، ردالمحتار)

۹ گوئی نے اشارہ سے طلاق دی ہوگی جبکہ لکھنا نہ چاہتا ہو، اور لکھنا چاہتا ہو تو اشارہ سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے

سے ہوگی۔^۷ (فتح القدیر)

۱۰ کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے، زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً^۸ یا

غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگی۔^۹ (درمختار)

۱۱ مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچا ہو کہ عقل جاتی رہے اُس کی طلاق وقع ہے۔ کافر کی طلاق واقع ہے

۱ الدرالمختار، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۲۷ - ۴۳۸.

و "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فیس یقع طلاقہ، ج ۱، ص ۳۵۳

۲ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطب. فی الحشیشۃ و الأفیون و البسج، ج ۴، ص ۴۲۳

۳ یعنی کوئی شخص کسی کو صحیح دھکی دے کہ اگر تو نے طلاق نہ دی تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ

ڈوں گا یا سخت مار ماروں گا اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے وں جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

۴ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۴۱

۵ کم عقل۔

۶ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطب. فی المسائل الی تصیح مع لا کراہ، ج ۴، ص ۴۳۱ - ۴۳۸

۷ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، فصل، ج ۳، ص ۳۴۸.

۸ سہواً بھوں کر۔

۹ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۳۵.

یعنی جب کہ مسلمان کے پاس مقدمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۲ مجنون نے ہوش کے زما نہ میں کسی شرط پر طلاق معلق کی تھی اور وہ شرط زمانہ جنون میں پائی گئی تو طلاق ہو گئی۔ مثلاً یہ کہ تھ کہ گر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے، دراب جنون کی حالت میں اُس گھر میں گیا تو طلاق ہو گئی ہاں اگر ہوش کے زما نہ میں یہ کہ تھ کہ میں مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۳ مجنون نامرد ہے یا نس کا عضو تناسل کٹ ہوا ہے یا عورت مسلمان ہو گئی اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ن صورتوں میں قاضی تفریق^(۳) کر دے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۴ سرسام و برسام^(۵) یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو وقوع نہ ہوگی۔ یو ہیں، گر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی۔^(۶) (درمختار، رد المحتار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے اور طرح طرح کے حید سے یہ فتویٰ یہ چاہتے ہیں کہ طلاق وقوع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہیے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے، لہذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض مسائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔

مسئلہ ۱۵ عد و طلاق میں عورت کا عاقل کیا جائے کا معنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اُس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اُسے دو ہی طلاقیں دی جا سکتی ہیں گرچہ شوہر آزاد ہو۔^(۷) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۶ تابغ کی عورت مسلمان ہو گئی و شوہر پر قاضی نے سلام پیش کیا۔ اگر وہ سمجھو^(۸) ہے، ورا سلام سے انکار کرے تو طلاق ہو گئی۔^(۹) (رد المحتار)

مسائل طلاق بذریعہ تحریر

مسئلہ ۱۷ زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز^(۱۰) نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو

①۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۳۶

②۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطبوعہ فی الحشیۃ والافیوہ و البیج، ج ۴، ص ۴۳۷

③۔ طلاق، ج ۱، ص ۱۰۰

④۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۳۷۔

⑤۔ بیماریوں کے نام۔

⑥۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطبوعہ فی طلاق المدہوش، ج ۴، ص ۴۳۸

⑦۔ "التروی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب لاوں، فصل فیس بمع حلاقہ، إلخ، ج ۱، ص ۳۵۴۔

⑧۔ سمجھدار۔

⑨۔ "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطبوعہ فی الحشیۃ والافیوہ و البیج، ج ۴، ص ۴۳۸

⑩۔ نمایاں۔

طلاق نہ ہوگی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اُس طرح لکھ جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگی بلکہ گرنہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی۔ اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اُسی وقت سے حدت شمار ہوگی۔ اور گریوں لکھا کہ میرا یہ خد جب تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اُس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے اور فرض کیجئے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اُس نے نہ بھیجی یا راستہ میں گم ہوگئی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ تحریر عورت کے باپ کو ملی اُس نے چاک کر دی ^۱ لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اُس شہر میں اُسکو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب کہ تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی ورنہ پھٹی ہوئی تحریر بھی اُسے دی اور وہ پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہو جائے گی۔ ^۲ (رد المحتار، عالتگیری وغیرہا)

۱۸ کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاء اس کا قول معتبر نہیں۔ ^۳ (رد المحتار)

۱۹ دو پرچوں پر یہ لکھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو طلاقوں کا حکم دے گا۔ ^۴ (رد المحتار)

۲۰ دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی۔ لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔ ^۵ (رد المحتار)

۲۱ عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہے۔ یوں لکھے کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے۔ ورتین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق یا یوں لکھ دے میری تحریر پہنچنے پر تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں تو یہ بھی اُسی ترتیب سے وقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور

① پھاڑ دی۔

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۱، ص ۴۴۲.

③ "العداوی الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ، ج ۱، ص ۳۷۸ وغیرہما

④ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب فی الطلاق بالکتابۃ، ج ۱، ص ۴۴۲

⑤ المرجع السابق

⑤ المرجع السابق، ص ۴۴۳

اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھ دے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا وہی لفظ لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں۔^۱ (عائلیگیری)

مسئلہ ۲۲ شوہر نے عورت کو خط لکھا اُس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں لکھیں آخر میں یہ لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیج دیا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہو گئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اُس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ طلاق مٹا دیے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے تو ہو گئی۔^۲ (عائلیگیری)

مسئلہ ۲۳ خط میں طلاق لکھی اور اُس کے بعد محصل^۳ ان شاء اللہ تعالیٰ لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا^۴ تو ہو گئی۔^۵ (عائلیگیری)

مسئلہ ۲۴ تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضرور ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے محض اُس کے خط سے مشابہ ہونا یا اُس کے سے مستحکم ہونا یا اُس کی سی ٹہر ہونا کافی نہیں۔ ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غائب گمان ہے کہ یہ تحریر اسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں۔^۶ (خانہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۵ کسی نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اُس نے لکھ دیا، مگر نہ دس میں اردہ ہے، نہ ربان سے طلاق کا لفظ کہ تو طلاق نہ ہوگی۔ مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اُس کی بات کیسے ٹائی جائے، یہ مجبوری نہیں۔^۷ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶ طلاق دو قسم ہے صریح و کنیہ۔ صریح وہ جس سے طلاق مرد و عورت ظاہر ہو، اکثر طلاق میں اس کا سنتوں ہو، اگر چہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔^۸ (جوہرہ وغیرہ)

① "المنہج فی التعلیل، کتاب الطلاق، الباب الاول، فی تفسیر ورنہ، إلح، ج ۱، ص ۳۵۲

② "المنہج فی التعلیل، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ، ج ۱، ص ۲۷۸

③ فوراً ساتھ ہی۔ ④ یعنی اگر کچھ دیر کے بعد یا قاصد کے بعد لکھا۔

⑤ "المنہج فی التعلیل، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ، ج ۱، ص ۲۷۸

⑥ "المنہج فی التعلیل، کتاب المحضروالاباحۃ، باب ما یکرہ من الثیاب، إلح، ج ۱، ص ۳۷۶، وغیرہ

⑦ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی الاکراه علی التوکیل، إلح، ج ۴، ص ۴۲۸

⑧ "الحومرة البیضاء"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۴۲، وغیرہ

صریح کا بیان

۱ لفظ صریح مثلاً (۱) میں نے تجھے طلاق دی، (۲) تجھے طلاق ہے، (۳) تو مطلق ہے، (۴) تو طالق ہے، (۵) میں تجھے طلاق دیتا ہوں، (۶) اے مطلقہ۔ ان سب الفاظ کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا بائن کی نیت کی یا ایک سے زیادہ کی نیت ہو یا کہے میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق کیا چیز ہے مگر اس صورت میں کہ وہ طلاق کو نہ جانتا تھا دینے واقع نہ ہوگی۔^۱ (در مختار وغیرہ)

۲ (۷) طلاق، (۸) طلاق، (۹) طلاق، (۱۰) طلاق، (۱۱) طلاق، (۱۲) طلاق، (۱۳) طلاق، (۱۴) طلاق، (۱۵) طلاق، (۱۶) طلاق۔ بلکہ تو تلے کی زبان سے، (۱۷) طلاق۔ یہ سب صریح کے الفاظ ہیں، ان سب سے ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ (۱۸) طلاق، (۱۹) طلاق، (۲۰) طلاق۔ یہ سب صریح کے الفاظ ہیں، ان سب سے ایک طلاق رجعی ہوگی۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

۳ اردو میں یہ لفظ کہ (۲۰) میں نے تجھے چھوڑا، صریح ہے اس سے ایک رجعی ہوگی، کچھ نیت ہو یا نہ ہو۔ یوں ہی یہ لفظ کہ (۲۱) میں نے فارغ خطی یا (۲۲) فارغ خطی یا (۲۳) فارغ خطی دی، صریح ہے۔^۳

۴ لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم و جاہل بربر ہیں۔ بہر حال طلاق ہو جائے گی، مگر چہ وہ کہے میں نے دھمکانے کے لیے غلط طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی ورنہ صحیح طور پر بولتا۔ ہاں، اگر لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں دھمکانے کے لیے غلط لفظ بولوں گا طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اس کا کہا مان لیا جائیگا۔^۴ (در مختار)

۵ کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہو گئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہ ہو۔^۵ (در مختار) مگر جبکہ ایسی سخت آواز اور ایسے ہجے سے کہ جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو

۱ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۳ - ۴۴۸، وغیرہ

۲ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۴ - ۴۴۸، وغیرہ

۳ "افتاویٰ الرضویہ"، ج ۱۴، ص ۵۵۹ - ۵۶۰، وغیرہ

۴ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۶

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۶

نہیں۔^(۱) (خانیہ) کسی نے کہا تیری عورت پر طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہوگئی وراگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں۔^(۲) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۶ عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے میں طلاق دے آیا تو قہراً ہو جائے گی اور دیا نہ نہیں اور اگر ایک طلاق دی ہے اور لوگوں سے کہتا ہے تین دی ہیں تو دیا نہ ایک ہوگی قہراً تین، اگر چہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔^(۳) (فتاویٰ خیرہ)

مسئلہ ۷ عورت سے کہا اے مطلقہ، (۲۳) اے طلاق دی گئی، (۲۵) اے طاقن، (۲۶) اے طلاق شدہ، (۲۷) اے طلاق یافتہ، (۲۸) اے طلاق کردہ۔ طلاق ہوگئی اگر چہ کہے میرا مقصود گان دینا تھا طلاق دینا نہ تھا۔ اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود یہ تھا کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے، اور حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے۔ یعنی شوہر اس کی مطلقہ ہے تو دیا نہ اس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر وہ عورت پہلے کسی کی منکوحہ تھی ہی نہیں یا تھی مگر اس نے طلاق نہ دی تھی بلکہ مرگیا ہو تو یہ تاویل نہیں مانی جائیگی۔ یو ہیں اگر کہا (۲۹) تیرے شوہر نے تجھے طلاق دی تو بھی وہی حکم ہے۔^(۴) (رد المحتار علی تفسیر)

مسئلہ ۸ عورت سے کہا تجھے طلاق دیتا ہوں یا کہا (۳۰) تو مطلقہ ہو جا تو طلاق ہوگئی^(۵) (رد المحتار) مگر یہ لفظ کہ طلاق دیتا ہوں یا چھوڑتا ہوں اس کے یہ معنی ہے کہ طلاق دیتا چاہتا ہوں یا چھوڑتا چاہتا ہوں تو دیا نہ ہوگی قضاء ہو جائیگی۔ اور اگر یہ لفظ کہا کہ چھوڑ دے دیتا ہوں تو طلاق نہ ہوئی کہ یہ لفظ قصد و رادہ کے لیے ہے۔

مسئلہ ۹ (۳۱) تجھ پر طلاق (۳۲) تجھے طلاق (۳۳) طلاق ہو جا (۳۴) تو طلاق ہے (۳۵) تو طلاق ہوگئی (۳۶) طلاق ے، باہر جاتی تھی کہا (۳۷) طلاق لے جا (۳۸) اپنی طلاق اوڑھ اور روانہ ہو (۳۹) میں نے تیری طلاق تیرے آئینل میں باندھ دی (۴۰) جا تجھ پر طلاق۔ ان سب میں ایک طلاق رجعی ہوگی وراگر فقط جا، بہ نیت طلاق کہتا تو بائن

①۔۔۔ "الفتاویٰ العدویۃ"، کتاب الطلاق، ج ۱، ص ۲۰۷

②۔۔۔ "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱۲، ص ۵۳۸

③۔۔۔ "الفتاویٰ الخیریۃ"، کتاب الطلاق، ص ۳۸

④۔۔۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مصنف: غی قو۔ البحر ان الصریح یحتاج (الخ، ج ۱، ص ۴۴۹

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب العیال، الباب الثانی فی ایقاع العیال، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۵۵

⑤۔۔۔ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: ((مس ہوش)) یقع بہ الرجعی، ج ۴، ص ۴۴۵

ہوتی۔^۱ (خانیہ عالمگیری وغیرہا)

۱۰ (۳۱) تجھے مسلمانوں کے چاروں مذہب یا (۳۲) مسلمانوں کے تمام مذہب پر طلاق یا (۳۳) تجھے یہود و نصاریٰ کے مذہب پر طلاق اس سے ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یوہیں مگر کہا (۳۳) جا تجھے طلاق ہے سوڑوں یا یہودیوں کو حلال اور مجھ پر حرام ہو تو رجعی ہوگی یعنی جبکہ اس لفظ سے (کہ مجھ پر حرام ہو) طلاق کی نیت نہ کی ہو ورنہ دو پائے واقع ہوگی۔^(۲) (خیریہ، رد المحتار)

۱۱ (۳۵) تو مطلقہ اور ہائے یا (۳۶) مطلقہ پھر ہائے ہے اس سے ایک رجعی ہوگی اور اگر لفظ ہائے سے جحد طلاق کی نیت کی تو دو پائے اور تین کی تو تین۔^۳ (در مختار، رد المحتار)

۱۲ عورت کے بچہ کو دیکھ کر کہا (۴۷) اے مطلقہ کے بچے یا (۴۸) اے مطلقہ کے جنے تو طلاق رجعی ہوگی^(۴) (عالمگیری) ہاں اگر یہ نیت ہو کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے تو دیانتاً مان لیا جائیگا جبکہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہو۔

۱۳ عورت کی نسبت کہا (۴۹) اُسے اُس کی طلاق کی خبر دے یا (۵۰) طلاق کی خوشخبری سنا دے یا (۵۱) اُس کی طلاق کی خبر اُس کے پاس لے جایا (۵۲) اُسے لکھ بھیج یا (۵۳) اُس سے کہہ کہ وہ مطلقہ ہے یا (۵۴) اُس کے لیے اُس کی طلاق کی سند یا یہداشت لکھ دے تو طلاق ابھی پڑگئی اگرچہ نہ اُس نے اُس سے کہا نہ لکھا وراگر یوں کہا کہ (۵۵) اُس سے کہہ کہ تو مطلقہ ہے یا (۵۶) اُسے طلاق دے آ تو جب جا کر کہے گا طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔^(۵) (خانیہ)

۱۴ (۵۷) تو فدا فی سے زیادہ مطلقہ ہے طلاق پڑگئی اگرچہ وہ فدا فی مطلقہ نہ بھی ہو۔^(۶) (فتاویٰ رضویہ)

۱۵ (۵۸) اے مطلقہ (سکون طا) (۵۹) میں نے تیری طلاق چھوڑ دی (۶۰) میں نے تیری طلاق روانہ کر دی (۶۱) میں نے تیری طلاق کا راستہ چھوڑ دیا (۶۲) میں نے تیری طلاق تجھے ہبہ کر دی (۶۳) قرض دی

۱ "الصمدی الحانیة"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۰۷

۲ "الصمدی الہندیة"، کتاب الطلاق، الباب الأول فی إقلاع الصلّاق، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۵۵ وغیرہا

۳ "العتاوی الحیریة"، کتاب الطلاق، ص ۴۶-۵۰

۴ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطبوعہ ما لو فان امراتہ طالق، إلح، ج ۱، ص ۵۱۱

۵ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح مطبوعہ فی قول الامام ایمانی، إلح، ج ۱، ص ۴۸۵-۴۸۸

۶ "العتاوی الہندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثاني فی إقلاع الصلّاق، ج ۱، ص ۳۵۵

۷ "الصمدی الحانیة"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۱۰

۸ "العتاوی الرصویة"، ج ۱، ص ۵۸

(۶۳) تیرے پاس گردی کی^۱ (۶۵) ، انت رکھی (۶۶) میں نے تیری طلاق چاہی (۶۷) تیرے لیے طلاق ہے (۶۸) لہذا (مزدمل) نے تیری طلاق چاہی (۶۹) اللہ (مزدمل) نے تیری طلاق مقدر کر دی، ان سب الفاظ سے اگر نیت طلاق ہو رجعی واقع ہوگی۔^۲ (در مختار، رد المحتار، بحر)

مسئلہ ۱۷ (۷۰) میں نے تیری طلاق تیرے ہاتھ پہنچی عورت نے کہا میں نے خریدی اور کسی ماں کے بدلے میں ہونا مذکور نہ ہو، تو رجعی ہوگی اور مال کے بدلے میں ہونا مذکور ہو تو بائن اور اگر یوں کہا (۷۱) میں نے اس عوض پر طلاق دی کہ تو اپنا مطالبہ اتنے دنوں کے لیے ہٹا دے جب بھی رجعی ہوگی۔^۳ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۷ عورت کو کہا میں نے تجھے چھوڑا اور کہتا ہے میرا مقصود یہ تھا کہ بندھی ہوئی تھی اس کی بندش کھول دی یا مقید تھی اب چھوڑ دی تو یہ تاویل سنی نہ جائیگی ہاں، اگر تصریح کر دی کہ تجھے قید یا بندش سے چھوڑا تو قول مان لیا جائیگا۔^۴ (در مختار)

مسئلہ ۱۸ اپنی عورت سے کہا (۷۲) تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہوگی اگر چہ نیت نہ کی ہو اور اگر وہ اس کی عورت نہ ہو تو یحیٰں^۵ ہے حائض ہونے پر^۶ کفارہ واجب۔ یوں اگر یہ کہا (۷۳) میں تجھ پر حرام ہوں اور طلاق کی نیت کی تو وقع ہوگی اور اگر صرف یہ کہا کہ میں حرام ہوں تو واقع نہ ہوگی۔^۷ (در مختار)

مسئلہ ۱۹ عورت سے کہا (۷۴) تیری طلاق مجھ پر واجب ہے تو بعض کے نزدیک طلاق ہو جائیگی اور اسی پر فتویٰ ہے۔^۸ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰ اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یوں کہا کہ (۷۵) تجھے خدا نے طلاق دی تو ہو گئی۔^۹ (رد المحتار)

یعنی گردی رکھی۔

۱ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب، "الاعتبار بالاعراب" ج ۴، ص ۵۵۰، ۵۲۳۔

۲ و "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۳، ص ۴۳۸، ۵۲۱۔

۳ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الکتابات، مطلب، "الاعتبار بالاعراب" ج ۴، ص ۵۲۴۔

۴ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۹۔

قسم۔

قسم توڑنے پر۔

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۵۵۰، ۴۵۶۔

۶ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب، "فی قوہ عینی انطلاق من درعی" ج ۴، ص ۴۵۴۔

۷ المرجع السابق

۲ اگر کہا تجھے طاق تو وقع نہ ہوگی، اگر چہ طاق کی نیت ہو۔^۱ (ردالمحتار)

اضافت کا بیان

۲۲ طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہیے بغیر اضافت طلاق واقع نہ ہوگی خواہ حاضر کے میغذ سے بیان کرے مثلاً تجھے طاق ہے یا شہرہ کے ساتھ مثلاً اسے یا اُسے یا نام لے کر کہے کہ فلانی کو طلاق ہے یا اُس کے جسم و بدن یا روح کی طرف نسبت کرے یا اُس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو کل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو مثلاً گردن یا سر یا شرمگاہ یا جزو شائع کی طرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی چوتھائی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کہا تیرے ہزار حصوں میں سے ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہو جائیگی۔^۲ (درمختار)

۲۳ اگر سر یا گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا تیرے اس سر یا اس گردن کو طلاق تو وقع نہ ہوگی اور اگر ہاتھ نہ رکھا اور یوں کہا اس سر کو طلاق اور عورت کے سر کی طرف اشارہ کیا تو واقع ہو جائے گی۔^۳ (درمختار وغیرہ)

۲۴ ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا پاؤں یا بال یا ناک یا پنڈلی یا ران یا پیٹ یا زہن یا کان یا مونہ یا ٹھوڑی یا دانت یا سینہ یا پستان کو کہا کہ اسے طلاق تو واقع نہ ہوگی۔^۴ (جوہرہ، درمختار)

۲۵ جزو طاق بھی پوری طلاق ہے اگر چہ ایک طاق کا ہزارواں حصہ ہو مثلاً کہا تجھے آدمی یا چوتھائی طلاق ہے تو پوری ایک طاق پڑے گی کہ طاق کے حصے نہیں ہو سکتے۔ اگر چند اجزا ذکر کیے جن کا مجموعہ ایک سے زیادہ نہ ہو تو ایک ہوگی اور ایک سے زیادہ ہو تو دوسری بھی پڑ جائے گی مثلاً کہا ایک طاق کا نصف و اُس کی تہائی اور چوتھائی کہ نصف و تہائی اور چوتھائی کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہے لہذا دو واقع ہوئیں اور اگر اجزا کا مجموعہ دو سے زیادہ ہے تو تین ہوگی۔ یوں ڈیڑھ میں دو اور اڑھائی میں تین اور گردو طاق کے تین نصف کہے تو تین ہوگی اور ایک طاق کے تین نصف میں دو اور اگر کہا ایک سے دو تک تو ایک، اور ایک سے تین تک تو دو۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

۱ "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب، ہی قولہ "عنی الطلاق من دراعی، ح ۴، ص ۴۵۵

۲ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ح ۴، ص ۴۵۶، ۴۶۱

۳ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ح ۴، ص ۴۵۹، وغیرہ

۴ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۴۸

۵ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ح ۴، ص ۴۶۰

۶ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ح ۴، ص ۴۶۱، ۴۶۲، وغیرہ

۲۶ اگر کہا (۷۶) تجھے طلاق ہے یہاں سے ملک شام تک تو ایک رجعی ہوگی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ (۷۷) اتنی بڑی یا اتنی لمبی کہ یہاں سے ملک شام تک تو ہائیں ہوگی۔^۱ (درمختار)

۲۷ اگر کہا (۷۸) تجھے مکہ میں طلاق ہے یا (۷۹) گھر میں یا (۸۰) سایہ میں یا (۸۱) دھوپ میں تو فوراً پڑ جائے گی، یہ نہیں کہ مکہ کو جائے جب پڑے ہاں اگر یہ کہے میرا مطلب یہ تھا کہ جب مکہ کو جائے طلاق ہے تو ویسے یہ توں معتبر ہے قضاء نہیں، ورنہ اگر کہا تجھے قیامت کے دن طلاق ہے تو کچھ نہیں بلکہ یہ کلام لغو ہے، ورنہ اگر کہا (۸۲) قیامت سے پہلے تو بھی پڑ جائے گی۔^۲ (درمختار)

۲۸ اگر کہا (۸۳) تجھے کل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یوں اگر کہا (۸۴) شعبان میں طلاق ہے تو جس دن رجب کا مہینہ ختم ہوگا، اُس دن آفتاب ڈوبتے ہی طلاق ہوگی۔^۳ (درمختار)

۲۹ اگر کہا تجھے میری پیدائش سے یا تیری پیدائش سے پہلے طلاق یا کہا میں نے اپنے بچپن میں یا جب سوتا تھا یا جب بخون تھا تجھے طلاق دیدی تھی ورنہ اس کا بخون ہونا معلوم ہو تو طلاق نہ ہوگی بلکہ یہ کلام لغو ہے۔^۴ (درمختار)

۳۰ کہا کہ (۸۵) تجھے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے طلاق ہے اور دو مہینے گزرنے نہ پائے کہ مر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اس کے بعد مر تو ہوگئی اور اُسی وقت سے منقطع قرار پائے گی جب اُس نے کہا تھا۔^۵ (تنویر البصار)

۳۱ اگر کہا میرے نکاح سے پہلے تجھے طلاق یا کہا کل گزشتہ میں عا، نکاح اُس سے نکاح آج کیا ہے تو دونوں صورتوں میں کلام لغو ہے اور اگر دوسری صورت میں کل یا کل سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو اس وقت طلاق ہوگئی۔^۶ (فتح وغیرہ) یوں اگر کہا (۸۶) تجھے دو مہینے سے طلاق ہے اور واقع میں نہیں دی تھی تو اس وقت پڑ گئی بشرطیکہ نکاح کو دو مہینے سے کم نہ ہوئے ہوں ورنہ کچھ نہیں اور اگر جھوٹی خبر کی نیت سے کہا تو عند اللہ نہ ہوگی مگر قضاء ہوگی۔

① سبب الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۵.

② سبب الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۵ - ۴۶۷.

③ سبب الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۸.

④ سبب الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۱.

⑤ سبب تنویر البصار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۲.

⑥ فتح القدیر، کتاب الطلاق، فصل فی اصابة الطلاق، الخ، ج ۳، ص ۳۷۱، ۳۷۲، وغیرہ.

۳۲۔ اگر کہا (۸۷) زید کے آنے سے ایک ماہ پہلے تجھے طلاق ہے اور زید ایک مہینے کے بعد آیا تو اس وقت طلاق ہوگی اس سے پہلے نہیں۔^(۱) (در مختار)

۳۳۔ یہ کہا کہ (۸۸) جب کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا (۸۹) جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو چپ ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی۔ اور یہ کہا کہ (۹۰) اگر تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی۔^(۲) (عامہ کتب)

۳۴۔ یہ کہا کہ (۹۱) اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دیگا جب بھی ہوگی اور نہ دیگا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے کہ عورت کو ہنر روپے کے بدلے میں طلاق دیدے، در عورت کو چاہیے کہ قبول نہ کرے اب، گردن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔^(۳) (خانہ)

۳۵۔ کسی عورت سے کہا (۹۲) تجھے طلاق ہے جس دن تجھ سے نکاح کروں اور رات میں نکاح کیا تو طلاق ہوگی۔^(۴) (تنویر)

۳۶۔ کسی عورت سے کہا (۹۳) اگر تجھ سے نکاح کروں یا (۹۴) جب، یا (۹۵) جس وقت تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے تو نکاح ہوتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یوں اگر خاص عورت کو معین نہ کیا بلکہ کہا گیا جب یا جس وقت میں نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائیگی مگر اسکے بعد دوسری عورت سے نکاح کریگا تو اُسے طلاق نہ ہوگی۔ ہاں، اگر کہا (۹۶) جب کبھی میں کسی عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جب کبھی نکاح کریگا طلاق ہو جائیگی۔ ان صورتوں میں اگر چاہے کہ نکاح ہو جائے اور طلاق نہ پڑے تو اسکی صورت یہ ہے کہ فضولی (یعنی جسے اس نے نکاح کا وکیل نہ کیا ہو) بغیر اس کے حکم کے اُس عورت یا کسی عورت سے نکاح کر دے، در جب اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہو جائے مثلاً مہر کا کچھ حصہ یا کل اُس کے پاس بھیج دے یا اُس کے ساتھ جماع کرے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے یا بوسہ لے یا لوگ مہر کہہ دیں تو خاموش رہے، نکار نہ کرے تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا اور

①۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۴

②۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۶

③۔ العسوی الحنابلہ، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۱، ص ۲۲۱، ۲۲۲

④۔ تنویر الابصار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۸

طلاق نہ پڑے گی ورنہ کوئی خود نہیں کر دیتا اسے کہنے کی ضرورت پڑے تو کسی کو حکم نہ دے بلکہ تذکرہ کرے کہ کاش کوئی میر نکاح کر دے یا کاش تو میر نکاح کر دے یا کیا اچھا ہوتا کہ میر نکاح ہو جائے اب اگر کوئی نکاح کر دے تو نکاح فسخ ہوگا اور اس کے بعد وہی طریقہ برتے جو اوپر مذکور ہوا۔^{۱۱} (بحرِ رد المحتار، خیر)

۳۷ اس کی عورت کسی کی ہندی ہے اس نے اُس سے کہا (۹۷) کل کا دن آئے تو تجھ کو دو طلاقیں اور موٹی نے کہا کل کا دن آئے تو تو آزاد ہے تو دو طلاقیں ہو جائیں گی اور شوہر رجعت نہیں کر سکتا مگر اس کی عدت تین حیض ہے اور شوہر مریض تھا تو یہ وارث نہ ہوگی۔^{۱۲} (تنویر)

۳۸ (۹۸) انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو یک دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں ہوئیں یعنی جتنی انگلیاں اشارہ کے وقت نکلیں ہوں نکاح اعتبار ہے ہند کا اعتبار نہیں اور اگر وہ کہتا ہے میری مراد ہند انگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیائے معتبر ہوگا، قصہ معتبر نہیں۔ اور (۹۹) اگر تین انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اسکی مثل طلاق اور نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک بائن اور (۱۰۰) اگر اشارہ کر کے کہا تجھے تین ورنہ نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائیگی۔^{۱۳} (در مختار، رد المحتار)

۳۹ طلاق کے ساتھ کوئی صفت ذکر کی جس سے شدت سمجھی جائے تو بائن ہوگی مثلاً (۱۰) بائن یا (۱۰۲) اہتہ (۱۰۳) بخش طلاق (۱۰۴) طلاق شیطان (۱۰۵) طلاق بدعت (۱۰۶) بدتر طلاق (۱۰۷) پہاڑ برابر (۱۰۸) ہزار کی مثل (۱۰۹) اسکی کہ گھر بھر جائے۔ (۱۱۰) سخت (۱۱۱) نئی (۱۱۲) چوڑی (۱۱۳) کھر کھری (۱۱۴) سب سے بُری (۱۱۵) سب سے کڑی (۱۱۶) سب سے گندی (۱۱۷) سب سے ناپاک (۱۱۸) سب سے کڑوی (۱۱۹) سب سے بڑی (۱۲۰) سب سے چوڑی (۱۲۱) سب سے نئی (۱۲۲) سب سے موٹی پھر اگر تین کی نیت کی تو تین ہوگی ورنہ ایک اور اگر عورت ہندی ہے تو دو کی نیت صحیح ہے۔^{۱۴} (در مختار وغیرہ)

۴۰ اگر کہا (۲۳) تجھے ایسی طلاق جس سے تو اپنے لیس کی مالک ہو جائے یا کہا (۱۲۳) تجھے سب طلاق

۱ "البحر الرائق" کتاب الطلاق، باب التعقیق، ج ۴، ص ۱۶

۲ "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب التعقیق، مطلب: التعقیق المراد بہ، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۳

۳ و "الفتاویٰ الخیریہ"، کتاب النکاح، فصل فی نکاح العصبی، الجزء الأول، ص ۲۷

۴ "تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۸۶

۵ "اندر المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب فی فوسم: الیوم، إلخ، ج ۴، ص ۴۸۶-۴۸۵

۶ "اندر المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۸۵-۴۸۶، وغیرہ

جس میں میرے لیے رجعت^۱ نہیں تو بائن ہوگی اور اگر کہا (۱۲۵) تجھے طلاق ہے اور میرے لیے رجعت نہیں تو رجعی ہوگی۔
 یوں اگر کہا (۱۲۶) تجھے طلاق ہے کوئی قاضی یا حاکم یا عام تجھے واپس نہ کرے جب بھی رجعی ہوگی۔^۲ (در مختار، رد المحتار)
 اور اگر کہا (۱۲۷) تجھے طلاق ہے اس شرط پر کہ اس کے بعد رجعت نہیں یا یوں کہا، (۱۲۸) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد
 رجعت نہیں یا کہا (۱۲۹) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہ ہوگی تو ان سب صورتوں میں رجعی ہو جانا چاہیے۔^۳
 (فتاویٰ رضویہ) اور اگر کہا (۱۳۰) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی تو بائن ہونا چاہیے۔

۳۱ عورت سے کہا (۱۳۱) اگر میں تجھے ایک طلاق دوں تو وہ بائن ہوگی یا کہا وہ تین ہوگی پھر اسے طلاق دی تو
 نہ بائن ہوگی نہ تین بلکہ ایک رجعی ہوگی۔ یا کہا تھا کہ (۱۳۲) اگر تو گھر میں جائیگی تو تجھے طلاق ہے پھر مکان میں جانے سے پہلے
 کہا کہ اسے میں نے بائن یا تین کر دیا جب بھی ایک رجعی ہوگی اور یہ کہنا بے کار ہے۔^۴ (در مختار)

۳۲ کہا (۱۳۳) تجھے ہزاروں طلاق یا (۱۳۴) چند بار طلاق تو تین واقع ہوگی اور اگر کہا (۱۳۵) تجھے طلاق نہ
 کم نہ زیادہ تو ظاہر الروایۃ میں تین ہوگی و امام ابو جعفر ہندوانی و امام قاضی خاں اس کو ترجیح دیتے ہیں کہ دو واقع ہوں اور اگر کہا
 (۱۳۶) کمتر طلاق تو ایک رجعی ہوگی۔^۵ (در مختار، رد المحتار)

۳۳ اگر کہا (۱۳۷) تجھے طلاق ہے پوری طلاق تو یک ہوگی اور کہا کہ (۱۳۸) کل طلاق تین۔^۶ (در مختار)
۳۴ اگر طلاق کے عدد میں وہ چیز ذکر کی جس میں تعدد نہ ہو جیسے کہا (۱۳۹) بعدد خاک^۷ یا معلوم نہ ہو کہ اس
 میں تعدد ہے یا نہیں مثلاً کہا (۱۴۰) اٹیس کے بال کی گنتی برابر تو دونوں صورتوں میں ایک واقع ہوگی اور ان دونوں مثالوں میں وہ
 بائن ہوگی۔ اور اگر معلوم ہے کہ اس میں تعدد ہے تو اس کی تعداد کے موافق ہوگی مگر تعدد تین سے زیادہ ہو تو تین ہی ہوگی باقی لغو
 مثلاً کہا (۱۴۱) اتنی جتنے میری پٹلی یا کلائی میں باں ہیں یا اتنی جتنی اس تالاب میں مچھیر ہیں و اگر تالاب میں کوئی مچھل نہ ہو

۱۔ عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق۔

۲۔ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب، فی قول لامام الخ، ج ۴، ص ۴۸۸، ۴۹۱۔

۳۔ الفتاویٰ الرضویۃ، ج ۱۲، ص ۵۲۹۔

۴۔ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۸۹۔

۵۔ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب، فی قول لامام الخ، ج ۴، ص ۴۹۱۔

۶۔ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ص ۴۹۳۔

۷۔ خاک کی تعداد کے برابر۔

جب بھی ایک واقع ہوگی اور پٹری یا کلائی کے باں اڑ دیے ہوں اس وقت کوئی باں نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ کہا کہ (۱۳۲) جتنے میری اہلی میں ہاں ہیں اور ہاں نہ ہو تو یک ہوگی۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۵ اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو کچھ نہیں اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاء ایک ہے یا بیاض زیادہ۔ اور اگر کسی طرف غائب گمان ہے تو اسی کا اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اس مجلس میں جو لوگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دی تھی اگر یہ لوگ عادی ہوں اور اس بات میں انھیں سچا جانتا ہو تو اعتبار کر لے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۶ جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے کہ یہ ہیضہ طلاق نہیں بلکہ متارکہ^(۳) ہے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

فیروہ خول کی طلاق کا بیان

مسئلہ ۱ فیروہ خول کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہوگی اور اگر کہا تجھے طلاق تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک تو صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں یعنی چند فقراتوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوگی و باقی کے لیے مکمل نہ رہے گی اور موطوۃ میں بہر حال تین واقع ہوگی۔^{۱۵} (در مختار)

مسئلہ ۲ کہا تجھے تین طلاقیں الگ، الگ تو ایک ہوگی۔ یو ہیں اگر کہا تجھے دو طلاقیں اس طلاق کے ساتھ جو میں تجھے دوں پھر ایک طلاق دی تو ایک ہی ہوگی۔^۶ (در مختار)

مسئلہ ۳ اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو ہوگی اور اگر کہا آدمی اور ایک تو ایک۔ یو ہیں ڈھائی کہا تو تین اور دو، دو آدمی کہا تو دو۔^{۱۷} (در مختار)

① الدر المختار "و" رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ح ۴، ص ۴۹۴

② "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، معتب: فی قول الامام یحییٰ الخ، ح ۴، ص ۴۹۶

③ عورت کو چھوڑ دینا۔

④ الدر المختار "و" رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح، معتب: فی قول الامام یحییٰ الخ، ح ۴، ص ۴۹۶

⑤ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ح ۴، ص ۴۹۶-۴۹۹

⑥ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ح ۴، ص ۴۹۹

⑦ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ح ۴، ص ۴۹۹

﴿۳﴾ جب طلاق کے ساتھ کوئی عدد یا وصف مذکور ہو تو اس عدد یا وصف کے ذکر کرنے کے بعد واقع ہوگی صرف طلاق سے واقع نہ ہوگی مثلاً لفظ طلاق کہا، اور عدد یا وصف کے بولنے سے پہلے عورت مرگئی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر عدد یا وصف بولنے سے پہلے شوہر مر گیا یا کسی نے اس کا منہ بند کر دیا تو ایک واقع ہوگی کہ جب شوہر مر گیا تو ذکر نہ پایا گیا صرف ارادہ پایا گیا اور صرف ارادہ نا کافی ہے اور منہ بند کر دینے کی صورت میں اگر ہاتھ ہٹاتے ہی اسے فوراً عدد یا وصف کو ذکر کر دیا تو اسکے موافق ہوگی ورنہ وہی ایک۔^(۱) (عمر کتب)

﴿۵﴾ غیر مذکورہ سے کہا تجھے ایک طلاق ہے، ایک کے بعد یا اسکے پہلے ایک یا اس کے ساتھ ایک تو دو ہوگی۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

﴿۶﴾ تجھے ایک طلاق ہے اور ایک اگر گھر میں گئی تو گھر میں جانے پر دو ہوگی اور اگر یوں کہا کہ اگر تو گھر میں گئی تو تجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوگی اور موطوءہ میں بہر حال دو ہوگی۔^(۳) (در مختار)

﴿۷﴾ کسی کی دو یا تین عورتیں ہیں، اس نے کہا میری عورت کو طلاق تو ان میں سے ایک پر پڑے گی ورنہ اسے اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہے طلاق کے لیے معین کرے اور ایک کو مخاطب کر کے کہا تجھ کو طلاق ہے یا تو مجھ پر حرام ہے تو صرف اسی کو ہوگی جس سے کہا۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

﴿۸﴾ چار عورتیں ہیں ورنہ کہا کہ تم سب کے درمیان یک طلاق تو چاروں پر ایک ایک ہوگی۔ یو ہیں دو یا تین یا چار عورتیں کہیں جب بھی ایک ایک ہوگی مگر ان صورتوں میں اگر یہ نیت ہے کہ ہر ایک طلاق چاروں پر تقسیم ہو تو دو میں ہر ایک پر دو (۲) ہوگی اور تین یا چار میں ہر ایک پر تین، اور پانچ، چھ، سات، آٹھ میں ہر ایک پر دو اور تقسیم کی نیت ہے تو ہر ایک پر تین، نو، دس وغیرہ میں بہر حال ہر ایک پر تین واقع ہوگی۔ یو ہیں اگر کہا میں نے تم سب کو ایک طلاق میں شریک کر دیا تو ہر ایک پر ایک ولی ہذا القیاس۔^(۵) (حانیہ، فتح، بحر وغیرہ)

① "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، مطلب الطلاق بمع، إلخ، ج ۱، ص ۵۰۰۔

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۱، ص ۵۰۲ وغیرہ

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۱، ص ۵۰۳۔

④ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، مطلب، فیما یو إلخ، ج ۱، ص ۵۰۶۔

⑤ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب ایقاع الطلاق، ج ۳، ص ۳۶۳۔

و "المعاریء الحانیة"، کتاب الطلاق، ج ۱، ص ۲۰۹ و "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الطلاق، ج ۳، ص ۵۰۸ وغیرہ

۹ دو عورتیں ہیں اور دونوں غیر موطوءہ^۱ اس نے کہا میری عورت کو طلاق میری عورت کو طلاق تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اگرچہ وہ کہے کہ ایک ہی عورت کو میں نے دونوں بار کہا تھا اور، گردنوں میں مدخل ہوا اور کہتا ہے کہ دونوں بار ایک ہی کی نسبت کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا۔ یوں اگر ایک مدخلہ ہو دوسری غیر مدخلہ اور مدخلہ کی نسبت دونوں مرتبہ کہا تو اُسی کو دو طلاقیں ہوگی اور غیر مدخلہ کی نسبت بیان کرے تو ہر ایک کو ایک۔^۲ (در مختار، رد المحتار)

۱۰ کہا میری عورت کو طلاق ہے اور اُس کا نام نہ یہ اور اُس کی ایک ہی عورت ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑے گی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک عورت دوسری بھی ہے میں نے اُسے مراد یہاں اگر گواہوں سے دوسری عورت ہونا ثابت کر دے تو اُس کا قول مان لیں گے اور دو عورتیں ہوں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے جسے چاہے مرد لے یا معین کرے۔ یوں اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار ہے۔^۳ (خانیہ، رد المحتار)

۱۱ مدخلہ کو کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو دو طلاق کا حکم دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ دوسرے لفظ سے تاکید کی نیت تھی طلاق دینا مقصود نہ تھا ہاں دیا نہ اُس کا قول مان لیا جائیگا۔^۴ (در مختار)

۱۲ اپنی عورت کو کہا اس کتبی کو طلاق یا نکاحی^۵ ہے اُس کو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر کسی دوسری عورت کو دیکھا اور سمجھا کہ میری عورت ہے اور اپنی عورت کا نام لیکر کہا اے فدائی تجھے طلاق ہے بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اُس کی عورت نہ تھی تو طلاق ہوگئی مگر جبکہ اسکی طرف اشارہ کر کے کہا تو نہ ہوگی۔^۶ (خانیہ وغیرہ)

۱۳ اگر کہا دنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا کہ اس محلہ یا اس گھر کی عورتوں کو تو ہوگئی۔^(۷) (در مختار)

۱..... یعنی دونوں میں سے کسی سے محبت نہیں کی۔

۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، مصدق فیما ہو، إلج، ج ۴، ص ۵۰۹۔

۳ "الفتاویٰ العنایۃ"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۰۷۔

۴ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، مطلب فیما ہو، إلج، ج ۴، ص ۵۰۹۔

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۵۰۹۔

۶..... چنانچہ درست آنکھوں والی۔

۷ "الفتاویٰ العنایۃ"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۰۸، وغیرہ

۸ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۵۱۱۔

۱۳ عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقات دیدے اس نے کہا دی تو تین واقع ہوئیں وراگر جواب میں کہا تجھے طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی اگرچہ تین کی نیت کرے۔^۱ (خانیہ وغیرہا)

۱۵ عورت نے کہا مجھے طلاق دیدے مجھے طلاق دیدے اس نے کہا دیدی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین۔^۲ (در مختار)

۱۶ عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دے دی شوہر نے جائز کر دی تو ہوگئی۔^۳ (در مختار)

۱۷ کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دیدے اس نے کہا ہاں ہاں طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ ایک وعدہ ہے۔^۴ (فتاویٰ رضویہ)

۱۸ کسی نے کہا جس کی عورت اُس پر حرام ہے وہ یہ کام کرے اُن میں سے ایک نے وہ کام کیا تو عورت حرام ہونے کا اقرار ہے۔ یوہیں اگر کہا جس کی عورت مُطہق ہو وہ تالی بجائے اور سب نے بجائی تو سب کی عورتیں مُطہق ہو جائیں گی۔ کسی نے کہا اب جو بات کرے اُس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود اسی نے کوئی بات کہی تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور اوروں نے بات کی تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر آپس میں ایک دوسرے کو چیت^۵ مارتا تھا در کسی نے کہا جواب چیت مارے اُس کی عورت کو طلاق ہے اور خود اسی نے چیت ماری تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔^۶ (در مختار، رد المحتار)

کنایہ طلاق

کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی اُن کا استعمال ہوتا ہو۔

۱ کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حاست بتائی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی مشتر

① "المعاری المعانی"، کتاب الطلاق، الفصل الأول فی صریح الطلاق، ج ۱، ص ۲۰۷ وغیرہا

② "الدر المختار"، کتاب الصلّاق، باب طلاق غیر المدخول بہ، ج ۴، ص ۵۱۲

③ "الدر المختار"، کتاب الصلّاق، باب طلاق غیر المدخول بہ، ج ۴، ص ۵۱۳

④ "المعاری الرصویہ"، کتاب الطلاق، ج ۱۲، ص ۳۷۹،

⑤ طمانی تھپڑ۔

⑥ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلّاق، باب صلّاق غیر المدخول بہ، مطلب فیما نو (الخ، ج ۱، ص ۵۱۳)

طلاق کا ذکر تھا یہ غصہ میں کہا۔ کنایہ کے لفاظ تین طرح کے ہیں۔ بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے، بعض میں گمان کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ،^۱ بلکہ جواب کے لیے متعین ہیں۔ اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں اور جن میں گالی کا احتمال ہے ان سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے، اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت بھی طلاق واقع ہے۔⁽²⁾ (در مختار وغیرہ)

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں

(۱) چا (۲) نکل (۳) چل (۴) روانہ ہو (۵) دھک (۶) کھڑی ہو (۷) پردہ کر (۸) دوپٹہ، ڈھ (۹) نقاب ڈال (۱۰) ہٹ سرک (۱۱) جگہ چھوڑ (۱۲) گھر خالی کر (۱۳) چل دور (۱۴) اے خالی (۱۵) اے مری (۱۶) اے جدا (۱۷) اے (۱۸) تو مجھ سے جدا ہے (۱۹) تو مجھ سے جدا ہے (۲۰) میں نے تجھے بے قید کیا (۲۱) میں نے تجھ سے مفارقت⁽³⁾ کی (۲۲) رستہ ناپ (۲۳) اپنی راہ لے (۲۴) کار موٹھ کر (۲۵) چال دکھا (۲۶) چپتی بن (۲۷) چپتی نظر (۲۸) دفع ہو (۲۹) دال فے عین ہو (۳۰) رفو چکر ہو (۳۱) پنجر خالی کر (۳۲) ہٹ کے سڑ (۳۳) اپنی صورت گما (۳۴) بستر فشا (۳۵) اپنے سو جھٹا دیکھ (۳۶) اپنی گٹھری باندھ (۳۷) اپنی نجاست الگ پھیل (۳۸) تشریف بجا ئے (۳۹) تشریف کا ٹوکرا بجا ئے (۴۰) جہاں سینک ۳ لے جا (۴۱) اپنا ٹنگ کھا (۴۲) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیے (۴۳) اے بے علاقہ (۴۴) مونہ چھپا (۴۵) جہنم میں جا (۴۶) چو لھے میں جا (۴۷) بھاڑ میں پڑ (۴۸) میرے پاس سے چل (۴۹) اپنی مراد پر فتح مند ہو (۵۰) میں نے نکاح فتح کیا (۵۱) تو مجھ پر مثل مردار (۵۲) یا سو ریا (۵۳) شراب کے ہے۔ (نہ مثل بنگ۔ یا انیون یا مال فداں یا زوجہ قلوب کے) (۵۴) تو مثل میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ نہیں) (۵۵) تو خلاص ہے (۵۶) تیری گلو خلاصی ہوئی (۵۷) تو خلاص ہوئی (۵۸) حدل خدا یا (۵۹) حدل مسلمان یا (۶۰) ہر حلال مجھ پر حرام (۶۱) تو میرے ساتھ حرام میں ہے (۶۲) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے مگر چہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خرید لیا (۶۳) میں تجھ سے باز آیا (۶۴) میں تجھ سے درگزر (۶۵) تو میرے کام کی نہیں (۶۶) میرے مطلب کی نہیں (۶۷)

① یعنی نہ گالی کا احتمال ہے نہ سوال رد کرنے کا احتمال۔

② المرالمختار، کتاب العلاق، باب الکلیات، ج ۴، ص ۵۱۶۔ ۵۲۲ وغیرہ

③ جدلی۔

میرے مصرف کی نہیں (۶۸) مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں (۶۹) کچھ قابو نہیں (۷۰) بلکہ نہیں (۷۱) میں نے تیری راہ خالی کر دی (۷۲) تو میری بلکہ اسے نکل گئی (۷۳) میں نے تجھ سے خلع کیا (۷۴) اپنے میکے بیٹھ (۷۵) تیری باگ ڈھیلی کی (۷۶) تیری رشتی چھوڑ دی (۷۷) تیری لگام اتار دی (۷۸) اپنے رفیقوں سے جال (۷۹) مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں (۸۰) میں تجھ سے لادعویٰ ہوتا ہوں (۸۱) میرا تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں (۸۲) خاوند تلاش کر (۸۳) میں تجھ سے جدا ہوں یا ہو (فقط میں جدا ہوں یا ہو) کافی نہیں اگرچہ بہ نیت طلاق کہا (۸۴) میں نے تجھے جدا کر دیا (۸۵) میں نے تجھ سے جدائی کی (۸۶) تو خود مختار ہے (۸۷) تو آزاد ہے (۸۸) مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (۸۹) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (۹۰) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا (۹۱) باپ یا (۹۲) ماں یا (۹۳) خاوندوں کو دیا یا (۹۴) خود تجھ کو دیا (ور تیرے بھائی یا ماں یا چچا یا کسی اجنبی کو دینا کہا تو کچھ نہیں) (۹۵) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں (۹۶) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (۹۷) بدمی ہوں (۹۸) مجھ سے دور ہو (۹۹) مجھے صورت نہ دکھا (۱۰۰) کنارے ہو (۱۰۱) تو نے مجھ سے نجات پائی (۱۰۲) الگ ہو (۱۰۳) میں نے تیرے پاؤں کھو دیے (۱۰۴) میں نے تجھے آزاد کیا (۱۰۵) آزاد ہو جا (۱۰۶) تیری بندگئی (۱۰۷) تو بے قید ہے (۱۰۸) میں تجھ سے بدمی ہوں (۱۰۹) اپنا نکاح کر (۱۱۰) جس سے چاہے نکاح کرے (۱۱۱) میں تجھ سے بیزار ہو (۱۱۲) میرے لیے تجھ پر نکاح نہیں (۱۱۳) میں نے تیرے نکاح فتح کیا (۱۱۴) چاروں رہیں تجھ پر کھودیں (اور اگر یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھسی ہیں تو کچھ نہیں) جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۵) جو رستہ چاہے اختیار کر (۱۱۶) میں تجھ سے دست بردار ہوا (۱۱۷) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس دیا (۱۱۸) تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹) میں نے تیری بلکہ سے شرعی طور پر اپنا نام اتار دیا (۱۲۰) تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (۱۲۱) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے یا دلی لکھنؤ سے۔ (۲) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱ ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے، مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں۔ غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔ (۱) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۲ کنایہ کے ان الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت نہ ہو اور وہی نیت کی جب بھی وہی یک واقع ہوگی مگر جبکہ زوجہ باندی ہو تو وہی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع

۱ ملکیت۔

۲ "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطلاق، باب الکنایۃ، ج ۱۲، ص ۵۱۵ - ۵۲۲

۳ "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الطلاق، باب الکنایۃ، ج ۱۲، ص ۵۲۰

ہوگی۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

۳۔ مدخوہ: کو ایک طلاق دی تھی پھر عدت میں کہا کہ میں نے اُسے ہائے کر دیا یا تین تو ہائے یا تم واقع ہو جائیں گی اور اگر عدت یا رجعت کے بعد یہاں کہا تو کچھ نہیں۔^(۲) (در مختار)

۴۔ صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے طلاق دی پھر عدت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی۔ یوہیں ہائے کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کر سکتا ہے جبکہ عورت عدت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیت کی ضرورت نہ ہو مگر چاہے اس سے طلاق ہائے پڑے اور عدت میں صریح کے بعد ہائے طلاق دے سکتا ہے۔ اور ہائے ہائے کو لاحق نہیں ہوتی جبکہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلاً پہلے کہہ تھا کہ تو ہائے ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہہ تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ پہلی طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے ہائے کر دیا اور اگر دوسری کو پہلی سے خبر دینا نہ کہہ سکیں مثلاً پہلے طلاق ہائے دی پھر کہہ میں نے دوسری ہائے دی تو ب دوسری پڑے گی۔^(۳) یوہیں پہلی صورت میں بھی دو واقع ہوگی جبکہ دوسری سے دوسری طلاق کی نیت ہو۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

۵۔ ہائے کو کسی شرط پر معلق کیا یا کسی وقت کی طرف مضاف کیا اور اس شرط یا وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق ہائے دیدی مثلاً یہ کہ اگر تو آج گھر میں گئی تو ہائے ہے یا کل تجھے طلاق ہائے ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق ہائے دیدی تو طلاق ہوگئی پھر عدت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی۔^(۵) (در مختار)

۶۔ اگر عورت کو طلاق ہائے دی یا اُس سے خلع کیا اسکے بعد کہہ تو گھر میں گئی تو ہائے ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر وہ شرطوں پر طلاق ہائے معلق کی مثلاً کہہ اگر تو گھر میں جائے تو ہائے ہے اور اگر میں غلام سے کلام کروں تو تو ہائے ہے ان دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اُس شخص سے عدت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی۔ یوہیں اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی جب بھی دو واقع ہوگی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے

① اندر المختار و رد المختار، کتاب الطلاق، باب النکاحات، مطب لا اعتبار بالاعراب، ج ۴، ص ۵۲۴

② جس سے جماع کیا گیا ہو۔

③ اندر المختار، کتاب الطلاق، باب النکاحات، ج ۴، ص ۵۲۸۔

④ اندر المختار و رد المختار، کتاب الطلاق، باب النکاحات، مطب الصریح، إلخ، ج ۴، ص ۵۲۸-۵۳۳

⑤ بشرطیکہ اس نیت پر دست کرنے والے کوئی لفظ بھی مذکور ہو۔ علیہ، انظر "مسحة الخالق"، ج ۳، ص ۵۳۳

و الفتاویٰ الرصویہ، ج ۱۶، ص ۵۷۸، ۵۸۶، ۵۸۵۔

⑥ اندر المختار، کتاب الطلاق، باب النکاحات، ج ۴، ص ۵۳۴۔

کے بعد دوسری شرط پر محقق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی۔^{۱۱} (درمختار، رد المحتار، عالمگیری)

۷۔ قسم کھائی کہ عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے نہ نیت طلاق اُسے بائن کہا یا اُس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اُسکے پاس نہ گیا تو یہ دوسری طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر کہا تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی۔^(۲) (عالمگیری)

۸۔ یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یا اگر یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا ہے یہ جو طلاق بائن کی عدت میں ہے ان لفظوں سے اُسے طلاق نہ ہوگی۔^{۱۱} (درمختار)

۹۔ جو فرقت ہمیشہ کے لیے ہو یعنی جس کی وجہ سے اُس سے کبھی نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حرمت مصاہرت^{۱۵} و حرمت رضاع^{۱۶} تو اس عورت پر عدت میں بھی طلاق نہیں ہو سکتی۔ یوں اگر اس کی عورت کینز تھی اُس کو خرید یا تو اب اُسے طلاق نہیں دے سکتا کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی۔^{۱۷} (عالمگیری)

۱۰۔ زن و شوہر^{۱۸} میں سے کوئی معاذ اللہ مرتہ ہو اگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہو سکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا تو اب طلاق نہیں ہو سکتی اور مرد مرتہ ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تو پھر مسلمان ہو کر وہیں آیا اور عورت ابھی عدت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے، اور عورت اگر چہ وہیں آجائے طلاق نہیں ہو سکتی۔^{۱۹} (رد المحتار)

۱۱۔ خیر بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اور خیار حق کے آرادہ ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہو سکتی۔^(۱۰) (درمختار)

① "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الکئیات، مطلب: الصریح یدحق الصریح و البائن، ج ۴، ص ۵۳۵

و "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی فی إیفاء الطلاق، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۳۷۷

② "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی فی إیفاء الطلاق، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۳۷۷

③ "الدر المختار" و کتاب الطلاق، باب الکئیات، ج ۴، ص ۵۳۶

④ جدائی۔ ⑤ سرالی رشتوں کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔ ⑥ دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔

⑦ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی فی إیفاء الطلاق، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۳۷۸

⑧ میاں بیوی۔

⑨ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکئیات، مطلب: المصنعة والمبذیة، الخ، ج ۴، ص ۵۳۷

⑩ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکئیات، ج ۴، ص ۵۳۸

طلاق پر درکار کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكُمْ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَرِيتُكُمْ مِّمَّا كَسَبْتُمْ وَأَنْتُمْ خَالِفُونَ﴾^۱ **ترجمہ:** اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں ماں دوں اور تم کو اچھی طرح چھوڑ دوں۔ اور اگر اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ (عزوجل) نے تم میں نیکی والوں کے لیے بڑا اجر طیار کر رکھا ہے۔

تفسیر: صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ”اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں، اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لینا جواب نہ دینا (اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدی کے لیے مشورہ نہ دینگے)۔ ام مومنین نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ کیا بات ہے؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ام مومنین نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے، بلکہ میں اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خبر نہ دیں۔ ارشاد فرمایا ”جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے، میں اسے خبر کر دوں گا اللہ (عزوجل) نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اس نے مجھے معلوم اور سنی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔“^(۲)

تفسیر: صحیح بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ اسی میں ہے، مسروق کہتے ہیں مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جب کہ وہ مجھے اختیار کرے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔^(۳)

① پ ۲۱، الأحزاب، ۲۸، ۲۹

② ”صحیح مسلم“، کتاب الطلاق، باب بیان الہ بخیرہ امراتہ (بخ، الحدیث ۱۴۷۸، ص ۷۸۳)

③ ”صحیح البخاری“، کتاب الطلاق، باب من حیثہما (بخ، الحدیث ۵۲۶۲، ۵۲۶۳، ح ۳، ص ۴۸۲)

احکام فقہیہ

مسئلہ ۱ عورت سے کہا تجھے اختیار ہے یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے اور اس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اُس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے مگر چہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو اور مجلس بدلنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتی اور اگر عورت وہاں موجود نہ تھی یا موجود تھی مگر سنا نہیں اور اُسے اختیار انھیں مفلکوں سے دیا تو جس مجلس میں اُسے اسکا علم ہوا اُس کا اعتبار ہے۔ ہاں اگر شوہر نے کوئی وقت مقرر کر دیا تھا مثلاً آج اُسے اختیار ہے اور وقت گزرنے کے بعد اُسے علم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی اور اگر ان مفلکوں سے شوہر نے طلاق کی نیت ہی نہ کی تو کچھ نہیں کہ یہ کناہیہ ہیں اور کناہیہ میں بے نیت طلاق نہیں ہاں مگر غضب کی حالت میں کہا یا اُس وقت طلاق کی بات چیت تھی تو اب نیت نہیں دیکھی جائے گی۔ ورنہ اگر عورت نے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ شوہر نے اپنے کلام کو واپس لیا تو مجلس کے اندر وہ پس نہ ہوگا۔ یعنی بعد واپس شوہر بھی عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اور شوہر اُسے منع بھی نہیں کر سکتا۔ اور اگر شوہر نے یہ لفظ کہے کہ تو اپنے کو طلاق دیدے یا تجھے اپنی طلاق کا اختیار ہے جب بھی یہی سب احکام ہیں مگر اس صورت میں عورت نے طلاق دیدی تو رجعی پڑے گی ہاں اس صورت میں عورت نے تین طلاقیں دیں اور مرد نے تین کی نیت بھی کر لی ہے تو تین ہوں گی اور مرد کہتا ہے میں نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر شوہر نے تین کی نیت کی یا یہ کہا کہ تو اپنے کو تین طلاقیں دے دے اور عورت نے ایک دی تو ایک پڑے گی اور اگر کہا تو گر چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دے عورت نے ایک دی یا کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو ایک طلاق دے عورت نے تین دیں تو دونوں صورتوں میں کچھ نہیں مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دی ایک اور ایک اور ایک تو تین پڑیں گی۔^۱ (جوہرہ، درمختار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲ ان الفاظ مذکورہ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ تو جب چاہے یا جس وقت چاہے تو اب مجلس بدلنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور شوہر کو کلام واپس لینے کا اب بھی اختیار نہ ہوگا۔^۲ (درمختار)

مسئلہ ۳ اگر عورت سے کہا تو اپنی سوت^۳ کو طلاق دیدے یا کسی اور شخص سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے تو

۱ "الحوہرہ النیرۃ" کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۵۸

۲ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۱۔

۳ "المنہج فی الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الخ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۶، ۳۸۹ وغیرہ۔

۴ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۳

۵ ایک خاوند کی دو بیاریہ بیویاں "پس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔

مجلس کے ساتھ مقید نہیں بعد مجلس بھی طلاق ہو سکتی ہے اور اس میں رجوع کر سکتا ہے کہ یہ وکیل ہے اور موکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کر دے مگر جبکہ مشیت¹ پر معلق کر دیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ اگر تو چاہے تو طلاق دیدے تو ب توکیل² انہیں بلکہ تمسک³ ہے لہذا مجلس کے ساتھ خاص ہے اور رجوع نہ کر سکے گا اور اگر عورت سے کہا تو اپنے کو اور اپنی سوت کو طلاق دیدے تو خود اس کے حق میں تمسک ہے اور سوت کے حق میں توکیل اور ہر ایک کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہو یعنی اپنے کو مجلس بعد نہیں دے سکتی اور سوت کو دے سکتی ہے۔⁽⁴⁾ (جوہرہ، درمختار)

۴ تمسک توکیل میں چند باتوں کا فرق ہے تمسک میں رجوع نہیں کر سکتا۔ معزول نہیں کر سکتا بعد تمسک کے شوہر مجنون ہو جائے تو باطل نہ ہوگی۔ جس کو مالک بنایا اس کا عاقل ہونا ضروری نہیں اور مجلس کے ساتھ مقید ہے اور توکیل میں ان سب کا عکس ہے اگر بالکل نا سمجھ بچے سے کہا تو میری عورت کو اگر چاہے طلاق دیدے اور وہ بول سکتا ہے اس نے طلاق دیدی واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مجنون کو مالک کر دیا اور اس نے دیدی تو ہوگئی اور وکیل بنایا تو نہیں ورنہ مالک کرنے کی صورت میں، اگر اچھا تھا اس کے بعد مجنون ہو گیا تو واقع نہ ہوگی۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مجلس بدلنے کی صورتیں

۵ بیٹھی تھی کھڑی ہوگئی یا ایک کام کر رہی تھی اسے چھوڑ کر دوسرا کام کرنے لگی مثلاً کھانا منگو یا سوئی یا غسل کرنے لگی یا ہندی لگانے لگی یا کسی سے خرید و فروخت کی بات کی یا کھڑی تھی جا نور پر سوار ہوگئی یا سوار تھی اتر گئی یا یک سواری سے اتر کر دوسری پر سوار ہوئی یا سوار تھی مگر جا نور کھڑا تھا چلنے لگا تو ان سب صورتوں میں مجلس بدل گئی اور سب طلاق کا اختیار نہ رہا اور اگر کھڑی تھی بیٹھ گئی یا کھڑی تھی اور مکان میں ٹہلنے لگی یا بیٹھی ہوئی تھی بکیہ لگایا یا بکیہ لگائے ہوئے تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یا اپنے باپ وغیرہ کسی کو مشورہ کے لیے بلایا یا گواہوں کو بلانے گئی کہ ان کے سامنے طلاق دے بشرطیکہ وہاں کوئی یہ نہیں جوٹکا دے یا سواری پر جا رہی تھی اسے روک دیا یا پی پیایا کھانا وہاں موجود تھا کچھ تھوڑا سا کھالیا، ان سب صورتوں میں مجلس نہیں بدلی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

1. مرعی، ارادہ۔ 2. وکیل بنانا۔ 3. مالک بنانا۔

4. "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج 4، ص 444

و "المحورۃ النہرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص 60

5. "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج 4، ص 444

6. "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج 1، ص 387

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج 4، ص 444، وغیرہ

کشتی گھر کے حکم میں ہے کہ کشتی کے چلنے سے مجلس نہ بدے گی اور چاروں پر سوار ہے اور چاروں پر چل رہا ہے تو مجلس بد رہی ہے، ہاں اگر شوہر کے سکوت کرتے ہی فوراً اسی قدم میں جواب دیا تو طلاق ہوگئی اور اگر محمل^۱ میں دونوں سوار ہیں جسے کوئی کھینچے لے جاتا ہے تو مجلس نہیں بدلی کہ یہ کشتی کے حکم میں ہے۔^۲ (درمختار) گاڑی پاکی^۳ کا بھی یہی حکم ہے۔

بیٹھی ہوئی تھی لیٹ گئی اگر کلیہ غیر ہلکا کر اس طرح بیٹی جیسے سونے کے لیے لیٹتے ہیں تو اختیار جاتا رہا۔^۴ (ردالمحتار)

دور انو بیٹھی تھی چارز نو بیٹھ گئی یا عکس کیا یا بیٹھی سو گئی تو مجلس نہیں بدلی۔^۵ (عالمگیری، ردالمحتار)

شوہر نے اسے مجبور کر کے کھڑا کیا یا جماع کیا تو اختیار نہ رہا۔^۶ (درمختار)

شوہر کے اختیار دینے کے بعد عورت نے نماز شروع کر دی اختیار جاتا رہا نماز فرض ہو یا واجب یا نفل۔ اور

اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اسی حالت میں اختیار دیا تو اگر وہ نماز فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ ہے تو پوری کر کے جواب دے

اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر نفل نماز ہے تو دو رکعت پڑھ کر جواب دے اور اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہوئی تو اختیار جاتا رہا

گرچہ سہام نہ پھیرا ہو۔ اور اگر منبہ حسن اللہ کہ یا کچھ تھوڑ سا قرآن پڑھا تو باطل نہ ہو، اور زیادہ پڑھا تو باطل ہو گیا۔^۷ (جوہرہ)

اور اگر عورت نے جواب میں کہا تو اپنی زبان سے کیوں طلاق نہیں دیتا تو اس کہنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر یہ کہا اگر تو مجھے

طلاق دیتا ہے تو اتنا مجھے دیدے تو اختیار باطل ہو گیا۔^۸ (عالمگیری، ردالمحتار)

اگر بیک وقت اس کی اور شفعہ کی خبر پہنچی اور عورت دونوں کو اختیار کرنا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ میں نے

دونوں کو اختیار کیا ورنہ جس ایک کو اختیار کرے گی دوسرا جاتا رہے گا۔^۹ (عالمگیری)

۱۔ یعنی کچادہ۔

۲۔ "الدرالمختار" کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۱۶۱۔

۳۔ "دودی"۔

۴۔ "الدرالمختار" کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۱۶۱۔

۵۔ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، باب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۷، ۳۸۸۔

۶۔ "الدرالمختار" کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۱۶۱۔

۷۔ "الدرالمختار" کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۱۶۱۔

۸۔ "المجہورۃ الفیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص ۵۸۔

۹۔ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، باب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۸۔

۱۰۔ "الدرالمختار" کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۱۶۱۔

۱۱۔ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، باب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۸۔

۱۲ مرد نے اپنی عورت سے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا میں نے اختیار کیا یا اختیار کرتی ہوں تو ایک طلاق ہائے واقع ہوگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔^۱ (در مختار)

۱۳ تفویض طلاق^۲ میں یہ ضرور ہے کہ زن وشو^۳ دونوں میں سے ایک کے کلام میں لفظ نفس یا طلاق کا ذکر ہو مگر شوہر نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا میں نے کیا تو اگر نیت طلاق تھی تو ہوگئی اور یہ بھی ضرور ہے کہ لفظ نفس کو متصلاً^۴ ذکر کرے اور اگر اس لفظ کو کچھ دیر بعد کہا اور مجلس بدی نہ ہو تو متصل ہی کے حکم میں ہے یعنی طلاق واقع ہوگی اور مجلس بدی کے بعد کہا تو بیکار ہے۔^۵ (عائلیگیری وغیرہ)

۱۴ شوہر نے دوبار کہا اختیار کر اختیار کر یا کہا اپنی ماں کو اختیار کر تو اب لفظ نفس ذکر کرنے کی حاجت نہیں یہ اس کے قائم مقام ہوگی۔ یہ ہیں عورت کا کہنا کہ میں نے اپنے باپ یا ماں یا اہل یا ازواج کو اختیار کیا لفظ نفس کے قائم مقام ہے اور اگر عورت نے کہا میں نے اپنی قوم یا کنبہ واولیاء یا رشتہ داروں کو اختیار کیا تو یہ اس کے قائم مقام نہیں اور اگر عورت کے ماں باپ نہ ہوں تو یہ کہنا بھی کہ میں نے اپنے بھائی کو اختیار کیا کافی ہے اور ماں باپ نہ ہونے کی صورت میں اس نے ماں باپ کو اختیار کیا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ عورت سے کہا میں کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا تو میں طلاقیں پڑ جائیں گی۔^۶ (در مختار، رد المحتار وغیرہ)

۱۵ عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے شوہر کو تو واقع ہو جائے گی اور یوں کہا کہ میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے نفس کو تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس یا شوہر کو اختیار کیا تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا۔ اپنے نفس اور شوہر کو تو واقع ہوگی اور اگر کہا شوہر اور نفس کو تو نہیں۔^۷ (فتح القدیر)

۱۶ مرد نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ شوہر نے کہا اگر تو اپنے کو اختیار کرے تو ایک ہزار دو لاکھ عورت نے اپنے کو اختیار کیا تو نہ طلاق ہوئی نہ مال دینا واجب آیا۔^۸ (فتح القدیر)

۱ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۶۰

۲ طلاق کا سپرد کرنا۔ ۳ میاں بیوی۔ ۴ ساتھ ہی۔

۵ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الخ، المعصل لاو، ج ۱، ص ۳۸۸-۳۸۹ وغیرہ

۶ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۸، وغیرہما

۷ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۳، ص ۴۱۴

۸ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۳، ص ۴۱۴

شہر نے اختیار دیا عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے کو بائن کیا یا حرام کر دیا یا طلاق دی تو جواب ہو گیا اور ایک بائن طلاق پڑ گئی۔^(۱) (عالمگیری)

شہر نے تین بار کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا پہلے کو اختیار کیا یا بیچ والے کو یا پچھلے کو یا ایک کو بہر حال تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ ورنہ اگر اس کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی یا میں نے اپنے نفس کو ایک طلاق کے ساتھ اختیار کیا یا میں نے پہلی طلاق اختیار کی تو ایک بائن واقع ہوگی۔^(۲) (تنویر لا بصار)

شہر نے تین مرتبہ کہا مگر عورت نے پہلی ہی بار کے جواب میں کہہ دیا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو بعد والے غلط باطل ہو گئے۔ یوں اگر عورت نے کہا میں نے ایک کو باطل کر دیا تو سب باطل ہو گئے۔^(۳) (عالمگیری)

شہر نے کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ تو طلاق دیدے عورت نے طلاق دی تو بائن واقع ہوئی۔^(۴) (در مختار)

عورت سے کہا تین طلاقیں میں سے جو تو چاہے تجھے اختیار ہے تو ایک یا دو کا اختیار ہے تین کا نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

عورت کو اختیار دیا اُس نے جواب میں کہا میں تجھے نہیں اختیار کرتی یا تجھے نہیں چاہتی یا مجھے تیری حاجت نہیں تو یہ سب کچھ نہیں اور اگر کہا میں نے یہ اختیار کیا کہ تیری عورت نہ ہوں تو بائن ہو گئی۔^(۶) (عالمگیری)

کسی سے کہا تو میری عورت کو اختیار دیدے تو جب تک یہ شخص اُسے اختیار نہ دے گا عورت کو اختیار حاصل نہیں اور اگر اُس شخص سے کہا تو عورت کو اختیار کی خبر دے تو عورت کو اختیار حاصل ہو گیا اگرچہ خبر نہ کرے۔^(۷) (در مختار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، إلخ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۹

② "تنویر لأبصار"، کتاب الطلاق، باب تعویض الصلاقی، ج ۴، ص ۵۵۰-۵۵۲

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الصلاقی، الباب الثالث فی تعویض الصلاقی، إلخ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۹

④ "المرآۃ المختار"، کتاب الطلاق، باب تعویض الصلاقی، ج ۴، ص ۵۵۲

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الصلاقی، إلخ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۹۰

⑥ "المرجع السابق"

⑦ "المرآۃ المختار"، کتاب الصلاقی، باب تعویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۵۲

۲۳ کہا تجھے اس سال یا اس مہینے یا آج دن میں اختیار ہے تو جب تک وقت باقی ہے اختیار ہے اگرچہ مجلس بدل گئی ہو۔ اور اگر ایک دن کہ تو چوبیس گھنٹے در یک ماہ کہا تو تیس دن تک اختیار ہے اور چاند جس وقت دکھائی دیا اُس وقت ایک مہینے کا اختیار دیا تو تیس دن ضرور نہیں بلکہ دوسرے بدل^۱ اتک ہے۔^۲ (عائلیگیری، درمختار)

۲۵ نکاح سے پیشتر^۳ تفویض طلاق کی مثلاً عورت سے کہہ، اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کی طرف نہیں۔ یوں اگر ایجاب و قبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کی طرف سے ہو مثلاً کہہ میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لیا عورت نے کہہ میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی۔ اور اگر عقد میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اُس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو یا اپنی فداں موکلہ^۴ کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا مرد نے کہہ میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہو گئی شرط پائی جائے تو عورت کو جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے۔^۵ (رد المحتار)

۲۶ مرد نے عورت سے کہہ تیرا^۶ تیرے ہاتھ ہے تو اس میں بھی وہی شرائط و حکام ہیں جو اختیار کے ہیں کہ نیت طلاق سے کہہا ہو اور نفس کا ذکر ہو اور جس مجلس میں کہہ یا جس مجلس میں علم ہوا اسی میں عورت نے طلاق دی ہو تو واقع ہو جائے گی اور شوہر رجوع نہیں کر سکتا صرف ایک بات میں فرق ہے وہاں تین کی نیت صحیح نہیں اور اس میں اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین واقع ہو گئی اگرچہ عورت نے اپنے کو ایک طلاق دی یا کہہا میں نے اپنے نفس کو قبول کیا یا اپنے امر کو اختیار کیا یا تو مجھ پر حرام ہے یا مجھ سے جد ہے یا میں تجھ سے جد ہوں یا مجھے طلاق ہے۔ اور اگر مرد نے دو کی نیت کی یا ایک کی یا نیت میں کوئی عذر نہ ہو تو یک ہوگی۔^۷ (درمختار وغیرہ)

۲۷ زوجہ نابالغہ ہے اُس سے یہ کہا کہ تیرا^۸ تیرے ہاتھ ہے اُس نے اپنے کو طلاق دیدی ہو گئی ورنہ اگر عورت کے باپ سے کہہ کہ اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے اس نے کہہا میں نے قبول کیا یا کوئی اور لفظ طلاق کا کہہ طلاق ہو گئی۔^۹ (رد المحتار)

۱۔ چاند۔

۲۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۵۳۔

۳۔ العناوی الہمدیہ، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۹۰۔

۴۔ مہیہ۔ ۵۔ وکیل بنائے والی۔

۶۔ رد المحتار، کتاب الطلاق، مطلب فی الحشیۃ الخ، ج ۴، ص ۴۳۷۔

۷۔ یعنی معطل۔

۸۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۵۴، وغیرہ۔

۹۔ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۵۵۔

عورت کے لیے یہ لفظ کہا مگر اسے اس کا علم نہ ہوا اور طلاق دے لی واقع نہ ہوئی۔^۱ (خانیہ)

شہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اس کے جواب میں عورت نے کہا میرا امر میرے ہاتھ ہے تو یہ جواب نہ ہوا یعنی طلاق نہ ہوئی بلکہ جواب میں وہ لفظ ہونا چاہیے جس کی نسبت عورت کی طرف اگر زوج^۲ کرتا تو طلاق ہوتی۔^۳ (در مختار) مثلاً کہے میں نے اپنے نفس کو حرام کیا، یا کن کیا، طلاق دی، وغیرہ۔ یوں اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا تمہیں کیا یا عورت کے ہاتھ نے قبول کیا جب بھی طلاق ہو گئی۔ یوں اگر جواب میں کہا تو مجھ پر حرام ہے یا میں تجھ پر حرام ہوئی یا تو مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا کہا میں حرام ہوں یا میں جدا ہوں تو ان سب صورتوں میں طلاق ہے اور اگر کہا تو حرام ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ پر یا تو جدا ہے، اور یہ نہ کہا کہ مجھ سے تو باطل ہے طلاق نہ ہوئی۔^۴ (عالمگیری)

اس کے جواب میں اگرچہ حقی کا لفظ ہو طلاق ہائے پڑے گی ہاں اگر شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے طلاق دینے میں تو رجعی ہوگی یا شوہر نے کہا تمہیں طلاق کا مرتبہ ہے ہاتھ ہے اور عورت نے ایک یا دو دفعہ تو رجعی ہے۔^۵ (عالمگیری)

کہا تیرا امر تیری ہتھیلی میں ہے یا رہنے ہاتھ یا تیس ہاتھ میں یا تیرا امر تیرے ہاتھ میں کر دیا یا تیرے ہاتھ کو سہرہ کر دیا یا تیرے مونہ میں ہے یا زبان میں، جب بھی وہی حکم ہے۔^۶ (عالمگیری)

اگر ان الفاظ کو بہ نیت طلاق نہ کہا تو کچھ نہیں مگر حالت غضب یا مذاکرہ طلاق^۷ میں کہا تو نیت نہیں دیکھی جائے گی بلکہ حکم طلاق ایدیں گے۔ اور اگر مرد کو حالت غضب یا مذاکرہ طلاق سے انکار ہے تو عورت سے گواہ لیے جائیں گواہ نہ پیش کر سکے تو قسم لیکر شوہر کا قول مانا جائے۔ اور نیت طلاق پر اگر عورت گواہ پیش کرے تو مقبوض نہیں ہاں اگر مرد نے نیت کا اقرار کیا ہو اور اقرار کے گواہ عورت پیش کرے تو مقبول ہیں۔^۸ (عالمگیری)

شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے، آج ور پر سوں تو دونوں راتیں درمیان کی داخل نہیں اور یہ دو

① "العتاوی الخانیہ"، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق الذی یکون من التوکیل، الحج، ج ۲، ص ۲۵۱

② شوہر۔

③ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالود، ج ۴، ص ۵۵۴-۵۵۶

④ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۰، ۳۹۱

⑤ المرجع السابق

⑥ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱

⑦ یعنی طلاق کے متعلق گفتگو۔

⑧ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱

تفویضیں جدا جدا ہیں، لہذا اگر آج رد کر دیا تو پرسوں عورت کو اختیار رہے گا ورنہ رات میں طلاق دیگی تو واقع نہ ہوگی اور ایک دن میں ایک ہی بار طلاق دے سکتی ہے اور اگر کہا آج اور کل تو رات داخل ہے اور آج رد کر دیگی تو کل کے لیے بھی اختیار نہ رہا کہ یہ ایک تفویض ہے اور اگر یوں کہا آج تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اور کل تیرا امر تیرے ہاتھ ہے تو رات داخل نہیں اور جدا جدا دو تفویضیں ہیں اور اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج، اور کل اور پرسوں تو ایک تفویض ہے اور رات میں داخل ہیں اور جہاں دو تفویضیں ہیں، اگر آج اس نے طلاق دے دی پھر کل آنے سے پہلے اسی سے نکاح کر لیا تو کل پھر اسے طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے۔^(۱) (عائگیری، در مختار)

۳۴ عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے میرا امر میرے ہاتھ میں دیا تو یہ دعویٰ نہ سنا جائے کہ بیکار ہے۔ ہاں عورت نے اس امر کے سبب اپنے کو طلاق دے دی پھر طلاق ہونے اور مہر لینے کے لیے دعویٰ کیا تو اب سنا جائیگا۔^(۲) (عائگیری)

۳۵ اگر یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جس دن فلاں آئے تو صرف دن کے لیے ہے، گررت میں آیا تو طلاق نہیں دے سکتی، اور اگر وہ دن میں آیا مگر عورت کو اس کے آنے کا علم نہ ہو یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو اب اختیار نہ رہا۔^(۳) (عائگیری)

۳۶ اگر کوئی وقت معین نہ کیا تو مجھس بدنے سے اختیار جاتا رہے گا جیسا اوپر مذکور ہو اور اگر وقت معین کر دیا ہو مثلاً آج یا کل یا اس مہینے یا اس سال میں تو اس پورے وقت میں اختیار حاصل ہے۔

۳۷ کاتب سے کہا تو لکھ دے اگر میں اپنی عورت کی بغیر جازت سفر کو چاؤں تو وہ جب چاہے اپنے کو ایک طلاق دے دے، عورت نے کہا میں ایک طلاق نہیں چاہتی تین طلاقیں لکھوا مگر شوہر نے انکار کر دیا اور لکھنے کی نوبت نہ آئی تو عورت کو ایک طلاق کا اختیار حاصل رہا۔^(۴) (عائگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱، ۳۹۲

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب لا مہ بالید، ج ۴، ص ۵۵۷.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۲

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۳

۳۸ اجنبی شخص سے کہا کہ میری عورت کا مرتیرے ہاتھ ہے تو اس کو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور وہی احکام ہیں جو خود عورت کے ہاتھ میں اختیار دینے کے ہیں۔^۱ (عائگیری)

۳۹ دو شخصوں کے ہاتھ میں دیا تو تھا ایک کچھ نہیں کر سکتا اور اگر کہا میرے ہاتھ میں ہے اور تیرے اور مخاطب نے طلاق دے دی تو جب تک شوہر اس طلاق کو جان نہ کرے گا نہ ہوگی اور اگر کہا اللہ (عزوجل) کے ہاتھ میں ہے اور تیرے ہاتھ میں اور مخاطب نے طلاق دیدی تو ہوگئی۔^۲ (عائگیری)

۴۰ عورت کے اوپا^۳ نے طلاق یعنی چاہی شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والد زوجہ نے طلاق دیدی تو اگر شوہر نے تفویض کے ارادہ سے نہ کہا ہو طلاق نہ ہوگی۔^۴ (در مختار)

۴۱ عورت سے کہا اگر تیرے ہوتے ساتے^۵ نکاح کروں تو اس کا مرتیرے ہاتھ میں ہے پھر کسی فضولی نے اس کا نکاح کر دیا اور اس نے کوئی کام، یا کیا جس سے وہ نکاح جائز ہو گیا مثلاً مہر بھیج دیا یا دھلی کی زبان سے کہہ کر جائز نہ کیا تو پہلی عورت کو اختیار نہیں کہ اسے طلاق دیدے۔ اور اگر اس کے وکیل نے نکاح کر دیا یا فضولی کے نکاح کو زبان سے جائز کیا یا کہا تھا کہ میرے نکاح میں اگر کوئی عورت آئے تو ایب ہے تو ان سب صورتوں میں عورت کو اختیار ہے۔^۶ (در مختار)

۴۲ اپنی دو عورتوں سے کہا کہ تمھارا امر تمھارے ہاتھ ہے تو اگر دونوں اپنے کو طلاق دیں تو ہوگی، ورنہ نہیں۔^۸ (عائگیری)

۴۳ اپنی عورت سے کہا کہ میری عورتوں کا مرتیرے ہاتھ میں ہے یا تو میری جس عورت کو چاہے طلاق دیدے تو خود اپنے کو وہ طلاق نہیں دے سکتی۔^۹ (عائگیری)

۴۴ فضولی نے کسی کی عورت سے کہا تیرا مرتیرے ہاتھ ہے عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور

۱ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الصلاقی، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۳.

۲ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الصلاقی، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۳.

۳ سرپرستوں۔

۴ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۶۲.

۵ یعنی تیرے ہوتے ہوئے۔ ۶ وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف (عمل دخل) کرے۔

۷ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۶۲.

۸ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الصلاقی، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴.

۹ "الفتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الصلاقی، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴.

یہ خبر شوہر کو پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر جس مجلس میں عورت کو اجازت شوہر کا علم ہوا اُسے اختیار حاصل ہو گیا یعنی اب چاہے تو طلاق دے سکتی ہے۔ یوں اگر عورت نے خود ہی کہا میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا پھر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر نے جائز کر دیا تو طلاق نہ ہوئی مگر اختیار طلاق حاصل ہو گیا۔ اور اگر عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا اور اپنے کو میں نے طلاق دی شوہر نے جائز کر دیا تو ایک طلاق رجعی ہو گئی اور عورت کو اختیار بھی حاصل ہو گیا یعنی اب اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو دوسری بائن طلاق واقع ہوگی۔ عورت نے کہا میں نے اپنے کو بائن کر دیا شوہر نے جائز کیا اور شوہر کی نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائن ہوگی۔ اور عورت نے طلاق دینا کہا تو اجازت شوہر کے وقت اگر شوہر کی نیت نہ بھی ہو طلاق ہو جائیگی اور تمین کی نیت صحیح نہیں۔ اور عورت نے کہا میں نے اپنے کو تجھ پر حرم کر دیا شوہر نے جائز کر دیا طلاق ہوگی۔^۱ (عالمگیری)

۳۵ شوہر سے کسی نے کہا فداں شخص نے تیری عورت کو طلاق دیدی اُس نے جواب میں کہا چھ کیا تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا اُرا کیا تو نہ ہوئی۔^۲ (عالمگیری)

۳۶ اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر اس عورت سے خلع کیا^۳ یا طلاق بائن یا تمین طلاقیں دیں اب دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت کو کچھ اختیار نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے تو خلع وغیرہ کے بعد بھی اس کو اختیار ہے۔^۴ (عالمگیری)

۳۷ عورت سے کہا تو اپنے کو طلاق دیدے اور نیت کچھ نہ ہو یا ایک یا دو کی نیت ہو اور عورت آزاد ہو تو عورت کے طلاق دینے سے ایک رجعی واقع ہوگی اور تمین کی نیت کی ہو تو تمین پڑیں گی اور عورت باندی ہو تو دو کی نیت بھی صحیح ہے۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے کو بائن کیا یا جُد کیا یا میں حرام ہوں یا بُری ہوں جب بھی ایک رجعی واقع ہوگی۔ اور اگر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو کچھ نہیں اگرچہ شوہر نے جائز کر دیا ہو۔^۵ (درمختار) کسی اور سے کہا تو میری عورت کو رجعی طلاق دے اُس نے بائن دی جب بھی رجعی ہوگی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ کہا میں نے اُسے بائن کر

① "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی نصوص الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴

② "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی نصوص الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴

③ یعنی مال کے بدلے نکاح سے آزاد کیا۔

④ "العتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۳۹۶، ۳۹۷

⑤ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المبیعة، ج ۴، ص ۵۶۳ - ۵۶۵

دیا بخدا کر دیا تو کچھ نہیں۔^۱ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۸ عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو دس طلاقیں دے عورت نے تمیں دیں یا کہا اگر چاہے تو ایک طلاق

دے عورت نے آدمی دی تو دونوں صورتوں میں ایک بھی واقع نہیں۔^۲ (خانیا)

مسئلہ ۳۹ شوہر نے کہا تو اپنے کو رجعی طلاق دے عورت نے ہائے شوہر نے کہا ہائے طلاق دے عورت نے

رجعی دی تو جو شوہر نے کہا وہ واقع ہوگی عورت نے جیسی دی وہ نہیں اور اگر شوہر نے اُس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ تو اگر چاہے اور

عورت نے اُس کے حکم کے خلاف ہائے یا رجعی دی تو کچھ نہیں۔^۳ (در مختار)

مسئلہ ۵۰ کسی کی دو عورتیں ہیں اور دونوں مدخوہ ہیں اُس نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا تم دونوں اپنے کو یعنی خود کو

اور دوسری کو تین طلاقیں دو ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے تین طلاقیں دیں تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مُطلّٰقہ

ہو گئیں اور اگر پہلے سوت کو طلاق دی پھر اپنے کو تو سوت کو پڑ گئی اسے نہیں کہ اختیار ساقط^۴ ہو چکا لہٰذا دوسری نے اگر اسے طلاق

دی تو یہ بھی مُطلّٰقہ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور اگر شوہر نے اس طرح اختیار دینے کے بعد منع کر دیا کہ طلاق نہ دو تو جب تک مجلس

باقی ہے ہر ایک اپنے کو طلاق دے سکتی ہے سوت کو نہیں کہ دوسری کے حق میں وکیل ہے اور منع کر دینے سے وکالت باطل ہو گئی۔

اور اگر اُس لفظ کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو فقط ایک کے طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی جب تک دونوں اُسی مجلس میں

اپنے کو اور دوسری کو طلاق نہ دیں طلاق نہ ہوگی اور مجلس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔^۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱ کسی سے کہا اگر تو چاہے عورت کو طلاق دیدے اُس نے کہا میں نے چاہا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا اُس کو

طلاق ہے اگر تو چاہے اُس نے کہا میں نے چاہا تو ہو گئی۔^۶ (رد المحتار)

مسئلہ ۵۲ عورت سے کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا کہ اپنے کو

طلاق دیدوں تو کچھ نہیں۔ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے کہا مجھے طلاق ہے تو طلاق نہ ہوئی جب تک یہ

① "رد المحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۶۹۔

② "المناوی الخانیة"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۴۱۔

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۶۹۔

④ ختم۔

⑤ "المناوی الہندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۳۔

⑥ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۶۷۔

نہ کہے کہ مجھے تین طلاق ہیں۔^(۱) (عائگیری)

۵۳ عورت سے کہا اپنے کو طلاق دیدے جیسی تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی ایک دے یا

دو یا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔^(۲) (عائگیری)

۵۴ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے اور تو چاہے تو میری فداں بی بی کو طلاق دیدے تو پہلے اپنے کو

طلاق دے یا اس کو دونوں مطلق ہو جائیں گی۔^(۳) (عائگیری)

۵۵ عورت سے کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک طلاق بائن دیدے پھر کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک وہ طلاق

دے جس میں رجعت کا میں مالک رہوں عورت نے کچھ دنوں بعد اپنے کو طلاق دی تو رجعی ہوگی ورنہ ہر کے پچھلے کلام کا جواب

سمجھا جائیگا۔^(۴) (عائگیری)

۵۶ عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا محبوب رکھے جواب میں

کہا میں نے چاہا ارادہ کیا ہوگی۔ یو ہیں مگر کہا تجھے موافق آئے جواب میں کہا میں نے چاہا ہوگی اور جواب میں کہا میں نے

محبوب رکھا تو نہ ہوگی۔^(۵) (عائگیری)

۵۷ عورت سے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا ہاں یا میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوئی

واقع نہ ہوگی ورنہ اگر کہا تو مگر قبول کرے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا میں نے چاہی تو ہوگی۔^(۶) (عائگیری)

۵۸ عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے چاہا اگر تو چاہے، مرد نے بیعت طلاق

کہا میں نے چاہا تو واقع نہ ہوگی ورنہ اگر مرد نے آخر میں کہا میں نے تیری طلاق چاہی تو ہوگی جبکہ نیت بھی ہو۔^(۷) (ہدایہ) مگر

عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا مگر فلاں بات ہوئی ہو کسی ایسی چیز کے لیے جو ہو چکی ہو یا اس وقت موجود ہو مثلاً، مگر

① "الهدایہ"، کتاب الطلاق، ابواب الثالث فی تمویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۳

② المرجع السابق، ص ۴۰۳۔

③ المرجع السابق، ص ۴۰۳۔

④ المرجع السابق، ص ۴۰۳۔

⑤ المرجع السابق، ص ۴۰۴۔

⑥ المرجع السابق، ص ۴۰۴۔

⑦ "الهدایہ"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۱، ص ۲۴۲

فداں شخص آیا ہو یا میرا پ گھر میں ہو اور واقع میں وہ آپکا ہے یا وہ گھر میں ہے تو طلاق واقع ہوگئی اور گروہ ایسی چیز ہے جواب تک نہ ہوئی ہو اگرچہ اس کا ہونا یقینی ہو مثلاً کہ میں نے چاہا اگر رات آئے یا اس کا ہونا محتمل ہو مثلاً اگر میرا پ چاہے تو طلاق نہ ہوئی اگرچہ اس کے باپ نے کہہ دیا کہ میں نے چاہا۔^۱ (عالمگیری، درمختار)

۵۹ عورت سے کہا تجھ کو ایک طلاق ہے اگر تو چاہے، تجھ کو دو طلاق ہیں اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے ایک چاہی میں نے دو چاہی اگر دونوں جیسے متصل ہوں تو تین طلاق ہو گئیں۔ یو ہیں اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے ایک اور اگر تو چاہے دو اس نے جواب میں کہا میں نے چاہی تو تین طلاق ہو گئیں۔^۲ (عالمگیری)

۶۰ شوہر نے کہا اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو تجھ کو طلاق ہے۔ یا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے ورنہ چاہے تو طلاق نہیں ہو سکتی چاہے یا نہ چاہے۔ اور اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور اگر تو نہ چاہے تو بہر حال طلاق ہے چاہے یا نہ چاہے۔ اگر عورت سے کہا تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق اور اگر تو اس کو مبغوض رکھتی ہے^۳ تو تجھ کو طلاق اگر عورت کہے میں محبوب رکھتی ہو یا نہ جانتی ہوں تو طلاق ہو جائے گی اور اگر کچھ نہ کہے یا کہے میں نہ محبوب رکھتی ہوں نہ اُجانتی تو نہ ہوگی۔^۴ (درمختار، رد المحتار)

۶۱ اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں میں سے جسے طلاق کی زیادہ خواہش ہے اس کو طلاق، دونوں نے اپنی خواہش دوسری سے زیادہ بتائی، اگر شوہر دونوں کی تصدیق کرے تو دونوں مطلقہ ہو گئیں ورنہ کوئی نہیں۔^۵ (درمختار، رد المحتار)

۶۲ عورت سے کہا اگر تو مجھ سے محبت یا عداوت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے اُسی مجلس میں محبت یا عداوت^۶ ظاہر کی طلاق ہوگئی اگرچہ اس کے دل میں جو کچھ ہے اس کے خلاف ظاہر کیا ہو اور اگر شوہر نے کہا اگر دل سے تو مجھ سے محبت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے جواب میں کہا میں تجھے محبوب رکھتی ہوں طلاق ہو جائیگی اگرچہ چھوٹی ہو۔^۷ (عالمگیری)

① "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، ابواب الثالث فی تفویض الصلاقی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۴

و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۷۰.

② "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، ابواب الثالث فی تفویض الصلاقی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۴

③ یعنی برا بھلا سمجھتی ہے۔

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاقی، فصل فی المشیئة، مطلب: أن طلاق ال شئ الخ، ج ۴، ص ۵۷۶

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: متى طالق الخ، ج ۴، ص ۵۷۷

⑥ دشمنی۔

⑦ "الفتاوی الہدیۃ"، کتاب الصلاقی، ابواب الثالث فی تفویض الصلاقی، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۵

عورت سے کہا تجھ پر ایک طلاق اور اگر تجھے ناگوار^{۱۱} ہو تو دو، عورت نے ناگواری ظاہر کی تو تین طلاقیں ہوئیں اور چپ رہی تو ایک۔^{۱۲} (عائشہ رضی اللہ عنہا)

تجھ کو طلاق ہے جب تو چاہے یا جس وقت چاہے یا جس زمانہ میں چاہے، عورت نے رد کر دیا یعنی کہا میں نہیں چاہتی، تو رد نہ ہوا بلکہ آئندہ جس وقت چاہے طلاق دے سکتی ہے مگر ایک ہی دے سکتی ہے زیادہ نہیں۔ اور اگر یہ کہا کہ جب کبھی تو چاہے تو تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر دو ایک ساتھ یا تینوں ایک ساتھ نہیں دے سکتی بلکہ متفرق طور پر اگرچہ ایک ہی مجلس میں تین بار میں تین طلاقیں دیں اور اس لفظ میں اگر دو یا تین اکٹھا دیں تو یک بھی نہ ہوئی۔ اور اگر عورت نے متفرق طور پر اپنے کو تین طلاقیں دیکر دوسرے سے نکاح کیا اس کے بعد پھر شوہر اس سے نکاح کیا تو اب عورت کو طلاق دینے کا اختیار نہ رہا۔ اور اگر خود طلاق نہ دی یا یک یا دو دے کر بعد عدت دوسرے سے نکاح کیا پھر شوہر اول کے نکاح میں آئی تو اب پھر اسے تین طلاقیں متفرق طور پر دینے کا اختیار ہے۔^{۱۳} (در مختار، رد مختار)

تو طالق ہے جس جگہ چاہے تو اسی مجلس تک اختیار ہے بعد مجلس چاہے کچھ نہیں ہو سکتا۔^{۱۴} (در مختار)

اگر کہا جتنی تو چاہے یا جس قدر یا جو تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے اس مجلس میں جتنی طلاقیں چاہے دے مگر چہ شوہر کی کچھ نیت ہو اور بعد مجلس کچھ اختیار نہیں۔ اور اگر کہا تین میں سے جو چاہے یا جس قدر یا جتنی تو ایک اور دو کا اختیار ہے تین کا نہیں اور ان صورتوں میں تین یا دو طلاقیں دینا یا حالت حیض میں طلاق دینا بدعت نہیں۔^{۱۵} (در مختار، رد مختار)

شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا۔ وکیل نے اس کی عورت کو طلاق دے دی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور^{۱۶} میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا۔^{۱۷} (خانیہ)

یعنی اس کی عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔

ایک طلاق دینے کے لیے وکیل کیا، وکیل نے دو بیویاں تو واقع نہ ہوئی اور بائیں کے لیے وکیل کیا وکیل

۱ ناپست۔

۲ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۵

۳ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۲، ص ۵۷۰ - ۵۷۳

۴ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۲، ص ۵۷۳

۵ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، مطب فی مسألة الہدم، ج ۲، ص ۵۷۵

۶ محادثات۔

۷ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق الہدی یکتو، من الوکیل أو من المرأة، ج ۱، ص ۲۵۳

نے رجعی دی تو ہائے اور رجعی کے لیے وکیل سے کہا اُس نے ہائے دی تو رجعی ہوئی۔ اور گریسے کو وکیل کیا جو غائب ہے اور اُسے ابھی تک وکاست کی خبر نہیں اور موکل کی عورت کو طلاق دیدی تو واقع نہ ہوئی کہ ابھی تک وکیل ہی نہیں۔ اور اگر کسی سے کہا میں تجھے اپنی عورت کو طلاق دینے سے منع نہیں کرتا تو اس کہنے سے وکیل نہ ہوایا اس کے سامنے اسکی عورت کو کسی نے طلاق دی اور اس نے اُسے منع نہ کیا جب بھی وہ وکیل نہ ہوا۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹ طلاق دینے کے لیے وکیل کیا اور وکیل کے طلاق دینے سے پہلے خود موکل نے عورت کو طلاق ہائے یا رجعی دے دی تو جب تک عورت عدت میں ہے وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر وکیل نے طلاق نہیں دی، اور موکل نے خود طلاق دیکر عدت کے اندر اُس عورت سے نکاح کر لیا تو وکیل اب بھی طلاق دے سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد اگر نکاح کیا تو نہیں۔ اور اگر میاں بی بی میں کوئی معذرت نہ ہو گیا جب بھی عدت کے اندر وکیل طلاق دے سکتا ہے ہاں اگر مرتہ ہو کر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو اب وکاست باطل ہوگئی۔ یوں اگر وکیل معذرت نہ ہو جائے تو وکالت باطل نہ ہوگی ہاں اگر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو باطل۔^۲ (خانہ)

مسئلہ ۷۰ طلاق کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو وکیل بنادے۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ کسی کو وکیل بنایا اور وکیل نے منظور نہ کیا تو وکیل نہ ہوا اور اگر چپ رہا پھر طلاق دیدی ہوگئی۔ سمجھ دال بچہ اور غلام کو بھی وکیل بنا سکتا ہے۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ وکیل سے کہا تو میری عورت کو کل طلاق دیدیتا اُس نے آج ہی کہہ دیا تجھ پر کل طلاق ہے تو واقع نہ ہوئی۔ یوں اگر وکیل سے کہا طلاق دے دے اُس نے طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور عورت گھر میں گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوں وکیل سے تمین طلاق کے لیے کہا وکیل نے ہر شرط قس دیدی یا آدمی کے لیے کہا وکیل نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔^۵ (بحر الرائق)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۸

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق الہی یکون من الوکیل أو من المرأة، ج ۱، ص ۲۵۳

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۹

④ — المراجع السابق

⑤ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، فصل فی العشیۃ، ج ۳، ص ۵۷۷

تعلیق کا بیان

تعلیق کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے یہ دوسری چیز جس پر پہلی موقوف ہے اس کو شرط کہتے ہیں۔ تعلیق صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ”شرط“ فی الحاصل معدوم ہو ¹ ’ مگر عدۃً ہو سکتی ہو لہذا، مگر شرط معدوم نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر آسمان ہمارے اوپر ہو تو تجھ کو طلاق ہے یہ تعلیق نہیں بلکہ فوراً طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر شرط عدۃً محال ہو مثلاً یہ کہ اگر سوئی کے ناکے میں اونٹ چلا جائے تو تجھ کو طلاق ہے یہ کلام لغو ² ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ ”شرط“ محصل ³ ہوئی جائے اور یہ کہ سزا دینا مقصود نہ ہو مثلاً عورت نے شوہر کو کمینہ کہا شوہر نے کہا اگر میں کمینہ ہوں تو تجھ پر طلاق ہے تو طلاق ہوگئی اگرچہ کمینہ نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو یز ⁴ دینا، اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فعل ذکر کیا جائے جسے شرط ٹھہرایا، لہذا اگر یوں کہا تجھے طلاق ہے اگر، در اس کے بعد کچھ نہ کہا تو یہ کلام لغو ہے طلاق نہ واقع ہوئی نہ ہوگی۔ تعلیق کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت تعلیق کے وقت اس کے نکاح میں ہو مثلاً اپنی منکوحہ سے یا جو عورت اس کی عدت میں ہے کہا اگر تو فلاں کام کرے یا فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے یا نکاح کی طرف، اضافت ہو مثلاً کہا اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے یا جس عورت سے نکاح کروں اسے طلاق ہے اور کسی اجنبیہ سے کہا اگر تو فلاں کے گھر گئی تو تجھ پر طلاق، پھر اس سے نکاح کیا، ورنہ عورت اس کے یہاں گئی طلاق نہ ہوئی یا کہا جو عورت میرے ساتھ سوئے اسے طلاق ہے پھر نکاح کیا اور ساتھ سوئی طلاق نہ ہوئی۔ یوں اگر والدین سے کہا مگر تم میرا نکاح کرو گے تو اسے طلاق پھر والدین نے اس کے بے کہے نکاح کر دیا طلاق واقع نہ ہوگی۔ یوں اگر طلاق ثبوت ملک ⁵ یا رد وال ملک ⁶ کے مقارن ⁷ ہو تو کلام لغو ہے طلاق نہ ہوگی، مثلاً تجھ پر طلاق ہے تیرے نکاح کے ساتھ یا میری یا تیری موت کے ساتھ۔ ⁸ (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

قواعد طلاق کسی شرط پر معلق کی تھی اور شرط پائی جانے سے پہلے تین طلاقیں دیں تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر تعلیق کے بعد تین سے کم طلاقیں دیں تو تعلیق باطل نہ ہوگی لہذا اب اگر عورت اس کے نکاح میں آئے اور شرط پائی جائے تو جتنی طلاقیں معلق کی تھیں سب واقع ہو جائیں گی یہ اس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر کے بعد اس کے نکاح میں آئی۔ اور اگر دو ایک طلاق دیدی پھر بغیر دوسرے کے نکاح کے خود نکاح کر لیا تو اب تین میں جو باقی ہے واقع ہوگی اگرچہ بائن طلاق دی ہو یا رجعی کی عدت ختم ہوگئی ہو کہ بعد عدت

① یعنی موجود نہ ہو۔ ② بیکار، فاسد۔ ③ یعنی ساتھ ہی۔ ④ تکلیف۔

⑤ ملکیت کا ثابت ہونا۔ ⑥ ملکیت کا ختم ہونا۔ ⑦ متصل، ملی ہوئی۔

⑧ المرالمختار و ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب، ص ۵۷۸، ج ۱، ص ۵۸۶، وغیرہما

رجعی میں بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ ملک نکاح جانے سے تعلیق باطل نہیں ہوتی۔^۱ (درمختار وغیرہ)

۲۔ شوہر مرتد ہو کر راحرب کو چلا گیا تو تعلیق باطل ہوگئی جتنی اب اگر مسلمان ہو اور اُس عورت سے نکاح کیا پھر شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔^۲ (درمختار)

۳۔ شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہ اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق اب وہ شخص مر گیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہذا اگر کسی ولی کی کرامت سے جی گیا^۳ اب کلام کیا طلاق واقع نہ ہوگی یا کہ اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہو کر^۴ کھیت یا باغ بن گیا تعلیق جاتی رہی اگرچہ پھر دوبارہ اُس جگہ مکان بنایا گیا ہو۔^۵ (درمختار، رد مختار)

۴۔ یہ کہ اگر تو اس گلاس میں کا پانی پیے گی تو تجھ پر طلاق ہے ورگلاس میں اُس وقت پانی نہ تھا تو تعلیق باطل ہے اور اگر پانی اُس وقت موجود تھا پھر گر دیا گیا تو تعلیق صحیح ہے۔

۵۔ زوجہ کنیز^۶ ہے اُس سے کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر تین طلاقیں پھر اُس کے مالک نے اُسے آزاد کر دیا اب گھر میں گئی تو دو طلاقیں پڑیں اور شوہر کورجعت کا حق حاصل ہے کہ بوقت تعلیق تین طلاق کی اُس میں صلاحیت نہ تھی لہذا دوسری کی تعلیق ہوگی اور اب کہ آزاد ہوگئی تین کی صلاحیت اُس میں ہے مگر اُس تعلیق کے سبب دوسری واقع ہوگی کہ ایک طلاق کا اختیار شوہر کو اب جدید حاصل ہوا۔^۷ (درمختار)

۶۔ حروف شرط اُردو زبان میں یہ ہیں۔ اگر، جب، جس وقت، ہر وقت، جو، ہر جس، جب کبھی، ہر بار۔

۷۔ ایک مرتبہ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے یعنی دوبارہ شرط پائی جانے سے طلاق نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا اگر تو فلاں کے گھر میں گئی یا تو نے فلاں سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت اُس کے گھر گئی تو طلاق ہوگئی دوبارہ پھر گئی تو اب واقع نہ ہوگی کہ ب تعلیق کا حکم باقی نہیں مگر جب کبھی یا جب جب یا ہر بار کے لفظ سے تعلیق کی ہے تو ایک دوبارہ پر تعلیق ختم نہ ہوگی بلکہ تین بار میں تین طلاقیں واقع ہوگی کہ یہ کُلُّہما کا ترجمہ ہے، وریہ لفظ عموم افعال کے واسطے آتا ہے مثلاً عورت سے

① "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۵۸۹، وغیرہ

② "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۵۹۰۔

③ یعنی زندہ ہو گیا۔ ④ مگر کر۔

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مصنف ابی معی قوہم، بیس سمفہ، إلخ، ج ۴، ص ۵۹۰۔

⑥ یونڈی۔

⑦ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۵۹۱۔

کہا جب بھی تو فلاں کے گھر جائے یا فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو اگر اُس کے گھر تین بار گئی تین طلاقیں ہو گئیں اب تعلیق کا حکم ختم ہو گیا یعنی اگر وہ عورت بعد حلالہ پھر اُس کے نکاح میں آئی ب پھر اُس کے گھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی ہاں اگر یوں کہا ہے کہ جب بھی میں اُس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو تین پر بس نہیں بلکہ سو بار بھی نکاح کرے تو ہر بار طلاق واقع ہوگی۔^۱ (عامہ کتب) یوں اگر یہ کہا کہ جس جس شخص سے تو کلام کرے تجھ کو طلاق ہے یا ہر اُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے یا جس جس وقت تو یہ کام کرے تجھ پر طلاق ہے کہ یہ الفاظ بھی عموم کے واسطے ہیں، لہذا ایک بار میں تعلیق ختم نہ ہوگی۔

۸ عورت سے کہا جب بھی میں تجھے طلاق دوں تو تجھے طلاق ہے اور عورت کو ایک طلاق دی تو دودھ واقع ہوئیں ایک طلاق تو خود اب اُس نے دی اور ایک اُس تعلیق کے سبب در اگر یوں کہا کہ جب بھی تجھے طلاق ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور ایک طلاق دی تو تین ہوئیں ایک تو خود اس نے دی اور ایک تعلیق کے سبب اور دوسری طلاق واقع ہونے سے طلاق ہونا پایا گیا لہذا ایک اور پڑ گئی کہ یہ لفظ عموم کے لیے ہے مگر ہر صورت تین سے متجاوز نہیں ہو سکتی۔^۱ (در مختار)

۹ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے اگرچہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت نکاح سے نکل گئی ہو البتہ اگر عورت نکاح میں نہ رہی تو طلاق واقع نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا تھا اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے، اس کے بعد عورت کو طلاق دیدی اور عدت گزر گئی ب عورت اُس کے گھر گئی پھر شوہر نے اُس سے نکاح کر لیا ب پھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی کہ تعلیق ختم ہو چکی ہے لہذا اگر کسی نے یہ کہا ہو کہ اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر تین طلاقیں اور چاہتا ہو کہ اُس کے گھر آمد و رفت شروع ہو جائے تو اُس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت کو یک طلاق دیدے پھر عدت کے بعد عورت اُس کے گھر جائے پھر نکاح کر لے ب جایا آئے کرے طلاق واقع نہ ہوگی مگر عموم کے الفاظ استعمال کیے ہوں تو یہ حید کام نہیں دیگا۔^۴ (در مختار، رد المحتار)

۱۰ یہ کہا کہ ہر اُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جتنی عورتوں سے نکاح کریگا سب کو طلاق ہو جائے گی اور اگر ایک ہی عورت سے دوبار نکاح کیا تو صرف پہلی بار طلاق پڑے گی دوبارہ نہیں۔^۵ (عائلیہ)

۱ یہ کہا کہ جب بھی میں فلاں کے گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور اُس شخص کی چار عورتیں ہیں اور

۱ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الخ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۱۵

۲ زیادہ۔

۳ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۵۹۷ - ۶۰۱

۴ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق بمصعب مهم، لاصافۃ بشرط، الخ، ج ۴، ص ۶۰۰

۵ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۱۵

چار مرتبہ اس کے گھر گیا تو ہر بار میں ایک طلاق واقع ہوئی لہذا اگر عورت کو معین نہ کیا ہو تو اب اختیار ہے کہ چاہے تو سب طلاقیں ایک پر کر دے یا ایک ایک، ایک ایک پر ^{۱۱}۔ اور اگر وہ شخصوں سے یہ کہا جب کبھی میں تم دونوں کے یہاں کھانا کھاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور ایک دن ایک کے یہاں کھانا کھاؤ یا دوسرے دن دوسرے کے یہاں، تو عورت کو تین طلاقیں پڑ گئیں یعنی جبکہ تین لقمے یا زیادہ کھایا ہو۔ ^۲ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ یہ کہا کہ جب کبھی میں کوئی اچھا کلام زبان سے نکالوں تو تجھ پر طلاق ہے، اس کے بعد کہا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر بغیر وہ کے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ کہا تو تین۔ ^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ یہ کہا کہ جب کبھی میں اس مکان میں جاؤں اور خدا سے کلام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، اس کے بعد اس گھر میں کئی مرتبہ گیا مگر اس سے کلام نہ کیا تو عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر چنانچہ بارہوا اور کلام ایک بار تو ایک طلاق ہوئی۔ ^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ شوہر نے دروازہ کی کنڈی بچائی کہ کھول دیا جائے اور کھولنا نہ گیا اس نے کہا اگر آج رات میں تو دروازہ نہ کھولے تو تجھ کو طلاق ہے اور گھر میں کوئی تھا ہی نہیں کہ دروازہ کھولتا، یوہیں رات گزر گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر جیب میں روپیہ تھا مگر نہ لیا اس پر کہا اگر وہ روپیہ کہ تو نے میری جیب سے لیا ہے وہ پس نہ کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ ^۵ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ عورت کو حیض ہے اور کہا اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق، یا عورت بیمار ہے اور کہا اگر تو بیمار ہو تو تجھ کو طلاق، تو اس سے وہ حیض یا مرض مراد ہے کہ زمانہ آئندہ میں ہو اور اگر اس موجود کی نیت کی تو صحیح ہے اور اگر کہہ کہ کل اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق اور اسے علم ہے کہ حیض سے ہے تو یہی حیض مراد ہے، لہذا اگر صبح چمکتے وقت حیض رہا تو طلاق ہوگئی جبکہ اس وقت تین دن پورے یا اس سے زائد ہوں۔ اور اگر اسے اس حیض کا علم نہیں تو جدید حیض مراد ہوگا لہذا طلاق نہ ہوگی اور اگر کھڑے ہونے، بیٹھنے، سو رہے ہونے، مکان میں رہنے پر تعلق کی ور کہتے وقت وہ بات موجود تھی تو اس کہنے کے کچھ بعد تک اگر عورت اُسی حالت پر

۱ یعنی ایک طلاق ایک ایک عورت پر کر دے۔

۲ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرع، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۱۶

۳ المرجع السابق

۴ المرجع السابق، ص ۴۱۷

۵ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۳۲، وغیرہ

رہی تو طلاق ہوگئی اور مکان میں داخل ہونے یا مکان سے نکلنے پر تعلیق کی تو سندہ کا چاہنا اور نکلنا مراد ہے اور مارنے اور کھانے سے مراد وہ ہے جو اب کہنے کے بعد ہوگا اور روزہ رکھنے پر معلق کیا اور تھوڑی دیر بھی روزہ کی نیت سے رہی تو طلاق ہوگئی اور گریہ کہا کہ ایک دن اگر تو روزہ رکھے تو اُس وقت طلاق ہوگی کہ اُس دن کا آفتاب ڈوب جائے۔^{۱۱} (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ یہ کہا اگر تجھے حیض آئے تو طلاق ہے، تو عورت کو خون آتے ہی طلاق کا حکم نہ دینگے جب تک تین دن رات تک مُسْتَمِر^{۱۲} نہ ہو، اور جب یہ مدت پوری ہوگی تو اُسی وقت سے طلاق کا حکم دینگے جب سے خون دیکھا ہے اور یہ طلاق بدعی ہوگی کہ حیض میں واقع ہوئی۔ اور یہ کہا کہ اگر تجھے پورا حیض آئے یا آدھا یا تہائی یا چوتھائی تو ان سب صورتوں میں حیض ختم ہونے پر طلاق ہوگی پھر گردس دن پر حیض ختم ہو تو ختم ہوتے ہی ورکم میں منقطع^{۱۳} ہو تو نہانے یا نہ زکا وقت گزر جانے پر ہوگی۔^{۱۴} (درمختار)

مسئلہ ۱۷ حیض اور احتلام وغیرہ مخفی^{۱۵} چیزیں عورت کے کہنے پر مان لی جائیگی مگر دوسرے پر اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت سے کہا اگر تجھے حیض آئے تو تجھ کو اور فحاشی کو طلاق ہے، اور عورت نے پناہ حائض^{۱۶} ہونا بتایا تو خود اس کو طلاق ہوگی دوسری کو نہیں ہاں اگر شوہر نے اُس کے کہنے کی تصدیق کی یا اُس کا حائض ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہوا تو دوسری کو بھی طلاق ہوگی۔^{۱۷} (درمختار)

مسئلہ ۱۸ کسی کی دو عورتیں ہیں دونوں سے کہا جب تم دونوں کو حیض آئے تو دونوں کو طلاق ہے، دونوں نے کہا ہمیں حیض آیا ور شوہر نے دونوں کی تصدیق کی تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور دونوں کی تکذیب کی تو کسی کو نہیں اور ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب، تو جس کی تصدیق کی ہے اُسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اُس کو نہیں۔^{۱۸} (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ یہ کہا کہ تو لڑکا جنے تو ایک طلاق اور لڑکی جنے تو دو، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو جو پہلے پیدا ہوا اُسی کے بموجب طلاق واقع ہوگی ور معلوم نہ ہو کہ پہلے کیا پیدا ہو، تو قاضی ایک طلاق کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر دو طلاق

① "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۶۱

② جاری۔ ③ ختم۔

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، ج ۴، ص ۶۰۷ - ۶۰۹.

⑤ پوشیدہ۔ ⑥ حیض والی۔

⑦ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، ج ۴، ص ۶۰۴ - ۶۰۷.

⑧ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۶۲

"جس کی تصدیق کی ہے اُسے طلاق ہوئی ور جس کی تکذیب کی اُس کو نہیں"۔ غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل کتاب میں مسئلہ اس طرح ہے "جس کی تکذیب کی ہے اُسے طلاق ہوئی اور جس کی تصدیق کی ہے اس کو نہیں"۔ ... علومیہ

سمجھے اور عدت بھی دوسرے بچے کے پیدا ہونے سے پوری ہوگئی لہذا اب رجعت بھی نہیں کر سکتا اور دونوں ایک ساتھ پیدا ہوں تو تین طلاق ہوں گی اور عدت حیض سے پوری کرے اور نفثی^۱ پیدا ہوا تو ایک ابھی واقعہ نی جائے گی اور دوسری کا حکم اُس وقت تک موقوف رہیگا جب تک اُس کا حال نہ کھلے اور اگر ایک لڑکا در دو لڑکیاں ہوئیں تو قاضی دو کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ تین سمجھے اور گردو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی تو قاضی ایک کا حکم دیگا اور احتیاطاً تین سمجھے۔^۲ (رد المحتار، رد المحتار)

۲۰ یہ کہا کہ جو کچھ تیرے حکم^۳ میں ہے اگر لڑکا ہے تو تجھ کو ایک طلاق اور لڑکی ہے تو دو، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو کچھ نہیں۔ یو ہیں اگر کہا کہ پوری میں جو کچھ ہے، گر گہوں ہیں تو تجھے طلاق یا ثا ہے تو تجھے طلاق، و پوری میں گہوں اور ثا دونوں ہیں تو کچھ نہیں اور یوں کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں لڑکا ہے تو ایک طلاق اور لڑکی تو دو اور دونوں ہوئے تو تین طلاق ہوتیں۔^۴ (رد المحتار)

۲۱ عورت سے کہا اگر تیرے بچہ پیدا ہو تو تجھ کو طلاق، اب عورت کہتی ہے میرے بچہ پیدا ہوا اور شوہر تکفیر کرتا ہے^۵ اور جس کا ہر نہ تھا نہ شوہر نے حمل کا قرار کیا تھا تو صرف جنائی^۶ کی شہادت پر حکم طلاق نہ دیئے۔^۷ (عالمگیری)

۲۲ یہ کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو طلاق ہے، ورنہ پید ہوا تو طلاق ہوگئی اور کچھ بچہ جنی و بعض اعضا بن چکے تھے جب بھی طلاق ہوگئی ورنہ نہیں۔^۸ (جوہرہ وغیرہ)

۲۳ عورت سے کہا اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق، پھر کہا اگر تو اُسے لڑکا جنے تو دو طلاق، اور لڑکا ہوا تو تین واقع ہو گئیں۔^۹ (رد المحتار) و اگر یوں کہا کہ تو، گر بچہ جنے تو تجھ کو دو طلاق، پھر کہا وہ بچہ کہ تیرے حکم میں ہے لڑکا ہو تو تجھ کو طلاق، اور لڑکا ہوا تو ایک ہی طلاق ہوگی اور بچہ پیدا ہوتے ہی عدت بھی گزر جائے گی۔^{۱۰} (عالمگیری)

۱۔ ... فقہاء۔

۲۔ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، معتب۔ اختلاف الرواجین فی وجود الشرط، ج ۴، ص ۶۱۰۔

۳۔ پیش۔

۴۔ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۱۱۔

۵۔ یعنی تھلا تا ہے۔ ۶۔ والی، بچہ جنانے والی۔

۷۔ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۴۔

۸۔ "الحوہرۃ البیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص ۵۴، وغیرہ۔

۹۔ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، معتب۔ اختلاف الرواجین فی وجود الشرط، ج ۴، ص ۶۱۱۔

۱۰۔ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۴، ۴۲۵۔

۲۴۔ حمل پر طلاق معلق کی ہو تو مستحب یہ ہے کہ استبراء یعنی حیض کے بعد طہی کرے کہ شاید حمل ہو۔^۱ (عالمگیری)

۲۵۔ اگر دو شرطوں پر طلاق معلق کی مثلاً جب زید آئے اور جب عمرو آئے یا جب زید و عمرو آئیں تو تجھ کو طلاق ہے تو طلاق اُس وقت واقع ہوگی کہ پچھلی شرط اس کی ملک^۲ میں پائی جائے اگرچہ پہلی اُس وقت پائی گئی کہ عورت ملک میں نہ تھی مثلاً اُسے طلاق دیدی تھی اور عذت گزر چکی تھی اب زید آیا پھر اُس سے نکاح کیا اب عمرو آیا تو طلاق واقع ہوگی اور دوسری شرط ملک میں نہ ہو تو پہلی اگرچہ ملک میں پائی گئی طلاق نہ ہوگی۔^۳ (درمختار وغیرہ)

۲۶۔ وہی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو حنفی^۴ داخل ہونے سے طلاق ہو جائے گی، ورنہ واجب ہے کہ فوراً جُدا ہو جائے۔^۵ (درمختار)

۲۷۔ اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُسے طلاق پھر عورت کو طلاق ہائے دی اور عذت کے اندر دوسری عورت سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوگی اور رجعی کی عذت میں تھی تو ہوگی۔^۶ (درمختار)

۲۸۔ کسی کی تین عورتیں ہیں، ایک سے کہا اگر میں تجھے طلاق دوں تو اُن دونوں کو بھی طلاق ہے، پھر دوسری اور تیسری سے بھی یو ہیں کہا، پھر پہلی کو ایک طلاق دی، تو اُن دونوں کو بھی ایک ایک ہوئی اور اگر دوسری کو یک طلاق دی تو پہلی کو ایک ہوئی اور دوسری اور تیسری پر دو دو، اور اگر تیسری عورت کو یک طلاق دی تو اس پر تین ہوئیں اور دوسری پر دو، اور پہلی پر ایک۔^۷ (عالمگیری)

۲۹۔ یہ کہا کہ اگر اس شب میں تو میرے پاس نہ آئی تو تجھے طلاق، عورت دروازہ تک آئی اندر نہ گئی، طلاق ہوگئی اور اگر اندر گئی مگر شوہر سو رہا تھا تو نہ ہوئی اور پاس آنے میں یہ شرط ہے کہ تنہا قریب آجائے کہ شوہر ہاتھ بڑھائے تو عورت تک پہنچ جائے۔ مرد نے عورت کو بلایا اُس نے نکاح کیا اس پر کہا اگر تو نہ آئی تو تجھ کو طلاق ہے، پھر شوہر خود زبردستی اُسے لے آیا

① "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرع، لفصل ثالث، ج ۱، ص ۴۲۵

② ملکیت۔

③ "المواہبات"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۱۳، وغیرہ

④ مرد کے آلہ تناسل کی سپاری۔

⑤ "المواہبات"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۱۴۔

⑥ المرجع السابق، ص ۶۱۵

⑦ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرع، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۶

طلاق نہ ہوئی۔^(۱) (عائگیری)

۳۰۔ کوئی شخص مکان میں ہے لوگ اُسے نکلے نہیں دیتے، اُس نے کہا گر میں یہاں سوؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اُسکا مقصد خاص وہ جگہ ہے جہاں بیٹھا کھڑا ہے پھر اُسی مکان میں سویا مگر اُس جگہ سے ہٹ کر تو قضاء طلاق ہو جائے گی دیا نہ نہیں۔^(۲) (عائگیری)

۳۱۔ عورت سے کہا اگر تو اپنے بھائی سے میری شکایت کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے، اُس کا بھائی آیا عورت نے کسی بچہ کو مخاطب کر کے کہا میرے شوہر نے ایسا کیا ایسا کیا اور اُسکا بھائی سب سن رہا ہے طلاق نہ ہوگی۔^(۳) (عائگیری)

۳۲۔ آپس میں جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چپ نہ رہے گی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت نے کہا نہیں چپ ہو گی اس کے بعد خاموش ہو گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ تو چپ کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا چپوں کی تو مگر پھر چپ ہو گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ فلاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہے عورت نے کہا میں اُس کا ذکر نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ہے تو اُس کا ذکر نہ کروں گی طلاق نہ ہوگی کہ اتنی بات مستحسن ہے۔^(۴) (عائگیری)

۳۳۔ عورت نے فاقہ کشی کی شکایت کی، شوہر نے کہا گر میرے گھر تو بھوکا رہے تو تجھے طلاق ہے، تو عداوہ روزے کے بھوکا رہنے پر طلاق ہوگی۔^(۵) (عائگیری)

۳۴۔ اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے، درودہ شخص مر گیا اور مکان ترکہ میں چھوڑا اب وہاں جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ یوہیں اگر بیچ یا بہہ^(۶) یا کسی درودہ سے اُس کی ملک میں مکان نہ رہا جب بھی طلاق نہ ہوگی۔^(۷) (عائگیری)

۳۵۔ عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ پر سوال کیا شوہر نے عورت سے کہا اُسے روٹی کا کلوادے اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ بغیر باہر نکلے نہیں دے سکتی تو باہر نکلنے سے طلاق نہ ہوگی اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی مگر نکلی تو طلاق ہو گئی اور گر جس وقت شوہر نے عورت کو بھیجا تھا اُس وقت سائل دروازہ سے قریب تھا اور جب عورت وہاں لے کر پہنچی تو ہٹ گیا تھا کہ عورت کو نکل کر دینا پڑا جب بھی طلاق ہو گئی۔ اور اگر عربی

① "الاعتاوی الہدیۃ" الباب الرابع فی الصلاقی بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۰

② المرجع السابق، ص ۴۳۱۔

③ المرجع السابق، ص ۴۳۲۔

④ المرجع السابق، ص ۴۳۲۔

⑤ المرجع السابق، ص ۴۳۲۔

⑥ المرجع السابق، ص ۴۳۲۔

⑦ "الاعتاوی الہدیۃ" الباب الرابع فی الصلاقی بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۳۲۔

میں اجازت دی اور عورت عربی نہ جانتی ہو تو اجازت نہ ہوگی لہذا اگر نکلے گی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں سوتی تھی یا موجود نہ تھی یا اُس نے سنا نہیں تو یہ اجازت ناکافی ہے یہاں تک کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اُسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا کہ اُس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطور خود عورت سے جا کر کہا کہ اُس نے اجازت دیدی ورنہ اُن کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہوگئی۔ اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی شوہر نے اجازت دی مگر عورت اُس وقت نہ گئی کسی، در وقت گئی تو طلاق ہوگئی۔^(۱) (حاکمیری)

۳۶ اس بچہ کو اگر گھر سے باہر نکلنے دیا تو تجھ کو طلاق ہے، عورت غافل ہوگئی یا نماز پڑھنے لگی در بچہ نکل بھاگا تو طلاق نہ ہوگی۔ اگر تو اس گھر کے دروازہ سے نکلی تو تجھ پر طلاق، عورت چھت پر سے پڑوس کے مکان میں گئی طلاق نہ ہوگی۔^(۲) (حاکمیری)

۳۷ تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد نہیں، تو طلاق ہوگئی ورنہ اگر کہا تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد ہوں تو نہ ہوگی۔^(۳) (خانیہ)

۳۸ اپنی عورت سے کہا اگر تو میری عورت ہے تو تجھے تین طلاقیں اور اُس کے متصل ہی^۴ اگر ایک طلاق ہائے دیدی، تو یہی یک پڑے گی ورنہ تین۔^(۵) (خانیہ)

استثنا کا بیان

استثنا کے لیے شرط یہ ہے کہ کلام کے ساتھ متصل ہو یعنی بلا وجہ نہ سکوت کیا ہو نہ کوئی بیکار بات درمیان میں کہی ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ اگر شور و غل وغیرہ کوئی مانع^۶ نہ ہو تو خود دُس سکے بہرے کا استنساخ ہے۔^(۷)

۱ عورت نے طلاق کے الفاظ سننے مگر استثنا نہ سنا تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے علیحدہ ہو جائے اُسے جماع نہ

^۱ "الفتاویٰ الہندیۃ"، الباب الرابع فی الطلاق بالشرع، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۳۸، ۴۳۹

^۲ ... المرجع السابق، ص ۴۴۱

^۳ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۲۴

^۴ فوراً یعنی درمیان میں کوئی اور کلام وغیرہ نہ کیا۔

^۵ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۲۶

^۶ یعنی رکاوٹ۔

^۷ "المحصر" و "ردالمحصر"، کتاب الطلاق، باب التصیق، مطلب، الاستثناء یطلق علی الشرط لعدو استعمالاً، ج ۴، ص ۶۱۷-۶۱۹

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، باب التصیق، ج ۲، ص ۲۴۲

کرنے دے۔^(۱) (خامیہ)

مسئلہ ۲ سانس یا چھینک یا کھانسی یا ڈکار یا جھجھکی یا زبان کی گرانی^(۲) کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس کا موصوفہ بند کر دیا، موقوفہ ہوا تو اتھار^(۳) کے منافی نہیں۔ یوں اگر درمیان میں کوئی مفید بات کہی تو اتھار کے منافی نہیں مثلاً تاکید کی نیت سے لفظ طلاق دوبار کہہ کر استثنا کا لفظ بولا۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳ درمیان میں کوئی غیر مفید بات کہی پھر استثنا کیا تو صحیح نہیں مثلاً تجھ کو طلاق رجعی ہے ان شاء اللہ تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا تجھ کو طلاق ہائے ان شاء اللہ تو واقع نہ ہوئی۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۴ لفظ ان شاء اللہ اگرچہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثنا میں ہے مگر انہیں چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے مثلاً طلاق وحلف وغیرہ اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثنا کے معنی نہیں مثلاً یہ کہا سوئیٹ آن اصوم غداً ان شاء اللہ تعالیٰ^(۶) کہ یہاں نہ استثنا ہے نہ نیت روزہ پر، سکاٹر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت و طیب توفیق کے لیے ہوتا ہے۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۵ عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ ان شاء اللہ کہنے سے پہلے مرگئی اور اگر شوہر اتنا لفظ کہہ کر کہ تجھ کو طلاق ہے مر گیا ان شاء اللہ کہنے کی نوبت نہ آئی مگر اس کا ارادہ اس کے کہنے کا بھی تھا تو طلاق ہوگئی رہا یہ کہ کیونکر معلوم ہوا کہ اس کا ارادہ ایسا تھا یہ یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے اس نے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے کر استثنا کروں گا۔^(۸) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶ استثنا میں یہ شرط نہیں کہ بالقصد^(۹) کہا ہو بلکہ بد قصد^(۱۰) زبان سے نکل گیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوگی، بلکہ اگر اس کے معنی بھی نہ جانتا ہو جب بھی واقع نہ ہوگی اور یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ طلاق و استثنایوں بولے، بلکہ اگر زبان سے طلاق کا لفظ کہے اور فوراً لفظ ان شاء اللہ لکھ دیا یا طلاق لکھی اور زبان سے ان شاء اللہ کہہ دیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی یا

① ... "العتوی العنایة".

② یعنی لگت۔ ③ یعنی ملا ہو ہونا۔

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، ج ۴، ص ۶۱۷ وغیرہ۔

⑤ المرجع السابق، ص ۶۷ ⑥ ترجمہ میں نیت کرتا ہوں کہ کل روزہ رکھوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

⑦ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، مطلب مسائل الامشاء، و مطلب الامشاء فی حکمہ، الخ، ج ۴، ص ۶۱۶

⑧ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، مطلب قال، است صائق وسکت الخ، ج ۴، ص ۶۱۶، ۶۱۹

⑨ ... ارادہ کے بغیر۔ ⑩ ... ارادہ کے بغیر۔

دونوں کو لکھا پھر لفظ استثنا ملا یا طلاق واقع نہ ہوئی۔ (در مختار)

مسئلہ ۷ دو شخصوں نے شہادت دی کہ تو نے ان شاء اللہ کہا تھا مگر اسے یا نہیں تو مگر اس وقت غصہ زیادہ تھا اور لڑائی جھگڑے کی وجہ سے یہ ختم ہے کہ بوجہ مشغولی یا دہ ہوگا تو ان کی بات پر عمل کر سکتا ہے اور اگر اتنی مشغولی نہ تھی کہ بھول جاتا تو ان کا قول نہ مانے۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸ تجھ کو طلاق ہے مگر یہ کہ خدا چاہے یا اگر خدا نہ چاہے یا جو اللہ (عزوجل) چاہے یا جب خدا چاہے یا مگر جو خدا چاہے یا جب تک خدا نہ چاہے یا اللہ (عزوجل) کی مشیت^۳ یا ارادہ یا رضا کے ساتھ یا اللہ (عزوجل) کی مشیت یا ارادہ یا اس کی رضا یا حکم یا اذن^۴ یا مرہیں، تو طلاق واقع نہ ہوگی اور، مگر یوں کہا کہ اللہ (عزوجل) کے امر یا حکم یا اذن یا علم یا قضا یا قدرت سے یا اللہ (عزوجل) کے علم میں یا اس کی مشیت یا ارادہ یا حکم وغیرہ کے سبب تو ہو جائے گی۔^(۵) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۹ ایسے کی مشیت پر طلاق مطلق کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہو سکے یا اس کے بے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی جیسے جن و ملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرہ۔ یوں اگر کہا کہ اگر خدا چاہے اور فلاں^۶ تو طلاق نہ ہوگی اگرچہ فلاں کا چاہنا معلوم ہو۔ یوں اگر کسی سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے اگر اللہ (عزوجل) چاہے ورنہ تو یا جو اللہ (عزوجل) چاہے اور تو اور اس نے طلاق دیدی طلاق واقع نہ ہوئی۔^(۷) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۰ عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر اللہ (عزوجل) میری مدد کرے یا اللہ (عزوجل) کی مدد سے اور نیت استثنا کی ہے تو دیدیہ طلاق نہ ہوئی۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ تجھ کو طلاق ہے اگر فلاں چاہے یا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے۔ یا مگر یہ کہ فلاں اس کے غیر کا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا چاہے یا مناسب جانے تو یہ تمسک^۹ ہے لہذا جس مجلس میں اس شخص کو علم ہو مگر

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، ج ۲، ص ۶۱۹.

② "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، مطلب "یمد یو حلف و ادشالہ آخر"، ج ۲، ص ۶۲۱.

③ یعنی اگر اللہ نے چاہا۔ ④ اجازت۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۵۴، ۴۵۵.

⑥ اس طرح کہنا ناجائز ہے کہ مشیت خدا کے ساتھ بندہ کی مشیت کو جمع کیا ۱۲ مرتبہ.

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۵۵.

⑧ و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعقیق، ج ۲، ص ۶۲۲-۶۲۳.

⑨ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۵۵.

⑩ مالک بن عاتق۔

اُس نے طلاق چاہی تو ہوئی ورنہ نہیں یعنی اپنی زبان سے، مگر طلاق چاہنا ظاہر کیا ہوگی اگرچہ دس میں نہ چاہتا ہو۔^۱ (عالمگیری)

تجھ کو طلاق، مگر تیرا مہر نہ ہوتا یا تیری شرافت نہ ہوتی یا تیرا باپ نہ ہوتا یا تیرا حسن و جمال نہ ہوتا یا اگر میں تجھ سے محبت نہ کرتا ہوتا تو سب صورتوں میں طلاق نہ ہوگی۔^۲ (عالمگیری)

اگر ان شاء اللہ کو مقدم کیا یعنی یوں کہا ان شاء اللہ تجھ کو طلاق ہے جب بھی طلاق نہ ہوگی اور گریوں کہا کہ تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ اگر تو گھر میں گئی تو مکان میں جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ اور اگر ان شاء اللہ دو جیسے طلاق کے درمیان میں ہو مثلاً کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تجھ کو طلاق ہے تو استثنا پہلے کی طرف رجوع کرے گا لہذا دوسرے سے طلاق ہو جائے گی۔ یوں اگر کہا تجھ کو تمین طلاقیں ہیں ان شاء اللہ تجھ پر طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی۔^۳ (بحر در مختار، خانیہ)

اگر کہا تجھ پر ایک طلاق ہے مگر خدا چاہے اور تجھ پر دو طلاقیں مگر خدا نہ چاہے تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر کہا تجھ پر آج ایک طلاق ہے مگر خدا چاہے اور اگر خدا نہ چاہے تو دو اور آج کا دن گزر گیا اور عورت کو طلاق نہ دی تو دو واقع ہوئیں اور اگر اس دن ایک طلاق دیدی تو بھی ایک واقع ہوگی۔^۴ (عالمگیری)

اگر تمین طلاقیں دیکر ان میں سے ایک یا دو کا استثنا کرے تو یہ استثنا صحیح ہے یعنی استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ کو تمین طلاقیں ہیں مگر ایک تو دو ہوگی اور مگر کہا مگر دو تو ایک ہوگی۔ اور کل کا استثنا صحیح نہیں خواہ اسی لفظ سے ہو مثلاً تجھ پر تمین طلاقیں مگر تمین یا یہ لفظ سے ہو جس کے معنی کل کے مساوی ہوں مثلاً کہا تجھ پر تمین طلاقیں ہیں مگر ایک اور ایک اور ایک یا مگر دو اور ایک، تو ان صورتوں میں تینوں واقع ہوگی۔ یا اُس کی کئی عورتیں ہیں سب کو مخاطب کر کے کہا تم سب کو طلاق ہے مگر فدا فی اور فدا فی نام لیکر سب کا استثنا کر دیا تو سب مطلقہ ہو جائیں گی اور اگر باعتبار معنی کے وہ لفظ مساوی نہ ہو مگر چہ اس خاص صورت میں مساوی ہو تو، استثنا صحیح ہے مثلاً کہا میری ہر عورت پر طلاق مگر فدا فی اور فدا فی پر، تو طلاق نہ ہوگی مگر چہ اُسکی یہی دو عورتیں ہوں۔^۵ (در مختار وغیرہ)

۱۔ "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۵۵

۲۔ المرجع السابق، ص ۴۵۶

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۲۴-۶۲۶

و "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۵

و "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۴۲

۴۔ "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۵۶

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۲۹ وغیرہ

۱۶ تھہ کو طلاق ہے تھہ کو طلاق ہے تھہ کو طلاق ہے مگر ایک، یا کہ تھہ کو طلاق ہے ایک، ورا یک اور ایک مگر ایک،
توان دونوں صورتوں میں تین پڑیں گی کہ ہر ایک مستقل کلام ہے اور ہر ایک سے استثنا کا تعلق ہو سکتا ہے ورا استثنا چونکہ ہر ایک کا
مساوی ہے لہذا صحیح نہیں۔^(۱) (بحر)

۱۷ اگر تین سے زائد طلاق دے کر ان میں سے کم کا استثنا کیا تو صحیح ہے اور استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع
ہوگی مثلاً کہ تھہ پردس طلاقیں ہیں مگر نو، تو ایک ہوگی اور آٹھ کا استثنا کیا تو دو ہوں گی۔^(۲) (در مختار)

۱۸ استثنا اگر اصل پر زیادہ ہو تو باطل ہے مثلاً کہ تھہ پر تین طلاقیں مگر چار یا پنج، تو تین واقع ہوں گی۔ یہ ہیں
جزو طلاق کا استثنا بھی باطل ہے مثلاً کہ تھہ پر تین طلاقیں مگر نصف تو تین واقع ہوں گی اور تین میں سے ڈیڑھ کا، استثنا کیا تو دو
واقع ہوں گی۔^(۳) (عالمگیری وغیرہ)

۱۹ اگر کہ تھہ کو طلاق ہے مگر ایک، تو دو واقع ہوں گی کہ ایک سے ایک کا استثنا تو ہو نہیں سکتا لہذا طلاق سے تین
طلاقیں مراد ہیں۔^(۴) (در مختار)

۲۰ چند استثنائے جمع کیے تو اس کی دو صورتیں ہیں، "ن" کے درمیان "اور" کا لفظ ہے تو ہر ایک اُسی اور کلام سے
استثنا ہے مثلاً تھہ پردس طلاقیں ہیں مگر پنج اور مگر تین اور مگر ایک، تو ایک ہوگی ورا اگر درمیان میں "و" کا لفظ نہیں تو ہر ایک اپنے
ما قبل سے استثنا ہے، مثلاً تھہ پردس طلاقیں مگر نو مگر آٹھ مگر سات، تو دو ہوں گی۔^(۵) (در مختار)

طلاق مریض کا بیان

امیر مومنین فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا اگر مریض طلاق دے تو عورت جب تک عدت میں ہے
شوہر کی وارث ہے اور شوہر اُس کا وارث نہیں۔^(۶)

۱۔ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۹

۲۔ "المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۳۰

۳۔ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الصلّاق، الباب الرابع فی الصلّاق بالشرط، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۵۷ وغیرہ

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الصلّاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۳۲

۵۔ "المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۳۱

۶۔ "المصنف" عبد الرزاق، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، الحدیث ۱۲۲۴۸، ج ۷، ص ۴۷

فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق بائن دی اور عدت میں اُن کی وفات ہو گئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی زوجہ کو میراث دوائی اور یہ واقعہ مجمع صیہ کرم کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا۔ لہذا اس پر اجماع ہو گیا۔^۱

مسئلہ ۱ مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کی نسبت غائب گمان ہو کہ اس مرض سے ہلاک ہو جائے گا کہ مرض نے اُسے اتنا مگر^۲ کر دیا ہے کہ گھر سے باہر کے کام کے لیے نہیں جاسکتا مثلاً نماز کے لیے مسجد کو نہ جاسکتا ہو یا تاجر اپنی دوکان تک نہ جاسکتا ہو اور یہ اکثر کے لحاظ سے ہے، ورنہ اصل حکم یہ ہے کہ اُس مرض میں غالب گمان موت ہو اگرچہ ابتداءً جبکہ شدت نہ ہوئی ہو باہر جاسکتا ہو مثلاً ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ^۳ میں بعض لوگ گھر سے باہر کے بھی کام کر لیتے ہیں مگر ایسے امراض میں غائب گمان ہلاکت ہے۔ یو ہیں یہاں مریض کے لیے صاحب فراش ہونا بھی ضروری نہیں اور امراض مزمنہ مثلاً سِل^۴۔ فاج مگر روز بروز زیادتی پر ہوں تو یہ بھی مرض الموت ہیں اور گریک حالت پر قائم ہو گئے اور بے ہوش ہو گئے جتنی ایک سال کا زمانہ گزر گیا تو اب اُس شخص کے تصرفات تندرست کی مثل نافذ ہو گئے۔^۵ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲ مریض نے عورت کو طلاق دی تو اُسے قارہا طلاق کہتے ہیں کہ وہ زوجہ کو ترکہ سے محروم کرنا چاہتا ہے^۶ اور اس کے احکام آگے آتے ہیں۔

مسئلہ ۳ جو شخص لڑکی میں دشمن سے بڑھ رہا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے مگر چہ مریض نہیں کہ غائب خوف ہلاک ہے۔ یو ہیں جو شخص قصاص میں قتل کے لیے یا پھانسی دینے کے لیے یا سنگسار کرنے کے لیے لایا گیا یا شیر وغیرہ کسی درندہ نے اُسے پھانسی یا کشتی میں سوار ہے اور کشتی موج کے ظلم^۷ میں پڑ گئی یا کشتی ٹوٹ گئی اور یا اُس کے کسی تختہ پر بہتا ہوا جا رہا ہے تو یہ سب مریض کے حکم میں ہیں جبکہ اُسی سبب سے مر بھی جائیں اور اگر وہ سبب جاتا رہا پھر کسی اور وجہ سے مر گئے تو مریض نہیں اور اگر شیر کے منہ سے چھوٹ گیا مگر زخم یا کاری لگا ہے کہ غائب گمان یہی ہے کہ اُس سے مرجائے گا تو اب بھی مریض ہے۔^۸ (فتح، درمختار وغیرہ)

۱۔ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۴، ص ۳

۲۔ کنز۔ ۳۔ ہلاک کر دینے والی بیماریاں۔ ۴۔ بیماری کا نام ہے۔

۵۔ "الموا المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۵ - ۸

۶۔ "الدوا المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۵۔

۷۔ موجوں کا زور، پانی کے تھڑے۔

۸۔ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۴، ص ۸۰۷۔

و "الدوا المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۵ - ۸، وغیرہ

مسئلہ ۴ مریض نے تمہرے کیا مثلاً اپنی جائیداد وقف کر دی یا کسی اجنبی کو ہبہ کر دیا یہ کسی عورت سے مہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا تو صرف تہائی مال میں 'س' کا تصرف '۱' نافذ ہوگا کہ یہ فعال وصیت کے حکم میں ہیں۔^۲

مسئلہ ۵ عورت کو طلاق رجعی دی اور عدت کے اندر مر گیا تو مطلقاً عورت وارث ہے صحت میں طلاق دی ہو یا مرض میں، عورت کی رضا مندی سے دی ہو یا بغیر رضا۔ یو ہیں اگر عورت کتابیہ تھی یا باندی و رطلاق رجعی کی عدت میں مسمن ہو گئی یا آزاد کر دی گئی اور شوہر مر گیا تو مطلقاً وارث ہے اگرچہ شوہر کو اس کے مسمن ہونے یا آزاد ہونے کی خبر نہ ہو۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۶ اگر مرض الموت میں عورت کو بائن طلاق دی ایک دی ہو یا زیادہ اور اسی مرض میں عدت کے اندر مر گیا خواہ اسی مرض سے مرایا کسی اور سبب سے مثلاً قتل کر دیا گیا تو عورت وارث ہے جبکہ باہتیا ر خود اور عورت کی بغیر رضا مندی کے طلاق دی ہو بشرطیکہ بوقت طلاق عورت وارث ہونے کی صدا حیت بھی رکھتی ہو اگرچہ شوہر کو اس کا علم نہ ہو مثلاً عورت کتابیہ تھی یا کنیز اور اس وقت مسمن یا آزاد ہو چکی تھی۔ اور اگر عدت گزرنے کے بعد مرایا اس مرض سے اچھا ہو گیا پھر مر گیا خواہ اسی مرض میں پھر مٹھلا ہو کر مرایا کسی اور سبب سے یا طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یعنی مار ڈالنے یا مضموکاٹنے کی صحیح دھمکی دی گئی ہو یا عورت کی رضا سے طلاق دی تو وارث نہ ہوگی ورنہ قید کی دھمکی دی گئی اور طلاق دیدی تو عورت وارث ہے ورنہ اگر عورت طلاق پر راضی نہ تھی مگر مجبور کی گئی کہ طلاق طلب کرے، ورنہ عورت کی طلب پر طلاق دی تو وارث ہوگی۔^۴ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷ یہ حکم کہ مرض الموت میں عورت بائن کی گئی ورنہ شوہر عدت کے اندر مر جائے تو بشرط انکسابقہ^۵ عورت وارث ہوگی طلاق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو فرقہ^۶ جانب زوج سے ہو سب کا یہی حکم ہے مثلاً شوہر نے بٹری رہو غ^۷ عورت کو بائن کیا یا عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت سے بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اور جو فرقت جانب زوجہ سے ہو اس میں وارث نہ ہوگی مثلاً عورت نے شوہر کے ٹوکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مرتد ہو گئی یا طلع کرایا۔ یو ہیں اگر غیر کی جانب سے ہو مثلاً شوہر کے ٹوکے نے عورت کا بوسہ لیا اگرچہ عورت کو مجبور کیا ہو یا اگر اس کے باپ نے حکم دیا ہو تو وارث ہوگی۔^۸ (رد المحتار)

۱۔ اس کا کیا ہوا معاملہ عمل دخل۔

۲۔ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۹۔

۳۔ "الفتاویٰ اہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۲۔

۴۔ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۹-۱۱، وغیرہ۔

۵۔ ان شرط کے مطابق جو گزر چکیں۔ ۶۔ جدائی۔ ۷۔ بائخ ہونے پر طے والے اختیار کی وجہ سے۔

۸۔ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۹۔

مسئلہ ۸ مریض نے عورت کو تین طلاق دی تھیں اس کے بعد عورت مرتد ہو گئی پھر مسلمان ہوئی تب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عذت پوری نہ ہوئی ہو۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۹ عورت نے طلاق رجعی یا طلاق کا سوال کیا تھا مرد مریض نے طلاق بائن یا تین طلاق دیدیں اور عذت میں مر گیا تو عورت وارث ہے۔ یوہیں عورت نے بطور خود اپنے کو تین طلاق دے لی تھیں اور شوہر مریض نے جائز کر دیں تو وارث ہوگی۔ اور اگر شوہر نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے کو تین طلاق دیدے عورت نے دیدیں تو وارث نہ ہوگی۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی ٹٹائے عذت میں^۳ مر گئی تو یہ شوہر اس کا وارث نہ ہوگا ورنہ اگر رجعی طلاق تھی تو وارث ہوگا۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۱ قتل کے لیے رایا گیا تھا مگر پھر قید خانہ کو واپس کر دیا گیا یا دشمن سے میدان جنگ میں لڑ رہا تھا پھر صف میں واپس گیا تو یہ اس مریض کے حکم میں ہے کہ اچھا ہو گیا لہذا اس حالت میں طلاق دی تھی اور عذت کے اندر مارا گیا تو عورت وارث نہ ہوگی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اسے عذت کے اندر قتل کر ڈالا تو وارث نہ ہوگی کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ عورت مریضہ تھی اور اس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی وجہ سے شوہر سے فرقت ہو گئی مثلاً خیابلوغ وحق یا شوہر کے لڑکے کا بوسہ لینا وغیرہ پھر مر گئی تو شوہر اس کا وارث ہوگا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت نے بن زوج^۸ کا بوسہ بیابا مطاوعت^(۹) کی یا مرض

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۲

۲ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۱

۳ و"الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۲.

۴ عذت کے دوران۔

۵ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۱

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۳

۷ المرجع السابق

۸ یعنی خاوند کے بیٹے کو اپنے اوپر بخوشی قادر کیا۔

۹ شوہر کا بیٹا۔

کی حالت میں لعان کیا یا مرض کی حالت میں ایلا کیا اور اس کی مدت گزر گئی تو عورت وارث ہوگی اور اگر رجعی طلاق میں امین زوج کا بوسہ عدت میں لیا تو وارث نہ ہوگی کہ اب فرقت جانب زوجہ سے ہے۔ یوں اگر بولغ یا حق یا شوہر کے نامرد ہونے یا عضو تناسل کٹ جانے کی بنا پر عورت کو اختیار دیا گیا اور عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو وارث نہ ہوگی کہ فرقت جانب زوجہ سے ہے اور اگر صحت میں ایلا کیا تھا اور مرض میں عدت پوری ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر عورت مریضہ سے جان کیا ورنہ عدت کے اندر مرگئی تو شوہر وارث نہیں۔^{۱۱} (درمختار)

مسئلہ ۱۵ عورت مریضہ تھی و شوہر نامرد، عورت کو اختیار دیا گیا یعنی پہلے سال بھر کی شوہر کو میعاد دی گئی مگر اس عدت میں شوہر نے جماع نہ کیا پھر عورت کو اختیار دیا گیا اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا ورنہ عدت کے اندر مرگئی یا شوہر نے دخول کے بعد عورت کو طلاق بائن دی پھر شوہر کا عضو تناسل کٹ گیا اس کے بعد کسی عورت سے عدت کے اندر نکاح کیا تب عورت کو اس کا حال معلوم ہوا اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور مریضہ تھی عدت کے اندر مرگئی تو ان دونوں صورتوں میں شوہر اس کا وارث نہیں۔^(۲) (عائگیری)

مسئلہ ۱۶ دشمنوں نے قید کر لیا ہے یا صف قتل^۳ میں ہے مگر لڑتا نہیں ہے یا بیمار وغیرہ کسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں غالب گت ہلاکت نہ ہو یا وہاں طاعون پھیلنا ہوا ہے یا کشتی پر سوار ہے، ورڈوبنے کا خوف نہیں یا شیروں کے بن^۴ میں ہے یا ایسی جگہ ہے جہاں دشمنوں کا خوف ہے یا قصاص یا رجم کے لیے قید ہے تو ان صورتوں میں مریض کے حکم میں نہیں طلاق دینے کے بعد عدت میں راجا جائے یا مرجائے تو عورت وارث نہیں۔^۵ (درمختار)

مسئلہ ۱۷ حمل کی حالت میں جانب زوجہ سے تفریق واقع ہوئی اور بچہ پیدا ہونے میں مرگئی تو شوہر وارث نہ ہوگا ہاں اگر دروزہ^{۱۶} میں ایسا ہوا تو وارث ہوگا کہ اب عورت فارزہ ہے۔^{۱۷} (عائگیری)

مسئلہ ۱۸ مریض نے طلاق بائن کسی غیر کے فعل پر معلق کی مثلاً اگر فداں یہ کام کرے گا تو میری عورت کو طلاق ہے اگرچہ وہ غیر خود انھیں دونوں کی اولاد ہو۔ یا کسی وقت کے آنے پر تعلق ہو مثلاً جب فلاں وقت آئے تو تجھ کو طلاق ہے اور تعلق اور

① "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۲

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۳

③ جنگ کرنے والوں کی صف۔ ④ شیروں کے جنگل۔

⑤ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۳-۱۵

بچہ پیدا ہونے کا دروزہ۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۳

شرط کا پایا جانا دونوں حالت مرض میں ہیں یا اپنے کسی کام کرنے پر طلاق معلق کی مثلاً اگر میں یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہیں یا تعلیق صحت میں ہو اور شرط کا پایا جانا مرض میں۔ یہ عورت کے کسی کام کرنے پر معلق کی اور وہ کام ایسا ہے جس کا کرنا شرعاً یا طبعاً ضروری ہے مثلاً اگر تو کھائے گی یا نماز پڑھے گی اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہوں یا صرف شرط تو ان صورتوں میں عورت وارث ہوگی۔ ورنہ اگر فعل غیر یا کسی وقت کے آنے پر معلق کی اور تعلیق و شرط دونوں یا فقط تعلیق صحت میں ہو یا عورت کے فعل پر معلق کیا اور وہ فعل ایسا نہیں جس کا کرنا عورت کے لیے ضروری ہو تو ان صورتوں میں وارث نہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۹ صحت کی حالت میں عورت سے کہا اگر میں اور فلاں شخص چاہیں تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں پھر شوہر مریض ہو گیا اور دونوں نے ایک ساتھ طلاق چاہی یا پہلے شوہر نے چاہی پھر اُس شخص نے تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر پہلے اُس شخص نے چاہی پھر شوہر نے تو وارث ہوگی۔^(۲) (خانہ) ورنہ اگر مرض کی حالت میں کہا تھا تو بہر صورت وارث ہوگی۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰ مریض نے عورت مدخوہ کو طلاق بائن دی پھر اُس سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر تین طلاقیں اور عدت کے اندر نکاح کر لیا تو طلاقیں پڑ جائیں گی اور اب سے نئی عدت ہوگی۔ ورنہ عدت کے اندر شوہر مر جائے تو عورت وارث نہ ہوگی۔^(۴) (خانہ)

مسئلہ ۲۱ مریض نے اپنی عورت سے جو کسی کی کنیز ہے یہ کہا کہ تجھ پر کل تین طلاقیں اور اُس کے مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے تو دوسرے دن کی صبح چمکتے ہی طلاق و آزادی دونوں ایک ساتھ ہوگی اور عورت وارث نہ ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے پہلے کہا تھا پھر شوہر نے، جب بھی حکم ہے ہاں اگر شوہر نے یوں کہا کہ جب تو آزاد ہو تو تجھ کو تین طلاقیں تو اب وارث ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے اور شوہر نے کہا تجھے پر سو طلاقیں ہے اگر شوہر کو مولیٰ کا کہنا معلوم تھا تو فار باطلاق ہے ورنہ نہیں۔^(۵) (عائلیہ)

مسئلہ ۲۲ عورت سے کہا جب میں بیمار ہوں تو تجھ پر طلاق شوہر بیمار ہوا تو طلاق ہوگی اور عدت میں مر گیا تو عورت

① "الدر المختار" کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۵

② "الفتاویٰ المعانیہ"، کتاب الطلاق، فصل فی المعتدة التي تراث، ج ۲، ص ۲۷۳.

③ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض مصعب حال مشو الضاعون الخ، ج ۵، ص ۱۷

④ "الفتاویٰ المعانیہ"، کتاب الطلاق، فصل فی المعتدة التي تراث، ج ۲، ص ۲۷۳

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۶۵

وارث ہوگی۔^(۱) (خانیہ)

۲۳ مسلمان مریض نے اپنی عورت کتابیہ سے کہا جب تو مسلمان ہو جائے تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں وہ مسلمان ہو گئی اور شوہر عدت کے اندر مر گیا تو وارث ہو گئی اور اگر کہا کل تجھ کو تین طلاقیں ہیں اور وہ عورت آج ہی مسلمان ہو گئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر مسلمان ہونے کے بعد طلاق دی تو وارث ہوگی اگرچہ شوہر کو علم نہ ہو۔^(۲) (عالمگیری)

۲۴ مریض نے اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں اپنے کو طلاق دے لو ہر ایک نے اپنے کو اور سوت^۳ کو آگے پیچھے طلاق دی تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہو گئیں اور اس کے بعد دوسری کا طلاق دینا بیکار ہے اور دوسری وارث ہوگی پہلی نہیں، اور اگر پہلی نے صرف سوت کو طلاق دی اپنے کو نہیں یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی اپنے کو نہ دی تو دونوں وارث ہوگی۔ اور اگر ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معا^۴ طلاق دی تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور وارث نہ ہوں گی اور اگر ایک نے اپنے کو طلاق دی اور دوسری نے بھی اسی کو طلاق دی تو یہی مطلقہ ہوگی۔ اور یہ وارث نہ ہوگی۔ اور اگر ایک نے سوت کو طلاق دی پھر اس کے بعد دوسری نے خود اپنے ہی کو طلاق دی تو وارث ہوگی۔ یہ سب صورتیں اُس وقت ہیں کہ اُسی مجلس میں، یہاں اور اگر مجلس بدلنے کے بعد ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معا طلاق دی یا آگے پیچھے یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی، بہر حال دونوں وارث ہیں اور ہر ایک نے اپنے کو طلاق دی تو طلاق ہی نہ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جس صورت میں عورت خود اپنے طلاق دینے سے مطلقہ ہوئی ہو تو وارث نہ ہوگی ورنہ ہوگی۔^(۵) (عالمگیری)

۲۵ دو عورتیں ۷ خولہ ہیں شوہر نے صحت میں کہا تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں ورنہ یہ بیان نہ کیا کہ کس کو پھر جب مریض ہو تو بیان کیا کہ وہ مطلقہ خداں عورت ہے تو یہ عورت میراث سے محروم نہ ہوگی اور اگر اس شخص کی ان دو کے علاوہ کوئی اور عورت بھی ہے تو اس کے لیے نصف میراث ہے اور وہ عورت جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا اگر شوہر سے پہلے مر گئی تو شوہر کا بیان صحیح مانا جائیگا اور دوسری جو باقی ہے میراث لے گی لہذا اگر کوئی تیسری عورت بھی ہے تو دونوں حق زوجیت میں برابر کی حقدار ہیں۔ اور اگر جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا زندہ ہے اور دوسری شوہر کے پہلے مر گئی تو یہ نصف ہی کی حقدار ہے لہذا اگر کوئی اور

① "الغای الخانیة"، کتاب الصلّاق، فصل فی المعنۃ النبی ترث، ج ۲، ص ۲۷۴

② "الغای الہدیۃ"، کتاب الصلّاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۶

③ خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں جس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔ ④ یعنی ایک ساتھ

⑤ "الغای الہدیۃ"، کتاب الصلّاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۶

عورت بھی ہے تو اُسے تین ربع ¹ میں گے اور سے ایک ربع ² اور اگر شوہر کے بیان کرنے اور مرنے سے پہلے اُن میں کی ایک مرگنی تو اب جو باقی ہے وہی مطلقہ سمجھی جائے گی ورنہ میراث نہ پائے گی اور اگر ایک کے مرنے کے بعد شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اُسی کو طلاق دی تھی تو شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا مگر جو موجود ہے وہ مطلقہ سمجھی جائے گی اور اگر دونوں آگے پیچھے مریں اب یہ کہتا ہے کہ پہلے جو مری ہے اُسے طلاق دی تھی تو کسی کا وارث نہیں۔ اور اگر دونوں ایک ساتھ مریں مثلاً اُن پر دیوار ڈھ پڑی ³ یا دونوں ایک ساتھ ذوب گئیں یا آگے پیچھے مریں مگر یہ نہیں معلوم کہ کون پہلے مری کون پیچھے، تو ہر ایک کے مال میں جتنا شوہر کا حصہ ہوتا ہے اُس کا نصف نصف اسے ملے گا اور اس صورت میں کہ ایک ساتھ مریں یا معلوم نہیں کہ پہلے کون مری اس نے ایک کا مطلقہ ہونا معین کیا تو اس کے مال میں سے شوہر کو کچھ نہ ملے گا اور دوسری کے ترکہ میں سے نصف حق پائے گا۔ ⁴ (عالمگیری)

۲۶ صحت میں کسی کو طلاق کی تفویض کی اُس نے مرض کی حالت میں طلاق دی تو اگر اُسے طلاق کا مالک کر دیا تھا تو عورت وارث نہ ہوگی ورنہ اگر وکیل کیا تھا اور معزول کرنے پر قادر تھا تو وارث ہوگی۔ ⁵ (عالمگیری، درمختار)

۲۷ عورت سے مرض میں کہا میں نے صحت میں تجھے طلاق دیدی تھی ورنہ تیری عذت بھی پوری ہو چکی عورت نے اس کی تصدیق کی پھر شوہر نے اقرار کیا کہ عورت کا مجھ پر اتنا ذین ⁶ ہے یا اُس کی فلاں شے مجھ پر ہے یا اُس کے بے کچھ مال کی وصیت کی تو اُس اقرار و میراث یا وصیت و میراث میں جو کم ہے عورت وہ پائیگی اور اس بارے میں عذت وقت اقرار سے شروع ہوگی یعنی ب سے عذت پوری ہونے تک کے درمیان میں شوہر مرا تو یہی اقل ⁷ پائے گی اور اگر عذت گزرنے پر مرا تو جو کچھ اقرار کیا یا وصیت کی کل پائے گی۔ اور اگر صحت میں ایسا کہا تھا اور عورت نے تصدیق کر لی یا وہ مرض مرض الموت نہ تھا یعنی وہ بیماری جاتی رہی تو اقرار وغیرہ صحیح ہے اگرچہ عذت میں مر گیا۔ اور اگر عورت نے تکذیب کی ⁸ اور شوہر اُسی مرض میں وقت اقرار سے عذت میں مر گیا تو اقرار و وصیت صحیح نہیں اور اگر بعد عذت مر یا اُس مرض سے چھ ہو گیا تھا اور عذت میں مرا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اقرار و وصیت صحیح ہیں۔ ورنہ اگر مرض میں عورت کے کہنے سے طلاق دی پھر اقرار یا وصیت کی جب بھی وہی حکم ہے کہ دونوں میں جو کم ہے وہ پائے گی۔ ⁹ (درمختار، رد المحتار)

1 چار حصوں میں سے تین حصے 2 چار حصوں میں سے ایک حصہ 3 مگر پڑی۔

4 "انعاوی الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۷ - ۴۶۸

5 المرجع السابق، ص ۴۶۸

6 والمر المختار، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۵ - ۱۶.

7 یعنی جو کم ہے وہ۔ 8 یعنی جھٹلایا۔

9 "الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، مطلب، حال فشو الطاعون، الخ، ج ۵، ص ۱۷ - ۱۹

۲۸ عورت نے شوہر مریض پر دعویٰ کیا کہ اُس نے سے طلاق بائن دی اور شوہر انکار کرتا ہے قاضی نے شوہر کو حلف دیا اُس نے قسم کھالی پھر عورت نے بھی شوہر کے مرنے سے پہلے اُس کی تصدیق کی تو وارث ہوگی اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہیں جبکہ یہ دعویٰ ہو کہ صحت میں طلاق بائن دی تھی۔^۱ (درمختار، رد المحتار)

۲۹ شوہر کے مرنے کے بعد عورت کہتی ہے کہ اُس نے مجھے مرض الموت میں بائن طلاق دی تھی ور میں عدت میں تھی کہ مر گیا لہذا مجھے میراث مٹی چاہیے اور ورثہ کہتے ہیں کہ صحت میں طلاق دی تھی لہذا نہ مٹی چاہیے تو قوس عورت کا معتبر ہے۔^۲ (عالمگیری)

۳۰ عورت کو مرض الموت میں تین حد قس دیں اور مر گیا عورت کہتی ہے میری عدت پوری نہیں ہوئی تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اگرچہ زمانہ دراز ہو گیا ہو اگر قسم کھائے گی ورثہ ہوگی قسم سے انکار کرے گی تو نہیں اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہیں کہا مگر اتنے زمانے کے بعد جس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اُس نے دوسرے سے نکاح کیا اب کہتی ہے کہ عدت پوری نہیں ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور وہ دوسرے ہی کی عورت ہے۔ اور اگر ابھی نکاح نہیں کیا ہے مگر کہتی ہے میں کہہ ہوں تین مہینے کی عدت پوری کی اور شوہر مر گیا اب دوسرے سے نکاح کیا اور عورت کے بچہ ہوا یا حیض آیا تو وارث ہوگی اور دوسرے سے جو نکاح کیا ہے یہ نکاح نہیں ہوا۔^۳ (عالمگیری)

۳۱ کسی نے کہا تجھی عورت جس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے اور ایک سے نکاح کرنے کے بعد دوسری سے مرض میں نکاح کیا ور شوہر مر گیا تو اس عورت کو نکاح کرتے ہی طلاق ہوگئی اور ورثہ نہ ہوگی۔^۴ (درمختار)



لقد عز وجل فرماتا ہے

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرِذْوَانِ فِي ذَٰلِكَ مِنْ أَرْدُوْنَ صَلاَحًا﴾ (۵)

۱۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض معصب حال فشو الطاعون، الخ، ج ۵، ص ۱۹

۲۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۴

۳۔ المرجع السابق، ص ۴۶۴، ۴۶۵۔

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۲۴۔

۵۔ سب ۲، البقرة: ۲۲۸

مطلقات رجعیہ کے شوہروں کو عدت میں واپس کر لینے کا حق ہے، اگر اصلاح مقصود ہو۔
اور فرماتا ہے۔

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَيِّنُوا أَجَلَهُنَّ فَأُمْسِكُوهُنَّ بِتَعَزُّوفٍ﴾

جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان کو خوبی کیساتھ روک سکتے ہو۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب اسکی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ”اُن کو حکم کرو کہ رجعت کر لیں۔“^{۲۱۴}

۱۔ رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو، عدت کے اندر اسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔^(۱)

۲۔ رجعت اُسی عورت سے ہو سکتی ہے جس سے وصال کی ہو، اگر خلوت صحیح ہوئی مگر جماع نہ ہو تو نہیں ہو سکتی اگرچہ اسے شہوت کے ساتھ بچھوایا شہوت کے ساتھ فرج داخل^(۲) کی طرف نظر کی ہو۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

۳۔ شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخل ہے تو اگر خلوت ہو چکی ہے رجعت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔^(۴)

(عائلیگیری)

۴۔ رجعت کو کسی شرط پر معلق کیا یا آئندہ زمانہ کی طرف مضاف کیا مثلاً اگر تو گھر میں گئی تو میرے نکاح میں واپس ہو جائے گی یا کل تو میرے نکاح میں واپس آجائے گی تو یہ رجعت نہ ہوئی اور اگر مذاق یا کھیل یا غلطی سے رجعت کے الفاظ کہے تو رجعت ہو گئی۔^(۵) (بحر)

۵۔ کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے جائز کر دیا تو ہو گئی۔^(۶) (رد المحتار)

۶۔ رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے ورجعت پر دو عا دس شخصوں کو گواہ کرے اور

۱۔ ب ۲، البقرة ۲۳۱

۲۔ مس المسالی، کتاب الطلاق، باب وقت الطلاق بعدة النخ، الحديث ۳۳۸۶ ص ۵۵۲

۳۔ الدر المختار و رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۶.

۴۔ عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

۵۔ الدر المختار و رد المحتار، المرجع السابق.

۶۔ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب العلاق، الباب السادس فی الرجعة... النخ، ج ۱، ص ۴۷۰

۷۔ البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۴، ص ۸۳.

۸۔ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۷.

عورت کو بھی اس کی خبر کر دے کہ عدت کے بعد کسی دور سے نکاح نہ کر لے اور اگر کر لیا تو تفریق کر دی جائے، مگر چہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کیے یا گواہ بھی کیے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلاف سنت ہے مگر رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اُس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ یا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہو گئی مگر مکروہ ہے۔ اُسے چاہیے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔¹ (جوہرہ)

مسئلہ ۷ شوہر نے رجعت کر لی مگر عورت کو خبر نہ کی اُس نے عدت پوری کر کے کسی سے نکاح کر لیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کر دی جائے گی اگر چہ دوسرا دخول بھی کر چکا ہو۔² (در مختار)

مسئلہ ۸ رجعت کے الفاظ یہ ہیں میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو روک لیا۔ یا روک لیا یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ ان میں بطنانیت بھی رجعت ہو جائیگی۔ یا کہا تو میرے نزدیک دیکھی ہے جیسی تھی یا تو میری عورت ہے تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے ہو گئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔³ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹ مطلقہ سے کہا تجھ سے ہزار روپے مہر پر میں نے رجعت کی، اگر عورت نے قبول کیا تو ہو گئی، ورنہ نہیں۔⁴ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ جس فعل سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے اُس سے رجعت ہو جائیگی مثلاً وطی کرنا یا شہوت کے ساتھ مونہ یا رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا سر کا بوسہ لینا یا بل حائل⁵ بدن کو شہوت کے ساتھ چھونا یا حائل ہو تو بدن کی گرمی محسوس ہو یا فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا اور اگر یہ افعال شہوت کے ساتھ نہ ہوں تو رجعت نہ ہوگی اور شہوت کے ساتھ ہر قصد رجعت⁶ ہوں جب بھی رجعت ہو جائے گی۔ ورنہ بغیر شہوت بوسہ لینا یا چھونا مکروہ ہے جبکہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں اُسے برہنہ⁷ دیکھنا بھی مکروہ ہے۔⁸ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ عورت نے مرد کا بوسہ یا چھو خواہ مرد نے عورت کو اس کی قدرت دی تھی یا غفلت میں یا زبردستی عورت

1 "الحوہ فی السیرۃ" کتاب الرجعة، الجزء الثانی، ص ۶۵

2 "المرجع المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۰.

3 "الفتاویٰ الہدیہ" کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة ویماتحل بہ المطلقۃ وما یتصل بہ، ج ۱، ص ۴۶۸، وغیرہ

4 "المرجع السابق"، ص ۴۶۹

5 بغیر آڑ کے۔ 6 رجعت کے ارادہ کے بغیر۔ 7 بے لباس۔

8 "الفتاویٰ الہدیہ"، المرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۸۰، ۲۷

نے یہاں کیا یا مرد سوراہا تھا یا بھڑیا یا بھٹون ہے اور عورت نے یہاں کیا جب بھی رجعت ہوگئی جبکہ مرد تصدیق کرتا ہو کہ اس وقت شہوت تھی اور اگر مرد شہوت ہونے یا نفسِ فعل ہی سے انکار کرتا ہو تو رجعت نہ ہوئی اور مرد مر گیا ہو تو اس کے ورثہ کی تصدیق یہ انکار کا اعتبار ہے۔^۱ (در مختار)

۱۲۔ بھٹون کی رجعت فعل سے ہوگی تو اس سے نہیں اور اگر مرد سوراہا تھا یا بھٹون ہے اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں اس کا عضو داخل کر لیا تو رجعت ہوگئی۔^۲ (عالمگیری)

۱۳۔ عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کر لی تو یہ رجعت نہ ہوئی۔^۳ (عالمگیری)

۱۴۔ محض خلوت سے رجعت نہ ہوگی اگرچہ صحیحہ ہو اور پیچھے کے مقام میں دلی کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگرچہ یہ حرام اور سخت حرام ہے اور اس کی طرف شہوت^۴ نظر کرنے سے نہ ہوگی۔^۵ (عالمگیری، در مختار)

۱۵۔ عذت میں اس سے نکاح کر لیا جب بھی رجعت ہو جائے گی۔^۶ (در مختار)

۱۶۔ رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی ہو جائے گی بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجعت باطل کر دی یا مجھے رجعت کا اختیار نہیں جب بھی رجعت کر سکتا ہے۔^۷ (در مختار)

۱۷۔ عورت کا مہر مؤجل بطلاق تھا (یعنی طلاق ہونے کے بعد مہر کا مطالبہ کر لگی) ایسی صورت میں اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تو اب میعاد پوری ہوگئی، عورت عذت کے اندر مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے اور رجعت کر پینے سے مطالبہ ساقط نہ ہوگا۔^۸ (در مختار)

۱۸۔ زوج و زوجہ^۹ دونوں کہتے ہیں کہ عذت پوری ہوگئی مگر رجعت میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے کہ رجعت

۱۔ "المعتمد المختار"، کتاب العیلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۸

۲۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العیلاق، الباب السادس فی الرجعة ویما تلحق بہ المطلقہ وما یتصل بہ، ج ۱، ص ۴۶۹، ۴۷۰

۳۔ "المراجع السابق"، ص ۴۶۹

۴۔ شہوت کے ساتھ۔

۵۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العیلاق، الباب السادس فی الرجعة ویما تلحق بہ المطلقہ وما یتصل بہ، ج ۱، ص ۴۶۹، ۴۷۰

۶۔ "المعتمد المختار"، کتاب العیلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۸، ۲۶

۷۔ "المعتمد المختار"، کتاب العیلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۸

۸۔ "المعتمد المختار"، کتاب العیلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۹

۹۔ "المعتمد المختار"، کتاب العیلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۹

۱۰۔ میاں اور بیوی۔

ہوئی اور دوسرا منکر ہے تو زوجہ کا قول معتبر ہے اور قسم کھانے کی حاجت نہیں اور عدت کے اندر یہ اختلاف ہو تو زوج کا قول معتبر ہے اور اگر عدت کے بعد شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدت میں کہا تھا کہ میں نے اُسے واپس لپیٹا کہا تھا کہ میں نے اُس سے جماع کیا تو رجعت ہوگئی۔⁽²⁾ (ہدایہ، بحر وغیرہ)

۱۹ عدت پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے عدت میں رجعت کرنی ہے اور عورت تصدیق کرتی ہے تو رجعت ہوگئی اور تکذیب کرتی ہے تو نہیں۔⁽³⁾ (ہدایہ)

۲۰ زوج و زوجہ متفق ہیں کہ جمعہ کے دن رجعت ہوئی مگر عورت کہتی ہے میری عدت، جمعرات کو پوری ہوئی تھی اور شوہر کہتا ہے ہفتہ کے دن، تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

۲ عورت سے عدت میں کہا میں نے تجھے واپس لپیٹا اُس نے فوراً کہا میری عدت ختم ہو چکی اور طلاق کو اتنا زہ نہ ہو چکا ہے کہ تنہا دونوں میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو رجعت نہ ہوئی مگر عورت سے قسم لی جائے گی کہ اُس وقت عدت پوری ہو چکی تھی مگر قسم کھانے سے انکار کر گئی تو رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر طلاق کو اتنا زہ نہ نہیں ہو کہ عدت پوری ہو سکے تو رجعت ہوگئی۔ البتہ اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور اسے ثابت بھی کر دے تو عدت کا وظانہ کیا جائے گا اور اگر جس وقت شوہر نے رجعت کے الفاظ کہے عورت چپ رہی پھر بعد میں کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی تو رجعت ہوگئی۔⁽⁵⁾ (درمختار، رد المحتار)

۲۲ باندی کے شوہر نے عدت گزرنے کے بعد کہا میں نے عدت میں رجعت کر لی تھی مولیٰ⁽⁶⁾ اس کی تصدیق کرتا ہے اور باندی تکذیب اور شوہر کے پاس گواہ نہیں یا باندی کہتی ہے میری عدت گزر چکی تھی اور شوہر مولیٰ دونوں، انکار کرتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں باندی کا قول معتبر ہے اور شوہر کی تکذیب کرتا ہے اور باندی تصدیق تو مولیٰ کا قول معتبر ہے۔ اور اگر دونوں شوہر کی تصدیق کرتے ہیں تو کوئی اختلاف ہی نہیں۔ اور دونوں تکذیب کرتے ہوں تو رجعت نہیں ہوئی۔⁽⁷⁾ (درمختار، رد المحتار)

۱۔ انکار کرتا ہے۔

۲۔ "الہدایۃ"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۲، ص ۲۵۴، ۲۵۵

و "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۴، ص ۸۵، ۸۶، وغیرہما

۳۔ "الہدایۃ"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۲، ص ۲۵۴

۴۔ "المناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة وھما تحلل بہ المظنعة وما یتصل بہ، ح ۱، ص ۴۷۰

۵۔ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۲

۶۔ لکھ۔

۷۔ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ۳۳

اور اگر سولی کہتا ہے تو نے رجعت کی ہے اور شوہر منکر ہے تو سولی کا قول معتبر نہیں۔^۱ (جوہرہ)

۲۳ عورت نے پہلے یہ کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی اب کہتی ہے کہ پوری نہیں ہوئی تو شوہر کو رجعت کا اختیار ہے۔^۲ (تنویر)

۲۴ عورت عدت پوری ہونا بتائے تو عدت کا لحاظ ضروری ہے یعنی اتنا زمانہ گزر چکا ہو کہ عدت پوری ہو سکتی ہو یعنی اُس زمانہ میں تین حیض پورے ہو سکیں اور اگر وضع حمل سے عدت ہو تو اُس کے لیے کوئی مدت نہیں مگر کچا بچہ ہوا جس کے اعضاء بن چکے ہوں جب بھی عدت پوری ہو جائیگی مگر اس میں عورت سے قسم لی جائیگی کہ اُس کے عصاب بن چکے تھے اور اگر وراثت کا دعویٰ کرتی ہے تو گواہ ہونے چاہیے۔^۳ (در مختار وغیرہ)

۲۵ عورت سے کہا اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھ کو طلاق ہے اور چھو تو طلاق ہو گئی پھر دوبارہ چھو تو رجعت ہو گئی جبکہ یہ شکوت کے ساتھ ہو۔^(۴) (عالمگیری)

۲۶ اپنی عورت سے کہا اگر میں تجھ سے رجعت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو مراد رجعت حقیقی ہے یعنی اگر اُسے طلاق دی پھر نکاح کیا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر رجعت کی تو ہو جائے گی۔ اور طلاق رجعی کی عدت میں اُس سے کہا کہ اگر میں رجعت کروں تو تجھ کو تین طلاقیں اور عدت پوری ہونے کے بعد اُس سے نکاح کیا تو طلاق نہیں ہوگی اور بان کی عدت میں کہا کہ تو ہو جائے گی۔^(۵) (عالمگیری)

۲۷ رجعت اُس وقت تک ہے کہ پچھلے حیض سے پاک نہ ہوئی ہو اُس کے بعد نہیں ہو سکتی یعنی اگر باندی ہے تو دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اور آزاد عورت ہے تو تیسرے سے پاک ہونے تک رجعت ہے اب اگر پچھلا حیض پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو دس دن رات پورے ہوتے ہی رجعت کا بھی خاتمہ ہے مگر چھ غسل ابھی نہ کیا ہو اور دس دن رات سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک نہ لے یا نماز کا ایک وقت نہ گزر لے رجعت ختم نہیں ہوئی اور اگر گدھے کے جھوٹے پانی سے نہائی جب بھی رجعت نہیں کر سکتا مگر اُس غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ابھی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے

۱ "الحوہرہ النبرۃ" کتاب الرجعة، الجزء الثاني، ص ۶۷

۲ "تنویر الابصار" کتاب الطلاق باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۳.

۳ "المختار" کتاب الطلاق باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۳، وغیرہ.

۴ "اقتدای الہدیۃ" کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة و فیما نحل بہ المطلعة وما اتصل بہ، ج ۱، ص ۴۶۹

۵ المرجع السابق.

جب تک غیر مشکوک پانی سے نہانہ لے یا نماز کا وقت نہ گزرے، ورنہ اگر وقت اتنا باقی ہے کہ نہا کر تحریمہ باندھ لے تو اس وقت کے ختم ہونے پر رجعت بھی ختم ہے اور اگر تاخیف^۲ وقت باقی ہے کہ نہا نہیں سکتی یا نہا سکتی ہے مگر غسل اور کپڑا پہننے کے بعد القدا کبر کہنے کا بھی وقت نہ رہے گا تو اس وقت کا اعتبار نہیں بلکہ یا نہاے یا اس کے بعد کا دوسرا وقت گزرے۔ اور اگر ایسے وقت میں خون بند ہوا کہ وہ وقت فرض نماز کا نہیں یعنی آفتاب نکلنے سے ڈھینے تک تو اس کا بھی اعتبار نہیں بلکہ اسکے بعد کا وقت ختم ہو جائے یعنی ظہر کا۔ اور اگر دس دن رات سے کم میں خون بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا پھر خون جاری ہو گیا اور دس دن سے متجاوز نہ ہوا تو ابھی رجعت ختم نہ ہوئی تھی اور اگر عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوں اگر غسل یا نماز کا وقت گزرنے سے پہلے اس صورت میں نکاح دوسرے سے کیا جب بھی نکاح نہ ہوا۔^۳ (در مختار، رد المحتار)

۲۸ کسی عورت کو کبھی پانچ دن خون آتا ہے اور کبھی چھ دن اور اس بار استحاضہ ہو گیا یعنی دس دن سے زیادہ آیا تو رجعت کے حق میں پانچ دن کا اعتبار ہے کہ پانچ دن پورے ہونے پر رجعت نہ ہوگی اور دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس حیض کے چھ دن پورے ہونے پر کر سکتی ہے۔^۴ (عالمگیری)

۲۹ عورت اگر کہتا ہے تو پچھلے حیض ختم ہوتے ہی رجعت ختم ہوگئی غسل و نماز کا وقت گزرنا شرط نہیں۔^۵ (عالمگیری) مجنونہ اور معتوبہ کا بھی یہی حکم ہے۔^۶ (در مختار)

۳۰ دس دن رات سے کم میں منقطع ہوا اور نہ نہائی نہ نماز کا وقت ختم ہوا بلکہ تیمم کر یا تو رجعت منقطع نہ ہوئی ہاں اگر اس تیمم سے پوری نماز پڑھ لی تو ب رجعت نہیں ہو سکتی گرچہ وہ نماز نفل ہو اور اگر ابھی نماز پوری نہیں ہوئی ہے، بلکہ شروع کی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر تیمم کر کے قرآن مجید پڑھایا صحیف شریف چھوایا مسجد میں گئی تو رجعت ختم نہ ہوئی۔^۷ (فتح وغیرہ)

۳۱ غسل کیا اور کوئی جگہ ایک عضو سے کم مثلاً بازو یا گلہٹی کا کچھ حصہ یا دوا یک ونگی بھوس گئی جہاں پانی پہنچنے نہ پہنچے میں شک ہے تو رجعت ختم ہوگئی مگر دوسرے سے نکاح اس وقت کر سکتی ہے کہ اس جگہ کو دھو لے یا نماز کا وقت گزر جائے اور

۱۔ یہی وہ پانی جس کے پاک ہونے پر پاک کرنے میں شک نہ ہو۔ ۲۔ تھوڑا۔

۳۔ اندر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۴

۴۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة ویمسح به المطفة وما یتصل به، ج ۱، ص ۴۷۱

۵۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة ویمسح به المطفة وما یتصل به، ج ۱، ص ۴۷۱

۶۔ اندر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۵

۷۔ فتح القدیر، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۴، ص ۲۱، وغیرہ۔

اگر یقین ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا ہے یا تصدّا اُس جگہ کو چھوڑ دیا تو رجعت ہو سکتی ہے، اور اگر پورا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں بھولی تو رجعت ہو سکتی ہے کھلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں ملکر ایک عضو ہیں اور ہر ایک ایک عضو سے کم۔^۱ (در مختار بعد از تکمیل وغیرہ)

۳۲ حادہ کو طلاق دی و اُس کی وحی سے منکر ہے اور رجعت کر لی پھر چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہو مگر وقت نکاح سے چھ مہینے یا زیادہ میں وراثت ہوئی تو رجعت ہو گئی۔^۲ (شرح وقایہ)

۳۳ نکاح کے بعد چھ مہینے یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہو پھر سے طلاق دی اور وحی سے نکاح کرتا ہے تو رجعت کر سکتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو چکا شرعاً وحی ثابت ہے اُس کا انکار بیکار ہے۔^۳ (در مختار)

۳۴ اگر خلوت ہو چکی ہے مگر وحی سے انکار کرتا ہے پھر طلاق دی تو رجعت نہیں کر سکتا و اگر شوہر وحی کا اقرار کرتا ہے مگر عورت منکر ہے، و خلوت ہو چکی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں۔^۴ (در مختار)

۳۵ عورت سے کہا اگر تو جتنے تو تجھ کو طلاق ہے اُس کے بچہ پیدا ہو، طلاق ہو گئی پھر چھ مہینے یا زیادہ میں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو رجعت ہو گئی اگر چہ دوسرا بچہ دوسری سے زیادہ میں پیدا ہوا کہ اکثر مدت حمل دو برس ہے اور اس صورت میں عدت حیض سے ہے تو ہو سکتا ہے کہ زیادہ زیادہ دنوں کے بعد حیض آیا و عدت ختم ہونے سے پیشتر شوہر نے وحی کی ہو۔ ہاں اگر عورت عدت گزرنے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچہ سے چھ مہینے سے کم میں پیدا ہو تو بچہ پیدا ہونے کے بعد رجعت نہیں۔^(۵) (در مختار)

۳۶ طلاق رجعی کی عدت میں عورت بناؤ سنگار کرے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو رجعت کی، امید ہو اور اگر شوہر موجود نہ ہو یا عورت کو معلوم ہو کہ رجعت نہ کریگا تو ترشمن^(۶) نہ کرے۔ اور طلاق بائن اور وفات کی عدت میں زینت حرم ہے اور مطلقہ رجعیہ کو سفر میں نہ بجائے بلکہ سفر سے کم مسافت تک بھی نہ بجائے جب تک رجعت پر گواہ نہ قائم کرے یہ اس وقت ہے کہ شوہر نے صراحۃً رجعت کی نفی کی ہو ورنہ سفر میں لے جانا ہی رجعت ہے۔^(۷) (در مختار وغیرہ)

۱۔ الدر المختار و رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۵، وغیرہ

۲۔ شرح الوقایہ، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۶، الجزء الثاني، ص ۱۱۲-۱۱۴.

۳۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۶.

۴۔ المرجع السابق، ص ۳۹.

۵۔ غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے اصل کتاب میں دو برس کے بجائے دس برس کا ذکر ہے۔ . جمعیہ

۶۔ الدر المختار و رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۴۰.

۷۔ بناؤ سنگار.

۸۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۴۱، وغیرہ.

۳۷ شوہر کو چاہیے کہ جس مکان میں عورت ہے جب وہاں جائے تو اُسے خبر کر دے یا کھنکار کر جائے یا اس طرح چلے کہ جوتے کی آواز عورت سنے یہ اُس صورت میں ہے کہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یو ہیں جب رجعت کا ارادہ نہ ہو تو خلوت بھی مکروہ ہے اور رجعت کا ارادہ ہے تو مکروہ نہیں اور رجعت کا ارادہ ہو تو اُس کی باری بھی ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

۳۸ عورت باندی تھی اُسے طلاق دیدی اور حرہ سے نکاح کر یا تو اُس سے رجعت کر سکتا ہے۔^۲ (عالمگیری)

۳۹ جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اُس سے عدت میں بھی نکاح کر سکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا بونڈی کو دو تو بغیر حلہ نکاح نہیں کر سکتا مگر چہ دخول نہ کیا ہو پتہ اگر غیر مدخوہ ہو^۳ تو تین طلاق ایک لفظ سے ہوگی تین لفظ سے ایک ہی ہوگی جیسے پہلے معلوم ہو چکا اور دوسرے سے عدت کے اندر مطلقاً نکاح نہیں کر سکتی تین طلاق دی ہوں یا تین سے کم۔^۴ (عامہ کتب)

حلالہ کے مسائل

۴۰ حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخوہ ہے^۵ تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی^۶ اُس عورت سے وطی بھی کرے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے کہ اس کے لیے عدت نہیں۔ (عامہ کتب)

۴۱ پہلے شوہر کے لیے حلال ہونے میں نکاح صحیح نافذ کی شرط ہے، مگر نکاح فاسد ہو یا موقوف اور وطی بھی ہوگی تو حلالہ نہ ہو مثلاً کسی غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اُس سے نکاح کیا اور وطی بھی کر لی پھر مولیٰ نے جائز کیا تو اجازت مولیٰ کے بعد

۱ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة ویماتحل بہ المصنعة وما یتصل بہ، ج ۱، ص ۴۷۲

۲ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۴۶، وغیرہ

۳ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة ویماتحل بہ المصنعة وما یتصل بہ، ج ۱، ص ۴۷۲

۴ جس سے جماع، دخول نہ کیا گیا ہو۔

۵ "الفتاویٰ الہندیۃ"، الباب السادس فی الرجعة ویماتحل بہ المصنعة وما یتصل بہ، ج ۱، ص ۴۷۲، وغیرہ

۶ جس سے جماع، دخول نہ کیا گیا ہو۔

۷ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، فصل فیما تحل بہ المصنعة، ج ۴، ص ۹۷، ۹۸

وطی کر کے چھوڑے گا تو پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے اور بد وطی طلاق دی تو وہ پہلے کی وطی کافی نہیں۔ یوہیں زنا یا وطی بالشیبہ سے بھی حلال نہ ہوگا۔ یوہیں اگر وہ عورت کسی کی باندی تھی عدت پوری ہونے کے بعد مولیٰ نے اُس سے جماع کیا تو شوہر اول کے لیے اب بھی حلال نہ ہوئی اور اگر زوجہ باندی تھی اُسے دو طلاقیں دیں پھر اُس کے مالک سے خریدی یا اور کسی طرح سے اُس کا مالک ہو گیا تو اُس سے وطی نہیں کر سکتا جب تک دوسرے سے نکاح نہ ہوے اور وہ دوسرے وطی بھی نہ کر لے۔ یوہیں اگر عورت معاذ اللہ مرتدہ ہو کر دار الحرب میں چلی گئی پھر وہاں سے جہاد میں پکڑ لی اور شوہر اُس کا مالک ہو گیا تو اس کے لیے حلال نہ ہوئی۔ حلالہ میں جو وطی شرط ہے، اس سے مراد وہ وطی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے یعنی دخول شنفہ^۱ اور نزل^۲ بشرط نہیں۔^(۳) (در مختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۳۲ عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اس حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی ہے، اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے۔^۴ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۳ دوسرے نکاح مراہق سے ہوا (یعنی ایسے بڑکے سے جو نابالغ ہے مگر قریب ہو غ ہے اور اُس کی عمر دے جماع کرتے ہیں) اور اُس نے وطی کی اور بعد ہو غ طلاق دی تو وہ وطی کہ قبل ہو غ کی تھی حلالہ کے لیے کافی ہے مگر طلاق بعد ہو غ ہونی چاہیے کہ نابالغ کی طلاق واقع ہی نہ ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ بالغ کی وطی ہو کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انزل شرط ہے اور نابالغ میں نزل کہاں۔^۵ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۴ اگر مطلقہ چھوٹی لڑکی ہے کہ وطی کے قابل نہیں تو شوہر ثانی اُس سے وطی کر بھی لے جب بھی شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی اور اگر نابالغہ ہے مگر اُس جیسی لڑکی سے وطی کی جاتی ہے یعنی وہ اس قابل ہے تو وطی کافی ہے۔^۶ (در مختار)

مسئلہ ۳۵ اگر عورت کے آگے دو پیچھے کا مقام ایک ہو گیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حامد ہو جائے۔ یوہیں اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تامل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔^۷ (عالمگیری)

① آیت تامل کی سپاری کا داخل ہونا۔ ② مٹی کا ٹکڑا۔

③ "الرد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ۴۵ - ۴۸۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما یحل بہ المطلقة، الخ، ج ۱، ص ۴۷۳ وغیرہا۔

⑤ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب، حیلة إسقاط عدہ المعلن، ج ۵، ص ۵۰۔

⑥ "المرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب فی العقد عینی المبانة، ج ۵، ص ۴۴۔

⑦ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب فی العقد عینی المبانة، ج ۵، ص ۴۷۔

⑧ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما یحل بہ المطلقة، الخ، ج ۱، ص ۴۷۳۔

مجنون یا فحس^۱ سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر دل کے لیے حلال ہوگئی۔^۲ (درمختار)

کتاہیہ عورت مسلمان کے نکاح میں تھی اُسے طلاق دی، اور اُس نے کسی کتابی سے نکاح کیا اور حلالہ کے

تمام شرائط پائے گئے تو شوہر دل کے لیے حلال ہوگئی۔^۳ (عالمگیری)

پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اُس نے بھی تین طلاقیں

دیدیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کر کے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لیے حلال ہوگئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔^۴ (عالمگیری)

بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے اُس نے کسی ترکیب سے عضو تناسل داخل کر دیا

تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی نہیں ہاں اگر آرمہ میں کچھ انتشار پاپا گیا اور دخول ہو گیا تو کافی ہے۔^۵ (فتح وغیرہ)

عورت سورہی تھی یا سیہوش تھی شوہر ثانی نے اس حالت میں اُس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی

ہے۔^۶ (درمختار)

عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اب وہ کر شوہر اول سے یہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد میں نے

نکاح کیا اور اُس نے جماع بھی کیا اور طلاق دیدی وریہ عدت بھی پوری ہو چکی اور پہلے شوہر کو طلاق دیے اتنا زمانہ گزر چکا ہے کہ یہ

سب باتیں ہو سکتی ہیں تو اگر عورت کو اپنے گمان میں چھی سمجھتا ہے تو اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔^۷ (ہدایہ) اور اگر عورت فقط اتنا ہی

کہے کہ میں حلال ہوگئی تو اُس سے نکاح حلال نہیں، جب تک سب باتیں پوچھ نہ لے۔^۸ (عالمگیری)

عورت کہتی ہے کہ شوہر ثانی نے جماع کیا ہے اور شوہر ثانی انکار کرتا ہے تو شوہر اول کو نکاح جائز ہے اور

شوہر ثانی کہتا ہے کہ میں نے جماع کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو نکاح جائز نہیں اور اگر عورت اقرار کرتی ہے اور شوہر اول

۱۔ جس کے خیمے نہ ہوں یا نکال دیئے گئے ہوں۔

۲۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۴۵۔

۳۔ المتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، باب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة، إلخ، ج ۱، ص ۴۷۳۔

۴۔ المرجع السابق۔

۵۔ فتح القدیر، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فیما تحل لہ بہ المطلقة، ج ۴، ص ۳۳، وغیرہ۔

۶۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۰۔

۷۔ الہدایۃ، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة، ج ۲، ص ۲۵۸، ۲۵۹۔

۸۔ المتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، باب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة، إلخ، ج ۱، ص ۴۷۴۔

نے نکاح کے بعد کہا کہ شوہر ثانی نے جماع نہیں کیا ہے تو دونوں میں تفریق کر دی جائے وراگر شوہر اول سے نکاح ہو جانے کے بعد عورت کہتی ہے میں نے دوسرے سے نکاح کیا ہی نہ تھا اور شوہر کہتا ہے کہ تو نے دوسرے سے نکاح کیا اور اُس نے وٹی بھی کی تو عورت کی تصدیق نہ کی جائے اور اگر شوہر ثانی عورت سے کہتا ہے کہ میرا نکاح تجھ سے فاسد ہوا کہ میں نے تیری ماں سے جماع کیا ہے اگر عورت اُسکے کہنے کو سچ سمجھتی ہے تو عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوگی۔^۱ (عالمگیری)

کسی عورت سے نکاح فاسد کر کے تین حلاقین دے دیں تو حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔^۲ (عالمگیری)

نکاح بشرط اتخالی ۳ جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرہ لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوج و وثانی^۴، اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اس نکاح سے بھی بشرائے حلالہ شوہر اوس کے لیے حلال ہو جائیگی۔ اور شرط باطل ہے۔ اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں۔ اور اگر عقد میں شرط نہ ہو اگرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصدا نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔^۵ (درمختار وغیرہ)

اگر نکاح اس نیت سے کیا جا رہا ہے کہ شوہر اوس کے لیے حلال ہو جائے اور عورت یا شوہر ولی کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایب نہ ہو کہ نکاح کر کے طلاق نہ دے تو وثقت^۶ ہوگی تو اس کے لیے بہتر حید یہ ہے کہ اُس سے یہ کہو امیں کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کر کے جماع کروں یا نکاح کر کے ایک رات سے زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے اب عورت سے جماع کرتے ہی یہ رات گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اُس کا وکیل یہ کہے کہ میں نے یا میری مؤکلہ نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اُسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے وہ کہے میں نے قبول کیا اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے۔ اور اگر پہلے زوج کی جانب سے انعقاد کہے گئے کہ میں نے اُس عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ اُس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو^۷ ہے عورت کو اختیار نہ ہوگا۔^۸ (درمختار و رد المحتار)

دوسرے سے عورت نے نکاح کیا اور اُس نے دخول بھی کیا پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد

۱ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما یحل بہ۔ الخ، ج ۱، ص ۲۷۴

۲ المرجع السابق

۳ حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا۔ ۴ یعنی پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا۔

۵ "الموا المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۱ وغیرہ۔

۶ پریشانی۔ ۷ فضول۔

۸ "الموا المختار" و "رد المحتار"، باب الرجعة، مطلب۔ حین اسقاط عدہ المحل، ج ۵، ص ۵۱

شوہر اول سے اسکا نکاح ہوا تو اب شوہر اول تین طلاقوں کا مالک ہو گیا پہلے جو کچھ طلاق دے چکا تھا اُس کا اعتبار اب نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر ثانی نے دُخوس نہ کیا ہو اور شوہر اول نے تین طلاقیں دی تھیں جب تو ظاہر ہے کہ حلالہ ہوا ہی نہیں پہلے شوہر سے نکاح ہی نہیں ہو سکتا اور تین سے کم دی تھی تو جو باقی رہ گئی ہے اُسی کا مالک ہے تین کا مالک نہیں اور زوجہ بونڈی ہو تو اس کی دو طلاقیں حرہ کی تین کی جگہ ہیں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

۵۷ عورت کے پاس دو شخصوں نے گواہی دی کہ اُس کے شوہر نے اُسے تین طلاقیں دیدیں اور شوہر غائب ہے تو عورت بعد عدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے بلکہ اگر ایک شخص ثقہ نے طلاق کی خبر دی ہے جب بھی عورت نکاح کر سکتی ہے بلکہ اگر شوہر کا خط آیا جس میں اسے طلاق لکھی ہے اور عورت کا غالب گمان ہے کہ خط اُسی کا ہے تو نکاح کرنے کی عورت کے لیے مباحش ہے اور اگر شوہر موجود ہے اور دونوں میاں بی بی کی طرح رہتے ہیں تو اب نکاح نہیں کر سکتی۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

۵۸ شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں یا بائن طلاق دی مگر ب نکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اُس سے پیچھا چھڑائے، مہر محاف کر کے یا اپنا مال دیکر اُس سے عیحدہ ہو جائے، غرض جس طرح بھی ممکن ہو اُس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے مگر ہر وقت اسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے یہ حکم نہیں کہ خود کشی کر لے۔^(۳) عورت جب ان باتوں پر عمل کرے گی تو معذور ہے اور شوہر بہر حال گنہگار ہے۔^(۴) (درمختار مع زیادۃ)

۵۹ عورت کو اب تین طلاقیں دیں اور کہتا یہ ہے کہ اس سے پیشتر ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت بھی ہو چکی تھی یعنی اُس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ عدت گزرنے پر عورت احیمیہ ہو گئی لہذا یہ طلاقیں واقع نہ ہوئیں اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کسی کی تصدیق نہ کی جائے دونوں جھوٹے ہیں کہ اب یہ تھا تو میاں بی بی کی طرح رہتے کیونکر تھے ہاں اگر دونوں کو اُس کا طلاق دینا

① "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة مفصل فیما تحل بہ المطلقة، الخ، ج ۱، ص ۴۷۵۔
و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۵۔

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة مفصل فیما تحل بہ المطلقة، الخ، ج ۱، ص ۴۷۵۔
و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب، لا اقدم علی النکاح الخ، ج ۵، ص ۶۰۔

③ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبکر محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں "خود کشی گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں پھوڑا نکلا (جب اس میں سخت تکلیف ہوئے گی) تو اس نے اپنے ترکش (یعنی تیردان) سے تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا جس سے خون بہنے لگا اور رک نہ سکا یہاں تک کہ اس سبب سے وہ ہلک ہو گیا تھا۔" رب عزوجل نے فرمایا میں نے اس پر جنت حرم کر دی" (صحیح مسلم، حدیث ۸۰۸، ص ۱۷۱)۔
(مزید معلومات کے لیے دیکھیے رسالہ "خود کشی کا طلاق" ص ۶)۔۔۔ علیہ

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۹، مع زیادۃ

اور عدت گزر جانا معلوم ہو تو اور بات ہے۔^(۱) (در مختار)

۶۰ شوہر تین طلاق دے کر انکاری ہو گیا عورت نے گوہ پیش کیے اور تین طلاق کا حکم دیا گیا اب کہتا ہے کہ پہلے ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت گزر چکی تھی ورنہ گوہ بھی پیش کرتا ہے تو گوہ بھی مقبول نہیں۔^(۲) (رد المحتار)

۶۱ غیر مدخولہ کو دو طلاق دیں اور کہتا ہے کہ ایک پہلے دے چکا ہے تو تین قرار پائیں گی۔^(۳) (در مختار)

۶۲ تین طلاق کسی شرط پر معلق تھیں اور وہ شرط پائی گئی لہذا تین طلاق پڑ گئیں عورت ڈرتی ہے کہ اگر اس سے کہے گی تو دوسرے سے تعلق ہی سے نکار کر جائے گا تو عورت کو چاہیے خفیہ حلالہ کرائے ورنہ عدت پوری ہونے کے بعد شوہر سے تجدید نکاح کی درخواست کرے۔^(۴) (عالمگیری)

ایلا کا بیان

اللہ عز و جل فرماتا ہے

﴿لِّلْمُطَلَّاقِ الْيُسْرَىٰ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ تَبَيُّضَ مُرِّعٍ لِّلْأَشْهُدَاءِ قُلْ إِنِّي عَوِّذُ بِمَا تَزَكَّيْتُمْ ۖ وَأِنْ عَزَمُوا

الطَّلَاقِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَزِيمٌ ۝﴾^(۵)

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا رہے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے پھر اگر اس مدت میں واپس ہو گئے (قسم توڑ دی) تو اللہ (عز و جل) بخشے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کا پکا راہہ کر لیا (رجوع نہ کی) تو اللہ (عز و جل) سننے والا، جاننے والا ہے (طلاق ہو جائے گی)۔

۱ ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت نہ کریگا یا چار مہینے قربت نہ کریگا عورت باندی ہے تو اس کے ایلا کی مدت دو ماہ ہے۔^(۶)

۲ قسم کی دو صورت ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ یا اس کے ان صفات کی قسم کھائی جن کی قسم کھائی جاتی ہے مثلاً اس

۱ اندر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۶۰

۲ رد المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: الاقدام علی الککاح، الخ، ج ۵، ص ۶۱

۳ اندر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۶۱

۴ اعتاوی الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة، الخ، ج ۱، ص ۴۷۵

۵ سہ ۲، البقرة، ۲۲۶، ۲۲۷

۶ جماع، بمبستری

۷ اعتاوی الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶

کی عظمت و جلال کی قسم، اُس کی کبریائی کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، دوسری تطبیق مثلاً یہ کہ اگر اس سے وٹلی کروں تو میرا غلام آزاد ہے یا میری عورت کو طلاق ہے یا مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج ہے۔^{۱۱} (عامہ کتب)

مسئلہ ۳ ایلا دو قسم ہے ایک موقت یعنی چار مہینے کا، دوسرا موبد یعنی چار مہینے کی قید اُس میں نہ ہو بہر حال اگر عورت سے چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ مجنون ہو اور کفارہ لازم جبکہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی ہو۔ اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اُس کا اعتبار نہیں بلکہ پھر کفارہ دے۔ اور اگر تطبیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائے گی مثلاً یہ کہ اگر اس سے صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو غلام آزاد ہو گیا اور قربت نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق ہائے ہو گئی۔ پھر اگر ایلا موقت تھا یعنی چار ماہ کا تو یمن^۲ ساقط ہو گئی یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو اُس کا کچھ اثر نہیں۔ اور اگر موبد تھا یعنی ہمیشہ کی اُس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے کبھی قربت نہ کروں گا یا اس میں کچھ قید نہ تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ان صورتوں میں ایک ہائے طلاق پڑ گئی پھر بھی قسم بدستور باقی ہے یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا بدستور آگیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کر لیا تو قسم کا کفارہ دے اور تطبیق تھی تو جزو وقع ہو جائیگی۔ اور اگر چار مہینے گزرے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق ہائے واقع ہو گئی مگر یمن بدستور باقی ہے۔ بارہ^۳ نکاح کیا تو پھر ایلا آگیا اب بھی جماع نہ کرے تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائیگی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار مہینے بغیر قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوگی مگر قسم باقی ہے اگر جماع کرے گا کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر پہلی یا دوسری طلاق کے بعد عورت نے کسی اور سے نکاح کیا اُس کے بعد پھر اس سے نکاح کیا تو مستقل طور پر اب سے تین طلاق کا، لک ہوگا مگر ایلا رہے گا۔ یعنی قربت نہ کرنے پر طلاق ہو جائے گی پھر نکاح کیا پھر وہی حکم ہے پھر ایک یا دو طلاق کے بعد کسی سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا پھر وہی حکم ہے یعنی جب تک تین طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ایلا بدستور باقی رہے گا۔^۴ (عامہ کتب)

مسئلہ ۴ ذی نے ذات و صفات^۵ کی قسم کے ساتھ ایلا کیا یا طلاق و عتاق^۶ پر تطبیق کی تو ایلا ہے اور حج و روزہ و دیگر عبادات پر تطبیق کی تو ایلا نہ ہوا اور جہاں ایلا صحیح ہے وہاں مسلمان کے حکم میں ہے، مگر صحبت کرنے پر کفارہ واجب نہیں۔^۷ (عامہ کتب)

۱ "الغواوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶

۲ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، الباب الایلاء، ج ۱، ص ۱۰۰

۳ قسم۔

۴ "الغواوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶

۵ یعنی اللہ عزوجل کی ذات و صفات۔

۶ یعنی غلام آزاد کرنے۔

۷ "الغواوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶

۵۔ یوں ایلا کیا کہ اگر میں قربت کروں تو میرا فلاں غلام آزاد ہے اسکے بعد غلام مرگیا تو ایلا ساقط ہو گیا۔ یوں ایلا کرنا غلام کو بیچ ڈالنا جب بھی ساقط ہے مگر وہ غلام اگر قربت سے پہلے پھر اس کی ملک میں آگیا تو ایلا کا حکم لوٹ آئے گا۔^۱ (رد المحتار)

۶۔ ایلا صرف منکوحہ سے ہوتا ہے یا مطلقہ رجعی سے کہ وہ بھی منکوحہ ہی کے حکم میں ہے اجماع^۲ سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اس سے ابتداء نہیں ہو سکتا۔ یوں اپنی بیوی سے بھی نہیں ہو سکتا ہاں دوسرے کی کنیز اس کے نکاح میں ہے تو ایلا کر سکتا ہے یوں اجماع کا ایلا اگر نکاح پر معلق کیا تو ہو جائیگا مثلاً اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا۔^۳ (رد المحتار)

۷۔ ایلا کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ شوہر اہل طلاق ہو یعنی وہ طلاق دے سکتا ہو لہذا مجنون وناہض کا ایلا صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں۔^۴ (در مختار)

۸۔ غلام نے اگر قسم کیسا تجھ ایلا کیا مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے قربت نہ کروں گا یا کسی چیز پر معلق کیا جسے مال سے تعلق نہیں مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اتنے دلوں کا روزہ ہے یا چچا یا عمرہ ہے یا میری عورت کو طلاق ہے تو ایلا صحیح ہے۔ اور اگر مال سے تعلق ہے تو صحیح نہیں مثلاً مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا یا تصدق دینا لازم ہے تو ایلا نہ ہو کہ وہ مال کا لک ہی نہیں۔^۵ (رد المحتار)

۹۔ یہ بھی شرط ہے کہ چار مہینے سے کم کی مدت نہ ہو اور زوجہ کنیز ہے تو دو ماہ سے کم کی مدت نہ ہو اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اور زوجہ کنیز تھی اس کے شوہر نے ایلا کیا تھا و مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ آزاد ہو گئی تو اب اس کی مدت آزاد عورتوں کی ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جگہ معین نہ کرے اگر جگہ معین کی مثلاً والدہ فلاں جگہ تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ زوجہ کے ساتھ کسی باندی یا اجماع کو نہ ملے مثلاً تجھ سے، و فلاں عورت سے قربت نہ کروں گا۔ اور یہ کہ بعض مدت کا استثناء ہو مثلاً چار مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن۔ اور یہ کہ قربت کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملے مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں یا تجھے اپنے بچھونے پر بلادوں تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ ایلا نہیں۔^۶ (خانہ، در مختار، رد المحتار)

۱۔ "رد المحتار" کتاب العلق، باب الایلاء ج ۵، ص ۶۲

۲۔ یعنی ناخرہ عورت۔

۳۔ "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب الایلاء ج ۵، ص ۶۲

۴۔ "الدر المختار" کتاب العلق، باب الایلاء ج ۵، ص ۶۲

۵۔ "رد المحتار" کتاب العلق، باب الایلاء ج ۵، ص ۶۲

۶۔ "الفتاویٰ العبدیہ"، کتاب العلق، باب الایلاء ج ۱، ص ۲۶۵-۲۶۶

و "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب العلق، باب الایلاء ج ۵، ص ۶۴

۱۰ اس کے الفاظ بعض صریح ہیں بعض کنہیہ صریح وہ الفاظ ہیں جن سے ذہن معنی جماع کی طرف سبقت کرتا ہو اس معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہو اس میں نیت درکار نہیں بغیر نیت بھی پیدا ہے اور اگر صریح لفظ میں یہ کہے کہ میں نے معنی جماع کا ارادہ نہ کیا تھا تو قضاۃ اس کا قول معتبر نہیں دیتے معتبر ہے۔ کنہیہ وہ جس سے معنی جماع متبادر نہ ہوں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو اس میں بغیر نیت ایلا نہیں اور دوسرے معنی مراد ہونا بتاتا ہے تو قضاۃ بھی اس کا قول مان لیا جائیگا۔^۲ (رد المحتار وغیرہ)

۱۱ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں واللہ میں تجھ سے جماع نہ کروں گا، قربت نہ کروں گا، محبت نہ کروں گا، وہی^۳ نہ کروں گا اور اردو میں بعض ور الفاظ بھی ہیں جو خاص جماع ہی کے لیے بولے جاتے ہیں ان کے ذکر کی حاجت نہیں ہر شخص اردو داں جانتا ہے۔ علامہ شامی نے اس لفظ کو کہ میں تیرے ساتھ نہ سوؤں گا صریح کہا ہے دراصل یہ ہے کہ بدر^۴ عرف پر ہے عرفا جس لفظ سے معنی جماع متبادر ہوں^۵ صریح ہے، اگرچہ یہ معنی مجازی ہوں۔ کنہیہ کے بعض الفاظ یہ ہیں تیرے پچھونے کے قریب نہ جاؤں گا، تیرے ساتھ نہ لیٹوں گا، تیرے بدن سے میرا بدن نہ ملے گا، تیرے پاس نہ رہوں گا، وغیرہ۔^۶

۱۲ ایسی بات کی قسم کھائی کہ بغیر جماع کیے قسم ٹوٹ جائے تو ایلا نہیں مثلاً اگر میں تجھ کو چھوؤں تو ایلا ہے کہ محض بدن پر ہاتھ رکھنے ہی سے قسم ٹوٹ جائیگی۔^۷ (عالمگیری)

۱۳ اگر کہا میں نے تجھ سے بد کیا ہے اب کہتا ہے کہ میں نے ایک جھوٹی خبر دی تھی تو قضاۃ ایلا ہے اور دیتے اس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر یہ کہے کہ اس لفظ سے ایلا کرنا مقصود تھا تو قضاۃ و دیتے ہر طرح ایلا ہے۔^۸ (عالمگیری)

۱۴ یہ کہا کہ واللہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تو یہ کام نہ کرے، ورنہ وہ کام چار مہینے کے اندر کر سکتی ہے تو ایلا نہ ہوا اگرچہ چار مہینے سے زیادہ میں کرے۔^۹ (رد المحتار)

۱ یعنی پہلے پائل، ابتداء ذہن جماع کے معنی کی طرف جاتا ہو۔

۲ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۱۵، ص ۶۵، وغیرہ

۳ جماع۔ ۴ بکھار۔ ۵ ذہن میں فوراً آ جاتا ہو۔

۶ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۱۵، ص ۶۵، ۶۶، وغیرہ

۷ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۷

۸ المرجع السابق، ص ۴۷۸

۹ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۱۵، ص ۶۶

سوال ۱۵ ایلا اگر تعلق سے ہو تو ضرور ہے کہ جماع پر کسی ایسے فعل کو معلق کرے جس میں مشقت ہو لہذا اگر یہ کہا کہ اگر میں قربت کروں تو مجھ پر دو رکعت نفل ہے تو ایلا نہ ہوا اور اگر کہا کہ مجھ پر سو رکعتیں نفل کی ہیں تو ایلا ہو گیا اور اگر وہ چیز ایسی ہے جس کی منت نہیں جب بھی ایلا نہ ہو مثلاً تلاوت قرآن، نماز جنازہ، تکفین میت^۱، حجۃ تلوٰت، بیت المقدس میں نماز۔^۲ (در مختار، رد المحتار)

سوال ۱۶ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر فلاں مہینے کا روزہ ہے اگر وہ مہینہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پورا ہو جائے تو ایلا نہیں، ورنہ ہے۔^(۳) (عالمگیری)

سوال ۱۷ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک مسکین کا کھانا ہے یا ایک دن کا روزہ تو ایلا ہو گیا یا کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک اپنے غلام کو آزاد نہ کروں یا اپنی فلاں عورت کو طلاق نہ دوں یا ایک مہینے کا روزہ نہ دکھ لوں تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔^۴ (عالمگیری)

سوال ۱۸ تو مجھ پر وہی ہے جیسے فلاں کی عورت اور اُس نے ایلا کیا ہے اور اِس نے بھی ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے ورنہ نہیں۔ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر حرام ہے اور نیت ایلا کی ہے تو ہو گیا۔^۵ (عالمگیری)

سوال ۱۹ ایک عورت سے ایلا کیا پھر دوسری سے کہا تجھے میں نے اُس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے ایلا نہ ہوا۔^۶ (عالمگیری)

سوال ۲۰ دو عورتوں سے کہا واللہ میں تم دونوں سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہو گیا اب اگر چار مہینے گزر گئے اور دونوں سے قربت نہ کی تو دونوں بائن ہو گئیں اور اگر ایک سے چار مہینے کے اندر جماع کر لیا تو اس کا ایلا باطل ہو گیا اور دوسری کا باقی ہے، مگر کفارہ واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر ایک مرگئی تو دونوں کا ایلا باطل ہے اور کفارہ نہیں اور اگر ایک کو طلاق دی تو ایلا باطل نہیں اور اگر مدت میں دونوں سے جماع کیا تو دونوں کا ایلا باطل ہو گیا اور ایک کفارہ واجب ہے۔^۷ (عالمگیری)

۱۔ میت کو دفن دینا۔

۲۔ الدر المختار^۱ و رد المحتار^۲، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ح ۵۰ ص ۶۷۔

۳۔ الفتاویٰ الہمدیہ^۳، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ح ۱، ص ۴۷۸۔

۴۔ المرجع السابق۔

۵۔ المرجع السابق۔

۶۔ المرجع السابق، ص ۴۷۹۔

۷۔ المرجع السابق۔

اپنی چار عورتوں سے کہا خدا کی قسم میں تم سے قربت نہ کروں گا مگر فلانی یا فلانی سے، تو ان دونوں سے ایلا نہ ہو۔^۱ (عائلیگیری)

اپنی دو عورتوں کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم تم میں سے ایک سے قربت نہ کروں گا تو ایک سے ایلا ہوا۔ پھر اگر ایک سے وطی کر لی ایلا باطل ہو گیا اور کفارہ واجب ہے۔ اور اگر ایک مرگئی یا مرتد ہو گئی یا اس کو تین طلاقیں دیدیں تو دوسری ایلا کے لیے معین ہے۔ اور اگر کسی سے وطی نہ کی یہاں تک کہ مدت گزر گئی تو ایک کو ہائِن طلاق پڑ گئی اُسے، فقیر رہے جسے چاہے اس کے لیے معین کرے۔ اور اگر چار مہینے کے اندر ایک کو معین کرنا چاہتا ہے تو اسکا^۲ سے فقیر نہیں اگر معین کر بھی دے جب بھی معین نہ ہوئی مدت کے بعد معین کرنے کا اُسے فقیر رہے۔ اگر ایک سے بھی جماع نہ کیا اور چار مہینے اور گزر گئے تو دونوں ہائِن ہو گئیں اس کے بعد اگر پھر دونوں سے نکاح کیا ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو پھر ایک سے ایلا ہے مگر غیر معین اور دونوں مدتیں گزرنے پر دونوں ہائِن ہو جائیں گی۔^۳ (عائلیگیری)

اگر کہہ تم دونوں میں کسی سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے چار مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو دونوں کو طلاق ہائِن ہو گئی اور ایک سے وطی کر لی تو ایلا باطل ہے اور کفارہ واجب۔^۴ (عائلیگیری)

اپنی عورت اور باندی سے کہا تم میں ایک سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں ہاں اگر عورت مراد ہے تو ہے اور بن میں ایک سے وطی کی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے۔ پھر اگر لونڈی کو آزاد کر کے اُس سے نکاح کیا جب بھی ایلا نہیں اور اگر دو زوجہ ہوں ایک حرہ^۵ دوسری باندی اور کہا تم دونوں سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے دو مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو باندی کو ہائِن طلاق ہو گئی سکے بعد دو مہینے اور گزرے تو حرہ بھی ہائِن۔^۶ (عائلیگیری)

اپنی دو عورتوں سے کہا کہ اگر تم میں ایک سے قربت کروں تو دوسری کو طلاق ہے اور چار مہینے گزر گئے مگر کسی سے وطی نہ کی تو ایک ہائِن ہو گئی اور شوہر کو اختیار ہے جس کو چاہے طلاق کے لیے معین کرے اور اب دوسری سے ایلا ہے اگر پھر چار مہینے گزر گئے اور ہنوز^۶ پہلی عدت میں ہے تو دوسری بھی ہائِن ہو گئی ورنہ نہیں اور اگر معین نہ کیا یہاں تک کہ اور چار

۱۔ "المعادی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۹

۲۔ المرجع السابق، ۳۔ المرجع السابق،

۴۔ آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔

۵۔ "المعادی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۹

۶۔ ابھی تک۔

مہینے گزر گئے تو دونوں ہائے ہو گئیں۔^(۱) (عالمگیری)

۲۶ جس عورت کو طلاق ہائے دی ہے اُس سے ایذا نہیں ہو سکتا اور رجعی دی ہے تو عدت میں ہو سکتا ہے مگر وقت ایلا سے چار مہینے پورے نہ ہوئے تھے کہ عدت ختم ہو گئی تو ایلا سا قح ہو گیا اور گرایا کرنے کے بعد طلاق ہائے دی تو طلاق ہو گئی ورنہ وقت ایلا سے چار مہینے گزرے اور ہنوز طلاق کی عدت پوری نہ ہوئی تو دوسری طلاق پھر پڑی اور اگر عدت پوری ہونے پر ایلا کی عدت پوری ہوئی تو اب ایلا کی وجہ سے طلاق نہ پڑے گی۔ اور گرایا کے بعد طلاق دی اور عدت کے اندر اُس سے پھر نکاح کر لیا تو ایلا بدستور باقی ہے یعنی وقت ایلا سے چار مہینے گزرنے پر طلاق واقع ہو جائے گی اور عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا جب بھی ایلا ہے مگر وقت نکاح ثانی سے چار ماہ گزرنے پر طلاق ہوگی۔^(۲) (خانہ)

۲۷ یہ کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا دو مہینے ورنہ دو مہینے تو ایلا ہو گیا۔ اور اگر یہ کہا کہ واللہ دو مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا پھر ایک دن بعد بلکہ تھوڑی دیر بعد کہا واللہ اُن دو مہینوں کے بعد دو مہینے قربت نہ کرونگا تو ایلا نہ ہوا مگر اس عدت میں جماع کریگا تو قسم کا کفارہ لازم ہے۔ اگر کہا قسم خدا کی تجھ سے چار مہینے قربت نہ کرونگا مگر ایک دن، پھر فوراً کہا واللہ اُس دن بھی قربت نہ کرونگا تو ایلا ہو گیا۔^(۳) (عالمگیری، در مختار)

۲۸ اپنی عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے قبل اس کے کہ تجھ سے قربت کروں تو ایلا ہو گیا اگر قربت کی تو فوراً طلاق ہو گئی اور چار مہینے تک نہ کی تو ایلا کی وجہ سے ہائے ہو گئی۔^(۴) (عالمگیری)

۲۹ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اپنے لڑکے کو قربانی کر دینا ہے تو ایلا ہو گیا۔^(۵) (عالمگیری)

۳۰ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو میرا یہ غلام آزاد ہے، چار مہینے گزر گئے اب عورت نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا قاضی نے تفریق کر دی^(۶) پھر اُس غلام نے دعویٰ کیا کہ میں غلام نہیں بلکہ اصلی آزاد ہوں اور گوہ بھی پیش کر دیے

۱۔ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۰

۲۔ "العناوی العنایۃ"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۱، ص ۲۶۶، ۲۶۷

۳۔ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۱، ۴۸۲

۴ و "المرآۃ المجتہدۃ"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۰

۵۔ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۲

۶۔ المرجع السابق،

۷۔ یعنی جدائی ڈال دی۔

قاضی فیصلہ کریگا کہ وہ آزاد ہے اور ایلا باطل ہو جائیگا اور عورت واپس ملے گی کہ ایلا تھا ہی نہیں۔^{۱۱} (عالمگیری)

۳۱ اپنی عورت سے کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا ایک دن بعد پھر یہی کہا ایک دن اور گزرا پھر یہی کہا تو یہ تین ایلا ہوئے اور تین قسمیں۔ چار مہینے گزرنے پر ایک بائن طلاق پڑی پھر ایک دن اور گزرا تو ایک اور پڑی، تیسرے دن پھر ایک اور پڑی ب بغیر حصار اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، حصار کے بعد اگر نکاح اور قربت کی تو تین کفارے ادا کرے اور اگر ایک ہی مجلس میں یہ لفظ تین بار کہے ورنیت تاکید کی ہے تو ایک ہی ایلا ہے اور ایک ہی قسم اور اگر کچھ نیت نہ ہو یا بار بار قسم کھانا تشدد کی نیت سے ہو تو ایلا ایک ہے مگر قسم تین، لہذا اگر قربت کریگا تو تین کفارے دے و قربت نہ کرے تو مدت گزرنے پر ایک طلاق واقع ہوگی۔^۲ (در مختار)

۳۲ خدا کی قسم میں تجھ سے ایک سال تک قربت نہ کروں گا مگر ایک دن یا ایک گھنٹا تو فی الحال ایلا نہیں مگر جبکہ سال میں کسی دن جماع کر لیا اور ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہیں تو ب ایلا ہو گیا۔ وراگر جماع کرنے کے بعد سال میں چار مہینے سے کم باقی ہے یا اُس سال قربت ہی نہ کی تو اب بھی ایلا نہ ہوا۔ اور اگر صورت مذکورہ میں یک دن کی جگہ یک بار کہا جب بھی یہی حکم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک دن کہا ہے تو جس دن جماع کیا ہے اُس دن آفتاب ڈوبنے کے بعد سے اگر چار مہینے باقی ہیں تو ایلا ہے ورنہ نہیں اگر چہ وقت جماع سے چار مہینے ہوں اور اگر ایک بار کا لفظ کہا تو جماع سے فارغ ہونے سے چار ماہ باقی ہیں تو ایلا ہو گیا۔ اور گریوں کہا کہ میں ایک سال تک جماع نہ کروں گا مگر جس دن جماع کروں تو ایلا کسی طرح نہ ہوا، اور گریہ کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن یعنی سال کا لفظ نہ کہا تو جب کبھی جماع کریگا اسوقت سے ایلا ہے۔^۳ (در مختار وغیرہ)

۳۳ عورت دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں میں ہے شوہر نے قسم کھائی کہ میں وہاں نہیں جائیگا تو ایلا نہ ہوا اگر چہ وہاں تک چار مہینے یا زیادہ کی راہ ہو۔^۴ (در مختار، رد المحتار)

۳۴ جماع کرنے کو کسی ایسی چیز پر موقوف کیا جسکی نسبت یہ امید نہیں ہے کہ چار مہینے کے اندر ہو جائے تو ایلا ہوگی مثلاً رجب کے مہینے میں کہے واللہ میں تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک محرم کا روزہ نہ رکھ لوں یا میں تجھ سے جماع نہ

① "الفتاویٰ انہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۶

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۰

③ "المرجع السابق"، ص ۷۶ وغیرہ

④ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۰

کرونگا مگر ظاہر جگہ اور وہاں تک چار مہینے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا یا جب تک بچہ کے دودھ ٹھکانے کا وقت نہ آئے اور ابھی دو برس پورے ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہے تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ یوہیں گروہ کام عدت کے اندر تو ہو سکتا ہے مگر یوں کہ نکاح نہ رہیگا جب بھی ایلا ہے مثلاً قربت نہ کرونگا یہاں تک کہ تو مرجائے یا میں مرجاؤں یا تو قتل کی جائے یا میں مار ڈالا جاؤں یا تو مجھے مار ڈالے یا میں تجھے مار ڈالوں یا میں تجھے تین ہلاقیں دیدوں۔^۱ (جوہرہ وغیرہ)

۳۵۔ یہ کہہ کہ تجھ سے قیامت تک قربت نہ کرونگا یا یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے یا دجال عین کا خروج ہو^۲ یا دلبہ الارض^۳ ظاہر ہو یا اونٹ سوئی کے ناکے میں چلا جائے یہ سب ایلائے مؤبدہ ہے۔^۴ (جوہرہ نیرہ)

۳۶۔ عورت نابالغہ ہے اُس سے قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تجھے حیض نہ آجائے، اگر مظلوم ہے کہ چار مہینے تک نہ آئیگا تو ایلا ہے۔ یوہیں گروہ عورت آئے ہے اُس سے کہا جب بھی ایلا ہے۔^۵ (عالمگیری)

۳۷۔ قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تو میری عورت ہے پھر اسے بائن طلاق دیکر نکاح کیا تو ایلا نہیں ورا ب قربت کریگا تو کفارہ بھی نہیں۔^۶ (عالمگیری)

۳۸۔ قربت کرنا ایسی چیز پر معلق کیا جو کر نہیں سکتا مثلاً یہ کہا جب تک آسمان کو نہ چھوؤں تو ایلا ہو گیا اور اگر کہا کہ جمع نہ کرونگا جب تک یہ نہر جاری ہے اور وہ نہر بارہوں مہینے جاری رہتی ہے تو ایلا ہے۔^۷ (عالمگیری)

۳۹۔ صحت کی حالت میں ایلا کیا تھا اور عدت کے اندر و طی کی مگر اس وقت بمنون ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورا ایلا راقط۔^۸ (بخ)

۴۰۔ ایلا کیا اور عدت کے اندر قسم توڑنا چاہتا ہے مگر و طی کرنے سے عاجز ہے کہ وہ خود بیمار ہے یا عورت بیمار ہے یا عورت صغیر من^۹ ہے یا عورت کا مقام بند ہے کہ و طی ہو نہیں سکتی یا یہی نامرد ہے یا اسکا عضو کاٹ ڈالا گیا ہے یا عورت اتنے

فاصلہ پر ہے کہ چار مہینے میں وہاں نہیں پہنچ سکتا یا خود قید ہے اور قید خانہ میں و طی نہیں کر سکتا اور قید بھی ظلم ہو یا عورت جمع نہیں

۱۔ الجوہرہ النیرۃ، کتاب الایلاء، الجزء الثانی ص ۷۶ وغیرہ

۲۔ ظہور یوہو دجال عین لکھے۔

۳۔ ایک جالور ہے جو قرب قیامت میں لکھے گا۔ دیکھیے یہاں شریعت جلد اول، حصہ اول، ص ۱۲۶۔

۴۔ الجوہرہ النیرۃ، کتاب الایلاء، الجزء الثانی ص ۷۶۔

۵۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۵۔

۶۔ المرجع المسابی، ۷۔ المرجع المسابی

۸۔ فتح القدیر، کتاب الطلاق، الباب الایلاء، ج ۱، ص ۵۷۔

۹۔ چھوٹی عمر وال۔

کرنے دیتی یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ اسکو رکھنا نہیں تو ایسی صورتوں میں زبان سے رجوع کے الفاظ کہہ لے مثلاً کہے میں نے تجھے رجوع کر لیا یا ایل کو باطل کر دیا یا میں نے اپنے قول سے رجوع کیا یا واپس یہ تو ایل جاتا رہیگا یعنی مدت پوری ہونے پر طلاق واقع نہ ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ گوہوں کے سامنے کہے مگر قسم اگر مطلق ہے یا مؤبد تو وہ بحالہ^۱ باقی ہے جب وٹلی کریگا کفارہ مارم آئیگا۔ اور اگر چار مہینے کی تھی اور چار مہینے کے بعد وٹلی کی تو کفارہ نہیں مگر زبان سے رجوع کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مدت کے اندر یہ عجز^۲ قائم رہے اور اگر مدت کے اندر زہانی رجوع کے بعد وٹلی پر قادر ہو گیا تو زہانی رجوع نا کافی ہے وٹلی ضرور ہے۔^۳ (در مختار، جوہرہ وغیرہ)

۳۱ اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے وٹلی نہیں کر سکتا مثلاً خود یا عورت نے حج کا احرام باندھا ہے اور بھی حج پورے ہونے میں چار مہینے کا عرصہ ہے تو زبان سے رجوع نہیں کر سکتا۔ یوہیں، مگر کسی کے حق کی وجہ سے قید ہے تو زہانی رجوع کافی نہیں کہ یہ عجز نہیں کہ حق ادا کر کے قید سے رہائی پا سکتا ہے اور اگر جہاں عورت ہے وہاں تک چار مہینے سے کم میں پہنچے گا مگر دشمن یا بادشاہ جانے نہیں دیتا تو یہ عذر نہیں۔^۴ (در مختار، رد المحتار)

۳۲ وٹلی سے عجز نے دس سے رجوع کر یہ مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو رجوع نہیں۔^۵ (رد المحتار)

۳۳ جس وقت ایلا کیا اس وقت عا جز نہ تھا پھر عا جز ہو گیا تو زہانی رجوع کافی نہیں مثلاً تندرست نے ایلا کیا پھر بیمار ہو گیا تو اب رجوع کے لیے وٹلی ضرور ہے، مگر جبکہ ایلا کرتے ہی بیمار ہو گیا تھا وقت نہ ملا کہ وٹلی کرتا تو زبان سے کہہ لینا کافی ہے اور اگر مریض نے ایلا کیا تھا اور بھی اچھا نہ ہوا تھا کہ عورت بیمار ہو گئی، اب یہ اچھا ہو گیا تو زہانی رجوع نا کافی ہے۔^۶ (در مختار، رد المحتار)

۳۴ زہان سے رجوع کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت رجوع نکاح باقی ہو اور اگر بائن طلاق دیدی تو رجوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اگر مدت کے اندر نکاح کر لیا پھر مدت پوری ہوئی تو طلاق بائن واقع ہو گئی۔^۷ (در مختار، رد المحتار)

① اسی طرح۔ ② عذرہ مجبوری

③ "البرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۶، ۷۴۔

و "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الایلاء، الجزء الثانی، ص ۷۵، وغیرہما۔

④ "البرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۴۔

⑤ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۵۔

⑥ "البرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۶، ۷۷۔

⑦ المرجع السابق، ص ۷۷۔

مسئلہ ۳۵ شہوت کے ساتھ بوسہ پینا یا چھونا یا اُس کی شرکاء کی طرف نظر کرنا یا گمے کے مقام کے علاوہ کسی اور جگہ وٹلی کرنا رجوع نہیں۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ اگر حیض میں جماع کر لیا تو اگرچہ یہ بہت سخت حرم ہے مگر ایذا جاتا رہا۔^۲ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ اگر ایذا کسی شرط پر معلق تھا اور جس وقت شرط پائی گئی اُس وقت عاجز ہے تو زبانی رجوع کافی ہے ورنہ نہیں، بقیہ کے وقت کا لحاظ نہیں۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ مریض نے ایذا کیا پھر دس دن کے بعد دوبارہ ایذا کے الفاظ کہے تو دوا یل ہیں اور دو قسمیں اور دونوں کی دو مدتیں اگر دونوں مدتیں پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کر لیں اور دونوں مدتیں پوری ہونے تک باہر رہا تو زبانی رجوع صحیح ہے دونوں یل جاتے رہے۔ اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے اچھا ہو گیا تو وہ رجوع کرنا بیکار گیا اور اگر زبانی رجوع نہ کیا تھا تو دونوں مدتیں پوری ہونے پر دو طلاقیں واقع ہو گئی وراگر جماع کر لے گا تو دونوں قسمیں ٹوٹ جائیں گی اور دو کفارے لازم اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کیا در مدت پوری ہونے پر اچھا ہو گیا تو اب دوسرے کے لیے وہ کافی نہیں بلکہ جماع ضرور ہے۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ مدت میں اگر زوج و زوجہ کا خلع ہو تو شوہر کا قول معتبر ہے مگر عورت کو جب اُس کا جھوٹا ہونا معلوم ہو تو اُسے اجازت نہیں کہ اُس کے ساتھ رہے جس طرح ہو سکے، مال وغیرہ دیکر اُس سے علیحدہ ہو جائے۔ اور اگر مدت کے اندر جماع کرنا جانتا ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ اثنائے مدت^۵ میں جماع کیا ہے تو جب تک عورت اُس کی تصدیق نہ کرے اُس کا قول نہ مانیں۔^۶ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۴۰ عورت سے کہا اگر تو چاہے تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا اُس مجلس میں عورت نے کہا میں نے چاہا تو ایذا ہو گیا۔ یوں اگر اور کسی کے چاہنے پر ایذا مطلق کیا تو مجلس میں اُس کے چاہنے سے ایذا ہو جائیگا۔^۷ (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الإیلاء، ج ۱، ص ۴۸۵

② المرجع السابق، ص ۴۸۶۔

③ المرجع السابق، ص ۴۸۶۔

④ المرجع السابق، ص ۴۸۶۔

⑤ مدت کے دوران۔

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق، ص ۴۸۶

و"المحرمۃ النیرۃ"، کتاب الإیلاء، الجزء الثانی، ص ۷۵۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الإیلاء، ج ۱، ص ۴۸۶۔

۵۱ عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اس لفظ سے بیدا کی نیت کی تو ایذا ہے اور ظہار کی، تو ظہار و رند طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین۔ اور اگر عورت نے کہا کہ میں تجھ پر حرام ہوں تو تینمین ہے شوہر نے زبردستی یا اس کی خوشی سے جماع کیا تو عورت پر کفارہ لازم ہے۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

۵۲ اگر شوہر نے کہا تو مجھ پر مثل مردار یا گوشت خنزیر یا خون یا شراب کے ہے اگر اس سے جھوٹ مقصود ہے تو جھوٹ ہے اور حرام کرنا مقصود ہے تو بیلہ ہے اور طلاق کی نیت ہے تو طلاق۔^۲ (جوہرہ)

۵۳ عورت کو کہا تو میری ماں ہے اور نیت تحریم کی ہے تو حرام نہ ہوگی، بلکہ یہ جھوٹ ہے۔^۳ (جوہرہ)

۵۴ اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں مجھ پر حرام ہو اور ایک میں طلاق کی نیت ہے، دوسری میں ایذا کی یا ایک میں ایک طلاق کی نیت کی، دوسری میں تم کی تو جیسی نیت کی، اس کے موافق حکم دیا جائے گا۔^۴ (در مختار، عالمگیری)

خلع کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْنَاكُمْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ أَيْدِيَكُمْ عَنْهُ بِقَبُولِهِ وَأَنْتُمْ مُّقْرِضُونَ وَأَبَدًا تَحْتَهُمْ كَبُهِرُوا مِنْهُ وَكَانَ عَلَيْهِمُ الْغَبَرُ فَلَا تَتَعَدَّوهَا وَمَنْ يُتَعَدَّهَا فَلَا يَكُنْ مِنَ الْغَاثِ وَلَا الْفَارِغِ أَفْتَرْتُمْ أَنْ يَتَحَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ حَضَرَ ثَلَاثُ عَدْلٍ مِنْكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۵﴾

تمہیں حلال نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں، اس میں کہ ملا دیکر عورت چھٹی لے، یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ (عزوجل) کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔

۱۔ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الايلاء، مصعب في قوله أنت عني حرام، ج ۵، ص ۷۷-۸۱

۲۔ "انجوهرة السيرة"، کتاب الايلاء، الجزء الثاني، ص ۷۶

۳۔ المرجع السابق.

۴۔ "الدر المختار"، کتاب المصالح، باب الايلاء، ج ۵، ص ۸۵.

و "العتاوى الهندية"، کتاب الطلاق، الباب السابع في الايلاء، ج ۱، ص ۴۸۷

۵۔ ب ۲، البقرة ۲۲۹

۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں (یعنی اُن کے خدق بھی اچھے ہیں و ردیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفر و نعت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشاد فرمایا "اُس کا باغ (جو مہر میں تجھ کو دیا ہے) تو واپس کر دے گی؟" عرض کی، ہاں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ثابت بن قیس سے فرمایا "باغ لے لو اور طلاق دیدو۔" (۱)

۲۔ مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اُس کے قبوں کیے خلع نہیں ہو سکتا و اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہوگا۔

۳۔ اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہو، و یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں، ورجب خلع کر میں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال ٹھہرا ہے عورت پر اُس کا دینا لازم ہے۔^۲ (ہدایہ)

۴۔ اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے، و اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاء جائز ہے۔^۳ (عالمگیری)

۵۔ جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہو سکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہو سکتی وہ بھی بدل خلع ہو سکتی ہے مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کر سکتے ہیں مگر مہر نہیں کر سکتے۔^۴ (در مختار)

۶۔ خلع شوہر کے حق میں طلاق کو عورت کے قبول کرنے پر معلق کرنا ہے کہ عورت نے اگر مال دینا قبول کر لیا تو طلاق بائن ہو جائے گی لہذا اگر شوہر نے خلع کے الفاظ کہے اور عورت نے بھی قبوں نہیں کیا تو شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں نہ شوہر کو شرط خیار حاصل اور نہ شوہر کی مجلس بدلنے سے خلع باطل۔^۵ (خانیا)

۷۔ خلع عورت کی جانب میں اپنے کو مال کے بدلے میں چھڑانا ہے تو اگر عورت کی جانب سے ابتدا ہوئی مگر

۱۔ "صحیح البخاری"، کتاب الطلاق، باب الخلع و کیف الطلاق فیہ، الحدیث ۵۲۷۳، ج ۳، ص ۸۷

۲۔ "الہدایۃ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۲، ص ۲۶۱

۳۔ "انعناوی الہمدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع و ما فی حکمہ الفصل الاول، ج ۱، ص ۸۸

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۸۹

۵۔ "انعناوی الخانیۃ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۶

ابھی شوہر نے قبول نہیں کیا تو عورت رجوع کر سکتی ہے اور اپنے لیے اختیار بھی لے سکتی ہے اور یہاں تک دن سے زیادہ کا بھی اختیار لے سکتی ہے۔ بخلاف بیع^(۱) کے کہ بیع میں تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں اور دونوں میں سے ایک کی مجلس بدلنے کے بعد عورت کا کلام باطل ہو جائیگا۔^(۲) (خانہ)

مسئلہ ۷ خلع چونکہ معاوضہ ہے لہذا یہ شرط ہے کہ عورت کا قبول اُس لفظ کے معنی سمجھ کر ہو، بغیر معنی سمجھے اگر محض لفظ بول دے گی تو خلع نہ ہوگا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۸ چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے لہذا شوہر کا عقل باغ ہونا شرط ہے نابالغ یا مجنون خلع نہیں کر سکتا کہ اہل طلاق نہیں^(۴) اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت محل طلاق ہو لہذا اگر عورت کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگرچہ عدت میں ہو اُس سے خلع نہیں ہو سکتا۔ یوہیں اگر نکاح فاسد ہو ہے یا عورت مرتد ہو گئی جب بھی خلع نہیں ہو سکتا کہ نکاح ہی نہیں ہے خلع کس چیز کا ہوگا اور رجعت کی عدت میں ہے تو خلع ہو سکتا ہے۔^(۵) (درمختار اور مختار)

مسئلہ ۹ شوہر نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور مال کا ذکر نہ کیا تو خلع نہیں بلکہ طلاق ہے اور عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں۔^(۶) (بدائع)

مسئلہ ۱۰ شوہر نے کہا میں نے تجھ سے تنے پر خلع کیا عورت نے جواب میں کہا ہاں تو اس سے کچھ نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوئی یا جاز کیا یہ کہا تو صحیح ہو گیا۔ یوہیں اگر عورت نے کہا مجھے ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق دیدے شوہر نے کہا ہاں تو یہ بھی کچھ نہیں اور اگر عورت نے کہا مجھے کو ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو ہو گئی۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہو جاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح سے عداوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے۔ عدت کا نفقہ اگرچہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہوگا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی

① حرید و فروخت۔

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۶۔

③ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱۵، ص ۹۱۔

④ یعنی طلاق دینے کی، ایست نہیں رکھتا۔

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱۵، ص ۸۷، ۸۹۔

⑥ "بدائع الصنائع"، کتاب الطلاق، فصل رکن الخلع، ج ۳، ص ۲۲۹۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۸۸۔

شرط کر دی گئی تو یہ بھی ساقط ہو جائیگا۔ یوں عورت کے بچہ ہو تو اس کا نفقہ اور دودھ پلانے کے مصارف ^۱ ساقط نہ ہوں گے اور اگر ان کے ساقط ہونے کی بھی شرط ہے اور اس کے لیے کوئی وقت معین کر دیا گیا ہے تو ساقط ہو جائیں گے ورنہ نہیں اور بصورت وقت معین کرنے کے، اگر اس وقت سے پیشتر بچہ کا نقاش ہو گیا تو باقی مدت میں جو صرف ہوتا وہ عورت سے شوہر لے سکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ عورت اپنے مال سے دس برس تک بچہ کی پرورش کر گئی تو بچہ کے کپڑے کا عورت مطالبہ کر سکتی ہے۔ اور اگر بچہ کا کھانا کپڑا اونٹنوں ٹھہرا ہے تو کپڑے کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتی اگرچہ یہ معین نہ کیا ہو کہ کس قسم کا کپڑا پہنائے گی اور بچہ کو چھوڑ کر عورت بھاگ گئی تو باقی نفقہ کی قیمت شوہر وصول کر سکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ بلوغ تک اپنے پاس رکھے گی تو لڑکی میں ایسی شرط ہو سکتی ہے لڑکے میں نہیں۔ ^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ خلع کسی مقدار معین پر ہو اور عورت مدخولہ ہے اور مہر پر عورت نے قبضہ کر لیا ہے تو جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا ہے۔ اور مہر عورت کو نہیں ملتا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے۔ اور اگر غیر مدخولہ ہے اور پورے مہر لے چکی ہے تو شوہر نصف مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملتا ہے تو عورت نصف مہر کا شوہر پر دعویٰ نہیں کر سکتی اور دونوں صورتوں میں جو ٹھہرا ہے دینا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہو اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کرے اور مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہو گیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا۔ اور اگر مثلاً مہر کے سو سو حصہ پر خلع ہو اور مہر مثلاً ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے سو روپے لے گا اور مہر بالکل نہیں لیا ہے تو شوہر سے کل مہر ساقط ہو گیا اور اگر عورت غیر مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت کو کچھ مہر نہیں ملتا ہے تو کل ساقط ہو گیا۔ ^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ عورت کا جو مہر شوہر پر ہے اسکے بدلے میں خلع ہوا پھر معلوم ہو کہ عورت کا کچھ مہر شوہر پر نہیں تو عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا۔ یوں اگر اس اسباب ^۴ کے بدلے میں خلع ہو جو عورت کا مرد کے پاس ہے پھر معلوم ہوا کہ اس کا اسباب اسکے پاس کچھ نہیں ہے تو مہر کے بدلے میں خلع قرار پائیگا مہر لے چکی ہے تو وہ واپس کرے اور شوہر پر باقی ہے تو ساقط۔ ^(۵) (خانہ)

مسئلہ ۱۴ جو مہر عورت کا شوہر پر ہے اس کے بدلے میں خلع ہوا یا طلاق اور شوہر کو معلوم ہے کہ اس کا کچھ مجھ پر نہیں

۱۔ اخراجات۔

۲۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۸۸۔ ۴۹۰

۳۔ المرجع السابق، ص ۴۸۹

۴۔ سامان۔

۵۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب العلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۷

چاہے تو اس سے کچھ نہیں لے سکتا ہے خلع کی صورت میں طلاق بائن ہوگی اور طلاق کی صورت میں رجعی۔^۱ (خانہ)

۱۵ یوں خلع ہوا کہ جو کچھ شوہر سے لیا ہے واپس کرے اور عورت نے جو کچھ یہ تھا فروخت کر ڈال دیا یہ کہ کر کے

قبضہ دار دیا کہ وہ چیز شوہر کو واپس نہیں کر سکتی تو گروہ چیز قیمتی ہے تو اس کی قیمت دے اور مثلی ہے تو اس کی مثل۔^۲ (خانہ)

۱۶ عورت کو طلاق بائن دے کر پھر اس سے نکاح کیا پھر مہر پر خلع ہوا تو دوسرا مہر ساقط ہو گیا پہلا نہیں۔^۳ (جوہرہ وغیرہ)

۱۷ بغیر مہر نکاح ہوا تھا ورنہ خلع سے پہلے خلع ہوا تو متعہ^۴ ساقط اور اگر عورت نے ماں معین پر خلع کیا اس

کے بعد بدن خلع میں زیادتی کی^۵ تو یہ زیادتی باطل ہے۔^۶ (عالمگیری)

۱۸ خلع اس پر ہو کہ کسی عورت سے زوجہ اپنی طرف سے نکاح کرادے اور اس کا مہر زوجہ دے تو زوجہ پر

صرف وہ مہر واپس کرنا ہوگا جو زوج سے لے چکی ہے اور کچھ نہیں۔^۷ (عالمگیری)

۱۹ شرب و خنزیر و مردار وغیرہ کسی چیز پر خلع ہوا جو مال نہیں تو طلاق بائن پڑ گئی اور عورت پر کچھ واجب نہیں

اور اگر ان چیزوں کے بدلے میں طلاق دی تو رجعی واقع ہوئی۔ یوں اگر عورت نے یہ کہا میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کے

بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہ تھا تو کچھ واجب نہیں اور اگر یوں کہا کہ اس ماں کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور

ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو اگر مہر لے چکی ہے تو واپس کرے ورنہ مہر ساقط ہو جائیگا ورنہ اس کے علاوہ کچھ دینا نہیں پڑیگا۔ یوں اگر شوہر

نے کہا میں نے خلع کیا اس کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے، ورنہ ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو کچھ نہیں ورنہ ہاتھ میں جو ہرات ہوں تو

عورت پر دینا لازم ہوگا اگرچہ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے ہاتھ میں کیا ہے۔^۸ (در مختار، جوہرہ)

۲۰ میرے ہاتھ میں جو روپے ہیں ان کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپے دینے ہوں

گے۔^۹ (در مختار وغیرہ) مگر اردو میں چونکہ جمع دو پر بھی بولتے ہیں لہذا دو ہی روپے لازم ہوں گے اور صورت مذکورہ میں اگر ہاتھ

۱۔ "الفتاویٰ المعانیۃ" کتاب الطلاق، باب المصنع، ج ۱، ص ۲۵۷

۲۔ "الفتاویٰ المعانیۃ"، کتاب الطلاق، باب المصنع، ج ۱، ص ۲۵۸

۳۔ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب المصنع، الجزء الثانی، ص ۸۱

۴۔ کپڑوں کا جوڑا (کپڑا، شلووار، چادر)۔ ۵۔ اضافہ کیا۔

۶۔ "الفتاویٰ المعانیۃ"، کتاب الطلاق، باب المصنع، ج ۱، ص ۲۵۸

۷۔ المرجع السابق

۸۔ "در المختار"، کتاب الطلاق، باب المصنع، ج ۱، ص ۹۶

۹۔ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب المصنع، الجزء الثانی، ص ۷۹

۱۰۔ "در المختار"، کتاب الطلاق، باب المصنع، ج ۱، ص ۹۷، وغیرہ

۲۵ عورت نے شوہر سے کہا ہر روپے پر مجھ سے خلع کر شوہر نے کہا تجھ کو طلاق ہے تو یہ اُس کا جواب سمجھ جائیگا۔ ہاں اگر شوہر کہے کہ میں نے جو ب کی نیت سے نہ کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور طلاق مفت واقع ہوگی۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی شوہر سے دریافت کر لیا جائے۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے میں نے خلع طلب کیا تھا اور شوہر کہتا ہے میں نے تجھے طلاق دی تھی تو شوہر سے دریافت کریں اگر اُس نے جو ب میں کہا تھا تو خلع ہے ورنہ طلاق۔^(۱) (خانیہ)

۲۶ خرید و فروخت کے لفظ سے بھی خلع ہوتا ہے مثلاً مرد نے کہا میں نے تیرا مر یا تیری عداوت تیرے ہاتھ تینے کو بیچی عورت نے اُسی مجلس میں کہا میں نے قبوں کی طلاق واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مہر کے بدلے میں بیچی اور اُس نے قبوں کی ہاں اگر اُس کا مہر شوہر پر باقی نہ تھا اور یہ بات شوہر کو معلوم تھی پھر مہر کے بدلے بیچی تو طلاق رجعی ہوگی۔^(۲) (خانیہ)

۲۷ لوگوں نے عورت سے کہا تو نے اپنے نفس کو مہر و نفقہ عداوت^(۳) کے بدلے خرید اور عورت نے کہا ہاں خریدا پھر شوہر سے کہا تو نے بیچا اُس نے کہا ہاں تو خلع ہو گیا اور شوہر تمام حقوق سے مدی ہو گیا۔ اور اگر خلع کرانے کے لیے لوگ جمع ہوئے اور الفاظ مذکورہ دونوں سے کہلائے اب شوہر کہتا ہے میرے خیال میں یہ تھا کہ کسی مال کی خرید و فروخت ہو رہی ہے جب بھی طلاق کا حکم دیں گے۔^(۴) (عالمگیری)

۲۸ لفظ بیچ سے خلع ہو تو اُس سے عورت کے حقوق ساقط نہ ہوں گے جب تک یہ ذکر نہ ہو کہ اُن حقوق کے بدلے بیچا۔^(۵) (خانیہ)

۲۹ شوہر نے عورت سے کہا تو نے اپنے مہر کے بدلے مجھ سے تین عداوتیں خریدیں عورت نے کہا خریدیں تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک مرد اس کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے بیچیں در اگر شوہر نے پہلے یہ لفظ کہے کہ مہر کے بدلے مجھ سے تین عداوتیں خریدیں اور عورت نے کہا خریدیں تو واقع ہو گئیں، اگرچہ شوہر نے بعد میں بیچنے کا لفظ نہ کہا۔^(۶) (خانیہ)

۳۰ عورت نے شوہر سے کہا میں نے اپنا مہر اور نفقہ عداوت تیرے ہاتھ بیچا تو نے خرید، شوہر نے کہا میں

۱۔ "العتاوی الحانیة"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۹

۲۔ المرجع السابق، فصل فی الخلع بعظ۔ الخ، ص ۲۶۲

۳۔ نفقہ عداوت یعنی وہ آخر جات جو دورانِ عدت شوہر کی طرف سے عورت کو دیے جاتے ہیں۔

۴۔ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع و ما فی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۹۳

۵۔ "العتاوی الحانیة"، کتاب الطلاق، فصل فی الخلع بعظ البیع والشر، ج ۱، ص ۲۶۲-۲۶۳

۶۔ المرجع السابق، ص ۲۶۲

نے خرید، اٹھ جا، وہ چلی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر احتیاط یہ ہے کہ اگر پہلے دو طلاقیں نہ دے چکا ہو تو تجدید نکاح کرے۔^۱ (خانہ)

۳۱ عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ ایک طلاق پتگی اور عوض کا ذکر نہ کیا عورت نے کہا میں نے خریدی تو رجعی پڑے گی اور اگر یہ کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اور عورت نے کہا خریدنا تو بائن پڑ گئی۔^۲ (خانہ)

۳۲ عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ تین ہزار کو طلاق پتگی اس کو تین بار کہا آخر میں عورت نے کہا میں نے خریدی پھر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے نکھار کے ار وہ سے تین بار کہا تھا تو قصہ اس کا قول معتبر نہیں ورتین طلاقیں واقع ہو گئیں اور عورت کو صرف تین ہزار دینے ہو گئے نو ہزار نہیں کہ پہلی طلاق تین ہزار کے عوض ہوئی اور اب دوسری ورتیسری پر ماں واجب نہیں ہو سکتا اور چونکہ صریح ہیں، لہذا بائن کو ماحق ہوگی۔^۳ (خانہ)

۳۳ ماں کے بدلے میں طلاق دی ورت عورت نے قبول کر لیا تو ماں واجب ہوگا ورت طلاق بائن واقع ہوگی۔^۴ (عالمگیری)

۳۴ عورت نے کہا ہزار روپے کے عوض مجھے تین طلاقیں دیدے شوہر نے اسی مجلس میں ایک طلاق دی تو بائن واقع ہوئی اور ہزار کی تہائی کا مستحق ہے اور مجلس سے اٹھ گیا پھر طلاق دی تو بلا معاوضہ واقع ہوگی۔ اور اگر عورت کے اس کہنے سے پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا اور اب ایک دی تو پورے ہزار پائیگا۔ اور اگر عورت نے کہا تھا کہ ہزار روپے پر تین طلاقیں دے اور ایک دی تو رجعی ہوئی اور اگر اس صورت میں مجلس میں تین طلاقیں متفرق کر کے دیں تو ہزار پائے گا اور تین مجلسوں میں دیں تو کچھ نہیں پائیگا۔^۵ (در مختار، رد المحتار)

۳۵ شوہر نے عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔^۶ (در مختار)

۳۶ عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تجھ کو طلاق ہے عورت نے اسی مجلس میں قبول کر لیا تو ہزار

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، باب الجمع، ج ۱، ص ۲۶۲

۲ المرجع السابق۔ ۳ المرجع السابق

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الجمع وفی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۹۵

۵ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الجمع، مطبوع فی معنی المحتشد فیہ، ج ۵، ص ۹۹

۶ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الجمع، ج ۵، ص ۱۰۰

روپے واجب ہو گئے اور طلاق ہو گئی۔ ہاں اگر عورت طلاق سے پہلے یا قبول کرنے پر مجبور کی گئی تو بغیر مال طلاق پڑ جائے گی اور اگر مریضہ ہے تو تہائی سے یہ رقم ادا کی جائے گی۔² (در مختار)

۳۷ اپنی دو عورتوں سے کہا تم میں ایک کو ہزار روپے کے عوض طلاق ہے اور دوسری کو سوا شریفوں کے بدلے اور دونوں نے قبول کر لیا تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور کسی پر کچھ واجب نہیں ہاں اگر شوہر دونوں سے روپے لینے پر راضی ہو تو روپے لازم ہوں گے اور راضی نہ ہو تو مفت مگر اس صورت میں رجعی ہوگی۔³ (در مختار، رد المحتار) اور اگر یوں کہا کہ ایک کو ہزار روپے پر طلاق اور دوسری کو پانسو روپے پر تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور ہر ایک پر پان پانسو لازم۔⁴ (عالمگیری)

۳۸ عورت غیر مذکورہ کو ہزار روپے پر طلاق دی اور اس کا مہر تین ہزار کا تھا جو سب ابھی شوہر کے ذمہ ہے تو ڈیڑھ ہزار تو یوں ساقد ہو گئے کہ قبل دخول⁵ طلاق دی ہے باقی رہے ڈیڑھ ہزار ان میں ہزار طلاق کے بدلے وضع ہوئے اور پانسو شوہر سے واپس لے۔⁶ (عالمگیری)

۳۹ مہر کی ایک تہائی کے بدلے ایک طلاق دی اور دوسری تہائی کے بدلے دوسری اور تیسری کے بدلے تیسری تو صرف پہلی طلاق کے عوض ایک تہائی ساقد ہو جائے گی اور دو تہائیاں شوہر پر واجب ہیں۔⁷ (عالمگیری)

۴۰ عورت کو چار طلاقیں ہزار روپے کے عوض دیں اس نے قبول کر میں تو ہزار کے بدلے میں تین ہی واقع ہوگی اور اگر ہزار کے بدلے میں تین قبول کیں تو کوئی واقع نہ ہوگی۔ اور اگر عورت نے شوہر سے ہزار کے بدلے میں چار طلاقیں دیئے کو کہا اور شوہر نے تین دیں تو یہ تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہو گئیں اور ایک دی تو ایک ہزار کی تہائی کے بدلے میں۔⁸ (فتح)

۴۱ عورت نے کہا ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے ایک طلاق دے شوہر نے کہا تجھ پر تین طلاقیں اور بدلے کو نہ کر نہ کیا تو بد معوض تین ہو گئیں۔ اور اگر شوہر نے ہزار کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے

۱ بیوقوف، کم عقل۔

۲ "الدر المختار" کتاب الطلاق، باب الملع، ج ۵، ص ۱۱۷، ۱۱۰

۳ "الدر المختار" و "رد المختار" کتاب الطلاق، باب الخلع، مضرب: تستعمل ((علی))، الج، ج ۵، ص ۱۰۱

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الملع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۹۸

۵ جماع سے پہلے۔

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۹۵

۷ المرجع السابق، ص ۱۹۵۔

۸ "فتح العبد"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۴، ص ۶۹

قبول نہ کیا تو کچھ نہیں، ورنہ قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوئیں۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں جب تو مجھے ہزار روپے دے تو فقط اس کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ جب عورت ہزار روپے دے گی یعنی شوہر کے سامنے آکر رکھ دیگی اس وقت طلاقیں واقع ہوگی اگرچہ شوہر بیٹے سے نکاح کرے، ورنہ شوہر روپے بیٹے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔^۲ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ دونوں راہ چل رہے ہیں اور طلع کیا مگر ہر ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہے تو خلع صحیح ہے ورنہ نہیں اور اس صورت میں طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے تین طلاقیں کو کہا تھا اور تو نے ایک دی اور شوہر کہتا ہے تو نے ایک ہی کو کہا تھا تو اگر شوہر گواہ پیش کرے فیہا^۴ ورنہ عورت کا قول معتبر ہے۔^۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تجھے طلاق دی تو نے قبول نہ کیا عورت کہتی ہے میں نے قبول کیا تھا تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے، ورنہ اگر شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تیرے ہاتھ طلاق بیچی تو نے قبول نہ کیا عورت کہتی ہے میں نے قبول کی تھی تو عورت کا قول معتبر ہے۔^۶ (درمختار)

مسئلہ ۴۶ عورت کہتی ہے میں نے سو روپے میں طلاق دینے کو کہا تھا شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار کے بدلے تو عورت کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو شوہر کے گواہ قبول کیے جائیں۔ یو ہیں اگر عورت کہتی ہے بغیر کسی بدلے کے خلع ہوا اور شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار روپے کے بدلے میں تو عورت کا قول معتبر ہے اور گواہ شوہر کے مقبول۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاقیں کو کہا تھا تو نے ایک دی شوہر کہتا ہے میں نے تین دیں اگر اسی مجلس کی بات ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور وہ مجلس نہ ہو تو عورت کا اور عورت پر ہزار کی تہائی و جب مکر عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو تین طلاقیں ہو گئیں۔^۷ (عالمگیری)

۱ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، ابواب الثامن فی الجمع و ما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹۶

۲ المرجع السابق، ص ۴۹۷۔ ۳ المرجع السابق، ص ۴۹۹۔

۴ تو تھیک ہے۔

۵ الفتاویٰ الہندیۃ، المرجع السابق، ص ۴۹۹

۶ البرالمختار، کتاب الطلاق، باب المطلع، ج ۵، ص ۱۰۱۔

۷ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطلاق، ابواب الثامن فی الجمع و ما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹۹

۸ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطلاق، ابواب الثامن فی الجمع و ما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹۹

عورت نے خلع چاہا پھر یہ دعویٰ کیا کہ خلع سے پہلے ہائے طلاق دے چکا تھا اور اس کے گواہ پیش کیے تو گواہ مقبول ہیں اور بدل خلع واپس کیا جائے۔^(۱) (عالمگیری)

شہر دعویٰ کرتا ہے کہ سنے پر خلع ہوا عورت کہتی ہے خلع ہوا ہی نہیں تو طلاق ہائے واقع ہو گئی رہا مال اس میں عورت کا قول معتبر ہے کہ وہ منکر ہے اور اگر عورت خلع کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔^(۲) (درمختار)

زن و شوہر^۳ اختلاف ہوا عورت کہتی ہے تمین ہا خلع ہو چکا اور مرد کہتا ہے کہ وہ ہا اگر یہ اختلاف نکاح ہو جانے کے بعد ہوا اور عورت کا مطلب یہ ہے کہ نکاح صحیح نہ ہوا اس واسطے کہ تمین طلاقیں ہو چکیں اب بغیر حلہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور مرد کی غرض یہ ہے کہ نکاح صحیح ہو گیا اس واسطے کہ وہی طلاقیں ہوئی ہیں تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہے۔ اور اگر نکاح سے پہلے عدت میں یا بعد عدت یہ اختلاف ہوا تو اس صورت میں نکاح کرنا جائز نہیں دوسرے لوگوں کو بھی یہ جائز نہیں کہ عورت کو نکاح پر آمادہ کریں نہ نکاح ہونے دیں۔^(۴) (عالمگیری)

مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت سے خلع کر تو اس کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر ہا خلع کرے۔^(۵) (عالمگیری)

عورت نے کسی کو ہزار روپے پر خلع کے لیے دیکل بتایا تو اگر وکیل نے بدل خلع مطلق رکھا مثلاً یہ کہ کہ ہزار روپے پر خلع کر یا اس ہزار پر یا وکیل نے اپنی طرف اضافت^(۶) کی مثلاً یہ کہ کہ میرے ہا سے ہزار روپے پر یا کہ ہزار روپے پر اور میں ہزار روپے کا ضامن ہوں تو دونوں صورتوں میں دیکل کے قبول کرنے سے خلع ہو جائیگا پھر اگر روپے مطلق ہیں جب تو شوہر عورت سے لے گا ورنہ وکیل سے بدل خلع کا مطالبہ کرے گا عورت سے نہیں پھر دیکل عورت سے لے گا اور اگر وکیل کے اسباب کے بدلے خلع کیا اور اسباب ہلاک ہو گئے تو وکیل ان کی قیمت ضمان دے۔^(۷) (عالمگیری)

مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے، اس نے مال پر خلع کیا یا مال پر طلاق دی اور عورت

۱ "العتاوی الہمدیۃ" کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۹۹

۲ "المرجع المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۱۰۲

۳ بیوی اور شوہر۔

۴ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۰۰

۵ المرجع السابق، ص ۱۰۱

۶ نسبت۔

۷ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۰۱

مدخلہ ہے تو جائز نہیں اور غیر مدخلہ ہے تو جائز ہے۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ عورت نے کسی کو خلع کے لیے وکیل کیا پھر رجوع کر گئی اور وکیل کو رجوع کا حال معلوم نہ ہو تو رجوع صحیح نہیں اور اگر قاصد بھیجے تھا اور اُس کے پہنچنے سے قبل رجوع کر گئی تو رجوع صحیح ہے اگرچہ قاصد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔^۲ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ لوگوں نے شوہر سے کہا تیری عورت نے خلع کا ہمیں وکیل بنایا شوہر نے دو ہزار پر خلع کیا عورت وکیل بنانے سے ٹکار کرتی ہے تو مردہ لوگ ماں کے ضامن ہوئے تھے تو طلاق ہو گئی اور بدل خلع انھیں دینا ہوگا اور اگر ضامن نہ ہوئے تھے اور زوج غلطی ہے^۳ کہ عورت نے انھیں وکیل کیا تھا تو طلاق ہو گئی مگر ماں واجب نہیں اور مرد زوج مدعی وکالت نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ باپ نے لڑکی کا اُس کے شوہر سے خلع کرایا اگر لڑکی بائدہ ہے اور باپ بدل خلع کا ضامن ہوا^۵ تو خلع صحیح ہے اور اگر مہر پر خلع ہوا اور لڑکی نے اذن دیا تھا جب بھی صحیح ہے اور اگر بغیر اذن^۶ ہو اور خبر پہنچنے پر جائز کر دیا جب بھی ہو گیا اور اگر جائز نہ کیا نہ باپ نے مہر کی ضمانت کی تو نہ ہو اور مہر کی ضمانت کی ہے تو ہو گیا۔ پھر جب لڑکی کو خبر پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو شوہر مہر سے بری ہے اور جائز نہ کیا تو عورت شوہر سے مہر لے لی اور شوہر اُس کے باپ سے۔ اور اگر ماں بائدہ لڑکی کا اُس لڑکی کے مال پر خلع کرایا تو صحیح یہ ہے کہ طلاق ہو جائے گی مگر نہ تو مہر ساقط ہوگا نہ لڑکی پر مال واجب ہوگا اور اگر ہزار روپے پر بائدہ کا خلع ہوا اور باپ نے ضمانت کی تو ہو گیا ورنہ روپے باپ کو دینے ہوں گے، اور اگر باپ نے یہ شرط کی کہ بدل خلع لڑکی دے گی تو مگر لڑکی سمجھ دے ہے یہ سمجھتی ہے کہ خلع نکاح سے جدا کر دیتا ہے تو اُس کے قبول پر موقوف ہے تو اس کے لے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر بائدہ کی ماں نے اپنے مال سے خلع کرایا یا ضامن ہوئی تو خلع ہو جائیگا اور لڑکی کے مال سے کریا تو طلاق نہ ہوگی۔ یوں اگر اجنبی نے خلع کرایا تو یہی حکم ہے۔^۷ (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

① "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، ج ۱، الفصل الثالث، ص ۵۰۱

② "المرجع السابق"

③ دعوئی کرتا ہے۔

④ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، ج ۱، الفصل الثالث، ص ۵۰۱ - ۵۰۲

⑤ یعنی جس مال پر خلع ہوا ہے اُس کا ضامن ہو۔ ⑥ اجازت کے بغیر۔

⑦ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، ج ۱، الفصل الثالث، ص ۵۰۲

و"المواختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۱۱۶، ۱۱۷، وغیرہما۔

۵۷ نابالغ نے پنا خلع خود کرایا اور سمجھ وال ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال و جب نہ ہوگا اور اگر مال کے بدلے طلاق دیوائی تو طلاق رجعی ہوگی۔^۱ (عالمگیری، رد المحتار)

۵۸ نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے، نہ اس کی طرف سے اس کا باپ۔^۲ (رد المحتار)

۵۹ عورت نے اپنے مرض الموت میں خلع کرایا اور عدت میں مرگئی تو تہائی ماں اور میراث اور بدل خلع ن تینوں میں جو کم ہے شوہر وہ پایگا۔ اور اگر اس بدل خلع کے علاوہ کوئی مال ہی نہ ہو تو اس کی تہائی اور میراث میں جو کم ہے وہ پایگا۔ اور اگر عدت کے بعد مری تو بدل خلع لے لیگا جبکہ تہائی مال کے اندر ہو ورنہ عورت غیر مدخورہ ہے اور مرض الموت میں پورے مہر کے بدلے خلع ہوا تو نصف مہر بوجہ طلاق کے ساقط ہے رہا نصف اب اگر عورت کے اور مال نہیں ہے تو اس نصف کی چوتہائی کا شوہر مقدار ہے۔^۳ (عالمگیری، رد المحتار)



اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

﴿لَّذِینَ یُظْهِرُونَ مِنْکُمْ مَا هُمْ فَسَاحِبُونَ فَسَاحِبْتُمْ اَنْ تَقُولُوا لَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَکُمْ وَانْتُمْ تَقُولُونَ مُنْکَرٌ مِّنْ لَّقَوْلِ وَرُؤْمَاۗءَ وَاِنَّ اِلٰهَ عَفُوٌّ غَفُوْرٌۭ﴾^۱

جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (انھیں ماں کی مثل کہہ دیتے) وہ اس کی مائیں نہیں، انکی مائیں تو وہی ہیں جن سے پیدا ہوئے اور وہ بیشک بُری اور بُری جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ (عزوجل) ضرور معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

مسائل فقہیہ

۱ ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یا بے جز کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ و بنا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرم ہو یا مکے کسی ایسے عضو سے تشبیہ و بنا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری

۱ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الجمع و ما فی حکمہ، ج ۱، ص ۵۰۴

۲ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الجمع، مطلب: فی خلع الصغیرۃ، ج ۵، ص ۱۱۲، ۱۱۳

۳ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الجمع، مطلب: فی خلع الصغیرۃ، ج ۵، ص ۱۱۳

۴ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الجمع و ما فی حکمہ، بالفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰۵

۵ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الجمع، مطلب: فی جمع الصغیرۃ، ج ۵، ص ۱۱۷

۶ سب ۲۸، المجاہدۃ ۲۰

م کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری م کی پیٹھ کی مثل ہے۔^۱

مسئلہ ۲ ظہار کے لیے اسام و عقل و بلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی اگر کہنے کے بعد مشرف باسہام ہوا تو اس پر کفارہ لازم نہیں۔ یوہیں نابالغ و مجنون یا بوہرے یا مدہوش یا مرسام و برسام کے بہارنے یا بیہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبانی سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔^۲ (در مختار، ع لکیری)

مسئلہ ۳ زوجہ کی جانب سے کوئی شرط نہیں، آزاد ہو یا باندی، مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، مسلمہ ہو یا کتابیہ، نابالغ ہو یا بالغہ، بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اس کا شوہر اسہام لایا مگر ابھی عورت پر اسہام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ظہار ہو گیا عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہوگا۔^۳ (ع لکیری، رد المحتار)

مسئلہ ۴ اپنی باندی سے ظہار نہیں ہو سکتا موطوہ ہو یا غیر موطوہ۔^۴ یوہیں اگر کسی عورت سے بغیر اذن لیے نکاح کیا اور ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو چار کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقت ظہار وہ زوجہ نہ تھی۔ یوہیں جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت کو بائن طلاق دیدی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں۔^۵ (رد المحتار)

مسئلہ ۵ جس عورت سے تشبیہ دی اگر اس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لیے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا مت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہو سکتی ہیں اور انکی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۶ اجنبیہ سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح کروں تو تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا کہ ملک

۱ "اندر المختار" و "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۵، ۱۲۹

۲ "العتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۵.

۳ "اندر المختار" کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۶.

۴ "العتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۸.

۵ "العتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۵.

۶ "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۶.

۷ یعنی اس سے وطن کی ہو یا شکی ہو۔

۸ "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۶.

۹ "اندر المختار" کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۷.

یا سبب ملک کی طرف اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے۔^۱ (در مختار)

عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں۔^۲ (جوہرہ)

عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرمگاہ کو یا برم سے تشبیہ دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ یا

پاؤں یا ران کو تشبیہ دی تو نہیں۔ یو ہیں مگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جسکی طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا

پاؤں یا ران تو ظہار نہیں اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے۔^۳ (جوہرہ، خانیہ وغیرہا)

محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سسرالی رشتہ سے لہذا ماں بہن چھو بھی لڑکی اور رضاعی ماں

اور بہن وغیرہا اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جبکہ زوجہ مذکورہ ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اُس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم

میں نہیں۔ یو ہیں جس عورت سے اُس کے باپ یا بیٹے نے معاذ اللہ زنا کیا ہے اُس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا

ہے اُس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔^۴ (عالمگیری)

محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا تو یہ اغاظ صریح ہیں ان میں نیت کی

کچھ حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو ہر حالت میں ظہار رہی ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ مقصود جھوٹی

خبر دینا تھا یا زمانہ گزشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاء تصدیق نہ کریں گے اور عورت بھی تصدیق نہیں کر سکتی۔^۵ (در مختار، عالمگیری)

عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن کہا تو ظہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔^۶ (عالمگیری)

عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے تو نیت دریافت کی جائے اگر اُس کے اعزاز^۷ کے لیے کہا

تو کچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم^۸ کی نیت ہے تو یہا ہے اور کچھ

①۔ "الدر المختار" کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۲ ص ۱۶۸۔

②۔ "الحوہرۃ البیرو" کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۳۔

③۔ المرجع السابق، ص ۸۴۔

④۔ "الفتاویٰ المعانیۃ"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۲ ص ۲۶۵، وغیرہ۔

⑤۔ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، باب التاسع فی الظہار، ج ۱ ص ۵۰۶، ۵۰۵۔

⑥۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۲ ص ۱۶۹۔

⑦۔ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، باب التاسع فی الظہار، ج ۱ ص ۵۰۷۔

⑧۔ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، باب التاسع فی الظہار، ج ۱ ص ۵۰۷۔

⑨۔ عزت و احترام۔

⑩۔ حرام کرنے۔

نیت نہ ہو تو کچھ نہیں۔^۱ (جوہرہ نیرہ)

۱۳۔ اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں محارم کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہو گیا ہر ایک کے لیے، لگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔^۲ (جوہرہ)

۱۴۔ کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسی خدا کی عورت تو یہ بھی ظہار ہو گیا یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے بھی ظہار ہو گیا۔^۳ (عالمگیری)

۱۵۔ ظہار کی تعینق بھی ہو سکتی ہے مثلاً اگر خدا کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا۔^۴ (عالمگیری)

۱۶۔ ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دیدے اُس وقت تک اُس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ پینا یا اُس کو چھوننا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے ورنہ بغیر شہوت چھونے یا بوسہ پینے میں حرج نہیں مگر ب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اُس کے لیے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر یہاں نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔^۵ (جوہرہ، در مختار)

۱۷۔ ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اُس سے نکاح کیا تو سب بھی وہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے شوہر کے بعد اسکے نکاح میں آئی بلکہ اگرچہ اُسے تین طلاقیں دی ہوں۔ یو ہیں اگر زوجہ کسی کی کنیز تھی ظہار کے بعد خرید لی اور اب نکاح باطل ہو گیا مگر بغیر کفارہ وطی وغیرہ نہیں کر سکتا۔ یو ہیں، اگر عورت مرتدہ ہو گئی اور دارالحرب کو چلی گئی پھر قید کر کے واپس لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مرتد ہو گیا غرض کسی طرح کفارہ سے بچاؤ نہیں۔^۶ (عالمگیری وغیرہ)

۱۸۔ اگر ظہار کسی خاص وقت تک کے لیے ہے مثلاً ایک ماہ یا ایک سال اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے

۱۔ "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة الجزء الثاني، ص ۸۴۔

۲۔ المرجع السابق، ص ۸۵۔

۳۔ "العتاوی الہدیة"، كتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۹۔

۴۔ "العتاوی الہدیة"، كتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۹۔

۵۔ "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، الجزء الثاني، ص ۸۲۔

و "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۲، ص ۱۳۰۔

۶۔ "العتاوی الہدیة"، كتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۶، وغیرہ۔

تو کفارہ دے اور گمراہی گزرتی اور قربت نہ کی تو کفارہ ساقط اور ظہر باطل۔^{۱۱} (جوہرہ)

۱۹ شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے قاضی مجبور کرے گا کہ یا کفارہ دیکر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دے دیا ہے تو اُس کا کہنا مان میں جبکہ اُس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو۔^(۲) (عالمگیری)

۲۰ ایک عورت سے چند بار ظہر کیا تو اتنے ہی کفارے دے، اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار لفاظ ظہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہر مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا مان لیں گے ورنہ نہیں۔^۳ (درمختار)

۲ پورے رجب اور پورے رمضان کے لیے ظہر کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ رجب میں کفارہ دے یا رمضان میں، شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہر ہی نہیں۔ یوہیں اگر ظہر کیا ور کسی دن کا استثنا کیا تو اُس دن کفارہ نہیں دے سکتا اُس کے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے۔^۴ (درمختار)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَالَّذِينَ يَظَاهِرُونَ مِنْ بَنَاتِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ مِمَّا قَانُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّبِعَكَ ذَلِكُمْ تَوْعُظُونَ بِهِ ۚ وَإِنْ إِتَّفَعْتُمْ خَيْرًا فَمَا عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَّةً مِنْ شَهْرَيْنِ مُتَتَّعِينَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَّبِعَكَ ۚ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَوْضَاءً مِنْ ثَلَاثِينَ وَسَكِينًا ذَاتَ بِيْشٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَسُولِهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُونَ ۚ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۹﴾

جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہر کریں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر یہ بات کہہ چکے تو ان پر جماع سے پہلے ایک غلام آزاد

۱۔ "الجوہرۃ النیرۃ" کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۶۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۷۔

۳۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۲، ص ۱۳۴۔

۴۔ المرجع السابق، ص ۱۳۵۔

۵۔ ص ۲۸، المجاہدۃ ۴، ۳۔

کرنا ضرور ہے یہ وہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت دی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے۔ پھر جو غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے جماع سے پہلے رکھے پھر جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لیے کہ تم اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان رکھو اور یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب۔

۱ ترمذی و ابودود و ابن ماجہ نے روایت کی کہ سلمہ بن صححر یہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کے لیے ظہر رکھیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انھوں نے جماع کر لیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، ارشاد فرمایا "ایک غلام آزاد کرو۔" عرض کی، مجھے میسر نہیں۔ ارشاد فرمایا "تو دفعہ کے لگاتار روزے رکھو۔" عرض کی، اس کی بھی طاقت نہیں۔ ارشاد فرمایا "تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔" عرض کی، میرے پاس اتنا نہیں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرودہ بن عمرو سے فرمایا کہ "وہ زمیمل^۱ دیدو کہ مسکین کو کھلائے۔"^۲

مسائل فقہیہ

۱ ظہار کرنے والا جماع کا رادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وٹلی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مر گئی تو واجب نہ رہا۔^۳ (عالمگیری)

۲ ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے مسلمان ہو یا کافر، بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ اگر دودھ پیتے بچہ کو آزاد کیا کفارہ ادا ہو گیا۔^۴ (عامہ کتب)

۳ پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا اور اگر درمیان میں جماع کر لیا تو ادا نہ ہوا اور اگر غلام مشترک^۵ ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو ادا نہ ہوا، اگرچہ یہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو حکم یہ ہے کہ اپنے شریک کو اُس کے حصہ کی قدر دے اور کل غلام اسکی طرف سے آزاد سمجھو کے ہوں۔ سے بنا دوا لیا تو کر جس میں پندرہ یا سولہ صاع سمجھیں آ جاتی ہیں۔

۲ "جامع الترمذی"، کتاب الطلاق، إلخ، باب ما جاء في كفارة الظهار، الحديث. ۱۶۰۴، ج ۱، ص ۴۰۸

۳ "العتویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر في الكفارة، ج ۱، ص ۵۰۹

۴... المرجع السابق، ص ۵۱۰، ۵۰۹

۵ ایسا غلام جس کے مالک دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

ہوگا مگر کفارہ ادا نہ ہوگا۔ یوں دو غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے درووں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔^(۱) (جوہرہ، عالمگیری)

۴ آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لیے یا تمسکین کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔^(۲) (جوہرہ)

۵ غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے کر دیا ہو بغیر نیت کفارہ آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے۔^(۳) (جوہرہ)

۶ اسکا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ گران میں سے ایک مرد ہوتا دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہو جائیگا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خرید یا کسی نے ہبہ یا تصدق کیا^(۴) یہ وراثت میں ملے پھر ایسا غلام اگر جدا اختیار اسکی بینک میں آیا مثلاً وراثت میں ملے اور آزاد ہو گیا تو اگرچہ اس نے کفارہ کی نیت کی ادا نہ ہو اور اگر باقیہ رخو اپنی ملک میں لایا (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔^(۵) (جوہرہ وغیرہ)

۷ جو غلام گروہی یا بدیون ہے اسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ یوں اگر بھاگتا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا اور اگر بالکل اس کا پتہ نہ معلوم ہو، نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا تو نہ ہوگا۔^(۶) (عالمگیری)

۸ اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنس منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے، سننے، بونے، پکڑنے، چھنے کی اس کو قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا ورنہ دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائیگا، لہذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سنے یا گولگایا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اسکو فاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جس کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو یا جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے

① "الحوہرۃ البیۃ" کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۵

و "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ح ۱، ص ۵۱۰

② "الحوہرۃ البیۃ"، کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۵

③ المرجع السابق

④ بطور صدقہ دیا۔

⑤ "الحوہرۃ البیۃ"، کتاب الطلاق، کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۵ وغیرہ

⑥ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ح ۱، ص ۵۱۱، ۵۱۰

دونوں ہاتھ کئے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کئے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین انگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لٹچا^۱ یا فالج کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ بیکار ہوں تو اس سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا۔^(۲) (در مختار، جوہرہ)

۱ اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی غافہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالت افاقہ میں آزاد کیا یا اس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں غلاف سے کٹا ہو یعنی یک دہنا دوسرا بایں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو دو انگلیاں یا دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا انگلیاں^۱ یا عضو تامل کٹ گیا ہو یا لوٹھی کا آگے کا مقدم بند ہو یا بھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کان یا چند حائ^۲ ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگرچہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری^۳ ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا۔^۴ (در مختار، عالمگیری)

۱۰ سوٹھی کے شکم میں بچہ ہے اس کو کفارہ میں آزاد کیا تو نہ ہوا۔ اس کے غلام کو کسی نے فحش کیا اس مالک نے آزاد کر دیا تو ہو گیا ورام ولد و مد برومکاتب^۵ جس نے بدل کتابت^(۶) کچھ دانہ کیا ہو یا کچھ داکیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو^۷ سے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا۔^۸ (در مختار)

۱۱ اپنا غلام دوسرے کے کفارہ میں آزاد کر دیا اگر اس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہو اور اگر اس کے کہنے سے مثلاً اس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے، اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی دانہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری

۱۔ ہاتھ پاؤں سے معذور۔

۲۔ "المرالمختار" کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۷۔

۳۔ "الحوہرة البیضاء" کتاب المظاہر، الجزء الثانی، ص ۸۵۔

۴۔ صی (فوتے)۔ ۵۔ کمزور بیٹائی و۔ ۶۔ برس کی بیماری۔

۷۔ "المرالمختار" کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۷-۱۳۹۔

۸۔ "العتاوی الہدیة" کتاب الطلاق، باب العشر من الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۰۔

۹۔ غالباً یہاں پر کاتب سے عبارت رہ گئی ہے اصل کتاب میں یہ ہے کہ "مد برومکاتب جس نے بدل کتابت اور کر دیا ہو اور بقیہ ادا

کرنے سے عاجز نہ ہو تو ان کو آزاد کرنے سے کفارہ دانہ ہوگا، ہاں وہ مکاتب جس نے بدل کتابت کی۔ الخ۔ و لاویہ

۱۰۔ وہ مال جس کی ادائیگی کے عوض غلام یا سوٹھی نے اپنے مالک سے اپنی آزادی کا معاہدہ کیا ہو۔

۱۱۔ "المرالمختار" کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۷-۱۳۹۔

طرف سے اتنے پر آزاد کر دے تو ہو جائیگا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ ظہار کے دو کفارے اس کے دئے تھے، اس نے دو غلام آزاد کیے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کفارہ

میں آزاد کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے پھر اُسے کفارہ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہوگا

مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے ظہار کے کفارہ میں آزاد ہے تو ہو جائیگا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی

استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اسکے پاس دام^(۴) نہیں تو کفارہ میں پے در پے^(۵) دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اُس کے

پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون^(۶) ہے اور زین^(۷) ادا کرنے کے لیے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے

وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۱۵ روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو، نہ عید الفطر، نہ عید اضیٰ

نہ یا م تشریق۔ ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے، مگر ایامِ مثنیٰہ^(۹) میں اسے بھی اجازت

نہیں۔^(۱۰) (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۶ روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینہ کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا مگر چند دنوں مہینے^(۱۱)

کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہو گئے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا

پھر اس مہینے کے روزے رکھ لیے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہو اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لیے کہ ۵۹ دن ہوئے جب بھی کفارہ

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، باب العشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۱

② المرجع السابق، ③ المرجع السابق

④ قیمت، نقدی۔ ⑤ لگا تار مسلسل۔

⑥ مقروض۔ ⑦ قرص

⑧ "المختار"، کتاب المصالح، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۹

⑨ وہ ایام جس میں روزہ رکھنا منع ہے یعنی عید الفطر، عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن۔ علویہ

⑩ "الجوہرۃ الثیرۃ"، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۷

و "المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۴۱

اد ہو جائیگا۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

۱۷ روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط یہ ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے ناکافی ہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزہ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب رہے گا اگر فوراً توڑ دیا تو اسکی قضا نہیں البتہ اگر کچھ دیر بعد توڑ دیا تو قضا لازم ہے۔^۲ (در مختار وغیرہ)

۱۸ کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑ یا بغیر عذریہ ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو مہینوں کے اندر دن یا رات میں اس سے وطی کی قصد کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے کہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے درپے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

۱۹ یہ حکام جو کفارہ کے متعلق بیان کیے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارہ کے یہی حکام ہیں۔ مثلاً قتل کا کفارہ یا روزہ رمضان توڑنے کا کفارہ، قسم کا کفارہ مگر قسم کے کفارہ میں تین روزے ہیں۔ اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہوئے کفارہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پہ درپے کی شرط ہو مثلاً پہ درپے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آگیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں ان کا رکھنا کافی ہے۔ ہاں اگر اس حیض کے بعد آگے ہوگئی یعنی اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پہ درپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر ٹائے کفارہ میں^۴ عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ ظہار وغیرہ ظہار کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفارے میں گمراہی میں وطی کی یا دن میں بھول کر کی تو سرے سے روزے رکھنے کی حاجت نہیں۔ یو ہیں ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھایا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصد اجماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں۔^۵ (در مختار، رد المحتار، وغیرہ)

۱۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مطلب: لا استحالة في جعل... إلخ، ج ۵، ص ۱۴۱۔

۲۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۴۱، وغیرہ۔

۳۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، المرجع السابق، ص ۱۴۶۔

۴۔ کفارہ کے روزے رکھنے کے دوران۔

۵۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، المرجع السابق، ص ۱۴۶، وغیرہما۔

۲۰ غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ مکاتب ہو یا اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا باقی کے لیے سعایت کرتا ہو^۱ یا آزاد نے ظہار کیا مگر بچہ کم عقلی کے اس کے تصرفات روک دیے گئے ہوں تو ان سب کے لیے کفارے میں روزے رکھنا محسن ہے اس کے لیے غلام آزاد کرنا یا کھانا نہیں لہذا اگر غلام کے آقا نے اس کی طرف سے غلام آزاد کر دیا یا کھانا کھل دیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہو اور کفارہ کے روزوں سے اس کا آقا منع نہیں کر سکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے اب تک نہیں رکھے اور اب آزاد ہو گیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے۔^۲ (عالمگیری)

۲۱ روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھل دے یا متفرق طور پر مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھانا صدقہ نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے۔ اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھائے۔^۳ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

۲۲ شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی نابالغ غیر مراهق نہ ہو ہاں اگر ایک جون کی پوری خوراک کا اسے مالک کر دیا تو کافی ہے۔^۴ (در مختار، رد المحتار)

۲۳ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقہ نفطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا سن کی قیمت کا مالک کر دیا جائے مگر باحت کافی نہیں اور انھیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنھیں صدقہ نفطر دے سکتے ہیں جن کی تفصیل صدقہ نفطر کے بیان میں مذکور ہوئی ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کو کھلادے و ر شام کے لیے قیمت دیدے یا شام کو کھلادے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلادے یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دیدے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پانچ صاع گیہوں اور نصف صاع جو دیدے یا کچھ گیہوں یا جو دے باقی کی قیمت ہر

۱ یعنی مالک کو شادمان کر کے لئے محنت مزدوری کرتا ہو۔

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج ۱، ص ۵۱۲-۵۱۳۔

۳ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطبوعہ: حریس لہ، إلخ، ج ۵، ص ۱۴۴۔

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج ۱، ص ۵۱۳۔

۵ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطبوعہ: حریس لہ، إلخ، ج ۵، ص ۱۴۴۔

طرح اختیار ہے۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

۲۳ کھانے میں پیٹ بھر کر کھانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں^۲ اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گیسوں کی روٹی و رساں کھائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سانس ضروری ہے۔^۳ (در مختار، رد المحتار)

۲۵ ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقہ فطر اُسے دیدیا جب بھی ادا ہو گیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا یا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کر کے یا اُس کو سب بطور اباحت دیدیا تو صرف اُس ایک دن کا ادا ہوا۔ یوں اگر تیس مسکین کو ایک ایک صاع گیسوں دیے یا دو دو صاع دیدیا تو صرف تیس کو دیدیا قرار پایگا یعنی تیس مسکین کو پھر دیدینا پڑے گا یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیے ہوں اور دونوں میں دیدیا تو جائز ہے۔^۴ (عالمگیری وغیرہ)

۲۶ ساٹھ مسکین کو پاؤ پاؤ صاع گیسوں دیے تو ضرور ہے کہ ان میں ہر ایک کو درپاؤ پاؤ صاع دے، ورنہ اگر ان کی عیوض میں اور ساٹھ مسکین کو پاؤ پاؤ صاع دیے تو کفارہ ادا نہ ہو۔^۵ (عالمگیری)

۲۷ ایک سو بیس مسکین کو ایک وقت کھانا کھلادیا تو کفارہ ادا نہ ہو بلکہ ضرور ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھائے خواہ اُس دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہیں تو دوسرے ساٹھ مسکین کو دونوں وقت کھائے۔^۶ (در مختار)

۲۸ اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں ظہار کیے یا دو عورتوں سے اور دونوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیسوں دیدیے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا ورنہ پہلے نصف نصف صاع ایک کفارہ میں دیے پھر انھیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیے تو دونوں ادا ہو گئے۔^۷ (عالمگیری)

۲۹ دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کر دیے یا چار مہینے کے روزے رکھ دیے یا ایک سو بیس مسکینوں کو

① الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارہ، مطلب: ای حریس لہ الخ، ج ۵، ص ۱۴۴-۱۴۶

②... حتی پیٹ بھر جائے، میر ہو جائے۔

③ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارہ، مطلب: ای حریس لہ الخ، ج ۵، ص ۱۴۶

④ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارہ، ج ۱، ص ۵۱۳، وغیرہ

⑤ المرجع السابق

⑥ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الکفارہ، ج ۵، ص ۱۵۰

⑦ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارہ، ج ۱، ص ۵۱۴

کھانا کھل دیا تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے ورنہ یہ فداں کا۔ اور اگر دونوں دو قسم کے کفارے ہوں تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جبکہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ ورنہ ایک میں وہ، اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ۔ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دوہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اُسے اختیار ہے کہ جس کے لیے چاہے معین کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہر کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جبکہ کافر کو آزاد کیا ہو تو یہ ظہر کے لیے متعین ہے کہ قتل کے کفارہ میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے۔^۱ (در مختار)

۳۰۔ دو قسم کے دو کفارے ہیں، ورنہ ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع دیے ہوں دونوں کفروں میں دیدیے تو دونوں ادا ہو گئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو۔^۲ (در مختار)

۳۱۔ نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔^{(۳) (عالمگیری)}

۳۲۔ ظہر میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مسکین کو کھلا دے اور اگر ابھی پورے ساٹھ مسکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وٹی کر لی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا، باقیوں کو کھلا دے، ہرے سے پھر ساٹھ کو کھلا نا ضرور نہیں۔^۴ (جوہرہ)

۳۳۔ دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتا ہاں اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہہ دیا ہو کہ جو صرف ہوگا میں دوں گا تو لے سکتا ہے۔^۵ (در مختار)

۳۴۔ جس کے ذمہ کفارہ تھا اُس کا انتقال ہو گیا ورنہ اُس نے اُس کی طرف سے کھانا کھل دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دیے تو ہو جائیگا اور غلام آزاد کیا تو نہیں۔^۶ (رد المحتار)

۱۔ "المواظع المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۴۸.

۲۔ المرجع السابق، ص ۱۴۸.

۳۔ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۴.

۴۔ "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۹.

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۴۷.

۶۔ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مصنف: لا استحابة فی جعل الخ، ج ۵، ص ۱۴۷.

نہان کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى جَهَنَّمَ وَلَهُمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ ۖ لَا تَقْبُلُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْحَامِسَةُ ۖ لَاحِقَتُكَ إِنَّكَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ۝ وَيَذَرُونَ أَهْلًا عَذَابُكَ أَنْ تَشْهَدَ رَبِّهِمْ شَهَدَاتٍ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَذَّابِينَ ۝ وَالْحَامِسَةُ ۖ لَاحِقَتُكَ إِنَّكَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝﴾^۱

اور جو لوگ اپنی عورتوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس، پنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ (عزوجل) کے نام سے کہ وہ سچی ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ (عزوجل) کی لعنت ہو اُس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزا یوں ملے گی کہ وہ اللہ (عزوجل) کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر اللہ (عزوجل) کا غضب اگر مرد سچی ہو۔

تفسیر صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ سعد بن حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اسے چھوؤں بھی نہیں، یہاں تک کہ چار گواہ لڑیں؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہاں۔ اُنھوں نے عرض کی، ہرگز نہیں، قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں فوراً تلوار سے کام تمام کر دوں گا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ”سنو تمھارا سرد رکھا کہتا ہے، بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ (عزوجل) مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔“ دوسری روایت میں ہے، کہ ”یہ اللہ (عزوجل) کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بے حیائی کی باتوں) کو حرام فرما دیا ہے، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔“^۲

تفسیر صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی کہ میری عورت کے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اچھا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں)۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ”تیرے پاس اونٹ ہیں؟“ عرض کی، ہاں۔ فرمایا اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی، سُرخ۔ فرمایا ”مِن میں کوئی بھورا بھی ہے؟“ عرض کی، چند بھورے بھی ہیں۔ فرمایا ”تو سُرخ رنگ و لوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا؟“ عرض کی، شیدرگ نے کھینچی ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی، سیاہ ہوگا، اُس کا اثر ہوگا) فرمایا ”تو یہاں بھی شیدرگ نے کھینچا یہ ہو، اتنی بات پر

۱۔ ب ۱۸، البور ۹، ۶

۲۔ ”صحیح مسلم“، کتاب النہای، الحديث، ۱۶-۱۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ص ۸۰۵

اُسے نکاح و نسب کی اجازت نہ دی۔“ (۱)

صحیح بخاری شریف۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، ہلال بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ”گوہ ماؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔“ عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گوہ ڈھونڈنے جائے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وہی جواب دیا۔ پھر ہلال نے کہا، قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمایا جو میری پیٹھ کو حد سے بچا دے۔ اُس وقت جبریل علیہ السلام اترے اور ﴿وَالَّذِينَ يَزْنُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ نازل ہوئی، ہلال نے حاضر ہو کر لعن کا مضمون ادا کیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ (عزوجل) جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی تو بہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اُس نے بھی سناں کیا، جب پانچویں بار کی لو بت گئی تو لوگوں نے اُسے روک کر کہا، اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائیگی اس پر وہ کچھ زکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیر ہوا کہ رجوع کر گئی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہ کر دینی پھر وہ پانچواں نکرہ بھی اُس نے ادا کر دیا۔

(2)

صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد و عورت میں لعن کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے نکاح کر دیا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سناں کے وقت پہلے مرد کو نصیحت و تذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دُنیا کا عذاب سخت کے عذاب سے بہت سناں ہے پھر عورت کو بلایا کر نصیحت و تذکیر کی اور اُسے بھی یہی خبر دی۔ دوسری روایت میں ہے کہ مرد نے اپنے ماں (مہر) کا مطالبہ کیا۔ ارشاد فرمایا کہ ”تم کو مال نہ ملے گا، مگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اُس سے اٹھ چکے ہو اُس کے بدلے میں ہو گیا اور مگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔“ (۲)

ابن ماجہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”چار عورتوں سے سناں نہیں ہو سکتا۔ (۱) نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے۔ اور (۲) یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے۔ اور (۳) حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے۔ اور (۴) باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔“ (۳)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الاعتصام، باب من شبه أصلاً معزوماً، إلخ، الحدیث ۷۳۱۴ ج ۴، ص ۵۱۲

② ”صحیح البخاری“، کتاب التفسیر، باب ویذرعنہا العذاب، إلخ، الحدیث ۴۷۴۷، ج ۳، ص ۲۸۰

③ ”مشکوٰۃ المصابیح“، کتاب النکاح، باب المعد، الحدیث ۳۳۰۶، ۳۳۰۵ ج ۲، ص ۲۵۰

④ ”مسئ ابن ماجہ“، کتاب الطلاق، باب المدان، الحدیث ۲۰۷۶، ج ۲، ص ۵۲۸

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱ مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر جبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف (تہمت زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی یعنی عورت عاقلہ، بالغہ، حرہ، مسلمہ، عقیقہ^۱ ہو تو نہان کیا جائیگا اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم! میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بونے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ ”اُس“ سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم! اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے، اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو، اگر یہ اُس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔ لہٰذا ن میں لفظ شہادت شرط ہے، اگر یہ کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں، نہان نہ ہوا۔^(۲)

مسئلہ ۲ نہان کے لیے چند شرطیں ہیں:

- (۱) نکاح صحیح ہو۔ گر اُس عورت سے اس کا نکاح فاسد ہوا ہے اور تہمت لگائی تو نہان نہیں۔
- (۲) زوجیت قائم ہو^۳ خواہ دُخوں ہوا ہو یا نہیں لہٰذا اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دی تو نہان نہیں ہو سکتا اگر چہ طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کر لیا۔ یو ہیں اگر طلاق بائن دینے کے بعد تہمت لگائی یا زوجہ کے مرجانے کے بعد تو نہان نہیں اور اگر تہمت کے بعد رجعی طلاق دی یا رجعی طلاق کے بعد تہمت لگائی تو نہان ساقط نہیں۔
- (۳) دونوں آزاد ہوں۔
- (۴) دونوں عاقل ہوں۔
- (۵) دونوں بالغ ہوں۔
- (۶) دونوں مسلمان ہوں۔
- (۷) دونوں ناطق ہوں یعنی اُن میں کوئی کو لگانہ ہو۔

① پاکدامن، پارسا عورت۔

② الفسوی انہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی النہای، ج ۱، ص ۵۱۵، ۵۱۶۔

③ یعنی عورت نکاح میں موجود ہو۔

(۸) اُن میں کسی پر حد قذف نہ لگائی گئی ہو۔

(۹) مرد نے اپنے اس قول پر گواہ نہ پیش کیے ہوں۔

(۱۰) عورت زنا سے انکار کرتی ہو اور اپنے کو پارسا کہتی ہو اصطلاح شرع میں پارسا اُس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی

حرام نہ ہوئی ہو نہ وہ سکے ساتھ متہم ہو ^۱ لہٰذا طلاق بائن کی عدت میں اگر شوہر نے اُس سے وطی کی اگرچہ وہ اپنی نادانی سے یہ

سمجھتا تھا کہ اس سے وطی حلال ہے تو عورت عیفتہ نہیں۔ یوہیں اگر نکاح فاسد کر کے اُس سے وطی کی تو عفتہ ^۲ جاتی رہی یا

عورت کی ولد ہے جس کے باپ کو یہاں کے لوگ نہ جانتے ہوں اگرچہ چھوٹا ہو وہ ودا الزنا ^۳ نہیں ہے یہ صورت متہم ہونے کی

ہے اس سے بھی عفتہ جاتی رہتی ہے۔ اور اگر وطی حرام عارضی سبب سے ہو مثلاً حیض و نفاس وغیرہ میں جن میں وطی حرام ہے وطی

کی تو اس سے عفتہ نہیں جاتی۔

(۱۱) صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اُس کی جو ودا اسکے نکاح میں پیدا ہوئی اُس کو کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یا جو بچہ عورت کا

دوسرے شوہر سے ہے اُس کو کہتا ہو کہ یہ اُس کا نہیں۔

(۱۲) دارالاسلام میں یہ تہمت لگائی ہو۔

(۱۳) عورت قاضی کے پاس اُس کا مطالبہ کرے۔

(۱۴) شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرتا ہو یا دوسرا گواہوں سے ثابت ہو۔ لعان کے وقت عورت کا کھڑا ہونا شرط نہیں بلکہ

مستحب ہے۔ ^۴

عورت پر چند بار تہمت لگائی تو ایک ہی بار لعان ہوگا۔ ^۵ (عائلیگیری)

نہان میں قنادی نہیں یعنی اگر عورت نے زنا نہ دراز تک مطالبہ نہ کیا تو نہان سا قطن ہوگا ہر وقت مطالبہ کا

اُس کو اختیار رہا ہے۔ نہان معاف نہیں ہو سکتا یعنی اگر شوہر نے تہمت لگائی اور عورت نے اُس کو معاف کر دیا اور معاف کرنے

کے بعد اب قاضی کے یہاں دعویٰ کرتی ہے تو قاضی نہان کا حکم دیگا اور عورت دعویٰ نہ کرے تو قاضی خود مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں

اگر عورت نے کچھ لے کر صبح کر دی تو نہان سا قطن نہ ہو جو یا ہے اُسے واپس کر کے مطالبہ کر نیکا عورت کو حق حاصل ہے مگر عورت

۱۔ ناس پر وطی حرام کی تہمت لگی ہو۔ ۲۔ پاکدامنی۔ ۳۔ زنا سے پیدا ہونے والا بچہ۔

۴۔ "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی النہان، ج ۱، ص ۵۱۵

۵۔ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب النہان، ج ۵، ص ۱۵۱، ۱۵۶

۵۔ "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی النہان، ج ۱، ص ۵۱۴

کے لیے افضل یہ ہے کہ ایسی بات کو چھپائے اور حاکم کو بھی چاہیے کہ عورت کو پردہ پوشی کا حکم دے۔^۱ (عالمگیری، درمختار)

۵ عورت کے مرجانے کے بعد اُس کو تہمت لگائی اور اُس عورت کی دوسرے شوہر سے اوراد ہے جس کے نسب میں اسکی تہمت کی وجہ سے خرابی پڑتی ہے اُس نے مطالبہ کیا اور شوہر ثبوت نہ دے سکا تو حد قذف قائم کی جائے اور اگر دوسرے سے اوراد نہیں بلکہ اسی کی اورادیں ہیں تو حد قائم نہیں ہو سکتی۔^۲ (رد المحتار)

۶ مرد و عورت دونوں کافر ہوں یا عورت کافرہ یا دونوں مملوک ہوں یا ایک یہ دونوں میں سے ایک مجنون ہو یا نابالغ یا کسی پر حد قذف قائم ہوئی ہے تو لعان نہیں ہو سکتا اور اگر دونوں اندھے یا فاسق ہوں یا یک تو ہو سکتا ہے۔^۳ (درمختار، رد المحتار)

۷ شوہر اگر تہمت لگانے سے انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس دو مرد گواہ بھی نہ ہوں تو شوہر سے قسم نہ کھائی جائے اور اگر قسم کھائی گئی اُس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو حد قائم نہ کریں۔^۴ (درمختار)

۸ شوہر نے تہمت لگائی اور اب لعان سے انکار کرتا ہے تو قید کیا جائے گا یہاں تک کہ حان کرے یا کہے میں نے جھوٹ کہا تھا مگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اُس پر حد قذف قائم کریں اور شوہر نے لعان کے الفاظ ادا کر دیے تو ضرور ہے کہ عورت بھی ادا کرے ورنہ قید کی جائیگی یہاں تک کہ حان کرے یا شوہر کی تصدیق کرے اور اب لعان نہیں ہو سکتا نہ آئندہ تہمت لگانے سے شوہر پر حد قذف قائم ہوگی مگر عورت پر تصدیق شوہر کی وجہ سے حد زنا بھی قائم نہ ہوگی جبکہ نقطہ اتنا کہ ہو کہ وہ سچا ہے اور اگر اپنے زنا کا اقرار کیا تو بشرط اقرار زنا حد زنا قائم ہوگی۔^۵ (درمختار، رد المحتار)

۹ شوہر کے ناقابل شہادت ہونے کی وجہ سے اگر لعان ساقط ہو مثلاً غلام ہے یا کافر یا اُس پر حد قذف لگائی جا چکی ہے تو حد قذف قائم کی جائے بشرطیکہ قتل باخ ہو۔ اور اگر لعان کا ساقط ہونا عورت کی جانب سے ہے کہ وہ اس قابل نہیں مثلاً کافرہ ہے یا پاندری یا محدودہ فی القذف یا وہ ایسی ہے کہ اُس پر تہمت لگانے والے کے لیے حد قذف نہ ہو یعنی عقیفہ نہ ہو تو

① "الفتاویٰ انہدیۃ"، کتاب الطلاق، ابواب الحادی عشر فی المعان، ج ۱، ص ۵۱۶

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب المعان، ج ۵، ص ۱۵۴

② "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب المعان، ج ۵، ص ۱۵۳

③ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب المعان، ج ۵، ص ۱۵۲

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب المعان، ج ۵، ص ۱۵۵

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب المعان، ج ۵، ص ۱۵۵

شوہر پر حد قذف نہیں بلکہ تعزیر ہے مگر جبکہ عقیقہ نہ ہو اور عدائیہ زنا کرتی ہو تو تعزیر بھی نہیں اور گردنوں میں حد دینی اعتداف^۱ ہوں تو شوہر پر حد قذف ہے۔^۲ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰۔ اگر عورت سے کہا تو نے بچپن میں زنا کیا تھا یا حالت جنون میں اور یہ بات معصوم ہے کہ عورت کو جنون تھا تو نہ لعان ہے، نہ شوہر پر حد قذف، اور اگر کہا تو نے حالت کفر میں یا جب تو کثیر تھی اُس وقت زنا کیا تھا یا کہ چالیس (۴۰) برس ہوئے کہ تو نے زنا کیا حالانکہ عورت کی عمر تھی نہیں تو ان صورتوں میں لعان ہے۔^۳ (در مختار)

مسئلہ ۱۱۔ عورت سے کہا اے زانیہ یا تو نے زنا کیا یا میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ سب الفاظ صریح ہیں، ان میں لعان ہوگا اور اگر کہا تو نے حرام کاری کی یا تجھ سے حرام طور پر جماع کیا گیا یا تجھ سے بواہت کی گئی تو لعان نہیں۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۔ لعان کا حکم یہ ہے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی اس شخص کو اُس عورت سے وطی حرام ہے مگر فقط لعان سے نکاح سے خارج نہ ہوئی بلکہ لعان کے بعد حکم اسلام تفریق کر دیا وراہ مطلقہ بائن ہوگئی لہذا بعد لعان اگر قاضی نے تفریق نہ کی ہو تو طلاق دے سکتا ہے ایلا و ظہار کر سکتا ہے دونوں میں سے کوئی مر جائے تو دوسرا اُس کا ترکہ پائیگا اور لعان کے بعد گروہ دونوں علیحدہ ہونا نہ چاہیں جب بھی تفریق کر دی جائیگی۔^۵ (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳۔ اگر لعان کی ابتدا قاضی نے عورت سے کرائی تو شوہر کے الفاظ لعان کہنے کے بعد عورت سے پھر کہو اے اور دوبارہ عورت سے نہ کہلو اے اور تفریق کر دی تو ہوگئی۔^۶ (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴۔ لعان ہو جانے کے بعد ابھی تفریق نہ کی تھی کہ خود قاضی کا انتقال ہو گیا یا معزول ہو گیا و رد دوسرا اُس کی جگہ مقرر کیا گیا تو یہ قاضی دوم اب پھر لعان کرائے۔^۷ (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵۔ تین تین بار دونوں نے الفاظ لعان کہے تھے یعنی بھی پورا لعان نہ ہو تھا کہ قاضی نے غلطی سے تفریق کر دی تو تفریق ہوگئی مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے اور اگر ایک ایک یا دو دو بار کہنے کے بعد تفریق کی تو تفریق نہ ہوئی اور اگر صرف

۱۔ یعنی دونوں کو تہمت زنا کی سزا مل چکی ہو۔

۲۔ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۵۷، ۱۵۵۔

۳۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۵۸۔

۴۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب الاحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۵۔

۵۔ المحوہ فی التبرۃ، کتاب اللعان، الجزء الثانی، ص ۹۲۔

۶۔ المرجع السابق۔

۷۔ المرجع السابق۔

شوہر نے الفاظ لعان ادا کیے عورت نے نہیں اور قاضی غیر حنفی نے (جس کا یہ مذہب ہو کہ صرف شوہر کے لعان سے تفریق ہو جاتی ہے) تفریق کر دی تو جدائی ہو گئی اور قاضی حنفی یا کریگا تو اُس کی قضا نافذ نہ ہوگی کہ یہ اُس کے مذہب کے خلاف ہے اور خلاف مذہب حکم کرنے کا اُسے حق نہیں۔^{۱۱} (در مختار)

۱۶ لعان کے بعد بھی تفریق نہیں ہوئی ہے اور دونوں یا ایک کو کوئی ایسا امر لاحق ہوا کہ حان سے پیشتر ہوتا تو لعان ہی نہ ہوتا مثلاً ایک یا دونوں کو نگے یا مرتد ہو گئے یا کسی کو تہمت لگائی اور حد قذف قائم ہوئی یا ایک نے اپنی تکذیب کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی تو لعان باطل ہو گیا، لہذا قاضی اب تفریق نہ کریگا اور گردلوں میں سے کوئی مجنون ہو گیا تو لعان ساقط نہ ہوگا لہذا تفریق کر دیا اور گر بوا ہو گیا جب بھی تفریق کر دیا اور اگر مرد نے الفاظ لعان کہہ لیے تھے اور عورت نے ابھی نہیں کہے تھے کہ بوا ہو گیا یہ عورت بواہری ہو گئی تو تفریق نہ ہوگی نہ عورت سے لعان کر یا جائے۔^{۱۲} (عالمگیری)

۱۷ لعان کے بعد شوہر یا عورت نے تفریق کے لیے کسی کو اپنا وکیل کیا اور غائب ہو گیا تو قاضی وکیل کے سامنے تفریق کر دیا۔ یو ہیں گر بعد لعان چل دیے پھر کسی کو وکیل بنا کر بھیجا تو قاضی اس وکیل کے سامنے تفریق کر دیا۔^{۱۳} (عالمگیری)

۱۸ لعان کے بعد گرا بھی تفریق نہ ہوئی ہو جب بھی اُس عورت سے وطی و دوائی وطی^{۱۴} حرم ہیں اور تفریق ہو گئی تو عدت کا نفقہ دینے یعنی رہنے کا مکان پائے گی اور عدت کے اندر جو بچہ پیدا ہوگا اُسی شوہر کا ہوگا گرد و برس کے اندر پیدا ہو۔ اور اگر عدت اُس عورت کے لیے نہ ہو اور چھ ماہ کے اندر بچہ پیدا ہو تو اسی شوہر کا قرار دیا جائیگا۔^{۱۵} (در مختار، رد المحتار)

۱۹ اگر شوہر نے اُس بچہ کی نسبت جو اس کے نکاح میں پیدا ہوا ہے اور زندہ بھی ہے یہ کہا کہ یہ میرا نہیں ہے اور لعان ہوا تو قاضی اُس بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کر دیا ورنہ بچہ اب ماں کی طرف منتسب ہوگا بشرطیکہ علق^{۱۶} ایسے وقت میں ہوا کہ عورت میں صدا حیت لعان ہو، لہذا اگر اُس وقت باندی تھی اب آزاد ہے یا اُس وقت کافرہ تھی اب مسلمان ہے تو نسب منقطع نہ ہوگا۔^{۱۷} اس واسطے کہ اس صورت میں لعان ہی نہیں، ورنہ اگر وہ بچہ مر چکا ہے تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہیں ہو سکتا ہے۔ یو ہیں اگر وہ بچے ہوئے اور یک مر چکا ہے اور ایک زندہ ہے، ورنہ دونوں سے شوہر نے انکار کر دیا لعان سے پہلے ایک مر گیا تو اُس

① "الدر المختار"، کتاب الصلای، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۶۰.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۷.

③ المرجع السابق.

④ یعنی وطی پر ابھارنے والے افعال مثلاً یوس وکنار وغیرہ۔

⑤ "الدر المختار" و "الدر المختار"، کتاب الصلای، باب اللعان، مصعب فی الدعاء الخ، ج ۵، ص ۱۶۰.

⑥ نطفہ ٹھہرنا، حمل ٹھہرنا۔

⑦ یعنی نسب منقطع نہ ہوگا۔

مردہ کا نسب منکح نہ ہوگا۔ نسب منکح ہونے کی چھ شرطیں ہیں
(۱) تفریق۔

(۲) وقت و مدت یا اس کے ایک دن یا دو دن بعد تک ہو دو دن کے بعد نکاح نہیں کر سکتا۔

(۳) اس انکار سے پہلے قرار نہ کر چکا ہو اگر چہ درلہ، قرار ہو مثلاً اسکو مبارک دیکھی گئی اور اس نے سکوت کیا یا اس کے بچے کھونے خریدے۔

(۴) تفریق کے وقت بچہ زندہ ہو۔

(۵) تفریق کے بعد اسی حمل سے دوسرا بچہ نہ پیدا ہو یعنی چھ مہینے کے اندر۔

(۶) ثبوت نسب کا حکم شرعاً نہ ہو چکا ہو، مثلاً بچہ پیدا ہوا اور وہ کسی دودھ پیتے بچے پر گرا اور یہ مر گیا، ور یہ حکم دیا گیا کہ

اُس بچہ کے باپ کے عصب اس کی دیت ادا کریں اور اب باپ یہ کہتا ہے کہ میرا نہیں تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہ ہوگا۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

۲۰ لعان و تفریق کے بعد پھر اُس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں اور اگر لعان کی کوئی شرط دونوں یا ایک میں مفقود ہوگئی تو اب باہم دونوں نکاح کر سکتے ہیں مثلاً شوہر نے اس تہمت میں اپنے کو جھوٹا بتایا اگرچہ صراحۃً یہ نہ کہا ہو کہ میں نے جھوٹی تہمت لگائی تھی مثلاً وہ بچہ جس کا انکار کر چکا تھا مر گیا ور اُس نے مال چھوڑ کر کہ لینے کے لیے یہ کہتا ہے کہ وہ میرا بچہ تھا تو حد قذف قائم ہوگی اور اس کا نکاح اُس عورت سے اب ہو سکتا ہے ور اگر حد قذف نہ لگائی گئی جب بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ یو ہیں اگر بعد لعان و تفریق کسی اور پر تہمت لگائی اور اس کی وجہ سے حد قذف قائم ہوئی یا عورت نے اُس کی تصدیق کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی اگرچہ زنا نہ ہو مگر تصدیق زن سے نکاح اُس وقت جائز ہوگا جبکہ چار بار ہو اور حد و لعان ساقط ہونے کے لیے ایک بار تصدیق کافی ہے۔^(۲) (عالمگیری، در مختار)

۲۱ حمل کی نسبت اگر شوہر نے کہا کہ یہ میرا نہیں تو لعان نہیں ہاں اگر یہ کہے کہ تو نے زنا کیا ہے اور یہ حمل اُسی سے ہے تو لعان ہوگا مگر قاضی اس حمل کو شوہر سے لگی نہ کریگا۔^(۳) (در مختار)

① الدر المختار و "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب فی الدعاء الخ، ج ۵، ص ۱۶۰

② "العاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۲۰

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۶۱

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۶۲

کسی نے اس کی عورت پر تہمت لگائی اس نے کہا تو نے سچ کہا وہ وہی ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو لعن ہوگا اور اگر فقط تنہا ہی کہا کہ تو سچا ہے تو لعن نہیں نہ حد قذف۔^(۱) (عالمگیری)

عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں اے زانیہ تو لعن نہیں بلکہ حد قذف ہے اور اگر کہا اے زانیہ تجھے تین طلاقیں تو نہ لعن ہے نہ حد۔^(۲) (عالمگیری)

عورت سے کہا اے زانیہ، زانیہ کی بیٹی تو عورت اور اُس کی ماں دونوں پر تہمت لگائی اب اگر ماں بیٹی دونوں ایک ساتھ مطالبہ کریں تو ماں کا مطالبہ مقدم قرار دیکر حد قذف قائم کریں گے اور لعن ساقط ہو جائیگا اور اگر ماں نے مطالبہ نہ کیا اور عورت نے کیا تو لعن ہوگا پھر بعد میں اگر ماں نے مطالبہ کیا تو حد قذف قائم کریں گے۔ اور اگر صورت مذکورہ میں عورت کی ماں مر چکی ہے اور عورت نے دونوں مطالبے کیے تو ماں کی تہمت پر حد قذف قائم کریں گے ورنہ لعن ساقط و اگر صرف اپنا مطالبہ کیا تو لعن ہوگا۔ یو ہیں اگر اجنبیہ پر تہمت لگائی پھر اُس سے نکاح کر کے پھر تہمت لگائی اور عورت نے لعن و حد دونوں کا مطالبہ کیا تو حد ہوگی اور لعن ساقط اور اگر لعن کا مطالبہ کیا ورنہ لعن ہوگا پھر حد کا مطالبہ کیا تو حد بھی قائم کریں گے۔^(۳) (عالمگیری)

پہلی عورت سے کہا میں نے جو تجھ سے نکاح کیا اس سے پہلے تو نے زنا کیا یا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ تہمت چونکہ اب لگائی لہذا لعن ہے اور اگر یہ کہ نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کی تہمت لگائی تو لعن نہیں بلکہ حد قائم ہوگی۔^(۴) (عالمگیری)

عورت سے کہا میں نے تجھے بکرنہ پایا تو نہ حد ہے نہ لعن۔^(۵) (عالمگیری)

اول دسے انکار اُس وقت صحیح ہے جب مہر بکادی دیتے وقت یا ولادت کے سامان خریدنے کے وقت نفی کی ہو ورنہ سکوت^(۶) رضا سمجھ جائیگا پھر نفی نہیں ہو سکتی مگر لعن دونوں صورتوں میں ہوگا اور اگر ولادت کے وقت شوہر موجود نہ تھا تو جب اُسے خبر ہوئی نفی کے لیے وہ وقت بمنزلہ ولادت کے ہے۔^(۷) شوہر نے دسے انکار کیا اور عورت نے بھی اُس کی تصدیق کی تو لعن نہیں ہو سکتا۔^(۸) (درمختار)

① "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی النہای، ج ۱ ص ۵۱۷

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق.

④ المرجع السابق، ص ۵۱۸.

⑤ المرجع السابق.

⑥ خاموش رہنا۔

⑦ ولادت کے قائم مقام ہے، ولادت کے درجہ میں ہے۔

⑧ "الدر المختار" کتاب الطلاق، باب النہای، ج ۱ ص ۱۶۳.

﴿۲۸﴾ دو بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہو اور ان دونوں میں پہلے سے انکار کیا دوسرے کا قرآن وحدیث لگائی جائے اور اگر پہلے کا قرآن کیا دوسرے سے انکار تو لعان ہوگا بشرطیکہ انکار سے نہ پھرے اور پھر گیا تو حد لگائی جائے مگر بہر حال دونوں ثابت النسب ہیں۔^۱ (در مختار)

﴿۲۹﴾ جس بچے سے انکار کیا اور لعان ہوا وہ مر گیا اور اُس نے اول و چھوڑی اب معان کرنے والے نے اُس کو اپنا پوتا پوتی قرار دیا تو وہ ثابت النسب ہے۔^۲ (در مختار)

﴿۳۰﴾ اوداد سے انکار کیا اور ابھی لعان نہ ہو کہ کسی اجنبی نے عورت پر تہمت لگائی اور اُس بچہ کو حرامی کہا اس پر حد قذف قائم ہوئی تو اب اُس کا نسب ثابت ہے اور کبھی منگی نہ ہوگا۔^۳ (در مختار)

﴿۳۱﴾ عورت کے بچہ پیدا ہوا شوہر نے کہا یہ میرا نہیں یا یہ زنا سے ہے اور کسی وجہ سے لعان ساقط ہو گیا تو نسب منگی نہ ہوگا حد واجب ہو یا نہیں۔ یو ہیں گر دونوں اہل لعان ہیں مگر معان نہ ہوا تو نسب منگی نہ ہوگا۔^۴ (عائلیگیری)

﴿۳۲﴾ نکاح کیا مگر بھی دخول نہ ہوا بلکہ ابھی عورت کو دیکھا بھی نہیں اور عورت کے بچہ پیدا ہوا، شوہر نے اُس سے انکار کیا تو لعان ہو سکتا ہے اور بعد معان وہ بچہ ماں کے ذمہ ہوگا ورمہر پورا دینا ہوگا۔^۵ (عائلیگیری)

﴿۳۳﴾ لعان کے سبب جس لڑکے کا نسب عورت کے شوہر سے منقطع کر دیا گیا ہے بعض باتوں میں اُس کے لیے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لیے گواہی دے تو مقبول نہیں، نہ باپ کی گواہی اُس کے لیے مقبوس، نہ وہ اپنے باپ کو زکوٰۃ دے سکے، نہ باپ اُس کو، وراس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اُس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہو سکتا یا عکس ہو جب بھی نہیں ہو سکتا، اور اگر باپ نے اُس کو مار ڈالا تو قصاص نہیں، اور دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُس کا نہیں ہو سکتا مگر چہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اُس کا بیٹا کہے بلکہ تمام باتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کا ورثہ نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا نفقہ دوسرے پر واجب نہیں۔^(۶) (عائلیگیری، در مختار)

① "الدر المختار" کتاب الطلاق، باب المعان، ج ۵، ص ۱۶۳

② المرجع السابق، ص ۱۶۶۔ ③ المرجع السابق، ص ۱۶۷۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی المعان، ج ۱، ص ۵۱۹

⑤ المرجع السابق، ص ۵۱۹ - ۵۲۰

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی المعان، ج ۱، ص ۵۲۱

و "المر المختار" کتاب الطلاق، باب المعان، ج ۵، ص ۱۶۷۔

عنین کا بیان

۱ فتح القدیر میں ہے، عبدالرزق نے روایت کی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی، امیر المومنین نے قاضی شریح کے پاس لکھ بھیجا کہ یوم مراحہ سے ^۱ ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن ابی شیبہ ^۲ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور حسن بصری و حنفی و ابراہیم نخعی و عطاء و سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔ (3)

مسائل فقہیہ

۱ عنین اُس کو کہتے ہیں کہ آہ موجود ہو اور زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے اور اگر بعض عورت سے جماع کر سکتا ہے، اور بعض سے نہیں یا شیب کے ساتھ کر سکتا ہے اور بکر کے ساتھ نہیں تو جس سے نہیں کر سکتا اُس کے حق میں عنین ہے اور جس سے کر سکتا ہے اُس کے حق میں نہیں۔ اس کے اسباب مختلف ہیں مرض کی وجہ سے ہے یا خدقہ ^۴ یا ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (5)

۲ اگر فقط خدقہ ^۶ داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور خدقہ کٹ گیا ہو تو اُس کی مقدر عضو داخل کر سکتے پر عنین نہ ہوگا اور عورت نے شوہر کا عضو کاٹ ڈالا تو مقطوع اندک ^۷ کا حکم جاری نہ ہوگا۔ (رد المحتار) ^۸

۳ شوہر عنین ہے اور عورت کا مقام بند ہے یا ہڈی نکل آئی ہے کہ مرد اُس سے جماع نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کے لیے وہ حکم نہیں جو عنین کی زوجہ کو ہے کہ اس میں خود بھی قصور ہے۔ (در مختار) ^۹

۱ دعویٰ کے دن سے۔

۲ اس جگہ دیگر نسخوں میں ابن شیبہ لکھا ہوا ہے جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اصل میں ابن ابی شیبہ ہے لہذا ہم نے درست کر دیا ہے۔ جن کے پاس یہاں شریعت کے دیگر نسخے ہوں وہ اس کو درست کریں۔۔۔ علویہ

۳ "فتح القدیر" کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۴، ص ۱۲۸

۴ یعنی پیدا کی طور پر۔

۵ "العتاوی الہدیۃ" کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۲۲۵

۶ آگہ تناسل کی سپاری۔

۷ "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۶۹

۸ "المرالمختار" کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۶۹، ۱۷۰

مسئلہ ۴ مرد کا عضو تناسل وائٹین^۱ یا صرف عضو تناسل بالکل جڑ سے کٹ گیا ہو یا بہت ہی چھوٹا ٹھنڈی کی مثل ہو اور عورت تفریق چاہے تو تفریق کر دی جائیگی مگر عورت حرمہ بانڈ ہو اور نکاح سے پہلے یہ حال اس کو معلوم نہ ہو نہ نکاح کے بعد جان کر اس پر راضی رہی اگر عورت کسی کی باندی ہے تو خود اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اختیار اس کے مولیٰ کو ہے، ورنہ بانڈ ہے تو بلوغ تک انتظار کیا جائے بعد بلوغ راضی ہوگئی فیہا ورنہ تفریق کر دی جائے عضو تناسل کٹ جانے کی صورت میں شوہر بانڈ ہو یا نابالغ اس کا اعتبار نہیں۔^۲ (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۵ اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہے کہ مقدم معاد^۳ تک داخل نہیں کر سکتا تو تفریق نہیں کی جائے گی۔^۴ (رد المحتار)

مسئلہ ۶ لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا اس نے شوہر کو مقطوع الذکر پایا تو باپ کو تفریق کے دعویٰ کا حق نہیں جب تک لڑکی خود بانڈ نہ ہوے۔^۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۷ ایک بار جماع کرنے کے بعد اس کا عضو کاٹ ڈال گیا یا عین ہو گیا تو اب تفریق نہیں کی جاسکتی۔^۶ (رد المحتار)

مسئلہ ۸ شوہر کے وائٹین کاٹ ڈالے گئے اور انتشار ہوتا ہے تو عورت کو تفریق کرانے کا حق نہیں اور انتشار نہ ہوتا ہو تو عین ہے اور عین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعوے کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے اگر اقرار کر لے تو یک سار کی مہلت دی جائے گی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کر لیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو گیا اور جماع نہ کیا اور عورت جدائی کی خواستگار^۷ ہے تو قاضی اس کو طلاق دینے کو کہے اگر طلاق دیدے فیہا^۸، ورنہ قاضی تفریق کر دے۔^۹ (عامہ کتب)

① خیمے (فوطیے)

② "اندر المحتار" و "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۱۵ ص ۱۶۹، ۱۷۰

③ فرج داخل میں وہ جگہ جہاں تک عموماً عادتاً اکثر تناسل پہنچتا ہے۔

④ "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۱۵ ص ۱۶۹

⑤ "انہاوی الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱ ص ۵۲۵

⑥ "اندر المحتار" کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۱۵ ص ۱۷۰

⑦ طلبہ۔ ⑧ تو بہتر۔

⑨ "اندر المحتار" کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۱۵ ص ۱۷۲-۱۷۵

۹ عورت نے دعویٰ کیا اور شوہر کہتا ہے میں نے اس سے جماع کیا ہے اور عورت ہیبت ہے تو شوہر سے قسم کھائیں قسم کھالے تو عورت کا حق جاتا رہا انکار کرے تو ایک سال کی مہلت دے ورنہ اگر عورت اپنے کو بکر بتاتی ہے تو کسی عورت کو دکھائیں اور احتیاط یہ ہے کہ دو عورتوں کو دکھائیں، اگر یہ عورتیں اُسے ہیبت بتائیں تو شوہر کو قسم کھلا کر اُس کی بات مانیں اور یہ عورتیں بکر کہیں تو عورت کی بات بغیر قسم مانی جائے گی اور ان عورتوں کو شک ہو تو کسی طریقہ سے امتحان کرائیں اور اگر ان عورتوں میں باہم اختلاف ہے کوئی بکر کہتی ہے کوئی ہیبت تو کسی اور سے تحقیق کرائیں، جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ شوہر نے جماع نہیں کیا ہے تو ایک سال کی مہلت دیں۔^۱ (عالمگیری)

۱۰ عورت کا دعویٰ قاضی شہر کے پاس ہو گا دوسرے قاضی یا غیر قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور اُس نے مہلت بھی دیدی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ یوہیں عورت کا بطور خود بخشی رہنا بیکار ہے۔^۲ (خانیہ)

۱ سال سے مراد اس مقام پر شش سال ہے یعنی تین سو پچھتر دن اور ایک دن کا کچھ حصہ اور یا مenses و ماہ رمضان و شوہر کے حج اور سفر کا زمانہ اسی میں محسوب ہے اور عورت کے حج اور شہوت کا زمانہ^۳ اور مرد یا عورت کے مرض کا زمانہ محسوب^۴ نہ ہو گا اور اگر احرام کی حالت میں عورت نے دعویٰ کیا تو جب تک احرام سے فارغ نہ ہو لے قاضی میعاد مقرر نہ کریگا۔^۵ (عالمگیری، در مختار)

۱۲ اگر عین نے عورت سے ظہار کیا ہے اور آزاد کرنے پر قادر ہے تو ایک سال کی مہلت دی جائیگی ورنہ چودہ ماہ کی یعنی جبکہ روزہ رکھنے پر قادر ہو اور اگر مہلت دینے کے بعد ظہار کیا تو اس کی وجہ سے مدت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔^۶ (عالمگیری)

۱۳ شوہر بیمار ہے کہ بیماری کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں تو عورت کے دعویٰ پر میعاد مقرر نہ کی جائے جب تک تندرست نہ ہو لے اگر چہ مرض زمانہ دراز تک رہے۔^۷ (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۳، ۵۲۲

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی العین، ج ۱، ص ۱۸۸

③ یعنی موجود نہ ہونے کا عرصہ۔ ④ یعنی شمار۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۳

⑥ و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۳

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۳

⑦ المرجع السابق

شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو لے میعاد مقرر کی جائے۔^(۱) (در مختار)

عورت مجنونہ ہے اور شوہر عین تو ولی کے دعوے پر قاضی میعاد مقرر کرے گا اور اگر ولی

بھی نہ ہو تو قاضی کسی شخص کو اس کی طرف سے مدعی بنا کر یہ احکام جاری کرے گا۔^(۲) (در مختار)

میعاد گزرنے کے بعد عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے جماع نہیں کیا اور وہ کہتا ہے کیا ہے تو اگر عورت

شعب تھی تو شوہر کو قسم کھائیں اس نے قسم کھالی تو عورت کا حق باطل ہو گیا اور قسم کھانے سے انکار کرے تو عورت کو اختیار ہے

تفریق چاہے تو تفریق کر دینگے اور اگر عورت اپنے کو بکر^(۳) کہتی ہے تو وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں۔^(۴) (عالمگیری)

عورت کو قاضی نے اختیار دیا اس نے شوہر کو اختیار کیا یا مجھ سے اٹھ کھڑی ہوئی یا لوگوں نے اسے

اٹھ دیا یا ابھی اس نے کچھ نہ کہا تھا کہ قاضی اٹھ کھڑا ہو تو اب سب صورتوں میں عورت کا خیر باطل ہو گیا۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

تفریق قاضی طلاق بائن قرار دی جائیگی اور خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر پائیگی ورنہ بیٹھے گی ورنہ

نصف مہر ہے ورنہ عورت نہیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو متعہ^(۶) ملے گا۔^(۷) (در مختار وغیرہ)

قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی ساں گزرنے پر عورت نے دعویٰ نہ کیا تو حق باطل نہ ہوگا جب

چاہے کہ پھر دعویٰ کر سکتی ہے اور اگر شوہر اور مہلت مانگتا ہے تو جب تک عورت راضی نہ ہو قاضی مہلت نہ دے ورنہ عورت کی رضا

مندی سے قاضی نے مہلت دی تو عورت پر اس میعاد کی پابندی ضرور نہیں جب چاہے دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ میعاد باطل ہو جائے

گی اور اگر میعادوں کے بعد قاضی معزول ہو گیا یا اس کا انتقال ہو گیا اور دوسرا اس کی جگہ پر مقرر ہوا اور عورت نے گواہوں سے

ثابت کر دیا کہ قاضی اس نے مہلت دی تھی اور وہ زمانہ ختم ہو چکا تو یہ قاضی سرے سے مدت مقرر نہ کرے بلکہ اسی پر عمل کرے چاہے

قاضی اول نے کیا تھا۔^(۸) (عالمگیری وغیرہ)

①۔۔۔۔۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۴۔

②۔۔۔۔۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۵۔

③۔۔۔۔۔ کنواری۔

④۔۔۔۔۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۴۔

⑤۔۔۔۔۔ المرجع السابق، وغیرہ۔

⑥۔۔۔۔۔ کپڑوں کا جوڑا۔

⑦۔۔۔۔۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۵، وغیرہ۔

⑧۔۔۔۔۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۴، وغیرہ۔

۲۰ قاضی کی تفریق کے بعد گواہوں نے شہادت دی کہ تفریق سے پہلے عورت نے جماع کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہے ورنہ تفریق کے بعد اقرار کیا ہو تو باطل نہیں۔^(۱) (عائگیری)

۲۱ تفریق کے بعد اسی عورت نے پھر اسی شوہر سے نکاح کیا یا دوسری عورت نے جس کو یہ حال معلوم تھا تو اب دعویٰ تفریق کا حق نہیں۔^(۲) (در مختار)

۲۲ اگر شوہر میں اور کسی قسم کا عیب ہے مثلاً جنون، جذام، برص یا عورت میں عیب ہو کہ اس کا مقام بند ہو یا اس جگہ گوشت یا ہڈی پیدا ہو گئی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں۔^(۳) (در مختار)

۲۳ شوہر جماع کرتا ہے مگر منی نہیں ہے کہ انزال ہو تو عورت کو دعویٰ کا حق نہیں۔^(۴) (عائگیری)



اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا صَلَّيْتُمْ لِنِسَاءٍ فَكَبِّرُوا كَبْرَ بَعْضِكُمْ وَحُصُوا بَعْضَكُمْ وَأَتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تَخْرُجُوا مِنْ بَيْتِكُمْ وَلَا يَخْرُجَنَّ إِلَا أَنْ يَأْتِيَنَّكُمْ بِفَحْشَةٍ مُبِينَةٍ﴾^(۵)

اے نبی! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لوگوں سے فرما دو کہ جب عورتوں کو طلاق دو تو انھیں عدت کے وقت کے لیے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، نہ عدت میں عورتوں کو ان کے رہنے کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کھلی ہوئی بے حیائی کی بات کریں۔

اور فرماتا ہے

﴿وَلَا تَبْلُغْتُمْ بِشَرِّخُسٍ بِانْفِيسِكُمْ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَجِلَّ نَكْحَانُ يَكُنْ أَنْ يَكْتُمَنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي رَحِمِهِمْ﴾^(۶)

۱۔ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۴

۲۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۹

۳۔ المرجع السابق، ص ۱۷۸

۴۔ "العناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۵

۵۔ پ ۲۸، الطلاق: ۱۔ ۶۔ پ ۲، البقرة: ۲۲۸

طلاق و ایساں اپنے کو تین حیض تک روکے رہیں ورنہ انھیں یہ حلال نہیں کہ جو کچھ خدا نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا اُسے چھپائیں، مگر وہ اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں۔

اور فرماتا ہے

﴿وَالَّذِي يَمْسُكُ مِنَ الْمَحْضِ مِنْ ثَلَاثِ يَمَاسٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ قَعْدَتُهُنَّ ثَلَاثُ شَهْرٍ وَالَّذِي تَحْتَمِلُ مِنْ حَمْلٍ وَلَا تِلَاثُ الْأَحْمَالِ أَنْ يَقْضَيْنَ حَمْلَهُنَّ﴾^۱

اور تمھاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہو گئیں اگر تم کو کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنھیں ابھی حیض نہیں آیا ہے، ورنہ حمل و ایسوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا حمل جن میں۔

اور فرماتا ہے

﴿وَالَّذِينَ يُسَوِّفُونَ مِنْكُمْ وَيَدْعُونَ رُجُوعَ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ شَهْرٍ وَعَشْرًا فَإِنْ بَنَيْنَ أَجْلَهُنَّ فَلَا جُنْدَ عَلَيْكُمْ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالسَّعْدِ وَالْبَدِّ بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾^۲

تم میں جو مرد چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم پر کچھ مواخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں شرع کے موافق کریں اور اللہ (عزوجل) کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔

صحیح بخاری شریف میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سیدہ اسمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دیدی۔^۳ نیز اُس میں ہے، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۃ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی^۴ یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ منع حمل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے، کہ میں اس پر مباہلہ کر سکتا ہوں کہ وہ اس کے بعد نازل ہوئی۔^۵

امام مالک و شافعی و تہیقی حضرت میر ابو شہین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہو گیا اور ہنوز مردہ چار پائی پر ہو تو عدت پوری ہوگئی۔^۶

۱۔ باب ۲۸، الطلاق، ۴۔

۲۔ صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب واولات الاحصاء الخ، الحدیث ۵۳۲۰، ج ۴ ص ۴۶۰

۳۔ صحیح البخاری، کتاب التصویر، باب واندیس یتوفون منکم الخ الحدیث ۴۵۳۲، ج ۳ ص ۱۸۳

۴۔ مسابیح داود، کتاب الطلاق، باب فی عدۃ الحامل، الحدیث ۲۳۰۷، ج ۲ ص ۴۲۷

۵۔ المعوضا لامام مالک، کتاب الطلاق، باب عدۃ العتوقی عنہا الخ، الحدیث ۱۲۸۴، ج ۲ ص ۱۳۲

مسائل فقہیہ

۱۔ نکاح رائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک نظر کرنا عدت

۱۔

۲۔ نکاح رائل ہونے کے بعد اس وقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خضوت صحیح ہوئی ہو۔ زانیہ کے

لیے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اُس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو وہی جائز نہیں۔ نکاح فاسد میں دخول سے قبل تفریق ہوئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد ہوئی تو ہے۔² (عامہ کتب)

۳۔ جس عورت کا مقام بند ہے اُس سے خضوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔³ (در مختار)

۴۔ عورت کو طلاق دی، ہائین یا رجعی یا کسی طرح نکاح فسخ⁴ ہو گیا، گرچہ یوں کہ شوہر کے بیٹے کا شہوت کے

ساتھ بوسہ بیا اور ان صورتوں میں دخول ہو چکا ہو یا خضوت ہوئی ہو اور اس وقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہے تو عدت پورے تین حیض ہے جبکہ عورت آزاد ہو اور پابندی ہو تو دو حیض اور اگر عورت ام ولد ہے اُس کے مولیٰ کا انتقال ہو گیا یا اُس نے آزاد کروا تو اس کی عدت بھی تین حیض ہے۔⁽⁵⁾ (در مختار)

۵۔ ان صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا ہے کہ بھی ایسے سن کو نہیں پہنچی یا سن ایاس کو پہنچ چکی ہے یا عمر

کے حسابوں بالغ ہو چکی ہے مگر بھی حیض نہیں آیا ہے تو عدت تین مہینے ہے اور پابندی ہے تو ڈیڑھ ماہ۔⁽⁶⁾

۶۔ اگر طلاق یا فسخ پہلی تاریخ کو ہو اگرچہ عصر کے وقت تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا

قرار دیا جائے یعنی عدت کے کل دن نوے ہونگے۔⁷ (عالمگیری، جوہرہ)

①۔ "العمادی الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۲۶

②۔ المرجع السابق

③۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۸۳

④۔ یعنی فسخ۔

⑤۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۱

⑥۔ المرجع السابق، ص ۱۸۶-۱۹۲

⑦۔ "العمادی الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۲، ص ۵۲۷

و "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۹۶

مسئلہ ۷ عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن ایس کو بھی نہیں پہنچی ہے اس کی عدت بھی حیض سے ہے جب تک تین حیض نہ آئیں یا سن ایس کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہیں ہو سکتی اور اگر حیض آیا ہی نہ تھا اور مہینوں سے عدت گزرا رہی تھی کہ اثنائے عدت میں حیض آگیا تو اب حیض سے عدت گزرے یعنی جب تک تین حیض نہ آئیں عدت پوری نہ ہوگی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۸ حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔^(۲) (صاحب کتب)

مسئلہ ۹ جس عورت سے نکاح فاسد ہو اور دخول ہو چکا ہو یا جس عورت سے شہیہ دہی ہوئی اُس کی عدت فرقت و موت دونوں میں حیض سے ہے اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔^(۳) (جوہرہ نیرہ) درودہ عورت کسی کی باندگی ہو تو عدت ڈیڑھ ماہ۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ اس کی عورت کسی کی کنیز ہے اس نے خود خرید لی تو نکاح جائز با مگر عدت نہیں یعنی اُس کو وہی کرنا جائز مگر دوسرے سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک دو حیض نہ گزر لیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ اپنی عورت کو جو کنیز تھی خریدا اور ایک حیض آنے کے بعد آزاد کر دیا تو اس حیض کے بعد دو حیض اور عدت میں رہے اور حراً^(۶) کا سوگ کرے اور اگر یک بائن طلاق دیکر خریدی تو ملک یحییٰ^(۷) کی وجہ سے وہی کر سکتا ہے اور دو طلاقیں دیں تو بغیر طلاق وہی نہیں کر سکتا اور اگر دو حیض کے بعد آزاد کر دی تو نکاح کی وجہ سے عدت نہیں، ہاں علق^(۸) کی وجہ سے عدت گزارے۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جس عورت سے نابالغ نے شہیہ یا نکاح فاسد میں وہی کی اُس پر بھی یہی عدت ہے۔ یوہیں اگر نابالغی میں خلوت ہوئی ورنہ نابالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی یہی عدت ہے۔^(۱۰) (رد المحتار)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۲۷

② المرجع السابق، ص ۲۷

③ "المحورۃ المبرورۃ"، کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۹۶، ۹۵

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۲۷

⑤ المرجع السابق

⑥ آزاد عورت۔ ⑦ یونڈی کا لک ہونے۔ ⑧ آزاد ہونے یا رادی۔

⑨ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۲۷

⑩ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی عدة زوجة الصغیر، ج ۵، ص ۱۹۰

۱۳ نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت شمار کی جائے گی متارکہ یہ کہ مرد نے یہ کہا کہ میں نے اُسے چھوڑ دیا اُس سے دہلی ترک کی یا اسی قسم کے اور الفاظ کہے جب تک متارکہ یا تفریق نہ ہو کتنا ہی زمانہ نہ گزر جائے عدت نہیں مگر چہ دس میں ارادہ کر لیا کہ دہلی نہ کریگا اور اگر عورت کے سامنے نکاح سے انکار کرتا ہے تو یہ متارکہ ہے ورنہ نہیں لہذا اس کا اعتبار نہیں۔^۱ (جوہرہ، در مختار)

۱۴ طلاق کی عدت وقت طلاق سے ہے اگر چہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اُسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانہ سے طلاق دی ہے تو عورت اُسکی تصدیق کرے یا تکذیب، عدت وقت اقرار سے شمار ہوگی۔^۲ (جوہرہ)

۱۵ عورت کو کسی نے خبر دی کہ اُس کے شوہر نے تین طلاق دیدیں یا شوہر کا خط آیا اور اُس میں سے طلاق لکھی ہے، مگر عورت کا غائب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ خط کسی کا ہے تو عدت گزر کر نکاح کر سکتی ہے۔^۳ (جوہرہ)

۱۶ عورت کو تین طلاق دیدیں مگر بگوں پر ظاہر نہ کیا اور دو حیض آنے کے بعد عورت سے دہلی کی ورجل رو گیا اب اُس نے لوگوں سے طلاق دینا بیس کیا تو عدت وضع حمل ہے اور وضع حمل تک نفقہ اُس پر واجب۔^۴ (عالمگیری)

۱۷ طلاق دیکر مکر گیا، عورت نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا درگواہ سے طلاق دینا ثابت کر دیا در قاضی نے تفریق کا حکم دیا تو عدت وقت طلاق سے ہے، اس وقت سے نہیں۔^۵ (عالمگیری)

۱۸ پچھدا حیض مگر پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو ختم ہوتے ہی عدت ختم ہو گئی اگر چہ ابھی غسل نہ کیا بلکہ اگر چہ اتنا وقت بھی ابھی نہیں گزرا ہے کہ اُس میں غسل کر سکتی اور طلاق رجعی تھی تو شوہر اب رجعت نہیں کر سکتا اور اب یہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہے تو جب تک نہ نہ لے یا ایک نماز کا پورا وقت نہ گزرے عدت ختم نہ ہوگی یہ حکم مسلمان عورت کے ہیں اور کتابیہ ہو تو بہر حال حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائیگی۔^۶ (عالمگیری)

۱ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۲۰۸ - ۲۰۹

"الحوہرۃ النيرة"، کتاب العدة الجزء الثاني، ص ۱۰۲

۲ "الحوہرۃ النيرة"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۶ - ۱۰۷

۳ المرجع السابق، ص ۱۰۲

۴ "الاعتدای الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۳۲

۵ المرجع السابق

۶ المرجع السابق، ص ۵۲۸

وطی بالشہ کی چند صورتیں ہیں

(۱) عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیج دی گئی در یہ خطا ہر کیا گیا کہ تیری عورت ہے اُس نے وطی کی بعد کو حال کھلا۔

(۲) عورت کو تین طلاقیں دیکر بغیر عدال اُس سے نکاح کر لیا اور وطی کی۔

(۳) عورت کو تین طلاقیں دیکر عدت میں وطی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا کہ اس سے وطی حلال ہے۔

(۴) مال کے عوض یا سلفہ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں وطی کی۔

(۵) خاوند ولی عورت تھی اور شہید اُس سے کسی اور نے وطی کی پھر شوہر نے اُس کو طلاق دیدی ان سب صورتوں میں

عورت پر دو عدتیں ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی عدت میں داخل ہو جائے گی یعنی اب جو حیض آئے گا دونوں عدتوں میں شمار ہوگا۔^(۱) (جو ہرہ نہیہ)

مطلقہ نے ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس دوسرے نے اُس سے وطی کی پھر دونوں میں تفریق کر دی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہو گئی مگر ابھی دوسری ختم نہ ہوئی لہذا یہ شخص اُس سے نکاح کر سکتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا جب تک بعد تفریق تین حیض نہ آئیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہو گئیں۔^(۲) (عالمگیری)

عورت کو طلاق ہائے دی تھی ایک یا دو اور عدت کے اندر وطی کی اور جانتا تھا کہ وطی حرام ہے اور حرام ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے تو ہر بار کی وطی پر عدت ہے مگر سب مستداخل ہو گئی اور تین طلاقیں دے چکا ہے اور عدت میں وطی کی اور جانتا ہے کہ وطی حرام ہے اور مقرر^(۳) ابھی ہے تو اس وطی کے لیے عدت نہیں ہے بلکہ مرد کو رجم کا حکم ہے اور عورت بھی اقرار کرتی ہے تو اُس پر بھی۔^(۴) (عالمگیری)

موت کی عدت چار مہینے وں دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو۔ یو ہیں مگر شوہر مسلمان تھا اور عورت کتابیہ تو اس کی بھی یہی عدت ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو۔^(۵) (جو ہرہ وغیرہا)

① "الحوہرة النيرة"، کتاب العدة الجزء الثاني، ص ۱۰۱۔

② "المعناوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۳۶۔

③ اقرار کرنے والا۔

④ "المعناوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۳۶۔

⑤ "الحوہرة النيرة"، کتاب العدة الجزء الثاني، ص ۹۶، وغیرہا۔

عورت کینر ہے تو اس کی عدت دو مہینے پانچ دن ہے شوہر آزاد ہو یا غلام کہ عدت میں شوہر کے حال کا لحاظ نہیں بلکہ عورت کے اعتبار سے ہے پھر موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے سے چائیں ورنہ حرہ کے لیے ایک سو تیس دن اور باندی کے لیے پندرہ دن۔^(۱) (در مختار)

عورت حامل ہے تو عدت وضع حمل ہے عورت حرہ ہو یا کینر مسلمہ ہو یا کتا بیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا متار کہ یا وطی بالشہدہ کی حمل ثابت النسب ہو یا زنا کا مثلاً زانیہ حاملہ سے نکاح کیا ور شوہر مر گیا یا وطی کے بعد طلاق دی تو عدت وضع حمل ہے۔^(۲) (در مختار، عالمگیری وغیرہ)

وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل سقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہو گئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو بچھنے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی۔ (جوہرہ)

بچہ کا کٹر حصہ باہر آچکا تو رجعت نہیں کر سکتا مگر دوسرے سے نکاح اس وقت حلال ہوگا کہ پورا بچہ پیدا ہوئے۔^(۳) (رد المحتار)

موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضع حمل سے نہ ہوگی بلکہ دنوں سے۔^(۴) (جوہرہ)

بارہ برس سے کم عمر و لے کا انتقال ہوا اور اس کی عورت کے چھ مہینے سے کم کے اندر بچہ پیدا ہوا تو عدت وضع حمل ہے اور چھ مہینے یا زائد میں ہوا تو چار مہینے دس دن اور نسب بہر حال ثابت نہ ہوگا۔ ورنہ اگر شوہر مرا ہوا ہو تو دونوں صورت میں وضع حمل سے عدت پوری ہوگی ورنہ ثابت النسب ہے۔^(۵) (جوہرہ، در مختار)

جو شخص خصی قد اس کا انتقال ہوا اور اس کی عورت حاملہ ہے یا مرنے کے بعد حاملہ ہونا معلوم ہو تو عدت

۱۔ "المرالمختار" کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۰۔ ۱۹۲۔

۲۔ "المرالمختار" کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۲۔

۳۔ "الفتاویٰ الہمدیہ" کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۲۸، وغیرہم

۴۔ "الجوہرۃ البیرونیہ" کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۹۶۔

۵۔ "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب العدة، مطبوعہ فی عدة الموت، ج ۵، ص ۱۹۳۔

۶۔ "الجوہرۃ البیرونیہ" کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۱۰۰۔

۷۔ "الجوہرۃ البیرونیہ" کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۱۰۰۔

۸۔ "المرالمختار" کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۳۔

وضع حمل ہے اور بچہ ثابت النسب ہے۔^۱ (جوہرہ)

۳۰۔ عورت کو طلاق رجعی دی تھی اور عدت میں مر گیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں۔ اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔^۲ (جامعہ کتب)

۳۱۔ عورت کینز تھی اُسے رجعی طلاق دی اور عدت کے اندر آزاد ہو گئی تو حرہ کی عدت پوری کرے یعنی تین حیض یا تین مہینے اور طلاق بائن یا موت کی عدت میں سز دہوئی تو باندی کی عدت یعنی دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے پانچ دن۔^۳ (درمختار)

۳۲۔ عورت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو چکی اگر تنازعہ نہ گزرا ہے کہ پوری ہو سکتی ہے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر تنازعہ نہیں گزرا تو نہیں۔ مہینوں سے عدت ہو جب تو ظاہر ہے کہ اتنے دن گزرنے پر عدت ہو چکی اور حیض سے ہو تو آزاد عورت کے لیے کم از کم ساٹھ دن ہیں اور لونڈی کے لیے چالیس بلکہ ایک روایت میں حرہ کے لیے اُنتالیس دن کہ تین حیض کی اقل۔^۴ عدت نو دن ہے اور دو طہر کی تیس دن اور باندی کے لیے اکیس دن کہ دو حیض کے چھ دن اور ایک طہر درمیان کا پندرہ دن۔^۵ (درمختار، رد المحتار)

۳۳۔ مطلقہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہو گئی کہ حمل تھا ساقط ہو گیا اگر حمل کی مدت اتنی تھی کہ اعضا بن چکے تھے تو مان لیا جائیگا ورنہ نہیں مثلاً نکاح سے ایک مہینے بعد طلاق دی اور طلاق کے ایک ماہ بعد حمل ساقط ہوتا بتاتی ہے تو عدت پوری نہ ہوئی کہ بچے کے اعضا چار ماہ میں بنتے ہیں۔^۶ (رد المحتار)

۳۴۔ اپنی عورت مطلقہ سے عدت میں نکاح کیا اور قبل وطی طلاق دیدی تو پورا مہر واجب ہوگا اور سرے سے

۱۔ "الحوہرہ البیرونی"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۰

۲۔ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر من العدة، ج ۱، ص ۵۳۰

۳۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۶

۴۔ کم سے کم۔

۵۔ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مضبوط، فی وصء المعتبرة بشبهة، ج ۵، ص ۲۱۰

۶۔ "ردالمختار"، المرجع السابق، ص ۲۱۱

عدت بیٹھے۔ یو ہیں اگر پہلا نکاح فاسد تھا اور دخول کے بعد تفریق ہوئی اور عدت کے اندر نکاح صحیح کر کے طلاق دیدی یا دخول کے بعد کفو نہ ہونے کی وجہ سے تفریق ہوئی پھر نکاح کر کے طلاق دی یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر طلاق دی اور عدت کے اندر نکاح کیا اب وہ لڑکی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر لڑکی نے بالغ ہو کر اپنے کو اختیار کیا اور عدت کے اندر پھر اس سے نکاح کیا اور قبل دخول طلاق دیدی ان سب صورتوں میں دوسرے نکاح کا پورا نمبر اور طلاق کے بعد عدت واجب ہے، اگرچہ دوسرے نکاح کے بعد وطی نہیں ہوئی کہ نکاح اول کی وطی نکاح ثانی میں بھی وطی قرار دی جائیگی۔^۱ (درمختار، رد المحتار)

۳۵۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اُسے تین حیض نہ آئیں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی یا سن ایس کو پہنچ کر مہینوں سے عدت پوری کرے اگرچہ بچہ پیدا ہونے سے قبل اُسے حیض نہ آیا ہو۔^۲ (درمختار)



اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنُتُمْ فِي نَفْسِكُمْ وَعِيمَ اللَّهِ أَلَّكُمْ سَتَدْرِكُوهُنَّ وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ يَسْرًا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا مَعْرُوفٌ ۖ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةً بَيْنَكُمُ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْتَمُوا إِلَٰهَكُمْ صَافِي أَنفُسِكُمْ فَخَبِّرُوا ۚ وَاعْتَمُوا إِلَٰهَكُمْ عَفْوَ رَبِّهِمْ ۝﴾^۱

اور تم پر گناہ نہیں اس میں کہ اشارۂ عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دس میں چھپ رکھو، اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ تم اُن کی یاد کرو گے ہاں اُن سے خفیہ وعدہ مت کرو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کرو جو شرع کے موافق ہے۔ اور عقد نکاح کا پکا راہ نہ کرو جب تک کتاب کا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) اُس کو جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے تو اُس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا، حلم والا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہو گئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اُس کی

① الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی وجہ المعنۃ بشیخہ، ج ۵، ص ۲۱۲

② الدر المختار، المرجع السابق، ص ۲۱۲

③ ص ۲۲، البقرة: ۲۳۵

آنکھیں دکھتی ہیں، کیا اُسے سرمہ لگائیں؟ ارشاد فرمایا نہیں دویا تین بار بھی فرمایا کہ نہیں پھر فرمایا کہ ”یہ تو بھی چار مہینے دس دن ہیں ورجاہیت میں تو ایک سا گزرنے پر بیٹگی پھینکا کرتی تھی۔“^۱ (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی ورنہ بیت میہ کیے کپڑے پہنتی، جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے بیٹگی بھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)۔

۳ صحیحین میں ام المومنین ام حبیبہ و ام المومنین نہنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جو عورت القدر (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اُسے یہ جہاں نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔^۲

۴ ام عقیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہو، کپڑا نہ پہنے، مگر وہ کپڑا کہ بٹنے سے پہلے اُس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر نکلتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے ورنہ خوشبو چھوئے، مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود مستحکم کر سکتی ہے۔“ اور ابودودی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ منہدی نہ لگائے۔^۳

۵ ابودودونسی نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جس عورت کا شوہر مر گیا ہے، وہ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیر کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے ورنہ منہدی لگائے اور نہ سرمہ۔“^۴

۵ ابودودونسی انھیں سے راوی، کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے پاس تشریف لائے۔ اُس وقت میں نے مصر (ایوہ) لگا رکھا تھا، فرمایا ”ام سلمہ یہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کی، یہ ایوہ ہے اس میں خوشبو نہیں۔ فرمایا ”اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے، اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگایا کرو اور دن میں صاف کر ڈال کرو ورنہ شوہر اور منہدی سے بال نہ سنوارو۔“ میں نے عرض کی، کنگھا کرنے کے لیے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ فرمایا کہ ”بیری کے پتے سر پر تھوپ یا کرو پھر کنگھا کرو۔“^۵

۱ صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب تعدد التوفی عنہا... إلخ، الحدیث: ۵۳۳۶، ج ۳، ص ۵۰۶.

۲ صحیح البخاری، کتاب الحائز، باب حد المرأة عی غیر زوجها، الحدیث: ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ج ۱، ص ۴۳۳.

۳ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عده الوفاہ... إلخ، الحدیث: ۱۴۹۱، ص ۷۹۹.

۴ مس أبي داود، کتاب الطلاق، باب فیما تحبہ المصدة فی عدتها، الحدیث: ۲۳۰۲، ج ۲، ص ۴۲۵.

۵ مس أبي داود، کتاب الطلاق، باب فیما تحبہ المصدة فی عدتها، الحدیث: ۲۳۰۴، ج ۲، ص ۴۲۵.

۵ مس أبي داود، کتاب الطلاق، باب فیما تحبہ المصدة فی عدتها، الحدیث: ۲۳۰۵، ج ۲، ص ۴۲۵.

فقہیہ ۶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کے شوہر کو ان کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا، وہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں، کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی پناہ مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر نکلا کر فرمایا: ”اُسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو، جب تک عدت پوری نہ ہو۔“ لہذا انھوں نے چار ماہ دس دن اُسی مکان میں پورے کیے۔^۱

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱ سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہ کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگر چہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے ورنہ تیل کا استعمال کرے اگر چہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا۔ یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیر کا رنگا ہو یا سُرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔^۲ (جوہرہ، در مختار، عالمگیری) یوہیں پڑیا کا رنگ گدلی۔ دھاتی۔ چمپتی و طرح طرح کے رنگ جن میں تزیین^۳ ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔

مسئلہ ۲ جس کپڑے کا رنگ پڑانا ہو گیا کہ سب اُس کا پہننا زینت نہیں اُسے پہن سکتی ہے۔ یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۳ عذر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں اُس کا استعمال زینت کے قصد^۵ سے نہ ہو مثلاً درد سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں درد سر ہو جائیگا تو لگانا جائز ہے۔ یا درد سر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اُس طرف سے جدھر کے دندانے موئے ہیں ادھر سے نہیں جدھر باریک ہوں کہ یہ باں سنوارنے کے لیے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے۔ یا سرمہ لگانا تنگی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے۔ یا خارش^۶ ہے تو ریشمی

۱۔ جامع الترمذی، ابواب الطلاق، إلخ، باب ما جاء من تعدد المتوفى عنها زوجها الحديث، ۱۶۰۸، ج ۲، ص ۱۱۱

۲۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، فصل فی الحیض، ج ۵، ص ۲۲۱،

۳۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحیض، ج ۱، ص ۵۳۳

۴۔ الجوہرۃ النيرة، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۴،

۵۔ یعنی بناؤ سنگار۔

۶۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحیض، ج ۱، ص ۵۳۳

۷۔ درد۔ ۸۔ ایک جلدی بیماری جس میں بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور کھلی ہوتی ہے۔

کپڑے پہن سکتی ہے۔ یا اُس کے پاس اور کپڑے نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے لہذا بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانا کی ضرورت ہو تو یہی ظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اُس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔^۱ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

۳ سوگ اُس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق یا نکی کی عدت ہو اگرچہ عورت باندی ہو۔ شوہر کے عین ہونے یا عضو قائل کے کئے ہونے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اُس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے۔^۲ (درمختار، عالمگیری)

۵ طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔^(۳) (درمختار)

۶ نابالغہ و مجنونہ و کافرہ پر سوگ نہیں۔ ہاں اگر ثنائے عدت میں نابالغہ بالغہ ہوئی مجنونہ کافرہ کا جنون جاتا رہا اور کافرہ مسلمان ہوگئی تو جودن باقی رہ گئے ہیں اُن میں سوگ کرے۔^۴ (ردالمحتار)

۷ ام و مد کو اُس کے مولیٰ نے زکر دیا یا مولیٰ کا انتقال ہو گیا تو عدت بیٹھے گی مگر اس عدت میں سوگ واجب نہیں۔ یوہیں نکاح فاسد اور وطی با شہمہ و طلاق رجعی کی عدت میں سوگ نہیں۔^۵ (جوہرہ، عالمگیری)

۸ کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔^۶ (ردالمحتار)

۹ کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ

۱ "المعایر الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۳

۲ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۲

۳ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۱

۴ "المعایر الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴

۵ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۱

۶ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۳

۷ "المجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۳

۸ "المعایر الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴

۹ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۳

سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لیے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

۱۰ عدت کے اندر چار پائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

۱۱ جو عورت عدت میں ہو اُس کے پاس صراحت نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا عتق کی عدت میں ہو اور موت کی عدت ہو تو اشارہ کہہ سکتے ہیں، ورنہ طلاق رجعی یا بائن یا فسخ کی عدت میں اشارہ بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالشہد یا نکاح فاسد کی عدت میں اشارہ کہہ سکتے ہیں اشارہ کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے، ورنہ صراحت ہو جائیگی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وصف ہوں اور وہ وصف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہیں ملے گی۔^۲ (در مختار، عالمگیری)

۱۲ جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی اگرچہ شوہر کے بیٹے کا بوسہ لینے سے اور اس کی عدت میں ہو یا خلع کی عدت میں ہو مگر چہ نفقہ عدت پر خلع ہوا ہو یا اس پر خلع ہوا کہ عدت میں شوہر کے مکان میں نہ رہے گی تو ان عورتوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں نہ دن میں نہ رات میں جبکہ آزاد ہوں یا لونڈی ہو جو شوہر کے پاس رہتی ہے اور عاقلہ، ہائضہ، مسلمہ ہو مگرچہ شوہر نے اُسے باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو۔ اور نابالغہ لڑکی طلاق رجعی کی عدت میں شوہر کی اجازت سے باہر جاسکتی ہے ورنہ غیر اجازت نہیں اور نابالغہ بائن طلاق کی عدت میں اجازت و بے اجازت دونوں صورت میں جاسکتی ہے ہاں اگر قریب الملوغ^۳ ہے تو بغیر اجازت نہیں جاسکتی اور عورت ہنگی یا بوہری یا کتابیہ ہے تو جاسکتی ہے مگر شوہر کو منع کرنے کا حق ہے۔ مرد و عورت مجوسی^۴ تھے شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت نے اسلام مانے سے انکار کیا اور فرقت ہو گئی اور مدخولہ تھی لہذا عدت بھی واجب ہوئی تو عدت کے اندر اُس کا شوہر نکلنے سے منع کر سکتا ہے۔ مولیٰ نے ام و مد کو آزاد کیا تو اس عدت میں باہر جاسکتی ہے اور نکاح فاسد کی عدت میں نکلنے کی اجازت ہے مگر شوہر منع کر سکتا ہے۔^۵ (عالمگیری، در مختار)

۱۳ چند مکان کا ایک محکمہ ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو محکمہ میں آسکتی ہے اوروں کے ہوں تو نہیں۔^۶ (در مختار)

۱ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۴

۲ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴

۳ و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۵

۴ بائخ ہونے کے قریب۔ ۵ "آگ کی پوجا کرنے والے۔

۵ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴

۶ و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۷

۷ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۷

۱۳ اگر کرایہ کے مکان میں رہتی تھی جب بھی مکان بدلنے کی اجازت نہیں شوہر کے ذمہ زنا سے عدت کا کرایہ ہے اور اگر شوہر غائب ہے اور عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اُسی میں رہے۔^۱ (ردالمحتار)

۱۵ موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت ماں نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائیگی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے اور رات کا کٹر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو سے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے جانے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے مگر رات کو اُسی گھر میں رہنا ہوگا۔^۲ (ردالمحتار) یو چیں کوئی سودا خانے والا نہ ہو تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے۔

۱۶ موت یا فرقت^۳ کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت^۴ تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے ورنہ اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر ضرورت اور ضرورت کی صورتیں ہم آگے لکھیں گے آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولنا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

۱۷ عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لیے کہیں اور گئی تھی اُس وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے۔^(۵) (عالمگیری)

۱۸ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اُس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اُس وقت کہ اسے کوئی نکال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا، یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدت وفات ہے، لک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کر یہ نہیں یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں جتنا پہنچا وہ قابل سکونت نہیں اور ورثہ اپنے حصہ میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور پاس کرایہ نہیں یا مکان ڈھیر ہو^(۶) یا ڈھنسنے کا خوف ہو

۱ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحدود، مصنف: الحق ان علی المعنی (البحر، ج ۵، ص ۲۲۸)

۲ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحدود، مصنف: الحق ان علی المعنی (البحر، ج ۵، ص ۲۲۸)

۳ عیحدگی۔ ۴ رہائش۔

۵ "الساویں الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحدود، ج ۱، ص ۵۳۵

۶ گر رہا ہو۔

یا چوروں کا خوف ہو، اس تکلف^۱ ہو جانے کا اندیشہ ہے یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ ہے تو ان صورتوں میں مکان بدرہے سکتی ہے۔ اور اگر کرایہ کا مکان ہو اور کرایہ دے سکتی ہے یا ورثہ کو کر یہ دے کر رہ سکتی ہے تو اُسی میں رہنا لازم ہے۔ اور اگر حصہ تھا کہ اس کے رہنے کے لیے کافی ہے تو اُسی میں رہے اور دیگر ورثہ شوہر جن سے پردہ فرض ہے اُن سے پردہ کرے اور اگر اُس مکان میں نہ چور کا خوف ہے نہ پردہ کیوں کا مگر اُس میں کوئی اور نہیں ہے اور تنہا رہتے خوف کرتی ہے تو اگر خوف زیادہ ہو مکان بدلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور طلاق بائن کی عدت ہے اور شوہر فاسق ہے اور کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اُس کی نیت بد ہو تو بروک سکے ایسی حالت میں مکان بدل دے۔^۲ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

۱۹ وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اُس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آ سکے اُسے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اُسے رکھنا چاہے، اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے۔^۳ (عالمگیری)

۲۰ جب مکان بدلا تو دوسرے مکان کا وہی حکم ہے جو پہلے کا تھا یعنی اب اس مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں مگر عدت وفات میں بوقت حاجت بقدر حاجت جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔^۴ (عالمگیری)

۲۱ طلاق بائن کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف شوہر رہے اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اُسکے سامنے اپنا بدن چھپانا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں بلکہ یہاں قحط کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں لگ الگ رہ سکیں تو شوہر اُتے دنوں تک مکان چھوڑ دے، یہ نہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے اور خود اس میں رہے کہ عورت کو مکان بدلنے کی بغیر ضرورت اجازت نہیں اور اگر شوہر فاسق ہو تو اُسے حکماً اُس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اُس مکان میں کوئی ثقہ^۵ عورت رکھ دی جائے جو قحط کے روکنے پر قادر ہو اور اگر رجسی کی عدت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں مگر چہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہ ہوگی۔^۶ (درمختار، رد المحتار)

۱۔ مضامین۔

۲۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلای، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۵

۳۔ الدر المختار، کتاب الصلای، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۹ وغیرہما۔

۴۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الصلای، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۵

۵۔ المرجع السابق۔

۶۔ معتبر، قائل احتمال۔

۷۔ الدر المختار و"رد المحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، مطلب الحق ان علی الطبی، إلخ، ج ۵، ص ۲۳۰

۲۲ تین طلاق کی عدت کا بھی وہی حکم ہے جو طلاق ہائے کی عدت کا ہے۔ زن و شوگر بڑھیا پوڑھے ہوں اور فرقت وقع ہوئی اور ان کی وادیں ہوں جنگی مفارقت گوارانہ ہو تو دونوں ایک مکان میں رہ سکتے ہیں جبکہ زن و شو کی طرح نہ رہتے ہوں۔^(۱) (در مختار)

۲۳ سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اُس کا ثقان ہوا ب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے عدت سفر ہے یا نہیں اور ہر صورت مکان عدت سفر ہے یا نہیں اگر کسی طرف مسافت سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اُسکے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافت سفر ہے اور دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافت سفر نہ ہو اُس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آسکتی ہے نہ ادھر جاسکتی اور اگر اس وقت جنگل میں ہے مگر رستہ میں گاؤں یا شہر ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔^(۲) (در مختار، عالمگیری)

۲۴ عورت کو عدت میں شوہر سفر میں نہیں لے جاسکتا، اگرچہ وہ رجعی کی عدت ہو۔^(۳) (در مختار)

۲۵ رجعی کی عدت کے وہی حکام ہیں جو بائن کے ہیں مگر اس کے لیے سوگ نہیں اور سفر میں رجعی طلاق دی تو شوہر ہی کے ساتھ رہے اور کسی طرف مسافت سفر^(۴) ہے تو ادھر نہیں جاسکتی۔^(۵) (در مختار)



حدیث میں فرمایا ”پچہ اُس کے لیے ہے، جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لیے

پتھر ہے۔“^(۶)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحضانہ، ج ۵، ص ۲۳۱

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحضانہ، ج ۵، ص ۲۳۲

③ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحضانہ، ج ۱، ص ۵۳۵

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحضانہ، ج ۵، ص ۲۳۳

⑤ "یعنی ساڑھے ستاون میل کی راہ۔"

⑥ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحضانہ، ج ۵، ص ۲۳۳

⑦ "صحیح البخاری"، کتاب الحدود، باب لعنہا المحرم، الحدیث ۶۸۱۸، ج ۲، ص ۳۴۰

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱ حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے اور زیادہ سے زیادہ دو^۱ سال لہذا جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار نہ کیا ہو ورنہ بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وہ مدت اتنی ہے کہ اس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اور وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا جب بھی نسب ثابت ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہو کہ عورت کا اقرار غلط تھا اور ان دونوں صورتوں میں وراثت سے ثابت ہوا کہ شوہر نے رجعت کر لی ہے جبکہ وقت طلاق سے پورے دو برس یا زیادہ میں بچہ پیدا ہو اور دو برس سے کم میں پیدا ہوا تو رجعت ثابت نہ ہوئی ممکن ہے کہ طلاق دینے سے پہلے کا حمل ہو اور اگر وقت اقرار سے چھ مہینے پر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں۔ یوہیں طلاق بائن یا موت کی عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار کیا اور وقت اقرار سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے، ورنہ نہیں۔^۲ (در مختار وغیرہ، ع۔ مکتب)

مسئلہ ۲ جس عورت کو بائن طلاق دی اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو نہیں مگر جبکہ شوہر اس بچہ کی نسبت کہے کہ یہ میرا ہے یا ایک بچہ دو برس کے اندر پیدا ہوا دوسرا بعد میں تو دونوں کا نسب ثابت ہو جائیگا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۳ وقت نکاح سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو تو نسب ثابت نہیں اور چھ مہینے یا زیادہ پر ہوا تو ثابت ہے جبکہ شوہر اقرار کرے یا سکوت اور اگر کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہ ہوا تو ایک عورت کی گواہی سے وراثت ثابت ہو جائیگی اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو جنے تو تجھ کو طلاق اور عورت بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دوسرا ایک مرد و دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی تب جنائی کی شہادت ناکافی ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا یا حمل ظاہر تھا جب بھی طلاق ثابت ہے ورنہ نسب ثابت ہونے کے لیے فقط جنائی کا قول کافی ہے۔^۳ (جوہرہ) اور اگر دو بچے پیدا ہوئے ایک چھ مہینے کے اندر دوسرا چھ مہینے پر یا چھ مہینے کے بعد تو دونوں میں کسی کا نسب ثابت نہیں۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۴ نکاح میں جہاں نسب ثابت ہونا کہا جاتا ہے وہاں کچھ یہ ضرور نہیں کہ شوہر دعوے کرے تو نسب ہوگا بلکہ

۱ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ج ۵، ص ۲۳۴، وغیرہ

۲ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ج ۵، ص ۲۳۷.

۳ "المحورر القلیب"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۷.

۴ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۶.

سکوت سے بھی نسب ثابت ہوگا، اور اگر انکار کرے تو نفی نہ ہوگی جب تک لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی ثابت ہوگا۔^(۱) (ع لگیری)

فقہ ۵ نابالغہ کو اُس کے شوہر نے بعد دخول طلاق رجعی دی اور اُس نے حاملہ ہونا ظاہر کیا تو اگر ستائیس مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو تو ثابت النسب ہے اور طلاق بائن میں دو برس کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر اُس نے عدت پوری ہو نیکا قرار کیا ہے تو وقت قرار سے چھ مہینے کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر نہ حاملہ ہونا ظاہر کیا نہ عدت پوری ہونے کا اقرار کیا بلکہ سکوت کیا تو سکوت کا وہی حکم ہے جو عدت پوری ہونے کے قرار کا ہے۔^(۲) (ع لگیری)

فقہ ۶ شوہر کے مرنے کے وقت سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہے ورنہ نہیں۔ یہی حکم صغیرہ کا ہے جبکہ حمل کا قرار کرتی ہو اور اگر عورت صغیرہ ہے جس نے نہ حمل کا اقرار کیا نہ عدت پوری ہونے کا اور دس مہینے دس دن سے کم میں ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وقت اقرار یعنی چار مہینے دس دن کے بعد اگر چھ مہینے کے اندر پیدا ہو تو ثابت ہے ورنہ نہیں۔^(۳) (در مختار)

فقہ ۷ عورت نے عدت وفات میں پہلے یہ کہا مجھے حمل نہیں پھر دوسرے دن کہا حمل ہے تو اُس کا قوس مان یا جائیگا اور اگر چار مہینے دس دن پورے ہونے پر کہا کہ حمل نہیں ہے پھر حمل ظاہر کیا تو اُس کا قوس نہیں مانا جائیگا مگر جبکہ شوہر کی موت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو تو اُس کا وہ قرار کہ عدت پوری ہوگئی باطل سمجھا جائیگا۔^(۴) (خانہ)

فقہ ۸ طلاق یا موت کے بعد دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور شوہر یا اُس کے ورثہ بچہ پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور عورت دعویٰ کرتی ہے تو اگر حمل ظاہر تھا یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو درایت ثابت ہے اگرچہ جنازی^(۵) بھی شہادت نہ دے، ورنہ ثابت النسب ہے اور اگر نہ حمل ظاہر تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو اُس وقت ثابت ہوگا کہ دو مرد یا ایک مرد و دو عورت گواہی دیں۔ اور مرد کس طرح گواہی دیں گے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت تہا مکان میں گئی اور اُس مکان میں کوئی ایسا بچہ نہ تھا اور بچہ لیے ہوئے باہر آئی یا مرد کی نگاہ اچانک پڑ گئی دیکھا کہ اُس کے بچہ پیدا ہو رہا ہے اور قصد انکشاف کی

۱ "الاعتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۶

۲ "الاعتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۷

۳ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ج ۵، ص ۲۱۰

۴ "الاعتاوی المعانیۃ"، کتاب الطلاق، باب العہ، فصل فی النسب، ج ۲، ص ۲۷۴

۵ جنازی، بچہ جنازے والی۔

تو قاضی ہے اور اس کی گواہی مردود۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹ شوہر بچہ پیدا ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ یہ بچہ نہیں ہے تو اس کے ثبوت کے لیے جنائی کی شہادت کافی ہے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۰ عدت و وفات میں بچہ پیدا ہوا اور بعض ورثہ نے تصدیق کی تو اس کے حق میں نسب ثابت ہو گیا پھر اگر یہ عادل ہے اور اسکے ساتھ کسی اور وارث قابل شہادت نے بھی تصدیق کی یا کسی اجنبی نے شہادت دی تو ورثہ اور غیر سب کے حق میں نسب ثابت ہو گیا یعنی مثلاً اگر اس لڑکے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے فلاں شخص پر اتنے روپے دین ہیں تو دعویٰ سننے کے لیے اسکی حاجت نہیں کہ وہ پنا نسب ثابت کرے، ورنہ اگر تھا ایک وارث تصدیق کرتا ہے یا چند ہوں مگر وہ عادل نہ ہوں تو فقط ان کے حق میں ثابت ہے اور سب کے حق میں ثابت نہیں یعنی مثلاً اگر دیگر ورثہ اس صورت میں انکار کرتے ہوں تو او را دہونے کی وجہ سے ان کے حصوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور وارث اگر تصدیق کریں تو ان کے لیے اقرار کرنے میں لفظ شہادت اور مجلس قاضی وغیرہ کچھ شرط نہیں مگر اوروں کے حق میں ان کا اقرار اس وقت مانا جائیگا جب عادل ہوں ہاں اگر اس وارث کے ساتھ کوئی غیر وارث ہے تو اس کا فقط یہ کہہ دینا کافی نہ ہوگا کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے بلکہ لفظ شہادت اور مجلس حکم وغیرہ وہ سب امور جو شہادت میں شرط ہیں، اس کے لیے شرط ہیں۔^۳ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ بچہ پیدا ہوا عورت کہتی ہے کہ نکاح کو چھ مہینے یا زائد کا عرصہ گزرا اور مرد کہتا ہے کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو عورت کو قسم کھائیں، قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور شوہر یا اس کے ورثہ گواہ پیش کرنا چاہیں تو گواہ نہ سنے جائیں۔^۴ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲ کسی لڑکے کی نسبت کہا یہ میرا بیٹا ہے، ورنہ اس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس لڑکے کی ماں جس کا حرہ و مسلمہ ہونا معلوم ہے یہ کہتی ہے کہ میں اس کی عورت ہوں اور یہ اس کا بیٹا تو دونوں وارث ہو گئے اور اگر عورت کا آزاد ہونا مشہور نہ ہو یا پہلے وہ باندی تھی اور اب آزاد ہے اور یہ نہیں معلوم کہ علق کے وقت آزاد تھی یا نہیں اور ورثہ کہتے ہیں تو اس کی ام ولد تھی تو وارث نہ ہوگی۔ یو ہیں اگر ورثہ کہتے ہیں کہ تو اس کے مرنے کے وقت نصرانی تھی، ورنہ اس وقت اس عورت کا مسلمان

۱ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، مطب: می ثبوت النسب من الصغير، ج ۵، ص ۲۴۲

۲ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ج ۵، ص ۲۴۳

۳ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، مطب: می ثبوت النسب من الصغير، ج ۵، ص ۲۴۴

۴ المرجع السابق، ص ۲۴۵

ہونا مشہور نہیں ہے، جب بھی وارث نہ ہوگی۔^۱ (عائلیگیری وغیرہ)

۱۳ عورت کا بچہ خود عورت کے قبضہ میں ہے شوہر کے قبضہ میں نہیں اُس کی نسبت عورت یہ کہتی ہے کہ یہ لڑکا میرے پہلے شوہر سے ہے اس کے پیدا ہونے کے بعد میں نے تجھ سے نکاح کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میرا ہے میرے نکاح میں پیدا ہوا تو شوہر کا قول معتبر ہے۔^(۲) (عائلیگیری)

۱۴ کسی عورت سے زنا کیا پھر اُس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے، درکم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے۔^(۳) (عائلیگیری)

۱۵ نسب کا ثبوت اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ یونے پر قادر ہو۔^(۴) (عائلیگیری)

۱۶ کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی عورت سے کر دیا اور لڑکا بتا چھوٹا ہے کہ نہ جماع کر سکتا ہے نہ اُس سے حمل ہو سکتا ہے اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں وراگر لڑکا مرا ہق^{۱۵} ہے اور اُس کی عورت سے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے۔^(۶) (عائلیگیری)

۱۷ اپنی کنیز سے دہلی کرتا ہے اور بچہ پیدا ہوا تو اُس کا نسب اُس وقت ثابت ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ میرا بچہ ہے وروہ لونڈی ام ولد ہوگئی اب اس کے بعد جو بچے پیدا ہو گئے اُن میں اقرار کی حاجت نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفی کرنے سے مستثنیٰ ہو جائے گا مگر نفی سے اُس وقت منسفی ہوگا کہ زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو نہ قاضی نے اُس کے نسب کا حکم دیدیا ہو اور ان میں کوئی بات پائی گئی تو نفی نہیں ہو سکتی۔ اور مدبرہ کے بچہ کا نسب بھی اقرار سے ثابت ہوگا۔ منکوحہ کے بچہ کا نسب ثابت ہونے کے لیے اقرار کی حاجت نہیں بلکہ انکار کی صورت میں معان کرتا ہوگا اور جہاں معان نہیں وہاں انکار سے بھی کام نہ چلے گا۔^(۷) (عائلیگیری، ردالمحتار)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۹ وغیرہ

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۴۰

③ المرجع السابق.

⑤ بالغ ہونے کے قریب۔

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۴۰

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۶

و "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب العدة، فصل فی ثبوت النسب، معتب: العرائش علی اربع مراتب، ج ۵، ص ۲۵۱

بچہ کی پرورش کا بیان

۱۔ امام احمد و ابو داؤد و عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک عورت نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے بے طرف تھا اور میرے پیٹان اس کے بے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اسکو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”تو زیادہ حقدار ہے، جب تک تو نکاح نہ کرے۔“ (۱)

۲۔ صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ قصد سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچی چچا کہتی پیچھے ہو گئیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں لے لیا، اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی وزید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچی کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے چچا کی لڑکی ہے، اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے (رضاعی) بھائی کی لڑکی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکی خالہ کو دوائی اور فرمایا کہ ”خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم میری صورت اور سیرت میں مثلاً ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔“ (۲)

مسائل فقہیہ

۱۔ بچہ کی پرورش کا حق ماں کے لیے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہوگی ہو یا اگر وہ مرتدہ ہوگی تو پرورش نہیں کر سکتی یا کسی فسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زنیہ یا چور یا لوطہ کرنے والی ہے تو اس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہ نے فرمایا اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اس کی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر صحیح یہ ہے کہ اس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا کہ ناسمجھ ہو جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کر لیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کرے گا جو اس کی ہے۔ یوں ماں کی پرورش میں اس وقت بھی نہ دیا جائے جبکہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر چلی جاتی ہو اگرچہ اس کا جانا کسی گناہ کے لیے نہ ہو مثلاً وہ عورت مرد سے نہاتی ہے یا جنائی ہے یا ور کوئی ایسا کام کرتی ہے

۱۔ "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب من احق بالولد، الحديث: ۲۲۷۶، ج ۲، ص ۴۱۳.

۲۔ "صحیح البخاری"، كتاب المعاری، باب عمره القصاء، الحديث: ۴۲۵۱، ج ۳، ص ۹۴.

جس کی وجہ سے اُسے کٹر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کینریا ام ولد یا مدبرہ ہو یا مکاتبہ ہو جس سے قبل عقد کتابت بچہ پیدا ہوا جبکہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حق پرورش مولیٰ کے لیے ہے کہ اُس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے خدانہ کیا جائے۔^۱ (عالمگیری، درمختار، رد المحتار وغیرہ)

۲ اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر محرم سے نکاح کر لیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حق پرورش باطل نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کے لیے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جہت سے محرم ہو جیسے اس کی ماں نے اس کے رضاعی چچا سے شادی کر لی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچہ کا چچا ہے مگر نسباً اجنبی ہے، ورنہ یہی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں۔^۲ (درمختار وغیرہ)

۳ ماں اگر مفت پرورش کرنا نہیں چاہتی اور باپ جرت دے سکتا ہے تو اجرت دے اور تنگ دست ہے تو ماں کے بعد جن کو حق پرورش ہے اگر ان میں کوئی مفت پرورش کرے تو اُس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اُس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ یا مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دیدے مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اُس کی دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کر سکتے، ورنہ اگر کوئی دوسری عورت ایسی نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مفت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اُس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اجرت مانگتی ہو۔^۳ (درمختار، رد المحتار)

۴ جس کے لیے حق پرورش ہے، اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے گی۔ یوں اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے، ورنہ بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ پیتا ہو یا مفت کوئی دودھ نہیں پلاتی اور بچہ یا اُس کے باپ کے پاس ماں نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے گی۔^۴ (رد المحتار)

۵ ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں پائے گی ورنہ اس کا بھی حق ہے اور دودھ پلانے کی اجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اُس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو یہ بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات اگر بچہ کامل ہو تو اُس سے دیے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہے اُس

۱ "الفاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانۃ، ج ۱، ص ۵۴۱

۲ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الحصانۃ، ج ۵، ص ۲۵۹، ۲۶۱، وغیرہ

۳ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانۃ، ج ۵، ص ۲۶۱، وغیرہ

۴ "المرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانۃ، مطلب، شروط الحصانۃ، ج ۵، ص ۲۶۱

۵ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانۃ، مطلب، شروط الحصانۃ، ج ۵، ص ۲۶۵

کے ذمہ یہ سب بھی ہیں۔^(۱) (درمختار)

۶۔ ماں نے گر پرورش سے انکار کر دیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کر سکتی ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

۷۔ ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش مانی کے لیے

ہے یہ بھی نہ ہو تو مانی کی ماں اس کے بعد دادی پر دادی بشرائط مذکورہ بالہ پھر حقیقی بہن پھر اخیانی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی

بہن کی بیٹی پھر خینی بہن کی بیٹی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیانی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر

اخیانی بھائی کی بیٹی پھر سوتیلی بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپھیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپھیاں

پھر باپ کی پھوپھیاں اور ان سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ حقیقی پھر اخیانی پھر سوتیلی۔ اور اگر کوئی عورت پرورش کرنے والی

نہ ہو یا ہو مگر اس کا حق ساقط ہو تو عصبیت بہ ترتیب ارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیل پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے

بیٹے مگر لڑکی کو چچا زاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جبکہ مشفق ہو ورنہ عصبیت بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش

میں دیں مثلاً خینی بھائی پھر اس کا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں۔ چچا در پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی

پرورش کا حق نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

۸۔ اگر چند شخص ایک وجہ کے ہوں تو ان میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ کہ ان میں بڑا ہو

حق دار ہے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

۹۔ بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اُس سے بے

لیگا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتہ دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائیگا

مثلاً اُس کے چچا زاد بھائی سے ہاں اگر ماں کے بعد اُسی چچا کے لڑکے کا حق ہے یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ ہوگا۔^(۵) (ردالمحتار)

۱۰۔ اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے سے حق پرورش ساقط ہو گیا تھا پھر اُس نے طلاق یا ن دی دی یا رجعی دی

① الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۶۶-۲۶۸

② ردالمختار، کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب ہی لزوم اجرة مسكن الحصانة، ج ۵، ص ۲۶۴

③ الدر المختار، و ردالمختار، کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب ہی لزوم اجرة مسكن الحصانة، ج ۵، ص ۲۶۹-۲۷۱

④ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانة، ج ۱، ص ۵۴۲

⑤ و الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۷۱

⑥ ردالمختار، کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب ہی لزوم اجرة مسكن الحصانة، ج ۵، ص ۲۷۲

مگر عدت پوری ہوگئی تو حق پرورش عود^۱ کر آئیگا۔^۲ (ہدایہ وغیرہ)

۱۔ پاگل اور بوہرے کو حق پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہو گئے تو حق حاصل ہو جائیگا۔ یوں مرتد تھا، اب مسلمان ہو گیا تو پرورش کا حق اسے ملے گا۔^۳ (ردالمحتار)

۱۲۔ بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپھی کو اختیار ہے کہ اُس سے لے لے۔^۴ (عالمگیری)

۱۳۔ بچہ کا باپ کہتا ہے کہ اُس کی ماں نے کسی سے نکاح کر لیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اُس نے طلاق دیدی، اور میرا حق عود کر آیا تو گرا تاغی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا قرآن نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔^۵ (خانہ)

۱۴۔ جس عورت کے لیے حق پرورش ہے اُس کے پاس لڑکے کو اُس وقت تک رہنے دیں کہ اب اسے اُس کی حاجت نہ رہے یعنی اپنے آپ کھانا پیتا، پہنتا، استنجہ کر لیتا ہو، اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں ختف ہو تو اگر یہ سب کام خود کر پیتا ہو تو اُس کے پاس سے علیحدہ کر لیا جائے ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اُس کے حوالے کیا جائے اور لڑکی اُس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حد شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب بھی اُسی کی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کر دینے سے حق پرورش باطل نہ ہوگا، جب تک مرد کے قابل نہ ہو۔^۶ (خانہ، بحر وغیرہ)

۱۵۔ سات برس کی عمر سے ہو غ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا پھر جب باغ ہو گیا اور سمجھ دوس ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تاویب^۷ کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ

۱۔ یعنی دوبارہ پرورش کا حق حاصل ہو جائے گا۔

۲۔ "الہدیۃ"، کتاب الطلاق، باب المولود من أحق بہ، ج ۲، ص ۲۸۴، وغیرہ

۳۔ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب بركات لاختوة، [الح، ج ۵، ص ۲۷۳]

۴۔ "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانة، ج ۱، ص ۵۴۱

۵۔ "فتاویٰ الخانیۃ"، کتاب النکاح، باب فی ذکر مسائل المہر، فصل فی الحصانة، ج ۱، ص ۱۹۴

۶۔ المرجع السابق.

۷۔ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۲، ص ۲۸۷، وغیرہما.

۸۔ یعنی اصداغ، تربیت۔

ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دوا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا متکفل ہو^۱ تو تبرع و احسان ہے۔^۲ (عالمگیری، در مختار) یہ حکم فقہی ہے مگر نظر بحال زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے، جب تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہو لیں اور پورے وثوق^۳ نہ ہو لے کہ اب اس کی وجہ سے فقہ و عائدہ ہوگا کہ آج کل اکثر مجتہدین مخرّب اخلاق^۴ ہوتی ہیں اور نو عمری میں فساد بہت جلد سراپت کرتا ہے۔

۱۶ لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کوٹری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی مگر جبکہ عمر رسیدہ ہو جائے اور فقہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے جہاں چاہے رہے اور لڑکی شیب ہے مثلاً بیوہ ہے اور فقہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے، ورنہ باپ دوا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ بچے کے بیٹے کو لڑکی کے لیے حق پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ محرم نہیں بلکہ ضرور ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی شہادت دار عورت کے پاس رہے جو اُس کی عفت کی حفاظت کر سکے، ورنہ لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے۔^۵ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

۱۷ لڑکا باغ نہ ہو مگر کام کے قابل ہو گیا ہے تو باپ اُسے کسی کام میں لگا دے جو کام سکھانا چاہے اُس کے جاننے، لوں کے پاس بھیج دے کہ اُن سے کام سیکھے نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اُس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے اُس پر صرف کرے اور بیچ رہے تو اُس کے لیے جمع کرتا رہے اور اگر باپ چاہتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گا تو کسی در کے پاس مانت رکھ دے۔^۶ (در مختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ حاجت پڑتی ہے اور نادانگی سے خدشہ شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو اگر دیکھیں کہ بچہ کو علم کی طرف رجحان ہے اور سمجھ دار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو صحیح تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔

① کفالت کرنے والا ہو۔

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانۃ، ج ۱، ص ۵۴۲

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانۃ، ج ۵، ص ۲۷۷،

③ اعتماد یقین۔ ④ اخلاق کو بگاڑنے والی۔

⑤ "الدر المختار" و "الدر المحتار"، کتاب الطلاق، باب الحصانۃ، مطب بکات لاخوة الحج، ج ۵، ص ۲۷۷

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانۃ، ج ۱، ص ۵۴۲

⑥ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانۃ، ج ۵، ص ۲۷۸

۱۸ لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سوائے اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو کثر ضرورت پڑتی ہے درکھانا پکانے اور دیگر موہر خانہ داری میں اسکو سیکھ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بد سلیقہ نہیں کر سکتی۔^۱

۱۹ لڑکی کو نوکر نہ رکھا نہیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس چہار رہے اور یہ بڑے صیب کی بات ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

۲۰ زمانہ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچے لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچہ کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فائدہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے وہیں آسکتا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اس سے زیادہ فائدہ ہے تو خود بھی نہیں جاسکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے شہر میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جاسکتی، ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اس کا میکا ہے اور وہیں اس کا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اس کا میکا ہے مگر وہاں نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے، نہ وہاں جہاں نکاح ہوا، ماں کے عداوہ کوئی ور پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے۔ مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دارالحرب میں مطلقاً نہیں لے جاسکتی، اگر چہ وہیں نکاح ہوا ہو۔^۳ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہ)

۲۱ عورت کو طلاق دیدی اس نے کسی اجنبی سے نکاح کر لیا تو باپ بچہ کو اس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جبکہ کوئی اور پرورش کا حقد ر نہ ہو ورنہ نہیں۔^۴ (درمختار)

۲۲ جب پرورش کا زمانہ پورا ہو چکا اور بچہ باپ کے پاس آگیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانہ میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں مگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا۔^۵ (درمختار)

۱ "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب: لو كانت الاخوة، إلخ، ج ۵، ص ۲۷۹

۲ "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب: لو كانت الاخوة، إلخ، ج ۵، ص ۲۷۹

۳ "الدر المختار" و "ردالمحتار" کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب: لو كانت الاخوة، إلخ، ج ۵، ص ۲۷۹

و "العتاوی الہدیة" کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانة، ج ۱، ص ۵۴۳-۵۴۴ وغیرہ

۴ "الدر المختار" کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۸۱

۵ "الدر المختار" کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۷۲

عورت بچہ کو گہوارے میں ٹا کر باہر چلی گئی گہوارہ گرا اور بچہ مر گیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اُس نے خود منع نہیں کیا۔^۱ (خانیہ)



اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِّرَ عَلَيْهِ إِرْقًا فَقَدْ انْفَشَقَ مِنَّا ۚ إِنَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا أَشْيًا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۖ﴾^۲

مالدار شخص اپنی وسعت کے لائق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہے، وہ اُس میں سے خرچ کرے جو اسے خدا نے دیا، اللہ (عزوجل) کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی اُسے طاقت دی ہے، قریب ہے کہ اللہ (عزوجل) سختی کے بعد آسانی پیدا کر دے۔ اور فرماتا ہے

﴿وَعَلَىٰ نِسْوَةِ الْبُيُوتِ ذِكْرُنَّ ۚ لَّيْسَ لَكُم مِّنْ بَنَاتِكُمْ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ ۚ لَّا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ بِطَرَفِ ظَنٍّ ۚ ذَٰلِكَ مَقَامُ الْاِثْمِ ۚ﴾^۳

جس کا بچہ ہے اُس پر عورتوں کو کچھ نا اور پہننا ہے دستور کے موافق کسی جان پر تکلیف نہیں دی جاتی مگر اُس کی گنجائش کے لائق ماں کو اُس کے بچہ کے سبب ضرر نہ دیا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کے سبب اور جو باپ کے قائم مقام ہے اُس پر بھی یہی واجب ہے۔

اور فرماتا ہے

﴿أَسْكُنُوا فِي مَنَازِلِكُم مِّنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ أَمْوَالِكُمْ ۖ وَلَا تَعْثَرُوا فِيهَا وَهَنَ ۚ لَّيْسَ لَكُم مِّنْهَا شَيْءٌ ۚ﴾^۴

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہا ہو اپنی طاقت بھرا نہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ”عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں، اللہ (عزوجل) کی مانت کے

① → الفتاویٰ الحالیہ، کتاب النکاح، فصل فی الحضانتہ، ج ۱، ص ۱۹۴۔

② ب۔ ۲۸، انطلاق ۷۰۔

③ ب۔ ۲، البقرہ: ۲۳۳۔

④ ب۔ ۲۸، العلل ۶۔

ساتھ تم نے اُنکو یا اور اللہ (مروء) کے کلمہ کے ساتھ اُن کے فروج کو حلال کیا، تمہارا اُن پر یہ حق ہے کہ تمہارے پچھلوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور اُن کا تم پر یہ حق ہے کہ اُنھیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔“^{۱۱}

۲ صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابوسفیان (میرے شوہر) بنائیل ہیں، وہ مجھے اتنا نفرت نہیں دیتے جو مجھے اور میری اوراد کو کافی ہو مگر اُس صورت میں کہ اُن کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح بیجا جائز ہے؟) فرمایا کہ ”اُس کے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے در تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لیے کافی ہو۔“^{۱۲}

۳ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھروالوں پر خرچ کرے۔“^{۱۳}

۴ صحیح بخاری میں یوسف بن سعید بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اُس کے لیے صدقہ ہے۔“^{۱۴}

۵ بخاری شریف میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو کچھ تو خرچ کر چاہو تیرے لیے صدقہ ہے، یہاں تک کہ لقمہ جو بی بی کے منہ میں اٹھا کر دیدے۔“^{۱۵}

۶ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرو^{۱۶} رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”آدمی کو گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو، اُسے کھانے کو نہ دے۔“^{۱۷}

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، الحدیث: ۱۶۱۸، ص ۶۳۴

② ”صحیح البخاری“، کتاب النفقات، باب ادا الم یمنع الرجل، إلخ، الحدیث: ۵۳۶۴، ج ۳، ص ۵۱۶

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الامارۃ، باب الناس تبع بقریش، إلخ، الحدیث: ۱۸۲۲، ص ۱۰۱۳

④ ”صحیح البخاری“، کتاب النفقات، باب فصل النفقة علی لاهل، إلخ، الحدیث: ۵۳۵۱، ج ۳، ص ۵۱۱

⑤ ”صحیح البخاری“، کتاب النفقات، باب ادا الم یمنع الرجل، إلخ، الحدیث: ۵۳۵۴، ج ۳، ص ۵۱۲

⑥ بہار شریعت کے شعور میں اس مقام پر ”عبداللہ بن عمرو“ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک

”صحیح مسلم“ میں حضرت سیدنا ”عبداللہ بن عمرو“ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں درستی کی ہے۔... علیہ

⑦ ”صحیح مسلم“، کتاب الزکاة، باب فصل النفقة علی العیال، إلخ، الحدیث: ۴۹۹، ص ۴۹۹

ابو داؤد وابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے؟ فرمایا ”تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہیں تمہاری اور تمہاری عہدہ کی سے ہیں، اپنی اور ادا کی کئی کھو۔“^۱

مسائل فقہیہ

۱۔ نفقہ سے مراد کھانا کپڑا رہنے کا مکان ہے، اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں زوجیت^۲۔ نسب۔ ملک^۳۔ (جوہرہ، در مختار)

۲۔ جس عورت سے نکاح صحیح ہو اُس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے عورت مسلمان ہو یا کافرہ، آزاد ہو یا مکاتبہ، محتاج ہو یا مالدار، دخول ہو یا نہیں، باغہ ہو یا نابالغ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مشبہۃ ہو۔ اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ کتنا ہی صغیر البسن^۴ ہو اُس پر نفقہ واجب ہے اُس کے مال سے دیا جائے گا۔ اور اگر اُس کی ملک میں مال نہ ہو تو اُس کی عورت کا نفقہ اُس کے باپ پر واجب نہیں ہاں اگر اُس کے باپ نے نفقہ کی ضمانت کی ہو تو باپ پر واجب ہے شوہر عین ہے یا سکا عضو قائل کٹا ہوا ہے یا مریض ہے کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتا یا حج کو گیا ہے جب بھی نفقہ واجب ہے۔^۵ (عالمگیری، در مختار)

۳۔ نابالغ جو قابل جماع نہ ہو اُس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں، خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر جب تک قابل وطی نہ ہو جائے ہاں اگر اس قابل ہو کہ خدمت کر سکے یا اُس سے اُس حاصل ہو سکے، اور شوہر نے اپنے مکان میں رکھا تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں۔^۶ (عالمگیری، در مختار)

① "مس أبي داود"، كتاب النكاح، باب في الرجل يأكل من مال زوجته، الحديث: ۳۵۳۰، ج ۲، ص ۴۰۲

② نکاح میں ہونا۔ ③ ملکیت۔

④ "الحوہرة البردة"، كتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ۱۰۸.

⑤ والمر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۳

⑥ کم عمر۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الاول في معة الزوجة، ج ۱، ص ۵۴۴

⑧ والمر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۳.

⑨ "الفتاویٰ الہدیۃ"، كتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الاول في معة الزوجة، ج ۱، ص ۵۴۴

⑩ والمر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶

مسئلہ ۳ عورت کا مقام بند ہے جس کے سبب سے وطی نہیں ہو سکتی یا یونی ہے یا بوہری، تو نفقہ واجب ہے۔^۱ (درمختار)

مسئلہ ۵ زوجہ کثیر ہے یا مدبرہ یا ام و سر تو نفقہ واجب ہونے کے لیے شوہر پر شرط ہے یعنی گرموٹی کے گھر رہتی ہے تو واجب نہیں۔^۲ (جوہرہ)

مسئلہ ۶ نکاح قاسد مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہو تو اس میں یا اس کی عدت میں نفقہ واجب نہیں۔ یوہیں وطی بالشہدہ میں اور اگر بظاہر نکاح صحیح ہوا اور قاضی شرع نے نفقہ مقرر کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ نکاح صحیح نہیں مثلاً وہ عورت اس کی رضاعی بہن ثابت ہوئی تو جو کچھ نفقہ میں دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور اگر بطور خود برا حکم قاضی^۳ دیا ہے تو نہیں لے سکتا۔^۴ (جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ ۷ نجانے میں عورت کی بہن یا پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا بعد کو معلوم ہوا اور تفریق ہوئی تو جب تک اس کی عدت پوری نہ ہوگی عورت سے جماع نہیں کر سکتا مگر عورت کا نفقہ واجب ہے اور اس کی بہن، پھوپھی، خالہ کا نہیں اگرچہ ان عورتوں پر عدت واجب ہے۔^(۵) (عائلیگیری)

مسئلہ ۸ بالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے تو اس کا مطالبہ درست ہے جبکہ شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اس سے نہ کہا ہو۔ اور اگر شوہر نے کہا تو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار نہ کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر کہتی ہے جب تک میرا مہر مغل نہ دو گے نہیں جاؤنگی جب بھی نفقہ پائے گی کہ اس کا انکار ناحق نہیں اور اگر انکار ناحق ہے مثلاً مہر مغل اور کر چکا ہے یا مہر مغل تھا ہی نہیں یہ عورت معاف کر چکی ہے تو ب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے۔^(۶) (عائلیگیری)

مسئلہ ۹ دخول ہونے کے بعد اگر عورت شوہر کے یہاں آنے سے انکار کرتی ہے تو اگر مہر مغل کا مطالبہ کرتی ہے کہ دے دو تو چلوں تو نفقہ کی مستحق ہے، ورنہ نہیں۔^۷ (درمختار)

۱۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶.

۲۔ الجوہرۃ البیروۃ، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۸.

۳۔ قاضی کے حکم کے بغیر۔

۴۔ الجوہرۃ البیروۃ، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۸.

۵۔ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب لا تعب علی الاب، إلخ، ج ۵، ص ۲۸۸.

۶۔ المتدوی الہدیۃ، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۷.

۷۔ المرجع السابق، ص ۵۴۵.

۸۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶.

۱۰ شوہر کے مکان میں رہتی ہے مگر اُس کے قابو میں نہیں آتی تو نفقہ ساقط نہیں اور اگر جس مکان میں رہتی ہے وہ عورت کی ملک ہے اور شوہر کا تا وہاں بند کر دیا تو نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر اُس نے شوہر سے کہا کہ مجھے اپنے مکان میں لے چلو یا میرے لیے کرایہ پر کوئی مکان لے دو اور شوہر نہ لے گیا تو قصور شوہر کا ہے لہذا نفقہ کی مستحق ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے پر ایہ مکان غصب کر لیا ہے اُس میں رہتا ہے عورت وہاں رہنے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ کی مستحق ہے۔^{۱۱} (عائلیہ)

۱۱ شوہر عورت کو سفر میں لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے یا عورت مسافتِ سفر^{۱۲} پر ہے، شوہر نے کسی اجنبی شخص کو بھیجا کہ اُسے یہاں اپنے ساتھ لے آ عورت اُس کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ^{۱۳} ساقط نہ ہوگا اور اگر عورت کے محرم کو بھیجا اور^{۱۴} نے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہے۔^{۱۵} (در مختار)

۱۲ عورت شوہر کے گھر بیمار ہوئی یا بیمار ہو کر اُس کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار نہ کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آ سکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آ سکتی ہے مگر نہیں آتی تو نہیں۔^{۱۶} (در مختار)

۱۳ عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے اور اگر اُس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں بلکہ پردیس چلا گیا ہے جب بھی نفقہ کی مستحق ہے۔ اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میں شوہر کی اجازت سے گئی تھی اور شوہر انکار کرتا ہے یا یہ ثابت ہو گیا کہ بد اجازت چلی گئی تھی مگر عورت کہتی ہے کہ گئی تو تھی بغیر اجازت مگر کچھ دنوں شوہر نے وہاں رہنے کی اجازت دیدی تھی تو بظاہر عورت کا توں معتبر نہ ہوگا۔^{۱۷} (در مختار، رد مختار)

۱۴ چند مہینے کا نفقہ شوہر پر باقی تھ عورت اُس کے مکان سے بغیر اجازت چلی گئی تو یہ نفقہ بھی ساقط ہو گیا اور سوٹ کر آئے جب بھی اُس کی مستحق نہ ہوگی وراگر بد اجازت اس نے قرض لے کر نفقہ میں صرف کیا تھا اور اب چلی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔^{۱۸} (در مختار، رد مختار)

۱۔ "العاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، باب السابع عشر فی النفقة، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۵

۲۔ یعنی سارے ستاون میل کی راہ۔

۳۔ کھانے پینے اور رہائش وغیرہ کے اخراجات۔

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۹۰

۵۔ المرجع السابق، ص ۲۸۷

۶۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب لا تجب علی الاب، ج ۵، ص ۲۸۹

۷۔ المرجع السابق۔

سوال ۱۵ عورت اگر قید ہوئی اگرچہ ظلم تو شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہاں اگر خود شوہر کا عورت پر زین قہر سی نے قید کرایا تو ساقط نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عورت کو کوئی اٹھ لے گیا یا جھین لے گیا جب بھی شوہر پر نفقہ واجب نہیں۔^۱ (جوہرہ)

سوال ۱۶ عورت حج کے لیے گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگرچہ محرم^۲ کے ساتھ گئی ہو اگرچہ حج فرض ہو۔ اگرچہ شوہر کے مکان پر رہتی تھی۔ اور اگر شوہر کے گھر ہے تو نفقہ واجب ہے حج فرض ہو یا نقل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ^۳ واجب ہے۔ لہذا کر یہ وغیرہ مصارف سفر^۴ شوہر پر واجب نہیں۔^۵ (جوہرہ، خانیہ)

سوال ۱۷ کسی عورت کو حمل ہے لوگوں کو شبہ ہے کہ فلاں شخص کا حمل ہے لہذا عورت کے باپ نے سی سے نکاح کر دیا مگر وہ کہتا ہے کہ حمل مجھ سے نہیں تو نکاح ہو جائے گا مگر نفقہ شوہر پر واجب نہیں اور اگر حمل کا اقرار کرتا ہے تو نفقہ واجب ہے۔^۶ (عالمگیری)

سوال ۱۸ جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے کی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں، عورت کو حمل ہو یا نہیں۔^۷ (خانیہ)

سوال ۱۹ جو عورت بے اجازت شوہر گھر سے چلی جایا کرتی ہے اس بنا پر اسے طلاق دیدی تو عدت کا نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر بعد طلاق شوہر کے گھر میں رہی و رہا رہنا چھوڑ دیا تو پائے گی۔^۸ (عالمگیری)

سوال ۲۰ جب تک عورت بس ایاس^۹ کو نہ پہنچے اس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور اگر اس عمر سے پہلے کسی وجہ سے جوان عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت کتنی ہی طویل ہو زمانہ عدت کا نفقہ واجب ہے یہاں تک کہ اگر بس ایاس تک حیض نہ آیا تو بعد ایاس تین ماہ گزرنے پر عدت ختم ہوگی اور اس وقت تک نفقہ دینا ہوگا۔ ہاں اگر شوہر گویا ہوں سے ثابت کر دے کہ عورت نے اقرار کیا ہے کہ تین حیض آئے و عدت ختم ہوئی تو نفقہ ساقط کہ عدت پوری ہو چکی، وراگر عورت کو طلاق ہوئی اس نے اپنے کو حاملہ بتایا تو وقت طلاق سے دو برس تک وضع حمل^{۱۰} کا انتظار کیا جائے وضع حمل تک نفقہ واجب

۱ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱۱۱

۲ یہاں ارشاد رجس کے ساتھ نکاح ہمیشہ حرام ہو۔ ۳ حیات اقامت کا نفقہ۔ ۴ سفر کے اخراجات۔

۵ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، باب النفقۃ، ج ۱، ص ۱۹۶

۶ و "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۱۔

۷ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۶

۸ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، باب النفقۃ، ج ۱، ص ۱۹۶۔

۹ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۵

۱۰ یعنی یہی عمر جس میں حیض کا خون آتا بند ہو جاتا ہے۔ ۱۱ بچے پیدا ہونے۔

ہے اور دوسری پر بھی بچہ نہ ہوا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے حیض نہیں آیا اور حمل کا گمان تھا تو نفقہ برابر ملتی رہے گی یہاں تک کہ تین حیض آئیں یا سن ایسا آ کر تین مہینے گزر جائیں۔^۱ (خانہ)

۲ عدت کے نفقہ کا نہ دعویٰ کیا نہ قاضی نے مقرر کیا تو عدت گزرنے کے بعد نفقہ سا قہ ہو گیا۔

۲۲ مفقودہ کی عورت نے نکاح کر لیا اور اس دوسرے شوہر نے دخول بھی کر لیا ہے، اب پہلا شوہر آیا تو عورت اور دوسرے شوہر میں تفریق کر دی جائیگی اور عورت عدت گزارے گی، مگر اس عدت کا نفقہ نہ پہلے شوہر پر ہے نہ دوسرے پر۔^۳ (خانہ)

۲۳ اپنی مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دیدیں عورت نے عدت میں دوسرے سے نکاح کر لیا اور دخول بھی ہوا تو تفریق کر دی جائے اور پہلے شوہر پر نفقہ ہے۔ اور مشکوٰۃ نے دوسرے سے نکاح کیا در دخول کے بعد معلوم ہوا اور تفریق کرائی گئی پھر شوہر کو معلوم ہوا اس نے تین طلاقیں دیدیں تو عورت پر دونوں کی عدت واجب ہے اور نفقہ کسی پر نہیں۔^۴ (خانہ)

۲۴ عدت، گرمیوں سے ہو تو کسی مقدار معین پر صبح ہو سکتی ہے اور حیض یا وضع حمل سے ہو تو نہیں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں عدت پوری ہوگی۔^۵ (در مختار)

۲۵ وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں، خواہ عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ یوہیں جو فرقت عورت کی جانب سے معصیت کے ساتھ ہوا اس میں بھی نہیں مثلاً عورت مرتدہ ہوگئی یا شہوت کے ساتھ شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ یا شہوت کے ساتھ چھوا، ہاں اگر مجبور کی گئی تو سا قہ نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عدت میں مرتدہ ہوگئی تو نفقہ سا قہ ہو گیا پھر اگر اسلام مائی تو نفقہ خود کر آئیگا۔ اور اگر عدت میں شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ یا نفقہ سا قہ نہ ہو اور جو فرقت زوجہ کی جانب سے سوہب مباح سے ہوا اس میں نفقہ عدت سا قہ نہیں مثلاً خیارِ حلق، خیارِ بیوغ عورت کو حاصل ہوا، اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا بشرطیکہ دخول کے بعد ہو ورنہ عدت ہی نہیں اور خلع میں نفقہ ہے، ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ دے سکتی ہے^۶ معاف کرے تو نفقہ اب نہیں پائے گی مگر سکے سے شوہر اب بھی بڑی نہیں کہ عورت اسکو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔^۷ (جوہرہ)

۱ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی نفقة العدة، ج ۱، ص ۲۰۲

۲ وہ شخص جس کا کوئی پتا نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔

۳ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج ۱، ص ۱۹۶

۴ المرجع السابق

۵ "المرجع السابق"، کتاب الخلاق، باب البقرة، ج ۵، ص ۳۴۶

۶ یعنی رہنے کا مکان۔

۷ "الحوہرہ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۰، ۱۱۱

عورت سے ایذا یا ظہار یا عان کیا یا شوہر مرتد ہو گیا یا شوہر نے عورت کی ماں سے جماع کیا یا عینین کی عورت نے فرقت اختیار کی تو ان سب صورتوں میں نفقہ پائے گی۔^۱ (عالمگیری)

عورت نے کسی کے بچہ کو دودھ پلانے کی نوکری کی مگر دودھ پلانے جاتی نہیں بلکہ بچہ کو یہاں لاتے ہیں تو نفقہ ساقط نہیں، البتہ شوہر کو اختیار ہے کہ اس سے روک دے بلکہ اگر اپنے بچہ کو دوسرے شوہر سے ہے دودھ پلانے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار حاصل بلکہ ہر ایسے کام سے منع کر سکتا ہے جس سے اسے یذا ہوتی ہے یہاں تک کہ سوائی وغیرہ ایسے کاموں سے بھی منع کر سکتا ہے بلکہ اگر شوہر کو مہندی کی بوٹا پسند ہے تو مہندی لگانے سے بھی منع کر سکتا ہے۔ اور اگر دودھ پلانے وہاں جاتی ہے خواہ دن میں وہاں رہتی ہے یا رات میں تو نفقہ ساقط ہے۔ یہ ہیں اگر عورت مردہ نہلنے یا دائی کا کام کرتی ہے اور اپنے کام کے لیے باہر جاتی ہے مگر رات میں شوہر کے یہاں رہتی ہے، اگر شوہر نے منع کیا اور بغیر اجازت گئی تو نفقہ ساقط ہے۔^۲ (در مختار)

گر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا ورنہ دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اس سے عمدہ وراغین جیسا کھاتے ہوں اس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔^۳ (در مختار وغیرہ)

نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جاسکتا کہ ہمیشہ اتنے ہی روپے دیے جائیں اس لیے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے ارزنی و گرانی۔^۴ دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ گرانی میں اس کے لحاظ سے تعدد بڑھائی جائے گی ورنہ ارزانی میں کم کی جائے گی۔^(۵) (عالمگیری)

عورت آٹا پیسے روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے، مرد وہ ایسے گھرنے کی ہے کہ ان کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ یہ کام نہیں کرتیں یہ وہ بیمار یا کمزور ہے کہ کر نہیں سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا یا کوئی ایسا آدمی دے جو کھانا پکاوے، پکانے پر مجبور نہیں کی جاسکتی اور اگر نہ ایسے گھرانے کی ہے نہ کوئی سبب ایسا ہے کہ کھانا نہ پکاسکے تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ پکا ہوا

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الثالث فی نفقة المصدة، ج ۱، ص ۵۵۷

۲ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۹۰

۳ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶، وغیرہ

۴ ہذا کا شمار چڑھاؤ یعنی سستائی اور مہنگائی۔

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۷

اُسے دے اور اگر عورت خود پکاتی ہے مگر پکانے کی اجرت مانگی ہے تو اجرت نہیں دی جائے گی۔^{۱۱} (عائلیگیری، درمختار)

۳۱۔ کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے، مثل چکی، ہڈی، تواء، چٹا، رکابی، پیالہ، چمچ وغیرہ جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسب حیثیت اعلیٰ، ادنیٰ متوسط۔ یوہیں حسب حیثیت اثاث لیسیت دینا واجب، مثلاً چٹائی، دری، قالین، چارپائی، لحاف، توشک^{۱۲}، تکیہ، چادر وغیرہ۔ یوہیں کنگھ، تیل، سردھونے کے لیے گھسی^{۱۳} وغیرہ اور صابن یا بیسن^{۱۴} میل دور کرنے کے لیے اور سرمہ، مٹی^{۱۵}، مہندی دینا شوہر پر واجب نہیں، اگر رائے تو عورت کو استعمال ضروری ہے۔ عطر وغیرہ خوشبو کی اتنی ضرورت ہے جس سے بغل اور پسینہ کو دفع کر سکے۔^{۱۶} (جوہرہ وغیرہ)

۳۲۔ غسل و وضو کا پانی شوہر کے ذمہ ہے عورت غنی ہو یا فقیر۔^{۱۷} (عائلیگیری)

۳۳۔ عورت اگر چائے یا حقہ پیتی ہے تو ان کے مصروف شوہر پر واجب نہیں اگر چہ نہ پینے سے اُس کو ضرر پہنچے گا۔^{۱۸} (ردالمحتار) یوہیں پان، چھالی، تمباکو شوہر پر واجب نہیں۔

۳۴۔ عورت بیمار ہو تو اُس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصویا پھینچنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں۔^{۱۹} (جوہرہ)

۳۵۔ بچہ پیدا ہو تو جنائی کی اجرت شوہر پر ہے، مگر شوہر نے نمایا۔ اور عورت پر ہے اگر عورت نے بویا۔ وراگر وہ خود بغیر ان دونوں میں کسی کے نمایا جائے تو طہر یہ ہے کہ شوہر پر ہے۔^{۲۰} (بحر، ردالمحتار)

۳۶۔ سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دیدیا تو جب

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۸۔

و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۹۳۔

② چنگ کا بچھونا، گدا۔ ③ تیل یا سرسوں کا بھوک جو سردھونے سے پہلے سر پر لگاتے ہیں۔

④ چنے کا تلاء یہ پہلے ہاتھ دھونے کے لیے ستھاں ہوتا تھا۔ ⑤ ایک سیاہ قسم کا ٹخن یا پاؤڈر جسے دانتوں پر ملتے ہیں۔

⑥ "الحوہرۃ البیۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۸، وغیرہ۔

⑦ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۹۔

⑧ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب. لا تجب علی الاب الخ، ج ۵، ص ۲۹۴۔

⑨ "الحوہرۃ البیۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۹۔

⑩ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۴، ص ۲۹۹۔

و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب. لا تجب علی الاب الخ، ج ۵، ص ۲۹۴۔

تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عاؤہ جس طرح پہنا جاتا ہے اُس طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر مدت پوری ہوگئی اور وہ جوڑ باقی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اُس کو پہنتی تھی اور کبھی ور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑ دینا واجب ہے۔ ورنہ اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑ اواجب نہیں۔^۱ (جوہرہ)

۳۷ جاڑوں میں^۲ جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر بہر حال اس کا لکی ظ ضروری ہے کہ اگر دونوں ماندار ہوں تو مانداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک ماندار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لکی ظ ہے۔ اور لباس میں اُس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن^۳ ہے وہ دے چڑے کے موزے عورت کے لیے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی باندی^۴ کے موزے شوہر پر واجب ہیں۔ اور سوتی، دنی موزے جو جاڑوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہونگے۔^۵ (در مختار، رد المحتار)

۳۸ عورت جب رخصت ہو کر آئی تو اسی وقت سے شوہر کے ذمے اُس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزر لیں تو کپڑے بنائے مگر چھ عورت کے پاس کتنے ہی جوڑے ہوں نہ عورت پر یہ واجب کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے۔^۶ (رد المحتار)

۳۹ شوہر کو خود ہی چاہیے کہ عورت کے مصارف پہنے ذمہ لے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو کر یا منگا کر دے۔ اور اگر لانے میں ڈھیل ڈالتا ہے^۷ تو قاضی کوئی مقدار وقت اور حال کے لحاظ سے مقرر کر دے کہ شوہر وہ رقم دے دیا کرے اور عورت اپنے طور پر خرچ کرے۔ اور اگر اپنے و پر تکلیف اٹھا کر عورت اس میں سے کچھ بچالے تو وہ عورت کا ہے واپس نہ کرے گی نہ آئندہ کے نفقہ میں مجرادیگی^۸ اور اگر شوہر بقدر کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر جائز شوہر عورت اُس کے مال

① "الحیوة البیوة" کتاب النفقات، الحیوة البیوة، ص ۱۰۹۔

② سردیوں میں۔ ③ رواج۔ ④ نوٹری۔

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب لایحب علی لای۔ إلح، ج ۵، ص ۲۹۴۔

⑥ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب لایحب علی لای۔ إلح، ج ۵، ص ۲۹۴۔

⑦ یعنی تاخیر کرتا ہے۔ ⑧ یعنی بچائی ہوئی رقم۔ آئندہ کے نفقہ میں شامل نہ ہوگی۔

سے لے کر صرف کر سکتی ہے۔^۱ (بحر رد المحتار)

۳۰ نفقہ کی مقدار معین کی جائے تو اس میں جو طریقہ آسان ہو وہ برتا جائے مثلاً مزدوری کرنے والے کے لیے یہ حکم دیا جائیگا کہ وہ عورت کو روزانہ شام کو تھامے دیا کرے کہ دوسرے دن کے لیے کافی ہو کہ مزدور ایک مہینے کے تمام مصارف ایک ساتھ نہیں دے سکتا اور تاجر، ورنو کری پیشہ جو، ہوا رتخواہ پاتے ہیں مہینے کا نفقہ ایک ساتھ دے دیا کریں، اور ہفتہ میں تنخواہ ملتی ہے تو ہفتہ دار اور کھیتی کرنے والے ہر ساں یا ربیع و خریف دو فصلوں میں دیا کریں۔^۲ (در مختار)

۳۱ اگر شوہر باہر چلا جاتا ہو اور عورت کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہو تو اسے یہ حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ کسی کو ضامن بنا دو کہ مہینے پر اس سے خرچ لے لوں پھر اگر عورت کو معصوم ہے کہ شوہر ایک مہینے تک باہر رہے گا تو ایک مہینے کے لیے ضامن طلب کرے اور یہ معلوم ہے کہ زیادہ دنوں سفر میں رہے گا مثلاً حج کو جاتا ہے تو جتنے دنوں کے لیے جاتا ہے، اتنے دنوں کے لیے ضامن، نکلے اور اس شخص نے اگر یہ کہہ دیا کہ میں ہر مہینے میں دے دیا کروں گا تو ہمیشہ کے لیے ضامن ہو گیا۔^۳ (در مختار، رد المحتار)

۳۲ شوہر عورت کو جتنے روپے کھانے کے لیے دیتا ہے اپنے اوپر تکلیف اٹھ کر ان میں سے کچھ بچا لیتی ہے اور خوف ہے کہ لاغر ہو جائے گی تو شوہر کو حق ہے کہ اسے تنگی کرنے سے روک دے نہ، نے تو قاضی کے یہاں اس کا دعویٰ کر کے لڑوا سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے جس میں فرق آئے گا اور یہ شوہر کا حق ہے۔^۴ (در مختار)

۳۳ اگر باہم رضا مندی سے کوئی مقدار معین ہوئی یا قاضی نے معین کر دی اور چند ماہ تک وہ رقم نہ دی تو عورت وصول کر سکتی ہے اور معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بلکہ جو مہینہ آگیا ہے اس کا بھی نفقہ معاف کر سکتی ہے جبکہ ماہ بماء نفقہ دینا ظہر ہو اور سال نہ مقرر ہو تو اس سنہ^۵ ورسال گزشتہ کا معاف کر سکتی ہے۔ یہی صورت میں بعد والے مہینے کا دوسری میں اس ساں کا جو بھی نہیں آیا معاف نہیں کر سکتی اور اگر نہ باہم کوئی مقدار معین ہوئی نہ قاضی نے معین کی تو زنا نہ گزشتہ کا نفقہ نہ طلب کر سکتی ہے، نہ معاف کر سکتی ہے کہ وہ شوہر کے ذمہ واجب ہی نہیں، ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف

۱ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النعۃ، مطلب لانجب عی الاب، الخ، ج ۵، ص ۲۹۵

۲ "الیحر الرائق"، کتاب العلاق، باب النعۃ، ج ۴، ص ۲۹۴.

۳ "الدر المختار"، کتاب العلاق، باب النفقہ، ج ۵، ص ۲۹۶

۴ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب العلاق، مطلب فی عدۃ العراۃ، الخ، ج ۵، ص ۲۹۷.

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقہ، ج ۵، ص ۳۰۰

۶ ساں۔

کر دے تو یہ معاف ہو جائیگا۔^۱ (در مختار رد المحتار)

۳۳ عورت کو مثل مینے بھر کا نفقہ دیدیا اُس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کر ڈالا یہ چوری جاتا رہا کسی اور وجہ سے ہدک ہو گیا تو اس مینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔^۲ (در مختار)

۳۵ عورت کے لیے اگر کوئی خادم مملوک ہو یعنی لونڈی یا غلام تو اُس کا نفقہ بھی شوہر پر ہے بشرطیکہ شوہر تنگ دست نہ ہو اور عورت آزاد ہو۔ اور اگر عورت کو چند خادموں کی ضرورت ہو کہ عورت صاحب اولاد ہے ایک سے کام نہیں چلتا تو دو تین جتنے کی ضرورت ہے اُن کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔^۳ (عالمگیری، در مختار)

۳۶ شوہر گر ناداری کے سبب نفقہ دینے سے عاجز ہے تو اس کی وجہ سے تفریق نہ کی جائے۔ یوہیں اگر مدار ہے مگر یہاں موجود نہیں جب بھی تفریق نہ کریں بلکہ اگر نفقہ مقرر ہو چکا ہے تو قاضی حکم دے کہ قرض لیکریہ کچھ کام کر کے صرف کرے اور وہ سب شوہر کے ذمہ ہے کہ اُسے دینا ہوگا۔^۴ (در مختار)

۳۷ عورت نے قاضی کے پاس آ کر بیان کیا کہ میرا شوہر کہیں گیا ہے اور مجھے نفقہ کے لیے کچھ دے کر نہ گیا تو اگر کچھ روپے یا غلہ چھوڑ گیا ہے اور قاضی کو معلوم ہے کہ یہ اُس کی عورت ہے تو قاضی حکم دے گا کہ اُس میں سے خرچ کرے مگر فضول خرچ نہ کرے مگر یہ قسم لے لے کہ اُس سے نفقہ نہیں پایا ہے اور کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی ہے جس سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اور عورت سے کوئی ضامن بھی لے۔^(۵) (خانہ)

۳۸ شوہر کہیں چلا گیا ہے اور نفقہ نہیں دے گیا مگر گھر میں اسباب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نفقہ کی جنس سے نہیں تو عورت اُن چیزوں کو بیچ کر کھانے وغیرہ میں نہیں صرف کر سکتی۔^۶ (عالمگیری)

۳۹ جس مقدار پر رضا مندی ہوئی یا قاضی نے مقرر کی عورت کہتی ہے کہ یہ ناکافی ہے تو مقدار بڑھادی جائے

۱ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطب فی لاہور عن النفقة، ج ۵، ص ۳۰۳

۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۰۶

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۷

۴ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۰۷ - ۳۰۹

۵ المرجع السابق، ص ۳۰۹ - ۳۱۱

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج ۱، ص ۱۹۸

۷ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۰

یا شوہر کہتا ہے کہ یہ زیادہ ہے اس سے کم میں کام چل جائیگا کیونکہ اب ارزانی ہے یہ مقررہ ہی زیادہ مقدم ہوئی اور قاضی کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ رقم زائد ہے تو کم کر دی جائے۔^۱ (در مختار)

۵۰۔ چند مہینے کا نفقہ باقی تھا اور دونوں میں سے کوئی مر گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا ہاں اگر قاضی نے عورت کو حکم دیا تھا کہ قرض لیکر صرف کرے پھر کوئی مر گیا تو ساقط نہ ہوگا۔ طلاق سے بھی پیشتر کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے مگر جبکہ اسی سے طلاق دی ہو کہ نفقہ ساقط ہو جائے تو ساقط نہ ہوگا۔^۲ (در مختار)

۵۱۔ عورت کو پیشگی نفقہ دے دیا تھا پھر ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا یا طلاق ہو گئی تو وہ دیا ہوا پس نہیں ہو سکتا۔ یوں اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو پیشگی نفقہ دے دیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔^۳ (در مختار)

۵۲۔ مرد نے عورت کے پاس کپڑے یا روپے بھیجے عورت کہتی ہے ہدیہ بھیجے اور مرد کہتا ہے نفقہ میں بھیجے تو شوہر کا قوس مستتر ہے ہاں اگر عورت گواہوں سے ثابت کر دے کہ ہدیہ بھیجے یا یہ کہ شوہر نے اس کا اقرار کیا تھا اور گواہوں نے اس کے اقرار کی شہادت دی تو گواہی مقبول ہے۔^۴ (عائلیہ)

۵۳۔ غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو اگر غلام خالص ہے یعنی مدبر و مکاتب نہ ہو تو اسے بیچ کر اس کی عورت کا نفقہ ادا کریں پھر بھی باقی رہ جائے تو یکے بعد دیگرے^۵ بیچتے رہیں یہاں تک کہ نفقہ ادا ہو جائے بشرطیکہ خریدار کو معلوم ہو کہ نفقہ کی وجہ سے بیچا جا رہا ہے ورنہ خریدتے وقت اسے معلوم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا تو خریدار کو بیچ رکرنے کا اختیار ہے ورنہ بیچ کو قائم رکھ کر ثابت ہو کہ راضی ہے لہذا اب اسے کوئی عذر نہیں اور اگر مولیٰ بیچنے سے انکار کرتا ہے تو مولیٰ کے سامنے قاضی بیچ کر دے گا مگر نفقہ میں بیچنے کے لیے یہ شرط ہے کہ نفقہ تنہا اس کے ذمہ باقی ہو کہ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولیٰ اپنے پاس سے نفقہ دیکر اپنے غلام کو منحصر لے لے اور اگر وہ غلام مدبر یا مکاتب ہو جو بدلہ کتابت ادا کرنے سے عاجز نہیں تو بیچا نہ جائے بلکہ کما کر نفقہ کی مقدار پوری کرے۔ اور اگر جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ اس کے مولیٰ کی کنیز ہے تو اس پر نفقہ واجب ہی نہیں۔^۶ (خانہ در مختار)

۱۔ "المروء المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۴

۲۔ "المروء المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۷

۳۔ "المروء المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۹

۴۔ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۲

۵۔ یعنی بار بار۔

۶۔ "الفتاویٰ العالیہ"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج ۱، ص ۱۹۴

و "المروء المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۹-۳۲۱

۵۴ بغیر اجازت مولیٰ غلام نے نکاح کیا اور بھی مولیٰ نے رد نہ کیا تھا کہ آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور آزاد ہونے کے بعد سے نفقہ واجب ہوگا۔^۱ (عالمگیری)

۵۵ سوئی نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ورنہ بھرمولیٰ کی خدمت کرتی ہے اور رات میں اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے تو دن کا نفقہ مولیٰ پر ہے اور رات کا شوہر پر۔⁽²⁾ (عالمگیری)

۵۶ غلام یا مدبر یا مکاتب نے نکاح کیا اور اوماد ہوئی تو اوماد کا نفقہ ان پر نہیں بلکہ زوجہ اگر مکاتبہ ہے تو اس پر ہے اور مدبرہ یا ام ولد ہے تو ان کے مولیٰ پر اور آزاد ہے تو خود عورت پر اور اس کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو بچہ کا جو سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو اس پر ہے اور اگر شوہر آزاد ہے اور عورت کثیر جب بھی یہی سب احکام ہیں جو مذکور ہوئے۔^۳ (عالمگیری)

۵۷ غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا تھا اور عورت کا نفقہ واجب ہونے کے بعد مر گیا یا مار ڈالا گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا۔^۴ (در مختار)

۵۸ نفقہ کا تیسرا جز ٹکنے ہے یعنی رہنے کا مکان۔ شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لیے دے، وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں، ہاں اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جرع سے گاہ نہیں تو وہ مانع نہیں۔ یہیں شوہر کی کنیر یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضر نہیں اور اگر اس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں۔ اور عورت کا بچہ اگر چہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ مخواہ اسے وہاں رکھے۔^۵ (عامہ کتب)

۵۹ عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہے یعنی اپنی سوت یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دل اس کو دے دے جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں۔ رہا یہ امر کہ پاخانہ^۶، غسل خانہ، ہاورچی خانہ بھی علیحدہ ہونا

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی العقیات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۴

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی العقیات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۵

۳ المرجع السابق

۴ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۹، ۳۲۲

۵ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۲۴

۶ یعنی بیت الخلاء۔

چاہیے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر مدار ہو تو یہاں تک دے جس میں یہ ضروریات ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے، مگر چہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔^۱ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۶۰ یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہوں کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کہ ایسے مقام پر عورت کا ہونا ورنہ اگر مکان بہت بڑا ہو کہ عورت وہاں تنہا رہنے سے گھبراتی اور ڈرتی ہے تو وہاں کوئی ایک نیک عورت رکھے جس سے دل بستگی ہو یا عورت کو کوئی دوسرا مکان دے جو تنہا بڑا نہ ہو اور اُس کے ہم یہ نیک لوگ ہوں۔^۲ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶۱ عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی بڑی کے یہاں آسکتے ہیں شوہر منع نہیں کر سکتا، ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم^۳ سال بھر میں ایک بار آسکتے ہیں۔ یوہیں عورت، پنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جاسکتی ہے، مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی، دن ہی دن میں واپس آئے ورنہ والدین یا محارم اگر قنطہ دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کر سکتا۔ اور غیروں کے یہاں جانے یا ان کی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ تقریبات کی شرکت سے منع کرے بغیر اجازت جائے گی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے۔^۴ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۲ عورت اگر کوئی یہاں کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اُس میں نقصان آتا ہے یا اُس کام کے لیے باہر جانا پڑتا ہے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار ہے۔^۵ (در مختار) بلکہ نظر بحال زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہیے جس کے لیے باہر جانا پڑے۔

مسئلہ ۶۳ جس کام میں شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو نہ نقصان ہو، مگر عورت گھر میں وہ کام کر یا کرے جیسے کپڑا سینا یا اگلے زمانہ میں چرخہ کاٹنے کا رواج تھا تو ایسے کام سے منع کرنے کی کچھ حاجت نہیں خصوصاً جبکہ شوہر گھر نہ ہو کہ ان کاموں سے

۱ "التأوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النعمات، الفصل الاول ج ۱، ص ۵۵۶

و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی مسکن الزوجۃ، ج ۵، ص ۳۲۵

۲ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی الکلام عنی المؤسسۃ، ج ۵، ص ۳۲۸

۳ یعنی دور شہدار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

۴ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۲۸

و "التأوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النعمات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۷

۵ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۳۰

جی بہلنا رہے گا اور بیکار بیٹھے گی تو دوسرے پیدا ہوتے رہیں گے، ورنہ یعنی باتوں میں مشغول ہوگی۔^۱ (رد المحتار)

۶۳ نابالغ اولد کا نفقہ باپ پر واجب ہے جبکہ اولد فقیر ہو یعنی خود اس کی ملک میں ماں نہ ہو اور آزاد ہو۔ ورنہ باغ بیٹا اگر پانچ یا مجنون یا ناپا پنا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اس کے پاس ماں نہ ہو تو اس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی جبکہ ماں نہ رکھتی ہو تو اس کا نفقہ بہر حال باپ پر ہے، اگرچہ اس کے اعطی سلامت ہوں۔ اور اگر نابالغ کی ملک میں ماں ہے مگر یہاں مال موجود نہیں تو باپ کو حکم دیا جائے گا۔ کہ اپنے پاس سے خرچ کرے جب مال آئے تو جتنا خرچ کیا ہے اس میں سے لے لے اور اگر بطور خود خرچ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ مال آنے کے بعد اس میں سے لے لے تو لوگوں کو گواہ بنائے کہ جب مال آئے گا میں سے ہوں گا ورنہ گواہ نہ کیے تو دینے لے سکتا ہے قضاء نہیں۔^۲ (جوہرہ)

۶۵ نابالغ کا باپ تنگ دست ہے ورنہ ماں مالدار جب بھی نفقہ باپ ہی پر ہے مگر ماں کو حکم دیا جائیگا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے، ورنہ جب شوہر کے پاس ہو تو وصول کرے۔^۳ (جوہرہ)

۶۶ اگر باپ مفلس ہے تو کمانے اور بچوں کو کھلانے اور کمانے سے بھی عاجز ہے مثلاً پانچ ہے تو دادا کے ذمہ نفقہ ہے کہ خود باپ کا نفقہ بھی اس صورت میں اسی کے ذمہ ہے۔^۴ (رد المحتار)

۶۷ طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہو اور نیک چلن ہو اس کا نفقہ بھی اس کے والد کے ذمہ ہے وہ طلبہ مراد نہیں جو فضولیات و لغویات فلان سفہ میں مشغول ہوں اگر یہ باتیں ہوں تو نفقہ باپ پر نہیں۔^۵ (عائگیری، در مختار)

وہ طلبہ بھی اس سے مراد نہیں جو بظاہر علم دین پڑھتے اور حقیقہ دین ڈھانا چاہتے ہیں مثلاً وہابیوں سے پڑھتے ہیں، ان کے پاس اٹھتے بیٹھتے ہیں کہ ایسوں سے عموماً یہی مشاہدہ ہوتا ہے کہ بدہالٹنی و خباثت اور لہ (عز و صل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی کرنے میں اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے۔ ایسوں کا نفقہ درکنار انکو پاس بھی نہ آنے دینا چاہیے ایسی تعلیم سے تو جاہل رہنا اچھا تھا کہ اس نے تو مذہب دین سب کو برباد کیا اور نہ فقہ اپنا بلکہ وہ تم کو بھی لے ڈوبے گا۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد^۶

۱ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی الکلام علی المؤسسة، ج ۵، ص ۳۳۱

۲ "الجوہرۃ السیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۵

۳ "الجوہرۃ السیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۵

۴ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مصب الکلام علی مؤسسة لا فرب، ج ۵، ص ۳۴۹

۵ "العدوی الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۳

۶ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۴۸-۳۴۹

۷ ترجمہ: بے ادب صرف اپنے آپ کو برباد نہیں کرتا بلکہ تمام جہان میں آگ لگا دیتا ہے۔

بچہ کی ملک میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اور نفقہ کی حاجت ہو تو بیچ کر خرچ کی جائے، مگر چہ سب رفتہ رفتہ کر کے خرچ ہو جائے۔^۱ (عالمگیری)

۶۹ لڑکی جب جوان ہوگئی اور اُس کی شادی کر دی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہو گیا۔^۲ (عالمگیری)

۷۰ بچہ جب تک ماں کی پرورش میں ہے خراجات بچہ کی ماں کے حوالہ کرے یا ضرورت کی چیزیں مہیا کر دے اور اگر کوئی مقدار معین کر لی گئی تو اس میں بھی خرچ نہیں اور جو مقدار معین ہوئی اگر وہ اتنی زیادہ ہے کہ اندازہ سے باہر ہے تو کم کر دی جائے اور اگر اندازہ سے باہر نہیں تو معاف ہے ورنہ کم ہے تو کمی پوری کی جائے۔^۳ (عالمگیری)

۷۱ کسی اور کی کنیز سے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا تو یہ کسی کی ملک ہے جس کی ملک میں اس کی ماں ہے اور اس کا نفقہ باپ پر نہیں بلکہ مولیٰ پر ہے اس کا باپ آزاد ہو یا غلام، باپ پر نہیں اگرچہ مادر ہو۔ اور اگر غلام یا مدبر یا مکاتب نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی تو نہ پر نہیں بلکہ اگر ماں مدبرہ یا ام وند یا کنیز ہے تو مولیٰ پر ہے اور آزاد یا مکاتب ہے تو ماں پر اور اگر ماں کے پاس مال نہ ہو تو سب رشتہ داروں میں جو قریب تر ہے اُس پر ہے۔^۴ (عالمگیری)

۷۲ ماں نے اگر بچہ کا نفقہ اُس کے باپ سے لیا اور چوری کیا یا اور کسی طریقہ سے ہلاک ہو گیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور بیچ رہا تو واپس کرے گی۔^۵ (در مختار)

۷۳ باپ مر گیا اُس نے نابالغ بچے وراثت چھوڑے تو بچوں کا نفقہ اُن کے حصول میں سے دیا جائیگا۔ بچے ہر وارث کا نفقہ اُس کے حصہ میں سے دیا جائیگا پھر اگر میت نے کسی کو وصی کیا ہے تو یہ کام وصی کا ہے کہ ان کے حصول سے نفقہ دے اور وصی کسی کو نہ کیا ہو تو قاضی کا کام ہے کہ نابالغوں کا نفقہ اُن کے حصول سے دے یا قاضی کسی کو وصی بنا دے کہ وہ خرچ کرے اور اگر وہاں قاضی نہ ہو اور میت کے بالغ لڑکوں نے نابالغوں پر اُن کے حصول سے خرچ کیا تو قضاۃ ان کو تاوان دینا ہوگا ورنہ پائے نہیں۔ بچے اگر سفر میں دو شخص ہیں اُن میں سے ایک بیہوش ہو گیا دوسرے نے اُس کا مال اُس پر صرف کیا یا ایک مر گیا دوسرے نے اُس کے مال سے چھینر و علفین کی تو دیا تاوان لازم نہیں۔^۶ (عالمگیری)

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۲

② المرجع السابق ص ۵۶۳۔ ③ المرجع السابق،

④ ملکیت۔ ⑤ ۲۴ مالک

⑥ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۵

⑦ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۴۷

⑧ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۴

بچہ کو دودھ پلانا ماں پر اس وقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری کا دودھ نہ لے یا اس کا باپ تنگہ ست ہے کہ اجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی ملک میں بھی مال نہ ہو ان صورتوں میں دودھ پلانے پر ماں مجبور کی جائے گی اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو دیانہ ماں کے ذمہ دودھ پلانا ہے مجبور نہیں کی جاسکتی۔^(۷) (در مختار)

بچہ کو دائی نے دودھ پلایا کچھ دنوں کے بعد دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا یا کوئی اور پلانے والی نہیں ملتی یا ابتدا ہی میں کوئی عورت اس کو دودھ پلانے والی نہیں تو یہی متعین ہے دودھ پلانے پر مجبور کی جائیگی۔^(۸) (رد المحتار)

بچہ چونکہ ماں کی پرورش میں ہوتا ہے لہذا جو دائی مقرر کی جائے وہ ماں کے پاس دودھ پلایا کرے مگر نوکر رکھتے وقت یہ شرط نہ کرنی گئی ہو کہ تجھے یہاں رہ کر دودھ پلانا ہوگا تو دائی پر یہ واجب نہ ہوگا کہ وہاں رہے بلکہ دودھ پلانا کر چلی جاسکتی ہے یا کہہ سکتی ہے کہ میں وہاں نہیں پلاؤں گی یہاں پلا دوں گی یا گھر بیجا کر پلاؤں گی۔^(۹) (حاشیہ)

اگر بونڈی سے بچہ پیدا ہوا تو وہ دودھ پلانے سے انکار نہیں کر سکتی۔^(۱۰) (عالمگیری)

باپ کو اختیار ہے کہ دائی سے دودھ پلائے، اگر چہ ماں پلانا چاہتی ہو۔^(۱۱) (عالمگیری)

بچہ کی ماں نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں اگر دودھ پلائے تو اس کی اجرت نہیں لے سکتی اور طلاق بائن کی عدت میں لے سکتی ہے اور اگر دوسری عورت کے بچہ کو جو اسی شوہر کا ہے دودھ پلائے تو مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اگر چہ نکاح میں ہو۔^(۱۲) (در مختار وغیرہ)

عدت گزرنے کے بعد مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اور اگر شوہر نے دوسری عورت کو مقرر کیا اور ماں مفت پلانے کو کہتی ہے یا تنہی اجرت مانگتی ہے جتنی دوسری عورت مانگتی ہے تو ماں کو زیادہ حق ہے اور اگر ماں اجرت مانگتی ہے اور

۱۔ "المراۃ المحتار" کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۵۱۔

۲۔ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطب فی ارضاع الصغیر، ج ۵، ص ۳۵۴۔

۳۔ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی نفقة الاولاد، ج ۱، ص ۲۱۵، و کتاب الإجازات، فصل فی حارة الطریق، ج ۳، ص ۱۲۔

۴۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۹۔

۵۔ المرجع السابق۔

۶۔ "المراۃ المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۵۵، وغیرہ۔

دوسری عورت مفت پلانے کو کہتی ہے یہاں سے کم اجرت مانگتی ہے تو وہ دوسری زیادہ مستحق ہے۔^۱ (در مختار)

۸۱۔ عدت کے بعد عورت نے اجرت پر اپنے بچہ کو دودھ پلایا اور ان دنوں کا نفقہ نہیں لیا تھا کہ شوہر کا یعنی بچہ کے باپ کا انتقال ہو گیا تو یہ نفقہ موت سے سابقہ نہ ہوگا۔^۲ (در مختار)

۸۲۔ باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، گرسنگدست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے، اگرچہ کمانے پر قادر ہوں جبکہ یہ مالدار ہو یعنی مالک نصاب ہو اگرچہ وہ نصاب نای نہ ہو اور اگر یہ بھی محتاج ہے تو باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں، البتہ اگر باپ اپانچ یا مفلوج^۳ ہے کہ کما نہیں سکتا تو بیٹے کے ساتھ نفقہ میں شریک ہے اگرچہ بیٹا فقیر ہو ورنہ ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر ہے، اگرچہ اپانچ نہ ہو اگرچہ بیٹا فقیر ہو۔ یعنی جبکہ بیوہ ہو اور اگر نکاح کر لیا ہے تو اس کا نفقہ شوہر پر ہے اور اگر اس کے باپ کے نکاح میں ہے اور باپ اور ماں دونوں محتاج ہوں تو دونوں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور باپ محتاج نہ ہو تو باپ پر ہے اور باپ محتاج ہے اور ماں مالدار تو ماں کا نفقہ اب بھی بیٹے پر نہیں بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور شوہر سے وصول کر سکتی ہے۔^۴ (جوہرہ، در مختار، رد المحتار)

۸۳۔ باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے، یوہیں بیٹی پر بھی ہے، اگر بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے اور اگر دو بیٹے ہوں ایک فقط مالک نصاب ہے اور دوسرے بہت مالدار ہے تو باپ کا نفقہ دونوں پر برابر برابر ہے۔^۵ (در مختار، رد المحتار)

۸۴۔ باپ اور اولاد کے نفقہ میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے وراثت کا نہیں مثلاً بیٹا ہے اور پوتا تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے، پوتے پر نہیں۔ یوہیں بیٹی ہے اور پوتا تو بیٹی پر ہے، پوتے پر نہیں، اور پوتا ہے اور نواسی یا نواسر تو دونوں پر برابر اور بیٹی ہے اور بہن یا بھائی تو بیٹی پر ہے، ورنہ نواسر نواسی ہیں اور بھائی تو ان پر ہے، اس پر نہیں اور باپ یا ماں ہے اور بیٹا تو بیٹے پر ہے، ان پر نہیں اور دادا ہے اور پوتا تو ایک ٹکٹ دادا پر اور ہاتی پوتے پر، اور باپ ہے اور نواسی تو اسے

۱۔ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۵۶۔

۲۔ "المر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۵۸۔

۳۔ یعنی قانج کا مریض۔

۴۔ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب نفقة لاصور، إلخ، ج ۵، ص ۳۵۸، ۳۶۱۔

۵۔ "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مصب، صاحب المسح، إلخ، ج ۵، ص ۳۶۱۔

و "الجوہرہ التیہ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۵۔

تو باپ پر ہے، ان پر نہیں۔^(۱) (رد المحتار)

۸۵ باپ اگر تنگ دست ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور یہ بچے محتاج ہوں اور بڑا بیٹا مدار

ہے تو باپ اور اُس کی سب، وراثت کا نفقہ اس پر واجب ہے۔^(۲) (عالمگیری)

۸۶ بیٹا اگر ماں باپ دونوں کا نفقہ نہیں دے سکتا مگر ایک کا دے سکتا ہے تو ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور اگر باپ

محتاج ہے اور چھوٹا بچہ بھی ہے اور دونوں کا نفقہ نہ دے سکتا ہو مگر ایک کا دے سکتا ہے تو بیٹا زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر والدین میں کسی کا پورے نفقہ نہ دے سکتا ہو تو دونوں کو اپنے ساتھ کھائے جو خود کھا تا ہو اُس میں سے انھیں بھی کھائے۔ اور اگر باپ کو نکاح کرنے کی ضرورت ہے اور بیٹا مدار ہے تو بیٹے پر باپ کی شادی کر دینا واجب ہے یا اُس کے لیے کوئی کثیر خرید دے اور اگر باپ کی دہلی بیاں ہیں تو بیٹے پر فقط ایک کا نفقہ واجب ہے مگر باپ کو دیدے کہ وہ دونوں کو تقسیم کر کے دے۔^(۳) (جوہرہ)

۸۷ باپ بیٹے دونوں تادار ہیں مگر بیٹا کما نے والے ہے تو بیٹے پر دیا جائے حکم کیا جائیگا کہ باپ کو بھی ساتھ لے

لے یہ جبکہ بیٹا تنہا ہو اور اگر بال بچوں والا ہے تو مجبور کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ہمراہ لے لے۔^(۴) (عالمگیری)

۸۸ جو رشتہ دار محرم ہوں اُن کا بھی نفقہ واجب ہے جبکہ محتاج ہوں اور نہ باغ یا عورت ہو۔ اور رشتہ دار باغ

مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کما نے سے عجز ہو مثلاً دیوانہ ہے یا اُس پر قانع گرا ہے یا پاچ ہے یا اندھا۔ اور اگر عجز نہ ہو تو واجب نہیں اگر چہ محتاج ہو اور عورت میں بالذات بالذات کی قید نہیں ورنہ کے نفقات بقدر میراث^(۵) واجب ہیں یعنی اُس کے ترکہ سے جتنی مقدار کا ورثہ ہوگا اُسی کے موافق اس پر نفقہ واجب مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور اُس کی تین بہنیں ہیں ایک حقیقی ایک سوتیلی ایک اخیانی تو نفقہ کے پانچ حصے تصور کریں تین حقیقی بہن پر اور ایک ایک ان دونوں پر۔ اور اگر اسی طرح کے تین بھائی ہیں تو چھ حصے تصور کریں ایک اخیانی بھائی پر اور باقی حقیقی پر سوتیلی پر کچھ نہیں کہ وہ وارث نہیں۔ اور اگر ماں اور دادا ہیں تو ایک حصہ ماں پر اور دو داد پر۔ اور اگر ماں اور بھائی یا ماں اور چچا ہے جب بھی یہی صورت ہے اور اگر ن کے ساتھ بیٹا بھی ہے مگر نابالغ نادار ہے یا بالغ ہے مگر عجز تو اُس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر کہ جب اُس پر نفقہ واجب نہیں تو کالعدم^(۶) ہے اور اگر حقیقی چچا اور حقیقی پھوپھی یا

① "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب صاحب الفتح، إلخ ج ۵، ص ۳۶۲

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۵

③ "الحرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۹

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۵

⑤ یعنی میراث میں جتنا حصہ اُن کو ملتا ہے اس (حصہ) کے برابر۔ ⑥ نہ ہونے کی طرح۔

حقیقی ماموں ہے تو نفقہ چچا پر ہے پھوپھی یا ماموں پر نہیں۔ اور وراثت سے مراد محض مل وراثت ہے کہ حقیقہ وراثت تو مرنے کے بعد ہوگی، نہ اب۔^۱ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸۹ یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ رشتہ دار عورت میں نابالغہ کی قید نہیں، بلکہ اگر کمانے پر قادر ہے جب بھی اُس کا نفقہ واجب ہے، ہاں اگر کوئی کام کرتی ہے جس سے اُس کا خرچ چلتا ہے تو اب اس کا نفقہ رشتہ دار پر فرض نہیں۔ یوں امداد وغیرہ بھی کما تا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں۔^۲ (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰ حاسب علم دین اگرچہ تندرست ہے، کام کرنے پر قادر ہے، مگر اپنے کو طلب علم دین میں مشغول رکھتا ہے تو اُس کا نفقہ بھی رشتہ والوں پر فرض ہے۔^۳ (درمختار)

مسئلہ ۹۱ قریبی رشتہ دار غائب ہے اور دور و اما موجود ہے تو نفقہ اسی دور کے رشتہ دار پر ہے۔^۴ (درمختار)

مسئلہ ۹۲ عورت کا شوہر تنگ دست ہے، ور بھی کی بالدار ہے تو بھی کی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو وہاں سے لے سکتا ہے۔^۵ (درمختار)

مسئلہ ۹۳ اگر رشتہ دار محرم نہ ہو جیسے چچا زاد بھی کی یا محرم ہو مگر رشتہ دار نہ ہو، جیسے رضاعی بھی کی، بہن یا رشتہ دار محرم ہو مگر حرمت قرابت کی نہ ہو^۶، جیسے چچا زاد بھی کی اور وہ رضاعی بھی کی ہے کہ حرمت رضاعت کی وجہ سے ہے^۷، نہ رشتہ کی وجہ سے تو بن صورتوں میں نفقہ واجب نہیں۔^۸ (عالمگیری)

مسئلہ ۹۴ محارم کا نفقہ دے دیا اور اُس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو پھر دینا ہو گا اور کچھ بچ رہا تو اتنا کم کر دیا جائے۔^۹ (عالمگیری)

۱۔ "الحوہرة المہرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۲۰۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۵، ۵۶۶۔

۳۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۶۸-۳۷۲۔

۴۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطبوع فی نفقة قرابة، إلخ، ج ۵، ص ۳۶۸۔

۵۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۶۹۔

۶۔ المرجع السابق، ص ۳۷۲۔ ۷۔ المرجع السابق۔

۸۔ یعنی نکاح کا حرم ہونا قریبی رشتہ کی وجہ سے نہ ہو۔ ۹۔ یعنی نکاح حرم ہونا دودھ کے رشتے کی وجہ سے ہے۔

۱۰۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۶۔

۱۱۔ المرجع السابق، ص ۵۶۶۔

۹۵ باپ محتاج ہے نفقہ کی ضرورت ہے اور بیٹا جو مالدار ہے جو موجود نہیں تو باپ کو اختیار ہے کہ اس کے اسباب کو بیچ کر اپنے نفقہ میں صرف کرے مگر جائیداد غیر منقولہ کے بیچنے کی اجازت نہیں۔ وراثت اور رشتہ داروں کو کسی چیز کے بیچنے کی اجازت نہیں اور بیٹا موجود ہے تو باپ بھی کسی چیز کو نہیں بیچ سکتا۔ یوں اگر بیٹا مجنون ہو گیا اس کے اور اس کے بال بچوں کے خرچ کے لیے اس کی چیزیں باپ فروخت کر سکتا ہے، اگرچہ جائیداد غیر منقولہ ہو اور اگر باپ کا بیٹے پر ذین ہو اور بیٹا غائب ہو تو ذین وصول کرنے کے لیے اس کے ساتھ کو بیچنے کی اجازت نہیں۔^۱ (درمختار)

۹۶ کسی کے پاس امانت رکھی ہے اور مالک غائب ہے اس نے بیچ کر اس کے بال بچوں یا مال باپ پر صرف کر دیا اگر مالک کی اجازت سے یا قاضی شرعی کے حکم سے نہیں تو دیانہ تاوان دینا پڑے گا اور مین نے جن پر خرچ کیا ہے ان سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہاں قاضی نہیں ہے مگر شرعی نہیں یا مالک کی اجازت سے صرف کیا تو تاوان نہیں۔ یوں اگر وہ مالک غائب مر گیا اور مین نے جس پر خرچ کیا ہے وہی اس کا وارث ہے تو ب وراثت تاوان نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق پالیا۔ یوں اگر وہ شخص سفر میں ہوں ایک مر گیا دوسرے نے اس کے مال سے تجھیز و تکفین کی یا مسجد کے متعلق جائیداد وقف ہے اور کوئی متولی نہیں کہ خرچ کرے ال محلہ نے وقف کی آمدنی مسجد میں صرف کی یا میت کے ذمہ ذین تھا وصی کو معلوم ہو اس نے ادا کر دیا یا مال امانت تھا اور مالک مر گیا اور مالک پر ذین تھا مین نے اس امانت سے ادا کر دیا یا قرض خواہ مر گیا اور اس پر ذین تھا قرض دار نے ادا کر دیا تو ان سب صورتوں میں دیانہ تاوان نہیں۔^۲ (درمختار، رد المحتار)

۹۷ کوئی شخص غائب ہے اور اس کے والدین یا وراثت زوجه کے پاس اس کی اشیاء قسم نفقہ موجود ہیں انھوں نے خرچ کر لیں تو تاوان نہیں اور اگر وہ شخص موجود ہے اور اپنے والدین حاجت مند کو نہیں دیتا اور وہاں کوئی قاضی بھی نہیں جس کے پاس دعویٰ کریں تو انھیں اختیار ہے اس کا مال چھپا کر لے سکتے ہیں۔ یوں اگر وہ دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا جب بھی بقدر کفایت نہیہ اس کا مال لے سکتے ہیں اور کفایت سے زیادہ دینا یا بغیر حاجت دینا جائز نہیں۔^۳ (درمختار، عالمگیری)

۹۸ باپ کے پاس رہنے کا مکان اور سواری کا جانور ہے تو اسے یہ حکم نہیں دیا جائیگا کہ ان چیزوں کو بیچ کر نفقہ میں صرف کرے بلکہ اس کا نفقہ اس کے بیٹے پر فرض ہے ہاں اگر مکان حاجت سے زائد ہے کہ تھوڑے سے حصہ میں رہتا ہے تو جتنی حاجت سے زائد ہے اسے بیچ کر نفقہ میں صرف کرے اور جب وہی حصہ باقی رہ گیا جس میں رہتا ہے تو اب نفقہ اس کے

۱۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۷۳ - ۳۷۵

۲۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطب. فی عقیة قرابة، ج ۵، ص ۳۷۵

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۷۶

و "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الطلاق، ابواب السابغ عشر فی النفقات، الفصل الخمس، ج ۶، ص ۵۶۷

بچے پر ہے۔ یوہیں اگر اُس کے پاس اعلیٰ درجہ کی سواری ہے تو یہ حکم دیا جائے گا کہ بیچ کر کم درجہ کی سواری خریدے اور جو بچے نفقہ میں صرف کرے پھر اس کے بعد دوسرے پر نفقہ واجب ہوگا یہی حکام اولاد و دیگر محارم کے بھی ہیں۔^۱ (عالمگیری)

۹۹ زوجہ کے سوا کسی اور کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا اور ایک مہینہ یا زیادہ زمانہ گزرا تو اس مدت کا نفقہ ساقط ہو گیا اور ایک مہینے سے کم زمانہ گزرا ہے تو وصول کر سکتے ہیں اور زوجہ بہر حال بعد حکم قاضی وصول کر سکتی ہے۔ اور اگر نفقہ نہ دینے کی صورت میں اُن لوگوں نے بھیک مانگ کر گزر رکی جب بھی ساقط ہو جائے گا کہ جو کچھ مانگ لے وہ اُن کی ملک ہو گیا تو اب جب تک وہ خرچ نہ ہو لے حاجت نہ رہی۔^۲ (در مختار، رد المحتار)

۱۰۰ غیر زوجہ جس کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا تھا اُس نے قاضی کے حکم سے قرض لے کر کام چلایا تو نفقہ ساقط نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر قرض لینے کے بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا جس پر نفقہ فرض ہوا تو وہ قرض ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔^۳ (در مختار)

۱۰۱ لونڈی غلام کا نفقہ اُن کے آقا پر ہے وہ مدبر ہوں یا خالص غلام چھوٹے ہوں یا بڑے اپنا بیچ ہوں یا تندرست امدھے ہوں یا انگھیرے^۴ اور اگر آقا نفقہ دینے سے انکار کرے تو مزدوری وغیرہ کر کے اپنے نفقہ میں صرف کریں اور کمی پڑے تو مولیٰ سے لیں بیچ رہے تو مولیٰ کو دیں اور کم بھی نہ سکتے ہوں تو غیر مدبر و مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ اُن کو نفقہ دے یا بیچ ڈالے اور مدبر و ام و مد میں نفقہ پر مجبور کیا جائے گا اور اگر لونڈی خوبصورت ہے کہ مزدوری کو جائے گی تو اندیشہ نہ ہے تو مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ نفقہ دے یا بیچ ڈالے۔^۵ (عالمگیری)

۱۰۲ غلام کو اُس کا آقا خرچ نہیں دیتا اور کم نے پر بھی قادر نہیں یا مولیٰ کمانے کی اجازت نہیں دیتا تو مولیٰ کے مال سے بقدر کفایت^۶ بلا اجازت لے سکتا ہے۔ ورنہ بلا اجازت بیٹا جائز نہیں اور اگر مولیٰ کھانے کو دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا تو بلا اجازت مولیٰ کا مال نہیں لے سکتا ممکن ہو تو مزدوری کر کے وہ کی پوری کر لے۔^۷ (در مختار)

۱۰۳ لونڈی غلام کا نفقہ روٹی سالن وغیرہ اور لباس اُس شہر کی عام خوراک و پوشاک کے موافق ہوتا

۱ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۷

۲ "المرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی مواضع الخ، ج ۵، ص ۳۷۷

۳ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۷۸ - ۳۸۰

۴ و تندرست آنکھوں والے۔

۵ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۶۸

۶ یعنی اتنی مقدار جو اس کی ضروریات کو کافی ہو۔

۷ "المرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۸۳

چاہیے اور لوٹنی کو صرف اتنا ہی کپڑا دینا جو ستر عورت کے لائق ہے جائز نہیں اور اگر مولیٰ اچھے کھانے کھاتا ہے اچھے لباس پہنتا ہے تو یہ واجب نہیں کہ غلام کو بھی ویسا ہی کھلے پہنائے مگر مستحب ہے کہ ویسا ہی دے اور اگر مولیٰ بخل یا یہ صفت کے سبب وہاں کی عادت سے کم درجہ کا کھانا پہنتا ہے تو یہ ضرور ہے کہ غلام کو وہاں کے عام پھلن کے موافق دے اور اگر غلام نے کھا نا پکا یا ہے تو مولیٰ کو چاہیے کہ اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھائے اور اگر غلام ادب کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اُس میں سے اُسے کچھ دیدے۔^(۱) (عالمگیری)

چند غلام ہوں تو سب کو یکساں کھانا کپڑا دے لوٹنی کا بھی یہی حکم ہے اور جس لوٹنی سے دہلی کرتا ہے اُس کا لباس اوروں سے اچھا ہو۔^(۲) (عالمگیری)

غلام کے وضو غسل وغیرہ کے لیے پانی خریدنے کی ضرورت ہو تو مولیٰ پر خریدنا واجب ہے۔^(۳) (جوہرہ)

جس غلام کے کچھ حصہ کو آزاد کر دیا ہے اُس کا ور مکاتب کا نفقہ مولیٰ کے ذمہ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

جس غلام کو بیچ ڈالا ہے اُس کا نفقہ پانچ پر ہے جب تک پانچ کے قبضہ میں ہے اور اگر بیچ میں کسی جانب اختیار ہو تو نفقہ اُس کے ذمہ ہے جس کی ملک بالآخر قرار پائے اور کسی کے پاس غلام کو مانت یا رہن رکھا تو مالک پر ہے اور عاریۃ دیا تو کھانا عاریت لینے والے پر ہے اور کپڑا مالک کے ذمہ اور اگر مین یا مرتہن نے قاضی سے اجازت چاہی کہ جو کچھ خرچ ہو وہ غلام کے ذمہ ڈالا جائے تو قاضی اس کا حکم نہ دے بلکہ یہ کہے کہ غلام مزدوری کرے اور جو کہ اُس کے نفقہ میں صرف کیا جائے یا قاضی غلام کو بیچ ڈالے ورٹمن مولیٰ کے لیے محفوظ رکھے اور اگر قاضی کے نزدیک یہی معصحت ہے کہ نفقہ اُس پر ڈالا جائے تو یہ حکم بھی دے سکتا ہے۔ یہی احکام اُس وقت بھی ہیں کہ بھگے ہوئے غلام کو کوئی پکڑا یا اور قاضی سے نفقہ کے بارے میں اجازت چاہی یا دو شریک تھے ایک حاضر ہے ایک غائب اور حاضر نے اجازت مانگی۔^(۵) (عالمگیری، در مختار)

کسی نے غلام غصب کر لیا تو نفقہ غاصب پر ہے، جب تک واپس نہ کرے اور اگر غاصب نے قاضی

۱۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النعمات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۶۸

۲۔ المرجع السابق.

۳۔ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب النعمات، الجزء الثانی، ص ۱۲۳.

۴۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النعمات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۶۹

۵۔ المرجع السابق.

و "الدرا المختار"، کتاب الطلاق، باب النفع، ج ۵، ص ۳۸۴

سے نفقہ یا بیع کی اجازت مانگی تو اجازت نہ دے، ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ غلام کو ضائع کر دے گا تو قاضی بیع ڈالے اور مشن محفوظ رکھے۔^(۱) (در مختار)

۱۰۹ غلام مشترک کا نفقہ ہر شریک پر بقدر حصہ لازم ہے اور اگر ایک شریک نفقہ دینے سے انکار کرے تو بحکم قاضی جو اس کی طرف سے خرچ کرے گا اس سے وصول کر سکتا ہے۔^(۲) (در مختار)

۱۱۰ اگر غلام کو آزاد کر دیا تو اب مولیٰ پر نفقہ واجب نہیں، گرچہ وہ کمانے کے رائق نہ ہو مثلاً بہت چھوٹا بچہ یا بہت بوڑھا یا پانچ یا مریض ہو بلکہ ان کا نفقہ بیت المال سے دیا جائے گا اگر کوئی ایسا نہ ہو جس پر نفقہ واجب ہو۔^(۳) (عالمگیری)

۱۱۱ جانور پالے اور انھیں چارہ نہیں دیتا تو دیہ حکم دیا جائے گا کہ چارہ وغیرہ دے یا بیع ڈالے اور اگر مشترک ہے اور ایک شریک اسے چارہ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے تو قضا بھی حکم دیا جائے گا کہ یا چارہ دے یا بیع ڈالے۔^(۴) (در مختار)

۱۱۲ اگر جانور کو چارہ کم دیتا ہے، اور پورا دودھ دودھ لینا مضر ہو تو پورا دودھ دونا مکروہ ہے۔ یو ہیں بالکل نہ دو ہے یہ بھی مکروہ ہے اور دہنے میں یہ بھی خیال رکھے کہ بچہ کے لیے بھی چھوڑنا چاہیے اور ناخن بڑے ہوں تو ترشادے کہ اسے تکلیف نہ ہو۔^(۵) (عالمگیری)

۱۱۳ جانور پر بوجھ رادنے اور سواری لینے میں یہ خیال کرنا چاہیے کہ اس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو۔^(۶) (جوہرہ) باغ اور زراعت و مکان میں اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو خرچ کرے، ورنہ خرچ نہ کرے کہ مال ضائع کرنا ممنوع ہے۔^(۷) (در مختار) واللہ تعالیٰ اعلم۔

شب بست دوم ماہ فاخر ربیع الاول خرب شب پنج شنبہ ۱۳۳۸ھ

بہ تمام رسید (8)

① "الدر المختار"، کتاب الصلای، باب النفقة، ج ۱۵، ص ۳۸۳

② "المرجع السابق" ص ۳۸۵.

③ "العاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۷۰

④ "الدر المختار"، کتاب الصلای، باب النفقة، ج ۱۵، ص ۳۸۵

⑤ "العاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۷۳

⑥ "الجوہرۃ النہرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۲۳.

⑦ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۱۵، ص ۳۸۶.

⑧ (یہ حصہ) پانچ ربیع الاول خرب جمرات کی رات تیرہ سوڑ میں ہمیں کو تکمیل ہوا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

آزاد کرنے کا بیان

حق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ لوٹری، غلام ہیں نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یوہیں فقہ کے اور بھی بعض ایسے ابواب ہیں جن کی زمانہ جاں میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کیے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ نیز ہماری اس کتاب کے کثریات میں ہندی، غلام کے تیزی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل پہلو تہی کی جائے لہذا مختصراً چند باتیں گزارش کروں گا کہ اس کے اقسام و احکام پر قدرے اطلاع ہو جائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿قُلْ زُكِّيَّةٌ ۖ أَوْ تَطْعَمٌ يَوْمَ ذِي مَسْعٍ ۖ﴾^۱

احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے یا اسکے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔“ سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (م زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی انھوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس ہزار دینے تھے۔^۲

نیز صحیحین میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی،

۱ یعنی غلام آزاد کرنے کا بیان چھوڑ دیا جائے۔

۲ بہ ۳، البیہ ۱۳، ۱۴

ترجمہ کنز، میں کسی بندے کی گردن چھڑانا، یا بھوک کے دل کھانا دینا۔

۳ صحیح البخاری، کتاب العتق، باب فی العتق وفصلہ بالحديث، ۲۵۱۷، ج ۲، ص ۱۵۰۔

کس گردن^۱ کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا ”جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو۔“ میں نے کہا، اگر یہ نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ ”کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو، اس کا کام کر دو۔“ میں نے کہا، اگر یہ نہ کروں؟ فرمایا ”لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔“^۲

۳ تہذیبی شعبہ الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ایک اعرابی^۳ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا ”مگر چہ تمہارے الفاظ کم ہیں، مگر جس بات کا سوا کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کر دو اور گردن کو چھوڑاؤ۔“ عرض کی، یہ دونوں ایک ہی ہیں؟ فرمایا ”ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اسے تنہا آزاد کر دے اور گردن چھوڑاؤ کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔“^۴

۴ ابو داؤد و نسائی و احمد بن اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے، جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کر لیا تھا۔ ارشاد فرمایا ”اس کی طرف سے آزاد کرو، اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔“^۵

۵ تہذیبی شعبہ الایمان میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے^۶ میں سفارش کی جائے۔“^۷

مسائل فقہیہ

غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی نقد

۱۔ یعنی غلام بوٹھی۔

۲۔ ”صحیح البخاری“، کتاب العتق، باب آئی الرقاب، الفصل، الحديث، ۲۵۱۸، ج ۲، ص ۱۵۰

۳۔ اعرابی۔

۴۔ ”شعب الایمان“، باب فی العتق و وجہ الصرب إلی اللہ عزوجل، الحديث، ۴۳۳۵، ج ۴، ص ۶۵-۶۶

۵۔ ”سنن أبی داؤد“، کتاب العتق، باب فی ثواب العتق، الحديث، ۳۹۶۴، ج ۴، ص ۴۰

۶۔ یعنی غلام آزاد کروانے۔

۷۔ ”شعب الایمان“، باب فی التعاون علی البر والتقوی، الحديث، ۷۶۸۳، ج ۶، ص ۱۶۴

جس سے آزادی ثابت ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ ذی رحم محرم، وس کا مالک ہو جائے تو بملک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا۔ سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دار الحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہو گیا۔^{۱۱} (درمختار)

۱ آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں واجب، مندوب، مباح، کفر۔

قتل و ظہر و قسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے، مگر قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مسکین کو کھانا کھائے یا کپڑے پہنائے، یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھ لے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔

مندوب وہ ہے کہ اللہ (عزوجل) کے لیے آزاد کرے اس وقت کہ جانب شرع^{۱۲} سے اس پر یہ ضروری نہ ہو۔ مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔

کفر وہ کہ بتوں یا شیطان کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہو جائے گا، مگر اس کا یہ فعل کفر ہوا کہ ان کے نام پر آزاد کرنا دلیل تعظیم ہے اور ان کی تعظیم کفر۔^{۱۳} (عالمگیری، جوہرہ)

۲ آزاد کرنے کے پے مالک کا حق،^{۱۴} عاقل، بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام، اگرچہ ماذون یا مکاتب ہو، آزاد نہیں کر سکتا اور مجنون یا بچہ نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا، بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کر دیا تھا یا ہوش میں کہے کہ جنون کی حالت میں، میں نے آزاد کر دیا تھا اور وس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا، بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہو جاؤں تو تو آزاد ہوے تو اس کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا۔^{۱۵} (عالمگیری)

۳ اگر شہ میں یا مسخرہ پن^{۱۶} سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا کہ تو آزاد ہے تو آزاد ہو گیا یا یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے، اور آزاد کر دیا جب بھی آزاد ہو گیا۔^{۱۷} (درمختار)

۱ "الدر المختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۸۸، ۳۹۳، ۴۰۳.

۲ شریعت کی طرف سے۔

۳ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب الاول، فی تفسیرہ شرعاً، إلخ، ج ۲، ص ۲.

۴ "الجوہرۃ البیضاء"، کتاب العتق، الجزء الثانی، ص ۱۳۶.

۵ آزاد۔

۶ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب الاول، فی تفسیرہ شرعاً، إلخ، ج ۲، ص ۲.

۷ ایسی مذاق۔

۸ "الدر المختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۴۹۰، ۴۰۶.

مسئلہ ۳ آزاد کرنے کو اگر ملک^۱ یا سبب ملک^۲ پر معلق کیا مثلاً جو غلام کہ فی اہل اس کی ملک میں نہیں اس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں یا تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے اس صورت میں جب اس کی ملک میں آئیگا آزاد ہو جائے گا۔ اور اگر مورث^۳ کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورث کی ملک میں ہے اس سے کہا کہ اگر میرا مورث مر جائے تو تُو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موت مورث سبب ملک نہیں۔^۴ (در مختار)

مسئلہ ۵ زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہو جائیگا۔^۵ (در مختار)

مسئلہ ۶ صفاق کی طرح اس میں بھی بعض لفظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہو جائیگا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

تُو آزاد ہے۔ تُو آزاد۔ اے آزاد۔ اے خُر۔ میں نے تجھ کو آزاد کیا، ہاں اگر اس کا نام ہی آزاد ہے اور اے آزاد کہ یا نام خُر ہے اور اے خُر کہہ کر پکار، تو آزاد نہ ہوا اور اگر نام آزاد ہے اور اے خُر کہہ کر پکار، یا نام خُر ہے اور اے آزاد کہہ کر پکار تو آزاد ہو جائے گا۔ یہ لفظ بھی صریح کے حکم میں ہیں۔ نیت کی ضرورت نہیں، میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو بہہ کیا، میں نے تجھے تیرے ہاتھ بچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے۔ اور اگر یوں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ اتنے کو بچا تو اب قبول کی ضرورت ہوگی اگر قبول کریگا تو آزاد ہوگا اور اتنے دینے پڑیں گے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے مثلاً تیرا سر۔ تیری گردن۔ تیری زبان آزاد ہے تو آزاد ہو گیا اور اگر ہاتھ یا پاؤں کو آزاد کہا تو آزاد نہ ہوا اور اگر تہائی، چوتھائی، نصف وغیرہ کو آزاد کیا تو اتنا آزاد ہو گیا اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگر چہ عمر میں زیادہ ہوں یا غلام کو کہا یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگر چہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہونے کے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگر چہ اس نیت سے نہ کہا ہو۔ اور اگر کہا ہے میرے بیٹے، اے میرے بھائی، اے میری بہن، اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری ملک نہیں۔ تجھ پر مجھے راہ نہیں۔ تو میری ملک سے نکل گیا ان میں بغیر نیت آزاد

① مالک ہونا۔ ② مالک ہونے کا سبب۔

③ میراث چھوڑنے والا۔

④ "ردالمحتار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۹۔

⑤ "ردالمحتار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۰۔

نہ ہوگا۔ اگر کہہ تو آزادی کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے۔^۱ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

۷۔ الفاظ طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگر چہ نیت ہو یعنی یہ آزادی کے لیے کنایہ بھی نہیں۔^۲ (درمختار)

۸۔ ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجہ، بھانجی ان میں کسی کا مالک ہو تو فوراً ہی آزاد ہو جائیگا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہو تو اتنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنون بھی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو آزاد ہو جائیگا۔^۳ (درمختار وغیرہ)

۹۔ اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا^۴ مثلاً اگر تو فلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت وہی ملک میں ہو اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے مثلاً اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائے گا۔^۵ (درمختار)

۱۰۔ لونڈی حاملہ تھی اسے آزاد کیا تو اس کے شکم^۶ میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوگی، مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا۔^۷ (درمختار)

۱۱۔ لونڈی کی اوماد جو شوہر سے ہوگی وہ اس لونڈی کے مالک کی ملک ہوگی اور جو اوماد مولیٰ^۸ سے ہوگی وہ آزاد ہوگی۔^۹ (عامہ کتب)

۱۲۔ یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اتنا ہی آزاد ہوگا یہ اس صورت میں ہے کہ جب وہ

۱۔ "العتاویٰ الہندیہ"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً، إلخ، ج ۲، ص ۳۔

۲۔ "الدر المختار"، کتاب العتق، ج ۵، ص ۳۹۲۔ ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰

حصہ معین ہو مثلاً آدھا۔ تہائی۔ چوتھائی۔ اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اس صورت میں بھی آزاد ہوگا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے، لہذا مالک سے تعیین کر لی جائے گی کہ تری مراد کیا ہے جو وہ بتائے اور تا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں یعنی بعض معین یا غیر معین میں جتن باقی ہے اس میں سعایت کرائیں گے یعنی اس غلام کی اس روز جو قیمت بازار کے نرخ^۱ سے ہو اس قیمت کا جتن حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو دتا ضروری وغیرہ کرا کر وصول کریں جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اس وقت پورا آزاد ہو جائیگا۔^۲ (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۳ یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اس کے حکام یہ ہیں کہ ① اس کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ ② نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا۔ ③ نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ ④ نہ دو سے زیادہ نکاح کر سکے۔ ⑤ نہ مولیٰ^۳ کی بغیر اجازت نکاح کر سکے۔ ⑥ نہ ان معلومات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی۔ ⑦ نہ ہبہ کر سکے۔ ⑧ نہ صدقہ دے سکے مگر تھوڑی مقدار کی اجازت ہے۔ ⑨ ورنہ کسی کو قرض دے سکے۔ ⑩ نہ کسی کی کفالت کر سکے۔ ⑪ ورنہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے۔ ⑫ نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔^۴ (رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہے اور ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی مکان و خادم و سامان خانہ داری اور بدن کے کپڑوں کے علاوہ اس کے پاس، تنہا ماں ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اس سے اپنے حصہ کا تادان لے یا یہ بھی، اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا یہ اپنے حصہ کی قدر سعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو بے برکردے مگر اس صورت میں بھی فی لحال سعایت کر لی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اس کے مرنے کے بعد اگر تہائی ماں^۵ کے اندر ہو تو آزاد ہے۔^۶ (در مختار وغیرہ)

۱۔ بھ ۵۔

۲۔ الدر المختار و رد المحتار، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج ۵، ص ۴۱۶

۳۔ آقا مالک۔

۴۔ رد المحتار، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج ۵، ص ۴۱۶۔

۵۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب العتاق، الباب الثانی فی العبد الذی یعق بعضہ، ج ۲، ص ۹

۶۔ مال کے تیسرے حصہ۔

۷۔ الدر المختار، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج ۵، ص ۴۱۸، وغیرہ

فقہ ۱۵ جب ایک شریک ^۱ نے آزاد کر دیا تو دوسرے کو دس کے بیچنے یا جہد کرنے یا نہر میں دینے کا حق نہیں۔ ^(۲) (عالمگیری)

فقہ ۱۶ شریک کے آزاد کرنے کے بعد اس نے سعایت ^۳ شروع کرادی تو اب تاوان نہیں لے سکتا ہاں اگر غلام اٹائے سعایت میں مرگیا تو بقیہ کا اب تاوان لے سکتا ہے۔ ^(۴) (عالمگیری)

فقہ ۱۷ تاوان لینے کا حق اس وقت ہے کہ اس نے بغیر اجازت شریک آزاد کر دیا اور اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں۔ ^(۵) (عالمگیری)

فقہ ۱۸ کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں کا ^۶ ایک آزاد ہے تو وہ سے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اُسے مراد لیا وہ آزاد ہو جائے گا۔ اور بیان سے قبل ایک کو بیچ کیا ^۷ یا رہن رکھا ^۸ یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لیے معین ہو گیا۔ اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا ^۹ اور ایک مرگیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہو گیا اور اگر مولیٰ خود مرگیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آدھا آزاد اور دوسرے باقی میں دونوں سعایت کریں۔ ^(۱۰) (عالمگیری)

فقہ ۱۹ غلام سے کہا تو اتنے ماں پر آزاد ہے اور اُس نے اسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کا علم ہو قبول کر لیا تو اسی وقت آزاد ہو گیا۔ یہ نہیں کہ جب ادا کرے گا اس وقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ تو، اتنا ادا کر دے تو یہ غلام مازون ہو گیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہوگئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کر دے جب بھی مازون رہے گا اور جب تک اسے اتنے ادا نہ کر دے مولیٰ اسے بیچ سکتا ہے۔ ^(۱۱) (در مختار)

۱۔ ایک غلام کے دو یا زیادہ مالک آپس میں شریک کہلاتے ہیں۔

۲۔ الفت وی الہدیۃ، کتاب العتق، الباب الثانی فی العبد الذی یعتق بعضہ، ج ۲، ص ۹۔

۳۔ یعنی قیمت ادا کرنے کے لیے محنت مزدوری۔

۴۔ الفت وی الہدیۃ، کتاب العتق، الباب الثانی فی العبد الذی یعتق بعضہ، ج ۲، ص ۱۰۔

۵۔ المرجع السابق، ص ۱۲۔

۶۔ یعنی تم میں سے۔ ۷۔ بیچ دیا۔ ۸۔ یعنی گروی رکھا۔ ۹۔ نہ اس قسم کا کوئی عمل کیا۔

۱۰۔ الفت وی الہدیۃ، کتاب العتق، الباب الثالث فی عتق احد العبدین، ج ۲، ص ۱۸-۲۰۔

۱۱۔ الدر المختار، کتاب العتق، باب العتق علی جمل، إلخ، ج ۱، ص ۴۴۴-۴۴۶۔

مدبر و مکاتب وام ولد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ لِكُتُبٍ مِّمَّا مَلَكَتْ يَمَانُكُمُ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۚ وَتُؤْتُهُمْ مِّنْ مَّالٍ مِّنْ دُونِ الْمَوْلَىٰ ۚ وَلَٰكِن يَبْتَغُوا الْوَلَدَ ۚ﴾

الَّذِينَ اسْتَكْتُمُ (۱)

جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمہارے نوٹڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو انہیں مکاتب کر دو، اگر ان میں بھلائی دیکھو اور ان مال میں سے جو خدا نے تمہیں دیا ہے، کچھ انہیں دیدو۔

۱۔ ابو داؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے، غلام ہی ہے۔“ (۲)

۲۔ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ اسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ”جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہو جائے تو اس سے پردہ کرے۔“ (۳)

۳۔ ابن ماجہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں جس کنیز کے بچہ اس کے مولیٰ سے پیدا ہو، وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (۴)

۴۔ دارقطنی و بیہقی، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں ”عبد بردہ بچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔“ (۵)

مسائل فقہیہ

مدبراؤں کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں

یا جب میں مردوں تو تو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (۶)

۱۔ ... باب ۱۸ بالنور: ۳۳

۲۔ ”مسئلی داؤد“، کتاب العتق، باب فی المکاتب یوڈی۔ إلخ، الحدیث ۳۹۲۶ ج ۴ ص ۲۸

۳۔ ”مسئلی داؤد“، کتاب العتق، باب فی المکاتب یوڈی۔ إلخ، الحدیث ۳۹۲۸ ج ۴ ص ۲۸

۴۔ ... مالک۔

۵۔ ”مسئلی ماجہ“، أبواب العتق، باب امہات الاولاد۔ إلخ، الحدیث ۲۵۱۵ ج ۲ ص ۲۰۲

۶۔ ”المسئلی الکبریٰ“، التبیہقی، کتاب المدبر، باب من قال لا یدع المدبر الحدیث ۲۱۵۷۲ ج ۱۰ ص ۵۲۹

۷۔ ”الجوہرۃ الثیرۃ“، کتاب العتاق، باب التذیر، الجزء الثانی، ص ۱۳۶۔

مسئلہ ۱ مدبر کی دو قسمیں ہیں مدبر مطلق۔ مدبر مقید۔ مدبر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا مثلاً اگر میں مردوں کو تو آزاد ہے اور اگر کسی وقت مجھ پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کہا تو مقید ہے مثلاً اس سال مردوں یا اس مرض میں مردوں کہ اس سال یا اس مرض سے مرنا ضرور نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اس سے پہلے مر جاتا ہے مثلاً بوڑھا شخص کہے کہ سچ سے تو برس برس پر مردوں کو تو آزاد دے تو یہ مدبر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ اب سے تو برس تک زندہ نہ رہے گا۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲ اگر یہ کہا کہ جس دن مردوں کو آزاد ہے تو اگر چند رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مراد صبح سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو یہ نیت اس کی مانی جائیگی مگر اب یہ مدبر مقید ہوگا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۳ مدبر کرنے کے بعد بچے اس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبر مطلق کو نہ بچ سکتے ہیں۔ نہ بہہ کر سکتے نہ راجن رکھ سکتے نہ صدقہ کر سکتے ہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مدبر غلام ہی ہے یعنی اپنے مولیٰ کی ملک ہے۔^(۴) اس کو آزاد کر سکتا ہے مکاتب بنا سکتا ہے اس سے خدمت لے سکتا ہے مزدوری پردے سکتا ہے، اپنی وصایت سے اس کا نکاح کر سکتا ہے اور، گر لوٹڈی مدبرہ ہے تو اس سے وطی^(۵) کر سکتا ہے۔ اس کا دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے، اور مدبرہ سے، اگر مولیٰ کی اول دہوئی تو وہ ام ولد ہوگئی۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۵ جب مولیٰ مرے گا تو اس کے تہائی مال^(۷) سے مدبر آزاد ہو جائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہو گیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہو گیا باقی کے لیے سعادت کرے اور اگر اس کے علاوہ موئے کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد، باقی دو تہائیوں میں سعادت کرے۔^(۸)

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب العتاق، الباب السادس فی التذییر، ج ۲، ص ۳۷ وغیرہ۔

② "المرالمختار"، کتاب العتق، باب التذییر، ج ۵، ص ۴۵۶۔

③ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب العتاق، الباب السادس فی التذییر، ج ۲، ص ۳۷۔

④ اپنے آقا کی ملکیت میں ہے۔ ⑤ مجامعت، ہمہستری۔

⑥ "المرالمختار"، کتاب العتق، باب التذییر، ج ۵، ص ۴۶۰، ۴۶۳۔

⑦ مال کے تیسرے حصہ۔ ⑧ یعنی باقی دو حصوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے تحت مزدوری کرے۔

یہ اوس وقت ہے کہ ذرہ^(۱) اجازت نہ دیں اور اگر اجازت دیدیں یا اس کا کوئی ورثہ ہی نہیں تو کل آزاد ہے۔ اور اگر مولیٰ پر ذین ہے کہ یہ غلام اوس دین میں مستغرق^(۲) ہے تو کل قیمت میں سعایت کر کے قرض خواہوں کو ادا کرے۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۶ مدبر مقید کا مولیٰ مرا، اور اسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اس کا آزاد ہونا کہ تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہو جائیگا ورنہ نہیں۔ اور ایسے مدبر کو بیع و ہبہ و صدقہ وغیرہ کر سکتے ہیں۔^(۴) (عائگیری)

مسئلہ ۷ مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے اور اس کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مر گیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا راند پر مرا تو غلام پورا آزاد ہو گیا اگرچہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو۔^(۵) (عائگیری)

مسئلہ ۸ مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے یک دن بعد آزاد ہے تو مدبر نہ ہوا، لہذا آزاد بھی نہ ہوگا۔^(۶) (عائگیری)

مسئلہ ۹ مدبرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبر ہے، جبکہ وہ مدبرہ مطلقہ ہو اور اگر مقیدہ ہو تو نہیں۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۱۰ مدبرہ بوغڈی کے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ ب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہو گئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہو جائے گی اگرچہ اوس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو۔^(۸) (در مختار)

مسئلہ ۱۱ غلام اگر نیک چلن ہو^(۹) در بظاہر معصوم ہوتا ہو کہ آزاد ہو چکے بعد مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچائیگا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے عقد کتابت کی درخواست کرے تو اوس کی درخواست قبول کر لینا بہتر ہے۔ عقد کتابت کے یہ معنی ہیں کہ آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ تادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام سے قبول بھی کرے اب یہ مکاتب ہو گیا

①۔ میت کے مال میں سے حصہ پانے والے۔ ②۔ گھرا ہوا۔

③۔ الدر المختار، کتاب العتق، باب التذییر، ج ۵، ص ۶۶، وغیرہ۔

④۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب العتاق، باب السادس فی التذییر، ج ۲، ص ۳۷۔

⑤۔ المرجع السابق، ص ۳۸۔ ⑥۔ المرجع السابق، ص ۳۸۔

⑦۔ الدر المختار، کتاب العتق، باب التذییر، ج ۵، ص ۶۳۔

⑧۔ المرجع السابق۔

⑨۔ یعنی بااخلاق اور اچھے کردار والا ہو۔

جب کل ان کر دینا آزاد ہو چائیکا اور جب تک اوس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔^(۱۱) (جوہرہ وغیرہ)

۱۲ مکاتب نے جو کچھ کیا اوس میں تصرف کر سکتا ہے^۲ جہاں چاہے تجارت کے لیے جاسکتا ہے مویے اوسے پر دیس جانے سے نہیں روک سکتا اگرچہ عقد کتابت میں یہ شرط لگا دی ہو کہ پر دیس نہیں جائیگا کہ یہ شرط باطل ہے۔^۳ (مبسوط)

۱۳ عقد کتابت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی، حال ادا کرنا شرط کر دے یا اوس کی قسطیں مقرر کر دے اور پہلی صورت میں، گرا سی وقت اد نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط اد نہ کی تو مکاتب نہ رہا۔^(۴) (مبسوط)

۱۴ نابالغ غلام گراتا چھوٹا ہے کہ خریدنا بیچنا نہیں جانتا تو اوس سے عقد کتابت نہیں ہو سکتا اور اگر تہی تیز ہے کہ خرید و فروخت کر سکے تو ہو سکتا ہے۔^(۵) (جوہرہ)

۱۵ مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کر سکتا اور مکاتب لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت کے اپنا نکاح نہیں کر سکتی اور ان کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں، ہاں تھوڑی سی چیز تصدق^(۶) کر سکتے ہیں جیسے ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت^(۷) اور قرض کا بھی اختیار نہیں۔^(۸) (جوہرہ)

۱۶ مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح پٹی سوٹھی سے کر دیا پھر دونوں سے عقد کتابت کیا سب اون کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کھائے گا اس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ^(۹) اس کی ماں پر ہے اور اس کی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر۔^(۱۰) (جوہرہ)

① "الجوہرۃ السیرۃ"، کتاب المکاتب، الجزء الثانی، ص ۱۴۶-۱۴۳ وغیرہ.

② یعنی اپنی مرضی سے خرچ کر سکتا ہے۔

③ "المبسوط" للسر حسی، کتاب المکاتب، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۳.

④ المرجع السابق، ص ۵۱۴.

⑤ "الجوہرۃ السیرۃ"، کتاب المکاتب، الجزء الثانی، ص ۱۴۳.

⑥ صدقہ، خیرات۔

⑦ ضمانت۔

⑧ "الجوہرۃ السیرۃ"، کتاب المکاتب، الجزء الثانی، ص ۱۴۳-۱۴۴.

⑨ کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

⑩ "الجوہرۃ السیرۃ"، کتاب المکاتب، الجزء الثانی، ص ۱۴۴-۱۴۵.

۱۷۔ مکاتبہ موٹھی سے مولیٰ وطی نہیں کر سکتا، مگر دہلی کرے گا تو عقرازم آئیگا اور اگر موٹھی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہو تو اسے اختیار ہے کہ عقد کتابت ہاتی رکھے، اور مولیٰ سے عقرا لے یا عقد کتابت سے نکار کر کے ام ولد ہو جائے۔^(۱) (جوہرہ)

۱۸۔ موی نے مکاتبہ کامل ضائع کر دیا تو تاوان لازم ہوگا۔^(۲) (جوہرہ)

۱۹۔ ام ولد کو بھی مکاتبہ کر سکتا ہے اور مکاتبہ کو آزاد کر دیا تو بدس کتابت ساقط ہوگی۔^(۳) (جوہرہ)

۲۰۔ ام ولد دس موٹھی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہو، اور مولیٰ نے قرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس نے قرار کیا یا زمانہ حمل میں قرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔^(۴) (در مختار، جوہرہ)

۲۱۔ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ بلکہ کچا بچہ پیدا ہوا جس کے کچھ اعضاء بن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگر مولیٰ اقرار کر لے تو موٹھی ام ولد ہے۔^(۵) (جوہرہ)

۲۲۔ ام ولد کے جب دوسرا بچہ پیدا ہو تو یہ موی ہی کا قرار دیا جائیگا جبکہ اس کے تصرف میں ہو اب اس کے لیے اقرار کی حاجت نہ ہوگی البتہ، مگر موی نے انکار کر دے اور کہہ دے کہ یہ میرا نہیں تو ب، اس کا نسب مولیٰ سے نہ ہوگا اور اس کا بیٹا نہیں کہلائے گا۔^(۶) (در مختار)

۲۳۔ ام ولد سے صحبت^(۷) کر سکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لے کر دے ام ولد کا کسی شخص کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے مگر اس کے لیے استبرہ^(۸) ضرور ہے اور ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ بیہ کر سکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اسے خیرات کر سکتا ہے بلکہ کسی طرح

① "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب المحکات، الجزء الثانی، ص ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰.

② المرجع السابق، ص ۱۴۵. ③ المرجع السابق، ص ۱۴۸.

④ "المختار"، کتاب العتق، باب الاستیلاء، ج ۵، ص ۲۴۸.

⑤ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب العتق، باب الاستیلاء، الجزء الثانی، ص ۱۳۹.

⑥ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب العتق، باب الاستیلاء، الجزء الثانی، ص ۱۳۸، ۱۳۹.

⑦ "المختار"، کتاب العتق، باب الاستیلاء، ج ۵، ص ۴۷۳.

⑧ ہمستری۔ ⑨ رحمہ اللہ سے خالی ہوتا۔

۲۳ مولیٰ کی موت کے بعد اُم ولد بالکل آزاد ہو جائے گی اوس کے پاس ور مال ہو یا نہ ہو۔^۱ (عامہ کتب)

الشعر و عمل فرما تا ہے۔

اللہ (عزوجل) کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بتاؤ کہ نیکی اور پرہیزگاری در لوگوں میں صبح کرنے کی کھسو (یعنی ان امور کے نہ کرنے کی قسم نہ کھاؤ) اور اللہ (عزوجل) سُنتے والا، چاہنے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُمْ سُورَةً مِّنْ دُونِ الَّتِي لَا يَخْلَقُ لَهَا فِي آخِرَتِهِمْ أَسْمَاءً وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾⁴⁾

جو لوگ اللہ (عزوجل) کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں اور ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ (عزوجل) نہ ان سے بات کرے، نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور قرب ہے۔

﴿ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي ذِينَ عَاهَدْتُكُمْ وَأَلَّيْتُ بِكُمْ ذِكْرًا وَلَقَدْ جَعَلْتُكُمْ قَبِيلًا مِّنْ أُمَّةٍ
يَعْلَمُونَ مَا نَقُولُ ۖ ﴾ ٤٥

١٣٨ "الحوهرة البيرة"، كتاب العقاقير، باب الاستيلاد، الجزء الثاني، ص ١٣٨

و"الفتاوى الهندية"، كتاب العشاق، الباب المسامع في الاستيلاء، ج ٢، ص ٤٥

٢ "الجزهرة البيرة" كتاب العتاف، باب الإسيلاد، الجزء الثاني، ص ١٣٩

3. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَتَاعِكُمْ سَوَافٍ﴾ البقرة: ٢٠٤.

4- ب- ۳: ان عمرانی: ۷۷.

(5) يب ٤١، النحل ٩٦

اللہ (عزوجل) کا عہد پورا کرو جب آپس میں معاہدہ کرو و قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو ورنہ تم اللہ (عزوجل) کو اپنے و پرخاص کر چکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (عزوجل) جانتا ہے۔
 و فرماتا ہے

﴿وَلَا تَنْجُوا أَيْمَانَكُمْ وَخَلَا بَيْنَكُمْ قَدْرًا بَعْدَ بُيُوتِهِ﴾^۱
 اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہ کہیں جتنے کے بعد پاؤں پھسل نہ جائے۔
 و فرماتا ہے

﴿وَلَا يَأْتِي أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَشَعْرَةَ رَأْسِهِمْ أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَبِعَفْوٍ أَوْ يَبْصُرُوا أَلَّا تُجْبَرُوا أَنْ يُعْفُوا عَنْكُمْ وَبِعَفْوٍ رَاجِيَةٍ﴾^۲
 تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھا لیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں و راہ اللہ (عزوجل) کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دینگے، و رچا ہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں،^۳ کیا تم سے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ (عزوجل) تمہاری مغفرت کرے اور اللہ (عزوجل) بخشے وانا مہربان ہے۔

احادیث

۱ صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جو شخص قسم کھائے تو اللہ (عزوجل) کی قسم کھائے یا چپ رہے۔“^۴

۲ صحیح مسلم شریف میں عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”بتوں کی اور اپنے باپ و دادا کی قسم نہ کھاؤ۔“^۵

۳ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو شخص ذات و عزی کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اس کی زبان پر جاری ہو جائے) وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور

۱ پ ۱۴، المحل ۹۴

۲ پ ۱۸، النور ۲۲

۳ بہارِ شریعت میں اس مقام پر ”وَبِعَفْوٍ وَيَبْصُرُوا“ کا ترجمہ ”اور چاہئے کہ معاف کریں و درگزر کریں“ موجود نہیں تھا، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوئی ہے لہذا متن میں کفر ”یعنی شریف“ سے اس کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ علمہ

۴ صحیح البخاری، کتاب الأيمان والبلور، باب لا تحلفوا بأيمانكم، الحديث ۱۶۶۶، ج ۴، ص ۲۸۶

۵ صحیح مسلم، کتاب الأيمان، باب من حلف باللات والعزى، إلخ، الحديث ۶- (۱۶۴۸) ص ۸۹۵

جواپنے ساتھی سے کہے ”جو کھیں، وہ صدقہ کرے۔“^۱

صحیحین میں ثابت بن شحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص غیر ملت، سلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اوس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کریگا، اوس کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور مسلمان پر حنت کرنا ایسا ہے جیسا اوسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے، اللہ تعالیٰ اوس کے لیے قلت میں اضافہ کرے گا۔“^۲

ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہوں، وہ گرجھوٹا ہے تو جیسا کہ ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔“^۳

ابن جریر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔“^۴

دیلمی و تھمیں سے راوی، کہ فرمایا ”بیمین غنوں مال کو زائل کر دیتی ہے ورنہ آہدی کو دیرانہ کر دیتی ہے۔“^۵

ترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارقطنی و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ بن شاء اللہ کہہ لے تو حادثہ نہ ہوگا۔“^۶

بخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ و موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

① ”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان والدور، باب لا یحلف باللات الخ، الحدیث ۶۶۵۰، ج ۴، ص ۲۸۸

② یعنی مال میں بہت کمی کرے گا۔

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب ما علف تحريم قتل الانسان نفسه، فتح، للحديث ۱۷۶- (۱۱۰)، ص ۶۹

④ ”مس السنائی“، کتاب الأیمان والدور، باب الحلف بالبراءة من الاسلام، الحدیث ۳۷۷۷، ص ۶۱۶

⑤ ”کنز العمال“، کتاب الیحیی والدور، الحدیث ۴۶۳۷۶، ج ۱۶، ص ۲۹۷

⑥ ”کنز العمال“، کتاب الیحیی والدور، الحدیث ۴۶۳۷۸، ج ۱۶، ص ۲۹۷

⑦ ”جامع الترمذی“، باب الدور والأیمان، باب ما جاء فی لإشياء فی الیحیی الحدیث ۱۵۲۶، ج ۳، ص ۱۸۳

فرماتے ہیں ”خدا کی قسم! ان شاء اللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اور اس کے غیر میں بھدکی دیکھوں تو وہ کام کرونگا جو بہتر ہے، ورنہ قسم کا کفارہ دیدونگا۔“^۱

۱۰ امام مسلم و امام احمد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔“^۲

۱ صحیحین میں انھیں سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ”خدا کی قسم! جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اس پر قائم رہے تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے، بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔“^۳

۱۲ قسم اس پر محمول ہوگی، جو قسم کھانے والے کی نیت میں ہو۔“

مسائل فقہیہ

قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو سکتی ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے۔ ورنہ بعض لوگوں نے قسم کو تنکی کلام بنا رکھا ہے،^۴ کہ قصد و بے قصد^۵ زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی یہ سخت معیوب ہے،^۶ اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے ورنہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔^۷ (تبیین وغیرہ)

۱ قسم کی تین قسم ہے ① غموس۔ ② نعو۔ ③ منعقدہ۔ اگر کسی سے کسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آگیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقت وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع میں وہ پتھر نہیں، غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثل جس کے آنے کی

① ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب مدب من حلف یحییٰ، إلخ، الحدیث ۷۔ (۱۶۴۹)، ص ۸۹۵

② ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب مدب من حلف یحییٰ، إلخ، الحدیث ۱۱۔ (۱۶۵۰)، ص ۸۹۷

③ ”صحیح البخاری“، کتاب الایمان، باب قول اللہ تعالیٰ الحدیث ۶۶۲۵، ج ۴ ص ۲۸۱

④ ”مس بن ماحہ“، کتاب الکھاراج، باب من وری فی یحیہ بالحدیث ۲۱۲۰، ج ۲، ص ۵۵۱

⑤ یعنی دور یا گنگو یا رہا قسم کھانے کی عادت بنارکھی ہے۔ ⑥ ارادتا اور بغیر ارادہ کے۔ ⑦ بہت بُری بات ہے۔

⑧ ”کنز الحقائق“، کتاب الایمان، ج ۳، ص ۴۱۸، ۴۱۹، وغیرہ،

نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ اور اگر اپنے خیال سے تو اس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آگیا ہے تو ایسی قسم کو نفوس کہتے ہیں۔ اور اگر آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔^(۱) جب ہر ایک کو خوب جان یا تو ہر ایک کے سب احکام سننے

غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور نفوس میں گناہ بھی نہیں۔ منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔^(۲) (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اون کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گواہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا مال باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اس کا توڑنا مستحب ہے مثلاً ایسے امر^(۳) کی قسم کھائی کہ اس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔^(۴) (مبسوط)

منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئے گا اگرچہ اس کا توڑنا شرع^(۵) نے ضروری قرار دیا ہو۔^(۶)

منعقدہ تین قسم ہے ① یقین فور۔ ② مرسل۔ ③ موقت۔ اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھ جاتا ہے اس کو یقین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اس نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے، اس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اس نے

① "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۴۹۲-۴۹۶

و"اعتاوی الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرہا شرعاً، الخ، ج ۲، ص ۵۲

② "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب لاوی فی تفسیرہا شرعاً، الخ، ج ۲، ص ۵۲

و"الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۴۹۲-۴۹۶ وغیرہما

③ معاصر، کام۔

④ "المبسوط" لمرحومی، کتاب الأیمان، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۱۳۳، ۱۳۴

⑤ شریعت۔

⑥ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب لاوی فی تفسیرہا شرعاً، الخ، ج ۲، ص ۵۲

کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اس وقت اس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی، مگر چہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لیے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کر لو اس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ گھر جا کر وہی روز ناشتہ کیا ہو۔

اور موقت وہ ہے جس کے لیے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کر دیا سمیں اگر وقت محین^(۱) کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا، اور پی لیا تو قسم پوری ہو گئی اور اگر اس وقت کے پورا ہونے سے پہلے وہ شخص مر گیا یا اس کا پانی گرا دیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اس گھڑے میں پانی تھا ہی نہیں مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا ورنہ^۲ سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھ جاتا ہو تو اسے مرسل کہتے ہیں۔ کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔^۳ (جوہرہ نیرہ)

باب ۶ غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لے لیا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصد^۴ اور بنا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصد ہو یا بھوس چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوش یا جنون میں قسم توڑنا ہو جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔^۵ (تیمین)

باب ۷ قسم کے لیے چند شرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے والا ① مسلمان، ② عاقل، ③ بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زنا نہ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہو، تو اس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

① مقررہ وقت۔ ② یعنی ظاہری صورت حال۔

③ الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الایمان، الجزء الثانی، ص ۲۴۷۔

④ جان بوجھ کر۔

⑤ تمییز الحقائق، کتاب الایمان، ص ۳، ص ۴۲۳۔

اور محاذ اللہ قسم کھانے کے بعد مرتد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں۔ آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم قسم ہے توڑنے سے کفارہ واجب ہوگا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے مگر مولیٰ اس روزہ سے اسے روک سکتا ہے لہذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔

④ اور قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچہ محال عادی ہو۔ ⑤ اور یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو یک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصد ہوگا تو قسم نہ ہوگی مثلاً کسی نے اس سے کہا یہ کہ کہہ خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اس نے کہا کہہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۸ اللہ مردل کے جتنے نام ہیں دن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائیگی خواہ بول چال میں اس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ (مزدجل) کی قسم، خدا کی قسم، رحمن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم۔ یو ہیں خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اس کی قسم کھائی ہوگی مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اس کی کبریائی کی قسم، اس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اس کی عظمت کی قسم، اس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے حلف^۱ کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لا الہ الا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافریا کافروں کا شریک، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے، کافر ہو کر مرے، اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ”وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔“ یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یو ہیں اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔^۲ (عالمگیری، رد المحتار، رد المحتار وغیرہا)

مسئلہ ۹ یہ الفاظ قسم نہیں اگر چنان کے بونے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (مزدجل) کا غضب ہو۔ اس کی لعنت ہو، اس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھے زمین نکل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو،

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الایمان، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً، إلخ، ج ۲، ص ۵۱

و "رد المحتار"، کتاب الایمان، معطب، فی یمین الکفار، ج ۵، ص ۴۹۰

② عظمت، بڑائی۔ ③ قسم۔

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون یحلاً، إلخ، الفصل لاوی، ج ۲، ص ۵۲-۵۴

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الایمان، معطب، فی الفرق، إلخ، ج ۵، ص ۴۹۹-۵۰۳، وغیرہ

خدا کی پہنکار^۱ ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نہ ملے، مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔^۲

۱۰ جو شخص کسی چیز کو اپنے و پر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کلمہ سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ لہ (عز و مل) نے جس چیز کو حلال کیا وہ سے کون حرام کر سکے مگر اس کے برتنے سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہ بھی قسم ہے۔^۳ (تیسرے)

۱۱ تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یحییٰ^۴ ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔^۵ (عالمگیری)

۱۲ اگر اس کو کھائے تو سوز کھاؤں یا نردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔^۶ (مبسوط)

۱۳ غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمھاری قسم، اپنی قسم، تمھاری جان کی قسم، اپنی جان کی قسم، تمھارے سر کی قسم، بچے سر کی قسم، آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، ماں باپ کی قسم، دودھ کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، علم کی قسم، کعبہ کی قسم، عرش الہی کی قسم، رسول اللہ کی قسم۔^۷

۱۴ خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہہ میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہہ تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا۔ اور اگر کہہ خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اس سے بڑھ کر کوئی نہیں میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگئی اور درمیان کا لفظ فاصل قرار نہ دیا جائیگا۔^۸ (عالمگیری)

۱۵ مگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی امیدیں ہیں سب سے ناامید ہوں، یہ قسم ہے، اور توڑنے پر کفارہ لازم۔^۹ (عالمگیری)

عنبت۔

۱ "الف وی الہمدیہ" کتاب الایمان الباب الثانی فیما یکون یحییٰ الخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۴

۲ "تیس الحقائق"، کتاب الایمان، ج ۳، ص ۴۳۶

قسم۔

۳ "الف وی الہمدیہ" کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون یحییٰ الخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۸

۴ "المبسوط" التمرحیمی، کتاب الایمان، ج ۲، بالجزء الثانی، ص ۱۴۳

۵ "الف وی الہمدیہ" کتاب الایمان، الباب الاول فی تفسیرہا، الخ، ج ۲، ص ۵۱

۶ المرجع السابق، الباب الثانی فیما یکون یحییٰ الخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۸، ۵۷

۷ المرجع السابق، ص ۵۸

۱۶ اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے ورنہ اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو، دس پر شرف ہو^۱ تو قسم نہیں۔^۲ (عالمگیری)

۱۷ اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا کہ واللہ باللہ^۳ میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم، پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں سے کبھی نہ کروں گا پھر دوبارہ اسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔^۴ (عالمگیری)

۱۸ واللہ اس سے ایک دن کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اس سے ساں بھر بات نہ کروں گا پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور ساں بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کہوں گا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جس کی میعاد^۵ دو دن تک ہے۔^۶ (عالمگیری)

۱۹ دوسرے کے قسم دلنے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام کرو تو اس کہنے سے اس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں ایک شخص کسی کے پاس گیا دس نے دھننا چاہا اس نے کہا خدا کی قسم نہ دھننا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔^۷ (عالمگیری)

۲۰ ایک نے دوسرے سے کہا تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اس نے کہا ہاں پھر دس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص سے بات چیت کی تو تمہاری عورت کو طلاق ہے اس نے جواب میں کہا مگر تمہاری اجازت سے تو اس کے کہنے کا مقصد یہ ہو کہ بغیر اس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے، لہذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی۔^۸ (عالمگیری)

۲۱ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے گر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہوگئی اور اگر قسم

۱. فضیلت ہو۔

۲. "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یحییٰ، إلخ، الفصل لاو، ج ۲، ص ۵۸

۳. یہ الفاظ قسم ہیں، یعنی اللہ کی قسم، اللہ کی قسم۔

۴. "العتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق، ص ۵۶، ۵۷۔

۵. "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یحییٰ، إلخ، الفصل لاو، ج ۲، ص ۵۸، ۵۹

۶. المرجع السابق، ص ۵۹، ۶۰۔

۷. المرجع السابق، ص ۵۹۔

کھانا مقصود ہے یا نہ خود کھا نا مقصود ہے نہ کھلنا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔^۱ (عالمگیری)

۲۲ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں۔ مگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلنا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلنا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرتا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوگی۔^۲ (عالمگیری)

۲۳ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمہارے یہاں دعوت میں نہیں آؤں گا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤ گے اس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔^۳ (عالمگیری)

کفار کا بیان

لہذا عزوجل فرماتا ہے

﴿لَا يَأْخُذُكُمُ اللَّهُ بِالنُّفُوسِ الَّتِي كُنتُمْ عَلَيْهَا إِذْ أَخَذْتُمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَاسْتَكْبَرُوا فَقُلْ عَسَىٰ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ أَثَرٌ﴾^۴

لہذا (عزوجل) ایسی قسموں میں تم سے مؤخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہو جائیں ہاں اون پر گرفت کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کام کیے اور اللہ (عزوجل) بخشے واما، صم واما ہے۔

اور فرماتا ہے

﴿قَدْ قَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَجَارِعَ الْيَمَانِ وَالْعَيْنِ الْحَكِيمِ﴾^۵

پیشک اللہ (عزوجل) نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے، اور اللہ (عزوجل) تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم وال اور حکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے

﴿لَا يَأْخُذُكُمُ اللَّهُ بِالنُّفُوسِ الَّتِي كُنتُمْ عَلَيْهَا إِذْ أَخَذْتُمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَاسْتَكْبَرُوا فَقُلْ عَسَىٰ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ أَثَرٌ﴾^۶

مَسْكُونٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطِيعُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كُتُوبُهُمْ أَوْ تُحَرِّزُ رَاقِبَةً قَسْنُ لَمْ يَجِدْ قُوسِيًا مَرَشَّةً أَيَّامُ ذُنُوبِ كَفَرًا أَيَّامُكُمْ دَخَلْتُمْ وَحَقَّقْتُمْ وَحَقَّقُوا أَيَّامَكُمْ كَذَلِكِ يَمِيزُ اللَّهُ لَكُمْ أَيَّامَ لَعْنَتِكُمْ تَشْكُرُونَ

① "الفتاوى الهديّة"، كتاب الأيمان، الباب الثاني في يَكُونُ مَيْبُ، إلخ، الفصل لاو، ج ۲ ص ۶۰

② المرجع السابق۔ ③ المرجع السابق۔

④ البقرة: ۲۲۵۔ ⑤ پ ۲۸ التحريم: ۲۔ ⑥ پ ۷۷ المآلہ: ۸۹

اللہ (عزوجل) تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہاں اون قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھروالوں کو جو کھلتے ہو دس کے وسط میں سے یا انھیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جو ان میں سے کسی بات پر قہر نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ۔ اور پتی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں تمہارے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

مسائل فقہیہ

یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کیا کفارہ ہے اور اس کی کیا صورتیں ہیں، لہذا اب اس کے احکام کی تفصیل سنیں

❶ قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا دن کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اٹھیا رہے کداس تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔^(۱)

❷ غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں اون تمام باتوں کی جو کفارہ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً کس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا، اور مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مسکین کو صبح کے وقت کھلایا انھیں کو شام کے وقت بھی کھائے دوسرے دس مسکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلادے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھائے۔ اور مسکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت^۲ و تملیک^۳ دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گےہوں یا ایک صاع جو^۴ یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقہ فطر دیدیا کرے یا بعض کو کھلے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ مسکین تھے یہاں دس ہیں۔^(۵)

❸ کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپ سکے، ورنہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ

❶ "تبيين الحقائق"، كتاب الايمان، ج ۳، ص ۴۳۰

❷ کھانے کی اجازت دے دینا۔ ❸ مالک بتا دینا۔

❹ ایک صاع 4 کلوئیں سے 160 گرام کم اور نصف یعنی آدھا صاع 2 کلوئیں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے۔ صعبہ

❺ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الايمان، ص ۵۲۳، مع ۱۰ ص ۵۲۳

پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنچا جاسکے، لہذا اگر اتنا کپڑا ہے جو کثر بدن کو چھپانے کے لیے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ^۱ یا ٹوپی یا چھوٹا کرتا^۲۔ یوں ایسا گھٹیا کپڑا دینا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے۔ یوں ایسا کمزور کپڑا دینا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جاسکتا ہو جائز نہیں۔^۳ (رد المحتار، رد المحتار)

۴ کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہیے اس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں^۴ یا ایک صاع^۵ کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوں ایک کپڑا دس ہی مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو تاملتا ہے جس کی قیمت صدقہ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوں اگر مسکین کو پکڑی دی ورنہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اس کی قیمت صدقہ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔^۶ (مبسوط وغیرہ)

۵ نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں بڑا بھی دیا جاسکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کر سکتے ہوں ورنہ ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔^۷ (رد المحتار)

۶ عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا دوپٹا بھی دینا ہوگا کیونکہ اسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔^۸ (رد المحتار)

۷ پانچ مسکینوں کو کھانا کھایا اور پانچ کو کپڑے دیے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی ہر مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ یا برابر قیمت کا ہے تو جائز ہے یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائیگا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں^۹ ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مسکین کو مالک کر دیا ہو تو یہ بھی جائز ہے یعنی یہ کھانے پانچ مسکین کے کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا دسوں کو کپڑے دیے۔^{۱۰} (رد المحتار)

① شلوار کی یک قسم۔ ② دو ٹیٹیں جس میں کار نہ ہو۔

③ "رد المحتار، رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطب کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲۴

④ گندم۔

⑤ "المبسوط"، تفسیر عسی، کتاب الأیمان، باب الکسوة، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۱۶۴، وغیرہ

⑥ "رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطب کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲۴

⑦ المرجع السابق، ص ۵۲۵

⑧ سستا، کم قیمت۔

⑨ "رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطب کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲۴

مسئلہ ۸ اگر ایک مسکین کو دسوں کپڑے ^۱ ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق ^۲ بطور پردہ دے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس دن میں دے یعنی ہر روز ایک کپڑا تو ہو گیا۔ ^(۳) (مبسوط)

مسئلہ ۹ مسکین کو کپڑا یا غلہ یا قیمت دی پھر وہ مسکین مر گیا اور اس کے پاس وہ چیز وراثت ^(۴) پہنچی یا اس نے اسے ہبہ کر دیا یا اس نے اس سے وہ شے خرید لی تو ن سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہو گیا۔ ^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ پانچ صاع گہوں دس مسکینوں کے سامنے رکھ دیے انھوں نے ٹوٹ لیے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائے گا۔ ^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ کفارہ ادا ہونے کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت داندہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کر لی تو ادا ہو گیا جیسے کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز ^۷ وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔ ^(۸) (طحاوی)

مسئلہ ۱۲ اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مسکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیے خواہ ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہوئے یا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ دیا ہی نہیں تو صرف اس کا مواخذہ ہوگا جو کم قیمت ہے۔ ^(۹) (در مختار)

مسئلہ ۱۳ گہوں، جو، خرما ^(۱۰)، مے ^(۱۱) کے علاوہ، اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضرور ہے اس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں۔ ^(۱۲) (جوہرہ)

۱۔ یعنی دس کپڑے۔ ۲۔ علیحدہ علیحدہ۔

۳۔ "المبسوط" للسر عسی، کتاب الايمان، باب انكسوه، ح ۲، الجزء الثامن، ص ۱۶۵

۴۔ یعنی وراثت میں ملی۔

۵۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الايمان، الباب الثانی، مما یكون یحماً، الجزء الفصل الثانی، ح ۲، ص ۶۳

۶۔ المرجع السابق ۷۔ ابھی تک۔

۸۔ "حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ح ۲، ص ۱۹۸

۹۔ "الدر المختار"، کتاب الايمان، ح ۵، ص ۵۲۵

۱۰۔ سمجھو، چھو ہاروں ۱۱۔ سوکھی ہوئی بڑی کشتش۔

۱۲۔ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الايمان، الجزء الثانی، ص ۲۵۲

۱۳۔ رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھانا چاہتا ہے تو شام و سحری دونوں وقت کھائے یا ایک مسکین کو بیس دن شام کا کھانا کھائے۔^(۱) (جوہرہ)

۱۵۔ اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے^۲ تیس روزے رکھے۔^(۳) (عامہ مجتب)

۱۶۔ عاجز ہونا اوس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اوس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کر سکتا۔^(۴) (جوہرہ وغیرہ)

۱۷۔ اپنا تمام مال ہیہ کر دیا اور قبضہ بھی دیدیا اور اس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر ہیہ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔^(۵) (در مختار)

۱۸۔ جب غلام اپنی ملک میں ہے یا تامل رکھتا ہے کہ مسکین کو کھانا یا کپڑا دے سکے مگر چہ خود مقروض یا مدیون ہو تو عاجز نہیں یعنی ایسی حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا ہاں اگر قرض اور ذین ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہو جائیگا۔ اور بمسوط میں امام سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کل مال ذین میں مستغرق^۶ ہو تو ذین ادا کرنے سے پہلے بھی روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اوس کی احتیاج^۷ ہے تو روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔^(۸) (جوہرہ)

۱۹۔ ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصد کر دیا تو کفارہ د نہ ہو اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آ گیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا۔ یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگاتار تین

①۔ "الحوہرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ۲۵۳.

②۔ لگاتار۔

③۔ "الحوہرة النيرة"، كتاب لأيمان، الجزء الثاني، ص ۲۵۳.

④۔ المرجع السابق، وغیرہا.

⑤۔ "المرالمختار"، كتاب الأيمان، ج ۵، ص ۵۲۶.

⑥۔ یعنی ڈوبا ہوا، گھرا ہوا۔ ⑦۔ ضرورت۔

⑧۔ "الحوہرة النيرة"، كتاب لأيمان، الجزء الثاني، ص ۲۵۳.

روزے رکھے۔^(۱) (در مختار)

۲۰ روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو یعنی مثل اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو ب روزوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہ اوس کے مورث^(۲) کا انتقال ہو گیا اور اوس کو ترکہ اتنا ملے گا جو کفارہ کے لیے کافی ہے۔^(۳) (در مختار)

۲۱ کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو اوس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضرور نہیں۔^(۴) (جوہرہ)

۲۲ پتی بینک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھوں گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ یو ہیں اگر مورث مر گیا اور سے اوس کے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھے بعد کو اوس کا مرنا معلوم ہو تو کفارہ مال سے ادا کرے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

۲۳ اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا دروں پر دین ہے تو اگر وصول کر سکتا ہے وصول کر کے کفارہ ادا کرے روزے ناکافی ہیں۔ یو ہیں اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دین مہر باتی ہے اور شوہر دین مہر دینے پر قادر ہے یعنی اگر عورت میں چاہے تو لے سکتی ہے تو روزوں سے کفارہ نہ ہوگا اور اگر اس کی ملک میں مال ہے مگر غائب ہے، یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہو سکتا ہے۔^(۶) (عالمگیری)

۲۴ عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھ چاہتی ہو تو شوہر اسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔^(۷) (جوہرہ)

① الدر المختار، کتاب الايمان، ج ۵، ص ۵۲۶

② وارث بنائے والے۔

③ الدر المختار، کتاب الايمان، ج ۵، ص ۵۲۶

④ الجوهرہ النيرة، کتاب الايمان، الجزء الثاني، ص ۲۵۳

⑤ الدر المختار، کتاب الايمان، ج ۵، ص ۵۲۶

⑥ الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الايمان، الباب الثاني فیما یشکوک یمیناً، إلخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۶۲

⑦ الجوهرہ النيرة، کتاب الايمان، الجزء الثاني، ص ۲۵۳

۲۵ ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کالی نہیں۔^۱ (مبسوط)

۲۶ قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لیے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فداں کے ہیں اور یہ تین فداں کے تو دونوں کفارے دوا ہو گئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو دو فطرہ کے برابر دیا یا دو کپڑے دیے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔^(۲) (مبسوط)

۲۷ اوس کے ذمہ دو کفارے تھے، اور فقط ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اوس نے پہلے تین روزے رکھ لیے پھر دوسرے کفارے کے لیے کھانا کھلایا تو روزے پھر سے رکھے کہ کھانے پر قادر تھا اوس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا۔^(۳) (مبسوط)

۲۸ دو کفارے تھے ایک کے لیے کھانا کھلایا اور ایک کے لیے کپڑے دیے ورمعین نہ کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔^(۴) (عالمگیری)

۲۹ پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود فقیر ہو گیا کہ باقی پانچ کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھے۔^(۵) (عالمگیری)

۳۰ اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے ورمحتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑے اور یہ شخص اتنا بوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ روزہ رکھنے کی امید ہے تو اگر کوئی چاہے اوس کی طرف سے دس مسکین کو کھانا کھلا دے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہو جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کے ذمہ چونکہ تین روزے تھے تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔^۶ (عالمگیری)

۳۱ مرجانے سے قسم کا کفارہ سا قہ نہ ہوگا یعنی اوس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے ورتہائی مال سے کفارہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اوس نے خود وصیت نہ کی، وروارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔^۷ (عالمگیری)

① "المبسوط" بئسر حسی، کتاب الأیمان، باب الصیام، ج ۴، الجزء الثامن، ص ۱۶۶

② المرجع السابق، ص ۱۶۷

③ المرجع السابق، ص ۱۶۸

④ "الفیہ وی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج ۱، ص ۵۱۴

⑤ "الفیہ وی الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۳

⑥ المرجع السابق، ص ۶۴

⑦ المرجع السابق، ص ۶۴

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں وردیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔^(۱) (عالمگیری)

کفارہ و خمس مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ، ماں، والدہ وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔^(۲) (درمختار)

کفارہ قسم کی قیمت مسجد میں صرف^۳ نہیں کر سکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دیجا سکتی۔^(۴) (عالمگیری)

مشنت کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

﴿وَمَا آتَاكُم مِّن نَّفَقَةٍ فَمَا تَرَائِمُ مِّنْ نَّسَائِكَ يَتَخَصَّمُونَ﴾ وَصَلِيَّيْنِ مِّنْ نَّسَائِكَ^(۵)
جو کچھ تم خرچ کرو یہ مشنت مانو، اللہ (عزوجل) اس کو جانتا ہے اور خط لمبوں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے

﴿يُؤْتُونَ بِاللَّسْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَتَوِيًّا﴾^(۶)

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی مشنت پوری کرتے ہیں اور اوس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

امام بخاری و امام احمد و حاکم ام اسونین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو یہ مشنت مانے کہ اللہ (عزوجل) کی اطاعت کریگا تو اوس کی اطاعت کرے یعنی مشنت پوری کرے اور جو اوس کی نافرمانی کرنے کی مشنت مانے تو اوس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس مشنت کو پورا نہ کرے۔“^(۷)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون - إنجاء الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۴

② "الدر المختار"، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۲۷.

③ خرچ.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکون - إنجاء الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۴

⑤ - پ ۳، البقرة: ۲۷. - پ ۲۹، الدھر: ۷.

⑥ "صحیح البخاری"، کتاب الایمان واندور، باب الدرہ فی الطاعة - إنجاء، الحدیث ۶۶۹۶، ج ۱، ص ۲

۲ صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اوس منت کو پورا نہ کرے، جو اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اوس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔“^۱

۳ ابو داؤد وثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ بخیر نہ^۲ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر اوس نے دریافت کیا؟ ارشاد فرمایا: ”کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بعت ہے جس کی پرستش^۳ کی جاتی ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ”کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ”اپنی منت پوری کر اس لیے کہ معصیت^۴ کے متعلق جو منت ہے اوس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منت جس کا انسان مالک نہیں۔“^۵

۴ نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ”منت دو قسم ہے، جس نے طاعت کی منت مانی، وہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہے اور اوسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی، وہ شیطان کے سبب سے ہے، اور اوسے پورا نہ کیا جائے۔“^۶

۵ صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ اوس کے متعلق دریافت کیا؟ لوگوں نے عرض کی، یہ ابواسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑے رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سپینہ نہ کریگا اور کلمہ نہ کرے گا ورنہ روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ ”اسے حکم کر دو کہ کلام کرے اور سپینہ میں جائے ورنہ اپنے روزہ کو پورا کرے۔“

۶ ابو داؤد و ترمذی و نسائی م سونین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”گناہ کی منت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔“^۷

۷ ابو داؤد و ابن ماجہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱ ”صحیح مسلم“، کتاب الايمان، باب لا وفاء لمصر في معصية الله، إلخ، الحديث ۱۶۴۱، ص ۸۹۱

۲ ایک جگہ کا نام ہے۔ ۳ جاہلیت۔ ۴ گناہ۔

۵ ”مس أبي داود“، کتاب الايمان و السور، باب ما يؤمر به من الوفاء بالنذر، الحديث ۳۳۱۳، ج ۳، ص ۲۲۲

۶ ”مس السائي“، کتاب الايمان و السور، باب كفارة النذر، الحديث ۳۸۵۰، ص ۶۲۷

۷ ”صحیح البخاری“، کتاب الايمان و النذور، باب النذر فيما لا يحسد، إلخ، الحديث ۶۷۰۴، ج ۴، ص ۳۰۳

۸ ”جامع الترمذی“، کتاب النذور و الايمان، باب ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا، إلخ، الحديث ۱۵۲۹، ج ۳، ص ۱۷۹

فرمایا: ”جس نے کوئی منت مانی اور اسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہہ کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا، مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھوں گا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا، اتنے فقیر کھاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔“^(۱)

۸ صحیح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ دن کی اس کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے اون کا انتقال ہو گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فتویٰ دیا کہ یہ اسے پورا کریں۔^(۲)

۹ ابوداؤد و دارمی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ انھوں نے ارشاد فرمایا کہ ”یہیں پڑھو۔“ دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا، فرمایا کہ ”یہیں پڑھ لو۔“ پھر سوال کا اعادہ کیا۔^(۳) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جواب دیا ”اب تم جو چاہو کرو۔“^(۴)

۱۰ ابوداؤد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیس حج کرے گی اور اس میں اس کی طاقت نہ تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ”تیری بہن کی تکلیف سے اللہ (عزوجل) کو کیا فائدہ ہے، وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔“^(۵)

۱ رزین نے محمد بن منشیہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربانی کر دوں گا۔ یہ سول حضرت عبد اللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا، انھوں نے فرمایا کہ مسروق^(۶) سے

① ”مسند ابی داؤد“ کتاب لأیمان و النذور، باب من نذر لا یحققہ الحدیث. ۳۳۲۲، ج ۳، ص ۳۲۶

② ”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان و النذور، باب من مات وعلمہ نذر، الحدیث ۶۶۹۸، ج ۵، ص ۲۰۲

③ یعنی تیری بہن کی نذر اس نے وہی سوال کیا۔

④ ”مسند ابی داؤد“، کتاب لأیمان و النذور، باب من نذر أن یصلی فی بیت المقدس، الحدیث ۳۳۰۵، ص ۳۱۹

⑤ ”مسند ابی داؤد“، کتاب الأیمان و النذور، باب من رأى عبداً کفارة، إلج، الحدیث ۳۲۹۵، ۳۳۰۳، ص ۳۱۶-۳۱۹

⑥ ایک مشہور تابعی بزرگ اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلمیذ رشید ہیں۔ (تہذیب التہذیب)

پوچھو، مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا رزمِ آبیگا وراگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے۔ ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دیدے۔¹

مسائل فقہیہ

چونکہ مشت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لیے اسکو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔ روزہ کے بیان میں ہم نے مشت کی شرطیں لکھ دی ہیں اول شرطوں کو وہاں سے معلوم کر لیں۔

۱۔ مشت کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اوس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا، دوم یہ کہ یہاں نہ ہو مثلاً مجھ پر لہذا (عروہ) کے لیے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی مشت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اوس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے وراں کے عوض میں کفارہ دیدے، اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اوس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اوس کے یہاں گیا یا اوس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھے یا کفارہ دے۔² (در مختار)

۲۔ مشت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے وروہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا قصد³ اوس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اوس گناہ کو کر لیا تو مشت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت⁴ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشت اوس گناہ سے بچنے کے لیے ہے مگر وہ گناہ اوس سے ہو گیا تو اختیار ہے کہ مشت پوری کرے یا کفارہ دے۔⁵ (رد المحتار)

۳۔ جس مشت میں شرط ہو اوس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں مشت پوری کرنا ہے اور ایک صورت

1۔ "مشکاة المصابیح" باب فی السور، الفصل الثالث، الحدیث ۳۴۴۵، ج ۱، ص ۶۳۱

2۔ "الدر المختار" کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۴۲، ۵۴۷

3۔ اردو۔ 4۔ پرہیزگار، متقی۔

5۔ "رد المحتار" کتاب الایمان، مطلب، فی احکام السور، ج ۵، ص ۵۴۲

میں اٹھتا رہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے، ورنہ اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا عتکاف جس کی منت مانی ہو وہ کرے۔^۱ (عالمگیری)

۴ منت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہ تو اگر دس میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دس میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔^۲ (بحر)

۵ منت مانی اور ذہن سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اوتنے رکھے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔ اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقہ فطر^۳ کے دے۔ یوں اگر فقیروں کے کھلانے کی منت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اوتنوں کو کھلائے ورنہ اداؤں وقت دس میں بھی نہ ہو تو دس (۰) فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا روزہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار ادا کر دے۔ ورنہ فقیر کو کھلانے کی منت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار دیدے۔^۴ (بحر، عالمگیری وغیرہ)

۶ یہ منت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منت صحیح نہیں یعنی اُس کا پورا کرنا دس پر ضرور نہیں۔^۵ (بحر)

۷ نماز پڑھنے کی منت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے ورنہ ایک یا آدمی رکعت کی منت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی منت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔^۶ (عالمگیری)

۸ بے وضو نماز پڑھنے کی منت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قراءت یا ننگے نماز پڑھنے کی منت مانی تو منت صحیح ہے، قراءت کے ساتھ اور کپڑ پہن کر نماز پڑھے۔^۷ (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما ینوی علیہ مالاً یکتوب بہ، إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵

② "البحر الرائق"، کتاب الایمان، ج ۴، ص ۴۹۹

③ صدقہ فطر کے برابر یعنی نصف صاع گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت وغیرہ۔

④ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، ج ۴، ص ۴۹۹

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما ینوی علیہ مالاً یکتوب بہ، إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵ وغیرہما

⑥ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، ج ۴، ص ۵۰۰

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما ینوی علیہ مالاً یکتوب بہ، إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵

⑧ المرجع انسابی

مسئلہ ۹ آٹھ رکعت ظہر کی منت مانی تو آٹھ واجب نہ ہوگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دوسو روپے دیدے تو مجھ پر اُنکے دس روپے رکوۃ ہے تو دس روپے زکوۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ سو روپے خیرات کرنے کی منت مانی اور دس کے پاس اس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُنکے پاس اسباب^۲ ہے کہ بیچے تو سو روپے ہو جائیں گے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی تنہا نہ ہونگے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کر دے منت پوری ہوگی اور اگر اُسکے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ یہ منت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دوں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کر دیے یا اوس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدے منت پوری ہوگی یعنی خاص اوی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور۔ یو ہیں اگر مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقر پر خیرات کرنے کی منت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کر دینے سے بھی منت پوری ہو جائیگی۔ یو ہیں اگر منت میں کہا کہ یہ روپے فقیروں پر خیرات کروں گا تو خاص انھیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اتنے ہی دوسرے روپے دیدے منت پوری ہوگی۔^۴ (در مختار)

مسئلہ ۱۲ جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منت پوری ہوگی یعنی جس منت میں شرط نہ ہو اوس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کر سکتا ہے، اور جس میں شرط ہے اوس میں ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جائیکے ادا کیا تو منت پوری نہ ہوگی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑیگا مثلاً کہا کہ بیمار اچھا ہو جائے تو دس روپے خیرات کروں گا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کر دیے تو منت پوری نہ ہوگی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑے گا۔ باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص^۵ دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو۔^۶ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳ اگر میری یہ کام ہو جائے تو دس روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلہ وغیرہ دس روپے کا خیرات کر سکتا ہے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔^۷ (در مختار)

۱۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکوون یسیراً و مالاً یکوون یسیراً۔ إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵

۲۔ یعنی سامان وغیرہ۔

۳۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الایمان، الباب الثانی فیما یکوون یسیراً و مالاً یکوون یسیراً۔ إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵

۴۔ المر المختار، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۴۵، ج ۳، ص ۴۸۷

۵۔ یعنی فقیروں کو مخصوص کرنا۔

۶۔ اندر المختار، و"رد المختار"، کتاب الایمان، مطلب فی حکم النذر، ج ۵، ص ۵۳۷، ۵۴۰

۷۔ اندر المختار، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۴۶

۱۳ دن روپے دن مسکین پر خیرات کرنے کی منت مانی اور ایک ہی فقیر کو دس روپے دیدیے منت پوری ہوگئی۔^۱ (عالمگیری)

۱۵ یہ کہا کہ مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے دن مسکین کا کھانا ہے تو اگر دن مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دن کے لیے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منت پوری ہو جائیگی۔^۲ (عالمگیری)

۱۶ اونٹ یا گائے ذبح کر کے اوسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منت مانی اور اوسکی جگہ سات بکریاں ذبح کر کے گوشت خیرات کر دیا منت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دیگا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منت پوری نہ ہوگی۔^۳ (عالمگیری)

۱۷ اپنی والد کو ذبح کرنے کی منت مانی تو ایک بکری ذبح کر دے منت پوری ہو جائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منت مانی تو منت صحیح نہ ہوگی اور اگر خود اپنے کو مار دے یا باپ یا والد کو ذبح کرنے کی منت مانی تو یہ منت نہ ہوگی اوسکے ذمہ کچھ لازم نہیں۔^۴ (درمختار، عالمگیری)

۱۸ مسجد میں چراغ جلانے یا حلق بھرنے^۵ یا فداں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ^۶ یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کوٹھارے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میداد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ ہاں ابستہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوسکے ساتھ نہ ملے مثلاً حلق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے^۷ جس میں کنبہ^۸ اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے^۹ باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آنے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے۔ اور کھجور کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلہ دشریف میں

۱ "الفوائد الهندية"، كتاب الايمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً وما لا يكون يميناً، إلخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۶۶

۲ ... المرجع السابق۔ ۳ ... المرجع السابق۔

۴ "الفوائد الهندية"، كتاب الايمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً وما لا يكون يميناً، إلخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۶۵۔

۵ "الدر المختار"، كتاب الايمان، ج ۵، ص ۵۳-۵۴۔

۶ مسجد یا مزار کے حلق میں چراغ جل کر پھول وغیرہ چڑھانا۔ ۷ کسی دی یا برگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

۸ یعنی رات بھر جاتے ہیں۔ ۹ ... ٹھاندان۔

۹ ایک قسم کے دف کا نام جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

فرش و روشنی کا چھ انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو نما وادینا اور اس کے لیے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔

۱۹ علم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس^۱ کرنے اور تعزیوں پر نیا زدلوانے وغیرہ خرافات^۲ جو ردائض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت مانتی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور اس سب سے بدتر شیخ مسد وکا مرغا اور کڑا ہی ہے۔

۲۰ بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اور ایسی واہیات^۳ اہنتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات^۴ کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یو ہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں ہی نہ لیں گی۔ منت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، بلکہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کرو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ ایچ بیج^۵ سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔

۲۱ منت یا قسم میں ان شاء اللہ کہہ تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ ان شاء اللہ کا لفظ اس کلام سے متصل ہو اور گرفتار نہ ہو گیا مثلاً قسم کھا کر بچپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ درہات کی پھر ان شاء اللہ کہہ تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یو ہیں ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہ ایہ سب ان شاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر یوں کہہ کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اس کو بیچنے کا اختیار رہے گا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہہ کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا ماں ان شاء اللہ خیرت کر دینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے مثلاً نیت کی کہ کل ان شاء اللہ روزہ رکھوں گا تو یہ نیت درست ہے۔^(۵) (در مختار)

۱۔ وہ مجلس جس میں شہدہ کر جائے کہ صائب و صمدت کا لوحہ خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

۲۔ یعنی بے ہودہ رسمیں، انٹی سیدھی رسمیں۔

۳۔ لغو و ناجائز۔

۴۔ فضول خیالات۔

۵۔ یعنی مکرو فریب۔

۶۔ "الدر المختار" و "رد المحتار" کتاب الأیمان مطب: النسخ غیر المعلنی، إلخ، ج ۱، ص ۵۴۸

مکان میں طافہ اور قسم و قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ کی ظرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنی لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبہ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں یوں ہی حرم میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔¹ (عالمگیری)

۱ قسم میں الفاظ کا عاظ ہوگا اس کا عاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی ادون لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ قدر کے لیے ایک پیسہ کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا اور ایک روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہ جاؤں گا اور دیوار کو ذکر یا میز می لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔² (رد مختار، رد المحتار)

۲ قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان بالکل گرمیا اب اوس میں گیا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں گھر کرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی وراگر صرف چھت گری ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔³ (رد مختار)

۳ قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا پھر وہ مسجد شبہ ہو گئی ورم گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں گھر کرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔⁴ (عالمگیری)

۴ قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اوس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اوس حصہ میں گیا جواب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہہ کہ قدر کی مسجد میں نہ جاؤں گا یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اوس نام کو ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔⁵ (عالمگیری)

۱۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین الخ، ج ۲، ص ۶۸

۲۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الأیمان، مبحث مہم فی تحقیق الخ، ج ۵، ص ۵۰

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۴

۴۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین الخ، ج ۲، ص ۶۸

۵۔ المرجع السابق

۵ قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائے گا۔ ورنہ مکان بڑھایا گیا تو اس حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔^۱ (عالمگیری)

۶ قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا میز مٹی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں سے مکان میں نہ جائے کہیں گے۔ یو ہیں اگر مکان کے باہر درخت ہے اس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اس مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی۔ ورنہ اس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۲ (عالمگیری، درمختار، رد المحتار)

۷ قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤں گا اور اس کے نیچے نہ خانہ ہے جس سے گمراہے نفع اٹھاتے ہیں تو نہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔^۳ (درمختار)

۸ دو مکان ہیں اور اون دونوں پر ایک بار خانہ ہے اگر بار خانہ کا راستہ اس مکان سے ہو تو اس میں شمار ہوگا ورنہ اگر راستہ دوسرے مکان سے ہے تو اس میں شمار کیا جائیگا۔^۴ (عالمگیری)

۹ مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازہ سے داخل ہو یا میز مٹی لگا کر دیوار سے اترے، اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائیگا تو میز مٹی لگا کر دیوار سے اترنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر کسی جانب کی دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر دروازہ بنانے کے لیے دیوار توڑی گئی ہے اس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازہ سے نہ جائیگا تو جو دروازہ بعد میں بنایا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۵ (درمختار، طحاوی)

۱۰ قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائیگا اور اس کی چوکھٹ^۶ پر کھڑا ہوا گردہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند

۱ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمن، إلخ، ج ۲، ص ۶۸

۲ "سند الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق،

۳ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الدعوی، إلخ، مبحث مهم، فی تحقیق إلخ، ج ۵، ص ۵۵۷

۴ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الدعوی، إلخ، ج ۵، ص ۵۵۴، ۵۵۸

۵ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمن، إلخ، ج ۲، ص ۶۹

۶ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الدعوی، إلخ، ج ۵، ص ۵۵۴-۵۵۹

۷ "حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الدعوی، إلخ، ج ۲، ص ۳۴۴

۸ دروازے کا فریم جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دروازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ
اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر
ہو۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

۱۱ ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصہ بچا ہو۔
یہ ہیں اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اٹھادی تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۲) (عالمگیری)

۱۲ صورت مذکورہ میں اگر چہ^(۳) یا پٹ^(۴) یا کروٹ سے سیٹ کر مکان میں گیا اگر اکثر حصہ بدن کا اندر
ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

۱۳ قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہ چائیکا و دروازہ ہو اگر ہاتھ دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جا رہا یا
آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جا رہا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں
ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے دھکا کر مکان میں مایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔^(۶) (جوہرہ، عالمگیری) مگر پہلی
صورت میں کہ بغیر اختیار جانا ہوا ہے اس سے قسم بھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ
جائے گی۔^(۷) (در مختار)

۱۴ قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا و قسم کے وقت وہ اس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے
اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائیکا تو ٹوٹ جائیگی۔^(۸) (عالمگیری)

۱۵ اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہوا، اگر چوکھٹ دروازہ سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ
گئی ورنہ نہیں۔ یہ ہیں اگر ایک پاؤں باہر ہے دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا مکان کے اندر درخت ہے اس پر چڑھا اور جس

۱ "المر المختار" کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۵۹ وغیرہ

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمن، ص ۶۹

۳ چوٹہ کھل۔ ۴ اوٹھا۔

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمن، ص ۶۹

۶ "الحوہرۃ فی الیمن"، کتاب الأیمان، الجزء الثانی، ص ۶۵۶

۷ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمن، ص ۶۸، ۶۹

۸ "المر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۶۸

۹ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمن، ص ۶۹

شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔^۱ (درمختار)

۱۶۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا، خدا کی قسم! تیرے گھر آج کوئی نہیں آئے گا تو گھر والوں کے سوا اگر دوسرا

کوئی یہاں یہ قسم کھانے والا خود اوس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔^۲ (عائلیہ)

۱۷۔ قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہ رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہذا اگر

سواری پر مکان کے اندر گیا جو تے پہنچے ہوئے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور گرد و آلودہ کے باہر بیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر

دیے تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۳ (درمختار)

۱۸۔ قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلیا اس نے کسی کو حکم دیا وہ سے اٹھا کر مسجد سے باہر لایا تو قسم ٹوٹ

گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اگرچہ دل میں نکالنے پر خوش ہو۔ زبردستی کے معنی یہاں صرف

تھے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اونٹ کر باہر کر دے مگر چہرہ نہ جانا چاہتا تو وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اوس

نے دھمکی دی ورڈ کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم ٹوٹ

گئی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی حکام ہیں۔^۴ (درمختار، رد المحتار، عائلیہ)

۱۹۔ قسم کھائی کہ میری عورت فلاں شخص کی شادی میں نہیں جائے گی ورنہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل

گئی تھی اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں چنانہ ہوا۔^۵ (درمختار)

۲۰۔ قسم کھائی کہ تمہارے پاس آؤں گا تو اوس کے مکان یا اوس کی دوکان پر جانا ضرور ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ

ہو اوسکی مسجد میں جانا کافی نہیں ورنہ اگر و سکے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں کا ایک مر گیا تو اوس کی زندگی کے آخر

وقت میں قسم ٹوٹے گی کہ سب اوس کے پاس آنا نہیں ہو سکتا۔^۶ (درمختار)

۲۱۔ قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہو یا کوئی مانع

۱۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۵۹

۲۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین، إلخ، ج ۲، ص ۷

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۷۷

۴۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الأیمان، الباب الیمین فی الذخیر، إلخ، مطبوعہ دار لایسک فلاں، ج ۵، ص ۵۶۷

۵۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الرابع فی الیمین، إلخ، ج ۲، ص ۷۸

۶۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۷۲

۷۔ المرجع السابق

مثلاً جنوں یا نسیان^۱ یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہ پیش نہ آئے تو آؤں گا لہذا اگر بوجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔^۲ (رد المحتار)

۲۲ عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو تجھے حلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوگی کہ عورت اسے سنے اور سمجھے اگر اس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔ یوں اگر اس نے کسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی۔ یوں اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں مثلاً غصہ میں جھڑکنے کے لیے کہا چا تو اجازت نہیں یا کہا جا مگر گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کریگا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لیے کھڑی ہوئی اس نے لوگوں سے کہا، چھوڑ داسے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر فقیر بولا، اس نے کہا فقیر کو نکلنا دیدے اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے یہاں جانے کی اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی اور اگر مال کے یہاں جانے کے لیے اجازت دی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا اگر میری خوشی کے بغیر نکلے تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلنے دیکھا یا اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔^۳ (رد المحتار، رد المحتار)

۲۳ اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اس سے کہا، خدا کی قسم آؤ بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں پہلی بار اجازت سے لی قسم پوری ہوگئی۔ ہر بار اجازت روجہ کے لیے درکار ہے اور روجہ کو بھی اگر ایک بار اجازت عام دیدی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب کبھی تو چاہے جائے تو یہ اجازت ہر بار کے لیے کافی ہے۔^۴ (رد المحتار)

۲۴ قسم کھائی کہ بغیر اجازت زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مر گیا تو قسم جاتی رہی۔^۵ (رد المحتار)

۲۵ عورت سے کہا، خدا کی قسم آؤ بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اسی وقت تک ہے کہ عورت اس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔^۶ (رد المحتار)

۱ بھوں جانا۔

۲ الدر المختار، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۷۳

۳ الدر المختار، و"رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطلب لا تخرجی إلا باذنہ، ج ۵، ص ۵۷۴

۴ رد المحتار، کتاب الأیمان، مطلب لا تخرجی إلا باذنہ، ص ۵۷۵

۵ المرجع السابق، ص ۵۷۵

۶ المرجع السابق، ص ۵۷۵

۲۶ اگر میری جائزت کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہوگئی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہ رہی کہ قسم پوری ہوگئی لہذا اگر دوبارہ نکلی تو ب پھر طلاق نہ پڑے گی۔^۱ (در مختار)

۲۷ قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے یہ گھر سے نہ نکلوں گا اور جنازہ کے لیے نکل، چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور کام بھی کیے۔^۲ (در مختار)

۲۸ قسم کھائی کہ فلاں محلہ میں نہ جایگا اور ایسے مکان میں گیا جس میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اس محلہ میں ہے جس کی نسبت قسم کھائی اور دوسرے محلہ میں تو قسم ٹوٹ گئی۔^۳ (عالمگیری)

۲۹ قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤں گا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں ان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہ جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اور اس گاؤں کے متعلق جو اراضی ہستی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کسی ملک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب، بنگال، ودھ، روہیل، کھنڈ وغیرہ تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔^۴ (عالمگیری)

۳۰ قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادہ سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلنے وقت نیت تھی کہ دہلی ہوتا ہو پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤں گا مگر کسی جگہ پہنچ کر دہلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر شروع ہو گیا^۵ تو قسم نہیں ٹوٹی، اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لیے نکل، در دہلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۶ (عالمگیری)

۳۱ قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا تو جس گھر میں وہ رہتا ہے اس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اس کا نہ ہو بلکہ کریم پور یا عاریٹہ^۷ اس میں رہتا ہو۔ یوں جو مکان اس کی ملک میں ہے اگرچہ اس میں رہتا نہ ہو، اس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔^۸ (عالمگیری)

۱۔ الدر المختار، کتاب الأيمان، ج ۵، ص ۵۶۶۔

۲۔ المرجع السابق، ص ۵۶۸۔

۳۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين علی الدعوی والسکني وغیرہا، ج ۲، ص ۷۰۔

۴۔ المرجع السابق۔

۵۔ یعنی ظہر، صحر اور عث کی فرض رکعتیں چار چار کی بجائے دو پڑھنا واجب ہو گیا۔

۶۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين علی الدعوی والسکني وغیرہا، ج ۲، ص ۷۰۔

۷۔ عاریٹہ طور پر۔

۸۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين علی الدعوی والسکني وغیرہا، ج ۲، ص ۷۰۔

۳۲ قسم کھائی کہ فلان کی دکان میں نہیں جاؤں گا تو اگر اس شخص کی دودکان میں ہیں ایک میں خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے تو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں نوٹی اور اگر ایک ہی دکان ہے جس میں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے بلکہ کرایہ پر دے دی ہے تو ب اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس صورت میں دکان سے مراد سکونت^{۶۱} کی جگہ نہیں بلکہ وہ جو اس کی ملک^(۲) میں ہے۔^(۳) (عالمگیری)

۳۳ قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اوس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

۳۴ ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤں گا تو اوس مکان کے کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی خاص وہی داران^{۶۵} جس میں بیٹھا ہوا ہے مرد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ داران تھی ہاں اگر داران یا کمرہ کہ تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جس میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔^(۵) (بحر، عالمگیری)

۳۵ قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کے دو مکان ہیں ایک میں رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اس میں تجارت کے سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ^{۶۷} سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔^(۶) (عالمگیری)

۳۶ قسم کھائی کہ زید کے خریدے ہوئے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک مکان خریدا پھر اوس سے اس قسم کھانے والے نے خرید لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے خرید کر اس کو ہبہ کر دیا تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۷) (خانہ، بحر)

① رہائش۔ ② ملکیت۔

③ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی البیعی علی الدخول والسکنی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۱

④ ... المرجع السابق

⑤ ... بڑا اور لمبا کمرہ جس میں بخراب دار اور دارے ہوتے ہیں، برآمدہ۔

⑥ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب البیعی فی الدخول ... إلخ، ج ۴، ص ۵۱۱

⑦ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی البیعی علی الدخول والسکنی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۱

یعنی ایسی بات جو مطلوب کی طرف اشارہ کرے، ظاہری حاس۔

⑧ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی البیعی علی الدخول والسکنی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۱

⑨ "الحنانیہ"، کتاب الأیمان، فصل فی الدخول، ج ۱، ص ۳۱۹

و "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب البیعی فی الدخول ... إلخ، ج ۴، ص ۵۱۲

۳۷ قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈال تو اگر اب تک زید وہ مکان میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور نہیں تو نہیں، اور اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤنگا اور عورت نے مکان بیچ ڈال اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا مگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تو اب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی۔^۱ (عالمگیری)

۳۸ قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھانے کے لیے کسی سے مکان عاریہ لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی، ہاں اگر مالک مکان نے اپنا کل سامان وہاں سے نکال دیا اور زید اسباب سکونت^۲ وہ مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔^۳ (عالمگیری)

۳۹ قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کا خود کوئی مکان نہیں بلکہ زید اپنی زوجہ کے مکان میں رہتا ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر زید کا خود بھی کوئی مکان ہے تو عورت کے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر قسم کھائی کہ فلاں عورت کے مکان میں نہیں جائیگا اور عورت کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور خود عورت کا بھی مکان ہے تو شوہر والے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔^۴ (عالمگیری)

۴۰ قسم کھائی کہ حمام میں نہانے کے لیے نہیں جائیگا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کے لیے گیا پھر نہ بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۵ (خانیہ)

۴۱ قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کو اس مکان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اس مکان میں جانا چاہتا تھا اس نے روک دیا قسم پوری ہو گئی اب اگر پھر بھی اس کو جاتے ہوئے دیکھا، درمغ نہ کیا تو اس پر کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔^۶ (بحر)

۴۲ قسم کھائی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دوںگا مگر وہ مکان قسم کھانے والے کی ملک میں نہیں ہے

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی المنحول والسنکی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۱

② "مہنتی سبے کا سزا و سامان۔"

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی المنحول والسنکی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۱

④ "المرجع السابق۔"

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، فصل فی المنحول، ج ۱، ص ۳۱۹

⑥ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی المنحول والمنعرج، ج ۲، ص ۵۱۳

توزبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے درہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضرور ہے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔^۱ (بحر)
۳۳ زید و عمرو^۲ سفر میں ہیں زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے مکان میں نہیں جائیگا عمرو کے ڈیرے^۳ اور خیمے یا جس مکان میں اترے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔^۴ (عالمگیری)

۳۴ قسم کھائی کہ اس خیمہ میں نہ جائے گا اور وہ خیمہ کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے^۵ اب وہاں سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ کھڑا کیا گیا اور اس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں لکڑی کا زینہ^۶ یا منبر ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا گیا تو اب بھی وہی قرار پایا یعنی جس نے اس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا قسم ٹوٹ گئی۔^۷ (عالمگیری)

۳۵ زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤں گا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں گا اور دونوں مکان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اس کے پاس نہ جاؤں گا اور اس کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۸ (عالمگیری)

۳۶ قسم کھائی کہ جب تک زید اس مکان میں ہے میں اس مکان میں نہ جاؤں گا اور زید اپنے بال بچوں کو لیکر اس مکان سے چلا گیا پھر اس مکان میں آ گیا تو اب اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔^۹ (عالمگیری)

۳۷ قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور اس کے اصطبل^{۱۰} میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^{۱۱} (بحر)

۳۸ قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئے گا اور اس گلی کے کسی مکان میں گیا مگر اس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اس مکان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے۔^{۱۲} (بحر)

۱ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدعوی والدعوی، ج ۴، ص ۵۱۴

۲ اسے غفور پڑھتے ہیں وائیں پڑھا جاتا۔ ۳ قیام گاہ، گھر۔

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدعوی والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۱

۵ یعنی نکایا ہو ہے۔ ۶ منبر۔

۷ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدعوی والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۱

۸ المرجع السابق، ص ۷۳۔

۹ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدعوی والسکنی وغیرہا، ج ۲، ص ۷۴

۱۰ گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

۱۱ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین، الخ، ج ۴، ص ۵۰۸

۱۲ المرجع السابق، ص ۵۱۱۔

قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائیگا اور مالک مکان کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں

ٹوٹی۔^۱ (بحر)

قسم کھائی کہ فلاں مکان میں یا فلاں محلہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اور اس مکان یا محلہ میں فی ایس رہتا

ہے اور اب خود اس مکان یا محلہ سے چلا گیا ہال بچوں اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم ٹوٹ گئی یعنی قسم، اس وقت پوری ہوگی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے سامان اس قدر لے جائے جو سکونت^۲ کے لیے ضروری ہیں اور اگر قسم کے وقت اس میں سکونت نہ ہو تو جب خود ہال بچے اور خانہ داری کے ضروری سامان کو لے کر اس مکان میں جائیگا قسم ٹوٹ جائیگی مگر یہ اس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی زبان میں اگر خود اس مکان سے چلا گیا اور بال بچے یا سامان خانہ داری ابھی وہیں ہیں تو وہ مکان اس کی سکونت کا قرار پائیگا مگر چہ اس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس مکان میں تھا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا مکان نہیں اور فارسی یا اردو میں اگر خود اس مکان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اس مکان میں رہتا ہے مگر چہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اس مکان میں موجود ہو اور جس مکان میں چلا گیا اس مکان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگر چہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی، اردو کا یہ۔^۳ (عائلیگیری، بحر، در مختار)

قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اسی مکان میں سکونت ہے تو مگر سکونت میں

دوسرے کا تابع^۴ ہے مثلاً بالغ نر کا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد فوراً خود اس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۵ (عائلیگیری)

قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور لکھنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی

نے اسے مقید کر لیا کہ نکل نہیں سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ پہلی صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ

۱۔ "البحر الرائق"، کتاب الايمان، باب اليمين، إلخ، ج ۴، ص ۵۱۶

۲۔ "البحر الرائق"۔

۳۔ "الفوائد الہدیة"، کتاب الايمان، الباب الثالث فی اليمين علی الدخول والمسكنی وغيرہ، ج ۳، ص ۷۵، ۷۶

و "البحر الرائق"، کتاب الايمان، باب اليمين، إلخ، ج ۴، ص ۵۱۶، ۵۱۷

و "الدر المختار"، کتاب الايمان، باب اليمين فی الدخول... إلخ، ج ۵، ص ۵۶۱

۴۔ تحت۔

۵۔ "العتاوی الہدیة"، کتاب الايمان، الباب الثالث فی اليمين علی الدخول والمسكنی وغيرہ، ج ۲، ص ۷۴

بند ہے اور دیوار توڑ کر نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکال تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ورنہ مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو عذر نہیں۔^(۱)

مسئلہ ۵۳ قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہے گا، اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی مگر چکنی دن گزر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہو۔ یو ہیں اگر وہی وقت سے سامان اٹھوانا شروع کر دیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گزر گئے یا سامان کے لیے مزدور تلاش کیا اور نہ پایا یا سامان خود ڈھو کر^(۲) لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد اُصل جاتا^(۳)۔ ورنہ مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں دیر ہو جانے سے قسم نہیں ٹوٹی ورنہ وہ قسم ہے تو اوس مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم پچی ہونے کے لیے کافی ہے اگر چہ سامان وغیرہ بچانے میں کتنی ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو۔^(۴) (در مختار، خانیہ)

مسئلہ ۵۴ قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہے گا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ باں بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئیگا قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کسی سے ملنے کو یا باں بچوں اور سامان لینے کو وہاں آئیگا تو اگر چکنی دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہوں گا یا اس مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کروں گا اور سال میں یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کر کے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم میں نہیں۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷ قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس مکان میں نہیں رہے گا اور اوس مکان کے ایک حصہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگر چہ دیوار اٹھوا کر اوس مکان کے دو حصے جدا کر دیے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمدورفت کا^(۸)

۱۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۵

۲۔ اٹھا کر۔ ۳۔ یعنی جلدی دوسری جگہ منتقل ہو جاتا۔

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول، إلخ، ج ۵، ص ۵۶۳

۵۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، فصل فی المساکنہ، إلخ، ج ۱، ص ۳۲۵

۶۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۶، ۷۵

۷۔ "المرجع السابق"، ص ۷۶۔ ۸۔ "المرجع السابق"، ص ۷۶

۸۔ یعنی آنے جانے۔

دروازہ صیحدہ صیحدہ کھول لیا اور مگر قسم کھانے والا اس مکان میں رہتا تھا وہ شخص زبردستی اس مکان میں آکر رہنے لگا اگر یہ فوراً اس مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ گئی اگرچہ اس کا اس مکان میں رہنا سے معلوم نہ ہو اور اگر مکان کو معین نہ کیا مثلاً کہا فلاں کے ساتھ کسی مکان میں یا ایک مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی مکان کی تقسیم کر کے دونوں دو مختلف حصوں میں ہوں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کر دی گئی یا وہ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلہ کے برابر ہو۔^۱ (در مختار رد المحتار)

۵۸ قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہ رہے گا پھر یہ قسم کھانے والا سفر کر کے اس کے مکان پر جا کر اتر اگر پندرہ دن ٹھہرے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کم میں نہیں۔^۲ (خانیہ)

۵۹ قسم کھائی کہ اس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہیگا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس شہر کے ایک مکان میں دونوں نہ رہیں گے لہذا دونوں اگر اس شہر کے دو مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اس قسم سے اس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو اگرچہ دونوں دو مکان میں ہوں تو قسم ٹوٹ گئی۔ یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے۔^(۳) (عالمگیری)

۶۰ قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہیگا ورنہ فلاں بازار میں ایک دوکان میں بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اس کی نیت میں یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام نہ کریں گے یا قسم کے پہلے کوئی ایسا کام ہوا ہے جس سے یہ سمجھ جاتا ہو یا دوکان ہی میں رات کو بھی رہتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائیگی۔^۴ (عالمگیری)

۶۱ قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہے گا اور مکان کو معین^۵ نہ کیا کہ یہ مکان اور اس شخص نے اس کے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈال تو اب اس میں رہنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر اس کی قسم کے بعد اس نے کوئی مکان خریدا اور اس جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی ورنہ اگر وہ مکان اس شخص کا تھا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اس میں حصہ ہے تو اس میں رہنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم میں مکان کو معین کر دیا تھا کہ فلاں کے اس مکان میں نہ رہوں گا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہوں گا اگرچہ کسی کا ہو تو، مگرچہ بیچ ڈال اس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں

۱ "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الأيمان، مطلب لا يسكن فلاقاج، ص ۶۴۔

۲ "العتاوی الخانیة"، کتاب الأيمان، فصل فی المساکنة، إلخ، ج ۱، ص ۳۲۵۔

۳ "العتاوی الهدیة"، کتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين علی المدعوی والمکفی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۶۔

۴ المرجع السابق، ص ۷۷۔

۵ مقرر مخصوص۔

کا ہے اس وجہ سے نہ رہوں گا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی۔^۱ (عالمگیری)

۶۲ قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اوس میں میں نہ رہوں گا اور زید نے ایک مکان عمرو کے لیے خریدا قسم کھانے والا اس مکان میں رہیگا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر وہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لیے خریدے میں اوس میں نہ رہوں گا اور یہ مکان تو عمرو کے لیے خریدا ہے تو اس کا قوس مان لیا جائیگا۔^۲ (عالمگیری)

۶۳ قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو جس جا نور پروہں کے لوگ سوار ہوتے ہیں دس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹے گی لہذا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں گائے، بیل، بھینس کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یو ہیں گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم نہ ٹوٹے گی کہ ہندوستان میں ان پر لوگ سوار نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں سے ہو جو ن پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے یا اونٹ والے کہ یہ سوار ہوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی اور گھوڑے ہاتھی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں۔ یو ہیں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے یا اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہیں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے تو گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔^۳ (مستفاد من اندرو غیرہ)

۶۴ قسم کھائی کہ کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا، خچر، ہاتھی، پالکی، ڈولی، پہلی، ریل، یکہ، تانگہ، شکر^۴ وغیرہ ہر قسم کی سواری گاڑیاں اور کشتی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔^۵

۶۵ قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو زین یا چار جامہ^۶ رکھ کر سوار ہوا یا تنگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی۔^(۹) (عالمگیری)

۱ "الغروی الہندیہ"، کتاب الايمان، الباب الثالث فی اليمين علی الدخول والکسی وغیرہ، ج ۲، ص ۷۷

۲ "المراجع السابق

۳ "الدر المختار"، کتاب الايمان، باب اليمين فی الدخول، (الخ، ج ۵، ص ۵۸۳، وغیرہ)

۴ "یک قسم کی سواری جسے کہہ رہا تھا ہے۔" ۵ دو پہیوں والی تیل گاڑی۔

۶ "ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔"

۷ "الدر المختار"، کتاب الايمان، باب اليمين فی الدخول، (الخ، ج ۵، ص ۵۸۳)

۸ "کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی۔"

۹ "الغروی الہندیہ"، کتاب الايمان، الباب الرابع فی اليمين علی الخروج، (الخ، ج ۲، ص ۸۰)

۶۶ قسم کھائی کہ اس زمین ^۱ پر سوار نہ ہوگا پھر اس میں کچھ کی بیشی کی جب بھی اس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ ^(۲) (عالمگیری)

۶۷ قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں ^(۳) آدمی کو جانور نہیں کہتے۔ ^(۴) (فتح)

۶۸ قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ ^(۵) (عالمگیری)

۶۹ قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زبردستی کسی نے سو رکھ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس نے زبردستی کی اور اس کے مجبور کرنے سے یہ خود سو رہا تو قسم ٹوٹ گئی۔ ^(۶) (عالمگیری، درمختار)

۷۰ جانور پر سوار ہے اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً اتر جائے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ ^(۷) (عالمگیری)

۷۱ قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اس گھوڑے کو بیچ ڈالا تو بے اس پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوں مگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید و عمر و میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ^(۸) (عالمگیری)

۷۲ قسم کھائی کہ فلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ

نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دین ^(۹) نہیں جو مستغرق ^(۱۰) ہو تو قسم ٹوٹ گئی، خواہ غلام پر بالکل دین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں ورنہ نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی، مگر چرنیت ہو۔ ^(۱) (درمختار)

۱ گھوڑے کے اوپر کھنے کی کاغشی پادیاں جس پر بیٹھتے ہیں۔

۲ "العتاویٰ الہدیۃ" کتاب الأیمان الباب الرابع فی الیمین علی الخروج الخ، ج ۲، ص ۸۰

۳ یعنی عام بول چال میں۔

۴ "فتح البدر" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الخروج الخ، ج ۴، ص ۳۹۴

۵ "العتاویٰ الہدیۃ" کتاب الأیمان الباب الرابع فی الیمین علی الخروج الخ، ج ۲، ص ۸۰

۶ المرجع السابق۔

۷ "المختار" کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۸۴۔

۸ "العتاویٰ الہدیۃ" کتاب الأیمان الباب الرابع فی الیمین علی الخروج الخ، ج ۲، ص ۸۰

۹ المرجع السابق۔

۱۰ قرطبی۔

۱۱ مگر اہوا۔

۱۲ "المختار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدعوی، ج ۵، ص ۵۸۲

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اوتاری جاتی ہو اوس کے حلق سے اوتارنے کو کھانا کہتے ہیں، اگر چہ اس نے بغیر چبائے اوتاری اور پتل چیز بہتی ہوئی کو حلق سے اوتارنے کو پینا کہتے ہیں، مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہیے بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دودھ اور بول چال پر ہے۔

۱۔ اردو میں دودھ پینے کو بھی دودھ کھانا کہتے ہیں، لہذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤں گا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی ورنہ اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اوس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اوس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔

۲۔ قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شورہ یا نہیں کھاؤں گا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ سرکہ پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ یہ پینا ہے۔^۱ (بحر)

۳۔ قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھاؤں گا اور اسے سکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے۔^۲ (بحر)

۴۔ اگر کسی چیز کو مونہہ میں رکھ کر اوگل دیا^۳ تو یہ نہ کھانا ہے نہ پینا مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور مونہہ میں رکھ کر اوگل دی یا یہ پانی نہیں پیے گا اور اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۴ (بحر)

۵۔ قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھاؤں گا ورنہ اسے بغیر چبائے ہوئے نگل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا نار نہیں کھاؤں گا اور چوس کر عرق^۵ پی گیا اور قصہ^۶ پھینک دیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں۔ یوں اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور اسے مونہہ میں رکھ کر جو گھلتی گئی حلق سے اوتارنا گیا قسم ٹوٹ گئی۔^۷ (در مختار)

۶۔ جھکنے سے معنی ہیں کسی چیز کو مونہہ میں رکھ کر اوس کا مزہ معلوم کرنا اور اردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے سے معنی صرف اسی کو کافی نہ سمجھیں۔

۱۔ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل، إلخ، ج ۴، ص ۵۳۳

۲۔ "المرجع السدید"، ص ۴۰۰ سے لگاں دیا۔

۳۔ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل، إلخ، ج ۴، ص ۵۳۳

۴۔ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل، إلخ، ج ۴، ص ۵۳۳

۵۔ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۵

کے لیے تھوڑا سا کھانے پینے کو چھٹا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کلام میں چھٹنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد میں آئے۔ مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اس نے دوسرے کو بتایا اس نے انکار کیا اس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چھٹنے سے مراد تھوڑی سی کھانا ہے، ورنہ اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لیے منہ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اسے نہیں چکھوں گا پھر نماز کے لیے اس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کلی کرنا نماز کے لیے ہے مزہ معلوم کرنے کے لیے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۷ قسم کھائی کہ یہ ستوا^{۱۱} نہیں کھائے گا اور اسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستونیں پیے گا اور گوندھ کر کھایا یا دیہاتی پھنک لیا^(۲) تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۳)

مسئلہ ۸ آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو اس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ خود درخت کھانے کی چیز نہیں لہذا اس سے مرد و س کا پھل کھانا ہے۔ یوں پھل کو نچوڑ کر جو کھلا دیا جائے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اس کی کوئی چیز بنائی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلف^(۴) کر کے کسی نے اس درخت کا کچھ حصہ بچال وغیرہ کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھاؤں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ جاتا ہو تو اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ اس کے کھانے سے مراد اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔^(۵) (در مختار، بحر وغیرہ)

مسئلہ ۹ قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری^۶ نہ کھاؤں گا اور پکے ہوئے کھائے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور مٹھے^۷ کھائے یا دودھ نہ کھاؤں گا اور دہی کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۸) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۰ قسم کھائی کہ اس گائے یا بکری سے کچھ نہ کھائے گا تو اس کا دودھ دہی یا مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں

① یعنی ہوئی گندم یا جو وغیرہ کا آٹا۔ ② جیسی سوکھا کھایا۔

③ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الایمان، الباب الخامس فی الیمین علی الاکل، إلخ، ج ۲، ص ۸۱

④ مشقت، تکلیف اللہ کر۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل، إلخ، ج ۵، ص ۵۸۷-۵۸۹

⑥ البحر الرائق، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل۔ إلخ، ج ۴، ص ۵۳۴ وغیرہ

⑦ چھوٹا کچا آم۔ ⑧ یک قسم کی بڑی کشمش۔

⑨ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الایمان، الباب الخامس فی الیمین علی الاکل، إلخ، ج ۲، ص ۸۲

ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔^۱ (بحر وغیرہ)

۱۱ قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھایگا اور اوس کی روٹی یا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھاٹک لیا تو نہیں۔^(۲) (بحر و در مختار)

۱۲ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھایگا تو اوس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں دس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گھیوں، جو، جو رہ، باجر، مٹکا^۳ کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں چاول کی روٹی لوگ کھاتے ہوں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۴) (بحر)

۱۳ قسم کھائی کہ یہ سرکہ نہیں کھائے گا درختی یا مسک جیسے^(۵) کھائی جس میں وہ سرکہ پڑ ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس اٹھ سے نہیں کھائے گا اور اوس میں سے بچہ نکلا اور اسے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^(۶) (عالمگیری، بحر)

۱۴ قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اوس کی قلم لگائی^(۷) تو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔^(۸) (رد المحتار)

۱۵ قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھایگا پھر جب وہ جوان ہوئی اُس وقت اُس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۹) (در مختار)

۱۶ قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھایگا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ، گائے بھینس، بھیڑ، بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر اون کا گوشت کھایا تو ٹوٹ جائے گی، خواہ شوربے دار ہو یا ٹھنڈا ہو یا کوفتہ^(۱۰)

۱۔ "البحر الرائق"، کتاب الايمان، باب اليمين، إلخ، ج ۴، ص ۵۳۴، وغیرہ

۲۔ "البحر الرائق"، کتاب الايمان، باب اليمين، إلخ، ج ۴، ص ۵۴۰،

۳۔ "رد المحتار"، کتاب الايمان، باب اليمين فی الاكل، إلخ، مصب: اذا تعددت الحبيبة، إلخ، ج ۵، ص ۸۷، مکئی۔

۴۔ "البحر الرائق"، کتاب الايمان، باب اليمين، إلخ، ج ۴، ص ۵۴۱،

۵۔ سرکہ یا لیمو کے رس کا پکا ہوا شربت۔

۶۔ "العت وی الهدیة"، کتاب الايمان، الباب الخامس فی اليمين عی الاكل، إلخ، ج ۲، ص ۸۱، ۸۳،

۷۔ اس درخت کی شاخ دوسرے درخت میں لگائی۔

۸۔ "رد المحتار"، کتاب الايمان، مطلب فیما نوص عص شجرة باخری، ج ۵، ص ۵۸۸،

۹۔ "الدر المختار"، کتاب الايمان، باب اليمين فی الاكل، إلخ، ج ۵، ص ۵۸۹،

۱۰۔ قیے کے گول کھاپ جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔

اور کچا گوشت یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں بکچی، بٹلی، پیپڑا، دل، گردہ، اوجھڑی، دُنْبہ کی چکی^۱ کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔^۲ (درمختار، ردالمحتار)

۱۷ قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھایگا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائیگی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔ یوہیں بھیر کا گوشت کہا تو مینڈھے کو بھی شامل ہے اور دُنْبہ ان میں داخل نہیں، اگرچہ دُنْبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب کو شامل ہے۔^(۳)

۱۸ قسم کھائی کہ چربی نہیں کھایگا تو پیٹ میں اور آنتوں پر جو چربی پٹی رہتی ہے اس کے کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی پیٹ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اس کے کھانے سے یا دُنْبہ کی چکی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔^(۴) (درمختار)

۱۹ قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھایگا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔^(۵) (عالمگیری)

۲۰ قسم کھائی کہ بیل نہیں کھائے گا تو بیل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں^(۶) نہ کھانے کی قسم کھائی تو بھسے ہوئے گیہوں کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستویا کچے گیہوں کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی مگر جبکہ

۱۔ بچے کی گول چٹنی دم اور اس کی چربی۔

۲۔ الدر المختار، ردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین، إلخ، مطلب، حنف لا یأکل لحمًا، ج ۵، ص ۵۹۳-۵۹۵

۳۔ البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل، إلخ، ج ۴، ص ۵۳۹

۴۔ الدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل، إلخ، مطلب، حنف لا یأکل لحمًا، ج ۵، ص ۵۹۶

۵۔ العناوی الہدیۃ، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل، إلخ، ج ۲، ص ۸۳

۶۔ مقدم۔

اوس کی یہ نیت ہو کہ گیسوں کی روٹی نہیں کھائیگا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔^۱ (بحر، عا لکیری)

۲۱ قسم کھائی کہ یہ گیسوں نہیں کھائے گا پھر انھیں بویا، اب جو پیدا ہوئے ان کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی

کہ یہ وہ گیسوں نہیں ہیں۔^(۲) (در مختار)

۲۲ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو پراٹھے، پوریاں، سنبو سے^۳، بسکٹ، شیرماں، کچے، گھنگے، نان پاؤ^۴

کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تخوری روٹی یا چپتی یا موٹی روٹی یا بیلن^۵ سے بنائی ہوئی روٹی کھانے

سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۶) (در مختار، رد المحتار)

۲۳ قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا وراوس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۷ (رد المحتار)

۲۴ قسم کھائی کہ فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائیگا اور وہ شخص کھانا بیچتا کرتا ہے اس نے خرید کر کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی

کہ اوس کے کھانے سے مرد دس سے خرید کر کھانا کھانا ہے اور اگر کھانا بیچتا اوس کا کام نہ ہو تو مرد وہ کھانا ہے جو اوس کی ملک

میں ہے، لہذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔^۸ (رد المحتار)

۲۵ فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائیگا اور اوس عورت نے خود روٹی پکائی ہے یعنی اوس نے توے پر

ڈالی اور سینگلی^۹ ہے تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اوس نے فقط آٹا گوندھا ہے یا روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے

توے پر ڈالی اور سینگلی اس کے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکایا نہیں کہیں گے اور اگر کھلاں عورت

کی روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس میں دو صورتیں ہیں، اگر یہ مراد ہے کہ اوس کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤں گا تو وہی حکم ہے جو بیان

کیا گیا اور اگر یہ مطلب ہے کہ اوس کی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤں گا تو اگرچہ کسی اور نے آٹا گوندھا یا روٹی پکائی ہو

۱ "البحر الرائق" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل - إلخ، ج ۴، ص ۵۴۰

و "العماد فی الہمدیہ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل - إلخ، ج ۲، ص ۸۶، ۸۳

۲ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل - إلخ، ج ۵، ص ۵۹۸

۳ سب سے۔ ۴ اٹل روٹی۔ ۵ لکڑی کا وہ گول اوزار جس سے روٹی کو بڑھاتے ہیں۔

۶ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل - إلخ، مصب لایاکل هذا البرج، ج ۵، ص ۵۹۸

۷ "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل - إلخ، مطلب لایاکل طعناً، ج ۵، ص ۶۰۰

۸ "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل - إلخ، مطلب حلف لایکلم عبد فلاں - إلخ، ج ۵، ص ۶۳۴

۹ یعنی توے سے بنا کر آگ پر حرارت پہنچائی، پکائی۔

مگر جب اس کی ملک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائیگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ قسم کھائی کہ یہ کھانا کھایگا تو اس میں دو صورتیں ہیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھایا یا نہ کھایا تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اسکو کھائے گا ورنہ گزرنے سے پہلے قسم کھانے والا مر گیا یا کھانا تلف ^۲ ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھایگا تو دو کھانا مراد ہے جس کو عادی ^۴ کھاتے ہیں لہذا اگر مردہ کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۲۸ قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اس کی یہ نیت ہو کہ بکری، گائے، مرغ، مچھلی وغیرہ کسی جانور کا سر نہیں کھایگا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت کچھ نہ ہو تو گائے، در بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا، بڈی، مچھلی وغیرہ جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ ^۶ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۹ قسم کھائی کہ نڈا نہیں کھایگا اور نیت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے اڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ ^۷ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، مرود وغیرہ ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے ہیں کھیر، گکڑی، گاجر، وغیرہ کو میوہ نہیں کہتے۔ ^(۹)

مسئلہ ۳۱ مٹھائی سے مراد مرقی ^(۱۰)، جلیبی، پیڑ، ہوشامی، گلاب جامن، قلاقند، برنی، لڈو وغیرہ ہیں جن

۱۔ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل۔ إلخ، مطب لاہور، ج ۵، ص ۵۹۹

۲۔ ضائع۔

۳۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل۔ إلخ، ج ۲، ص ۸۴

۴۔ عام طور پر۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل۔ إلخ، ج ۵، ص ۶۰۰

۶۔ ایک قسم کا پرول والہ کیز اور درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۷۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل۔ إلخ، ج ۲، ص ۸۷ وغیرہ۔

۸۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل۔ إلخ، ج ۲، ص ۸۷

۹۔ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل۔ إلخ، مطب لاہور، ج ۵، ص ۶۰۱

۱۰۔ ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مشابہ ہوتی ہے۔

کو عرف میں مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور جہاں کا یہ محاورہ نہیں ہے وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حواہر میٹھی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ نجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حواہ کہتے ہیں کہ سوچی، میدہ، چاول کے آٹے وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں بریلی میں اسکو مٹھا بھی بولتے ہیں، غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اُسی کا اعتبار ہے۔ سامن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں نے وال کو بھی سامن کہتے ہیں اور عربی زبان میں تو سرکہ کو بھی ادام (سامن) کہتے ہیں۔ سو، رتالو^۱، اروی، تری، بھنڈی، سائب، کدو، شہجم، گو بھی اور دیگر ہیزیوں کو ترکاری کہتے ہیں جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تھاپکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی لوگ ترکاری بولتے ہیں۔

۳۲ قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھایگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے ہیں مثلاً دودھ پی سبیا مٹھائی کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

۳۳ قسم کھائی کہ نمک نہیں کھایگا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہو اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر اس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو یہی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔^۳ (رد المحتار)

۳۴ قسم کھائی کہ مریج نہیں کھایگا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مریج ہے اور مریج کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی، اس کی ضرورت نہیں کہ مریج کھائے تو قسم ٹوٹے۔^۴ (در مختار)

۳۵ قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھایگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو۔^۵ (در مختار)

۳۶ جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پیے گا اگر وہ اتنا ہے کہ

۱ کچا نمک

۲ "الغواوی الہندیہ"، کتاب الایمان، الباب الخامس فی الیمین علی الاکل، إلخ، ج ۲، ص ۸۴

۳ "رد المحتار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل، إلخ، مطلب حذف لایاکل ادام، إلخ، ج ۵، ص ۶۰۴

۴ "الدر المختار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل، إلخ، ج ۵، ص ۶۰۴

۵ المرجع السابق.

۳۱ کسی کے پاس روپے ہیں، قسم کھائی کہ ان کو نہیں کھینگا پھر روپے کے پیسے بھٹا دیے^۱ یا اشرفیوں کر لیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی۔^(۲) (عالمگیری)

۳۲ قسم اوس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانہ آئندہ میں پائی جائے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ حادثہ محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کر دوں گا تو قسم ہوگئی اور اسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یوں ہیں قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو، لہذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمہارا روپیہ کل ادا کروں گا اور کل کے آنے سے پہلے ہی مر گیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ رہا ہی نہیں، اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھیے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اوس میں کا پانی گر گیا یا اس نے گرا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی۔ یوں ہیں، مگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اس میں پانی اوس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معصوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار ہو، اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گرا دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔^۳ (درمختار، رد المحتار، بحر)

۳۳ عورت سے کہا کہ تو نے کل نماز نہ پڑھی تو تجھے کو طلاق ہے اور صبح کو عورت کو حیض آگیا تو طلاق نہ ہوئی۔ یوں ہیں عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے گرا اوس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے طلاق نہ ہوئی۔^۴ (درمختار)

کلام کے حلقہ قسم کا بیان

۱ یہ کہا کہ تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہوگی۔^۵ (درمختار)

۲ قسم کھائی کہ اس بچے سے کلام نہ کریگا اور اسکے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا

۱۔ صحیح کر دیے۔

۲۔ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الأیمان، الباب المعامس فی الیمن علی الأکل، إلخ، ج ۲، ص ۸۹

۳۔ "الدر المختار" و رد المحتار، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الأکل، إلخ، مصنف حذف لا یشرب، إلخ، ج ۵، ص ۶۱۷-۶۲۰

۴۔ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الأکل، إلخ، ج ۴، ص ۵۵۲-۵۵۴

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الأکل، إلخ، ج ۵، ص ۶۱۸

۶۔ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۳۰

کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔^۱ (درمختار، عالمگیری)

۳ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید سو رہا تھا، اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہو تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اس نے پکارا اگر اتنی آواز تھی کہ سن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ تھا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سُن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید کسی مجمع^۲ میں تھا اس نے اس مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سو، وروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی۔ اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے، لہذا اس سے قسم نہیں ٹوٹنے کی خواہ زید فنی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یو ہیں، اگر زید اہم تھا اور یہ مقتدی، اس نے، اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا قمر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور قمر دیا یا اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔^۳ (بحر)

۴ قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا اور کسی کام کو اس سے کہنا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کر کے کہا اور مقصود زید کو سنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر عورت سے کہا کہ ٹوٹے، اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت کا بھائی آیا اور اس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔^۴ (بحر)

۵ قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداء کلام نہ کروں گا اور راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداء کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یو ہیں اگر عورت سے کہا اگر میں تجھ سے ابتداء کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کروں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت سے کلام کرے کہ اس کی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداء نہ ہوگا۔^۵ (بحر)

۶ کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خطہ بھیجتے یا کسی کے ہاتھ کچھ کہہ کر بھیجتے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔^۶ (عالمگیری)

۷ اقرار و بشارت^۷ اور خبر دینا یہ سب لکھنے سے ہو سکتے ہیں اور، اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو قتل

① "المصاوی الہدیۃ"، کتاب الایمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۱۰۱

② "الدر المختار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل۔ إلخ، ج ۵، ص ۵۸۹-۵۹۱

③ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الاکل۔ إلخ، ج ۴، ص ۵۵۷، ۵۵۹

④ المرجع السابق، ص ۵۵۸، ۵۵۹

⑤ المرجع السابق، ص ۵۵۸

⑥ "المصاوی الہدیۃ"، کتاب الایمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۷

⑦ خوشخبری دینا۔

بات کی خبر نہ دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمہارا یہ از کسی پر ظاہر نہ کروں گا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ ظاہر کرنا اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے۔^(۱) (در مختار، بحر)

مسئلہ ۸ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا ورزید نے دروازہ پر آکر گڑی کھٹکائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ پوچھیں اگر زید نے پکارا اور اس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہوا یا اوس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۹ قسم کھائی کہ بی بی سے کلام نہ کریگا اور گھر میں عورت کے سوا دوسر کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اوس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ کلام نہ کرنے کی قسم کھائی ور کسی رہان میں کلام کیا جس کو مخاطب نہیں سمجھا جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱ قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اس نے اجازت دی مگر سے خبر نہیں اور کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مر گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی۔ اور اگر یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کروں گا اور اوس کی مرضی تھی مگر اسے معلوم نہ تھا، اور کلام کر لیا تو نہیں ٹوٹی۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۲ یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھوں گا اور کسی کو لکھنے کے لیے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والے امراء^(۶) میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسروں سے لکھوایا کرتے ہیں ورنہ لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں۔^(۷) (در مختار، بحر)

① "اندر المختار"، کتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل، إلخ، ج ۵، ص ۶۲۵

و "البحر الرائق"، کتاب لأيمان، باب اليمين في الأكل، إلخ، ج ۴، ص ۵۵۹.

② "اعتاوى الهندية"، کتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ۲، ص ۹۸

③ المرجع السابق. ④ المرجع السابق.

⑤ "اندر المختار"، کتاب لأيمان، باب اليمين في الأكل، إلخ، ج ۵، ص ۶۲۴

⑥ حکام، بادشاہ وغیرہ۔

⑦ "اندر المختار"، کتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل، إلخ، ج ۵، ص ۶۲۶

و "البحر الرائق"، کتاب لأيمان، باب اليمين في الأكل، إلخ، ج ۴، ص ۵۵۹.

۱۳ قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہے اسے سمجھ تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے زبان سے پڑھنا مقصود نہیں، یہ امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم نہیں ٹوٹے گی اور اسی قول ثانی پر ^{۱۱} الفتویٰ ہے۔ ^{۱۲} (بحر)

مگر یہاں کا عام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھ تو یہ کہتے ہیں میں نے پڑھا۔ لہذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ ^{۱۳} ہونا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہاں کے محاورہ میں یہ لفظ کہ زید کا خط نہ پڑھوں گا ایک دوسرے معنی کے لیے بھی بوجا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اور اس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھواتا ہے تو اگر یہ پڑھنا مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم ٹوٹنے کے لیے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے سے ٹوٹے گی۔

۱۴ قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہ کریگا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کریگا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی۔ ^{۱۴} (بحر)

۱۵ قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا اور ایک سے کلام کر یا تو قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر یہ نیت ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا تو نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے ^{۱۵} کلام نہ کریگا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائے گی اور نیت میں تمام بنی آدم ہے تو نہیں۔ ^{۱۶} (عائگیری)

۱۶ قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کریگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں۔ اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کروں گا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے دوسرے دن کے وہی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹے گی۔ اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے دوسرے دن کے بعد وہی رات کے وہی وقت تک مراد ہے لہذا درمیان کا دن بھی شامل ہے۔ اور اگر رات میں کہا کہ قسم خدا کی فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے

۱ یعنی امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول پر۔

۲ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۱، ص ۵۵۹

۳ "تم رأیت فی رد المحتار قال "ح" و قول محمد هو الموافق عرفنا کما لا یحقی ۱۵ فیلبہ الحمد. ۱۲ مہ

۴ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل... إلخ، ج ۱، ص ۵۶۰.

۵ آدم علیہ السلام کی اولاد میں کوئی بھی انسان۔

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الایمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۸

ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے طلوع فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھائی تو اسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ یا ایک دن کا روزہ یا اعتکاف کرے۔ اور اگر کہا اس سال کلام نہ کروں گا تو سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لیے جائیں گے یعنی اس وقت سے ختم ذی الحجہ تک۔ یوں اگر کہا کہ اس مہینہ میں کلام نہ کروں گا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لیے جائیں گے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات میں کلام نہ کروں گا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائے اور اگر کہا آج اور کل اور پرسوں کلام نہ کروں گا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کروں گا اور نہ کل و نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کر سکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں ہے بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تین دنوں کے لیے عیدہ، عیدہ ہیں۔^(۱) (بحر الرائق)

۱۷ قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سُبحن اللہ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرون نماز^۲ پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بسم اللہ ہے جو سورۃ نعل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔^۳ (رد المحتار)

۱۸ قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا ورنہ اول سے آخر تک دیکھتا گیا ورنہ کچھ لکھا ہے اسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یوں کیا تو ہام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب۔^۴ (رد المحتار)

۱۹ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا جب تک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہوگئی، لہذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی۔^۵ (رد المحتار)

۲۰ قسم کھائی کہ اسے پکھری^۶ میں سجا کر حلف دوں گا^۷ مدعی علیہ نے^۸ جا کر اُسکے حق کا قرار کر لیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کروں گا پھر دونوں میں صلح ہوگئی اور شکایت

۱۔۔۔۔۔ "البحر الرائق" کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل، الخ، ج ۴، ص ۵۶۱

۲۔۔۔۔۔ نماز سے باہر۔

۳۔۔۔۔۔ "الدر المختار" کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل، الخ، ج ۵، ص ۶۲۷

۴۔۔۔۔۔ "رد المحتار" کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل، الخ، مطلب مهم لا یکتمہ، الخ، ج ۵، ص ۶۲۸

۵۔۔۔۔۔ المرجع السابق، مطلب ثبوت خالق یوم اکدم فلا ما، الخ، ص ۶۲۹

۶۔۔۔۔۔ قاصی کی عداوت۔ ۷۔۔۔۔۔ قسم کھانے کا۔ ۸۔۔۔۔۔ جس پر دعویٰ کیا گیا ہو اس سے۔

نہ کی تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس کا قرض آج ادا کروں گا اور اس نے معاف کر دیا تو قسم جاتی رہی۔^{۱۱} (در مختار، رد المحتار، بحر)

۲۰ قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اس کے دوست یا اس کی عورت سے کلام نہ کروں گا اور اس نے غلام کو بیچ ڈالا یا اور کسی طرح اس کی ملک سے نکل گیا اور دوست سے عداوت^{۱۲} ہو گئی اور عورت کو طلاق دیدی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے یا قسم کے وقت یہ اس کا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جاتے گی۔^(۱۳) (عالمگیری، در مختار)

۲۱ اگر کہ فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی فلاں عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں کے فلاں دوست سے کلام نہ کروں گا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشرارہ ہونہ معین کیا ہو اور اس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یہ کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔^(۱۴) (در مختار، رد المحتار)

۲۲ قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کروں گا اور اس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔^(۱۵) (عالمگیری)

۲۳ قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کریں گے اور اس نے کپڑے بچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اس سے کلام کیا تو نہیں۔^(۱۶) (عالمگیری)

۲۴ قسم کھائی کہ میں اس کے پاس نہیں پھنکوں گا تو یہ وہی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اس سے کلام نہ کروں گا۔^(۱۷) (عالمگیری)

۲۵ کسی نے اپنی عورت کو، جنسی شخص^{۱۸} سے کلام کرتے دیکھا اس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام

۱ "الدر المختار" و "رد المختار" کتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل إلخ، مطلب: حذف لا يدرقني، إلخ، ج ۵، ص ۶۳۲

۲ "البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الصرب... إلخ، ج ۶، ص ۶۱۳

۳ "الغناوي الهدية"، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ۲، ص ۹۹

۴ "الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل إلخ، ج ۵، ص ۶۳۲

۵ "الدر المختار" و "رد المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل إلخ، مطلب: حذف لا يكلم، إلخ، ج ۵، ص ۶۳۳

۶ "الغناوي الهدية"، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ۲، ص ۹۹

۷ المرجع السابق،... المرجع السابق

۸ یعنی غیر محرم۔

کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اس گھر میں رہتا ہے مگر محرم^{۱۱} میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔^{۱۲} (عائلیگیری)

۲۷۔ کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بول تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔^{۱۳} (عائلیگیری)

۲۸۔ قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے اسے خوشی کی کوئی خبر سنائی اس نے کہا الحمد للہ یار مخ کی سنائی اس نے کہا انا للہ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر بنو حنظلہ اللہ کہا تو ٹوٹ گئی۔^{۱۴} (عائلیگیری)

۲۹۔ قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گزرے کلام نہ کروں گا اگر یہ شخص عام لوگوں میں ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گزرنے پر کلام کر سکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں آئے گا خلاف ہے تو جب تک قسم کے بعد پورے رمضان نہ گزرے کلام نہیں کر سکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کر سکتا ہے اور رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کر سکتا۔^{۱۵} (عائلیگیری)

طلاق دینے اور انکار کرنے کی حکمت

۱۔ اگر کہا کہ پہلے غلام کہ خریدوں آؤ دے تو اس کے کہنے کے بعد جس کو پہلے خریدے گا آزاد ہو جائیگا وردو^{۱۶} غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں۔ اور اگر کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں گا آزاد ہے ورڈیڑھ غلام کا مالک ہوا تو جو پورا ہے آزاد ہے۔ وراودھا کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کپڑے کی نسبت کہا کہ پہلا تھن جو خریدوں صدقہ ہے ورڈیڑھ تھان ایک ساتھ خریدو تو ایک پورے کو تصدق^{۱۷} کرے۔^{۱۸} (در مختار)

۲۔ اگر کہا کہ پچھدا غلام جس کو میں خریدوں آؤ دے اور اسکے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھل آزاد

۱۔ وقرقی رشتے دار جن سے ہمیشہ کلام حرام ہو۔

۲۔ "الغواوی الہندیۃ"، کتاب لأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۱۰۱

۳۔ المرجع السابق، ۱۰۲۔ ۴۔ المرجع السابق، ص ۱۰۲، ۹۹۔

۵۔ "الغواوی الہندیۃ"، کتاب لأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۱۰۸

۶۔ صدقہ۔

۷۔ "الدر المختار"، کتاب لأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۵، ص ۶۴۴-۶۴۶

ہے۔ اور اس کا پچھدا ہونا اس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس واسطے کہ جب تک زندہ ہے کسی کو پچھل نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ اب سے آزاد نہ ہوگا بلکہ جس وقت اس نے خریدا ہے اسی وقت سے آزاد قرار دیا جائیگا لہذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اور اگر اس کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھل تو جب ہوگا جب اس سے پہلے وہ بھی خریدا ہوتا۔^(۱) (درمختار)

۲۔ اگر کپا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے او سے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اُسے طلاق پڑ جائے گی ورنصف نہر و جب ہوگا۔

۳۔ اگر کپا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے او سے طلاق ہے اور دوبارہ نکاح کیے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی او سے طلاق پڑ جائیگی مگر اس کا علم اس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کر لے۔ لہذا اُس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف نہر بوجہ طلاق پائے گی۔ اور اگر وہی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی۔ اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی۔ اور عدت میں سوگ نہ کرے گی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی۔ اور اگر اس صورت مذکورہ میں اس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دیدی پھر اس سے نکاح کیا تو اگر چہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہوگی بلکہ دوسری کو ہوگی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہو چکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے، اگر چہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔^(۲) (مجموع، درمختار)

۴۔ یہ کہہ کہ اگر میں گھر میں جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیکھا اسکے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہوگئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہہ کہ اگر میں جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوگئی۔^(۳) (عالمگیری)

۵۔ کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیکھا، اب اس قسم کے بعد وکیل نے اس کی عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوں اگر عورت سے کہہ تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کے بعد قسم

① "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الطلاق والعقاق، ج ۵، ص ۶۴۶

② "المرئقات"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الطلاق والعقاق، ج ۴، ص ۵۷۵

③ "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الطلاق والعقاق، ج ۵، ص ۶۴۶

④ "المعاری الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب السابع فی الیمن فی الطلاق والعقاق، ج ۷، ص ۱۱۱

کھائی کہ طلاق نہ دے گا، قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی ٹوٹی۔^{۱۱} (عالمگیری)

مسئلہ ۷ قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگرچہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب و قبول نہ کروں گا۔^{۱۲} (عالمگیری)

مسئلہ ۸ عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مرد یہ کچا بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی، ہاں گرایب کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوگی۔^{۱۳} (بحر)

مسئلہ ۹ جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر^{۱۴} کئی غلاموں نے سکر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دینا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی یہ جاننے کے بعد ہے، لہذا آزاد نہ ہونگے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہو جائیں گے۔^{۱۵} (تنویر البصائر)

فرد و عورت و نکاح و عیال

مسئلہ ۱۰ بعض عقد^{۱۶} اس قسم کے ہیں کہ دن کے حقوق اور اسکی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صبر ہو^{۱۷} اور اس میں وکیل کو اسکی حاجت نہیں کہ یہ کہے میں فلاں کی طرف سے یہ عقد کرتا ہوں جیسے خریدنا، بیچنا، کرایہ پر دینا کرایہ پر لینا۔ اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل^{۱۸} کی طرف نسبت کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑانا کہ وکیل کو کہنا پڑیگا کہ یہ دعویٰ میں اپنے فلاں وکیل کی طرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ دہی کو ہوتا ہے جو اس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے ولد کو مارنا۔ ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹے گی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز میں نہیں خریدوں گا اور دوسرے سے خریدوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کر یہ پر نہیں دوں گا

۱۔ الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الایمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۲، ص ۱۱۱

یہاں شریعت کے تمام قسموں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل عبارت یوں ہے ”قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی نہ ٹوٹی۔“ علیہ

۲۔ الفتاویٰ الہدیہ، کتاب الایمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۲، ص ۱۱

۳۔ البحر الرائق، کتاب الایمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۲، ص ۵۷۳

۴۔ علیحدہ علیحدہ، ہاری ہاری۔

۵۔ تنویر البصائر، کتاب الایمان، باب الیمین فی الطلاق والعناق، ج ۲، ص ۶۴۹

۶۔ یعنی بعض معاملات۔ ۷۔ واقع ہو۔ ۸۔ وکیل بنانے والا۔

اور دوسرے سے یہ کام بیایا دعویٰ نہ کروں گا اور وکیل سے دعوے کرایا یا اپنے لڑکے کو نہیں ماروں گا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی۔ اور جو عقد اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکے لیے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط^۱ ہوتا ہے بلکہ حقوق اوسکے لیے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو مؤکل ہے جیسے نکاح، غلام آزاد کرنا، ہبہ، صدقہ، وصیت، قرض لینا، امانت رکھنا، عاریت دینا، عاریت لینا، یا جو فعل ایسے ہوں کہ اون کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کے لیے ہے جیسے غلام کو رہنا، ذبح کرنا، دین کا قضا،^۲ دین کا قبضہ کرنا، کپڑا پہننا، کپڑا سوانا، مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کر لے یا دوسرے سے کرے بہر حال قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کریگا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کر دیا اوس وکیل نے نکاح کر دیا یا ہبہ و صدقہ و وصیت اور قرض لینے کے لیے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دیے یا قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اوس نے پہنا دیا یا قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سوائے گا اس کے حکم سے دوسرے نے سلوائے یا مکان نہیں بنایا اور اس کے حکم سے دوسرے نے بنایا تو قسم ٹوٹ گئی۔^۳ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲ قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے بیچے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدی یا بیچوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ اسکی نیت کر کے اس نے خود اپنے اوپر سختی کرن۔ یو ہیں، اگر کسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا ان لوگوں میں ہے کہ اسکی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدے یا بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدتا ہے تو قسم ٹوٹ جائیگی۔^۴ (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳ قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔^۵ (رد المحتار)

مسئلہ ۴ قسم کھائی کہ نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی، مگر چہ بقصد نہ ہوا ہو۔ یو ہیں اگر بائع^۶ یا مشتری^۷ نے اختیار واپسی کا اپنے لیے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ ہبہ و اجارہ کا بھی یہی حکم ہے

۱۔ معاملہ طے کرانے والا۔ ۲۔ قرض کا مطالبہ کرنا۔

۳۔ "فتح القدیر"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۴۴۴ وغیرہ

۴۔ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۰

۵۔ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فی الیمین فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳

۶۔ "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۶۵۸

۷۔ بیچنے والے۔ ۸۔ خریدار۔

کہ قاسد^۱ سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔^۲ (عالمگیری، درمختار)

۵ قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اس کو کسی معاوضہ کی شرط پر بیہ کر دیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہو گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔^۳ (عالمگیری)

۶ صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۴ (عالمگیری)

۷ قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بے اس کے حکم کے بیچ دی و اس نے اس کو چا کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ قسم کھانے والا یہاں کہ خود اپنے ہاتھ سے اسکی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی۔^۵ (عالمگیری)

۸ قسم کھائی کہ بیچنے کے لیے غدر نہ خریدے گا و مگر کے خرچ کے لیے خرید پھر کسی وجہ سے بیچ ڈال تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۶ (محر)

۹ قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہ ہو کہ عوض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی و اگر روپے کا مہر بندھا تھا مثلاً اتنے سو یا اتنے ہزار روپے وین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دیدیا تو قسم ٹوٹ گئی۔^۷ (محر، رد المحتار)

۱۰ قسم کھائی کہ فلاں سے نہیں خریدے گا، و اس سے بیع ستم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی۔^۸ (محر)

۱ یعنی بیہ قاسد اور جارہ قاسد۔

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳

و "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع... إلخ، ج ۵، ص ۶۶۳.

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳

۴ المرجع السابق، ۵ المرجع السابق.

۵ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱

۶ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱

و "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۵، ص ۶۵۸

۸ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱

مسئلہ ۱۱ قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا درودہ چوری ہو گیا تو جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ کسی چیز کا بھڑ کیا^۲ بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم میں نہیں دوں گا اس نے کہا اگر میں بارہ روپیہ میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے اور کوئی کپڑ وغیرہ روپے پر اضافہ کر کے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دیے تو طلاق ہوگئی اور اگر گیارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑ وغیرہ دیا تو نہیں۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کھلی یا ناٹ یا بھونایا ٹوپی یا تاقین خریدے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعالیٰ کپڑا، بے دھلا ہوا بھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔^۴ (بحر)

زمانہ میں ایسے ہیں کہ دن کے دھنسنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگر اتنے استعالیٰ ہیں کہ انھیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں۔
مسئلہ ۱۴ قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدوں گا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا شرفی خریدی تو نہیں کہ ن کے خریدنے کو عرف میں سونا چاندی خریدنا نہیں کہتے۔ یو ہیں قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدے گا اور پیسے مول لیے^۵ تو نہیں ٹوٹی۔^۶ (بحر)

مسئلہ ۱۵ قسم کھائی کہ بونہ خریدے گا اور گیسو خریدے ان میں کچھ دانے ہو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یو ہیں اگر اینٹ، تختہ، کڑی^۷ وغیرہ کے نہ خریدنے کی قسم کھائی اور مکان خریدے جس میں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔^۸ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدے گا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ دودھ نہیں خریدے گا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدے جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۹ (بحر)

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب لأیمان، الباب الثامن فی البیعی فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳

۲ قیمت لگائی۔

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب لأیمان، الباب الثامن فی البیعی فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳

۴ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب البیعی فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱

۵ یعنی تانے کے ہے ہوئے سکے خریدے۔

۶ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب البیعی فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱

۷ ہتھیر۔

۸ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب لأیمان، الباب الثامن فی البیعی فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۵

۹ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب البیعی فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱

قسم کھائی کہ بھیل یا تانبا نہیں خریدے گا اور ان کے برتن طشت^{۱۱} وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔^۲ (بحر)

قسم کھائی کہ بھیل نہیں خریدے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ بھیل مراد لیا جائیگا جس کے استعصا کی وہاں عادت

ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں۔^۳ (بحر)

قسم کھائی کہ قدر عورت سے نکاح نہ کریگا اور نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم

نہیں ٹوٹی کہ نکاح فاسد نکاح نہیں۔^۴ (در مختار)

قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کریگا ورنہ باغ ہوں تو خود کرے یا دوسرے کو وکیل کر دے دونوں

صور توں میں قسم ٹوٹ گئی اور بالغ ہوں تو خود پڑھانے سے ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں۔^۵ (در مختار، رد المحتار)

قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا پھر یہ پاگل یا بوہرا ہو گیا اور اس کے باپ نے نکاح کر دیا تو قسم نہیں

ٹوٹی۔^(۸) (عالمگیری)

قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو جائز کر دیا تو

نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضول نے نکاح کر دیا ہے تو، مگر قول سے جائز کریگا ٹوٹ جائیگی اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس

مہر بیچ دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر فضول یا وکیل نے نکاح فاسد کیا ہے تو نہیں ٹوٹے گی۔^۷ (عالمگیری)

نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کر کے نکاح کرایا تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۸) (خانہ)

قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کریگا ورنہ اتنے ہی پر نکاح کیا۔ بعد کو مہر میں اضافہ کر دیا تو قسم

نہیں ٹوٹی۔^۹ (عالمگیری)

۱۔ حال۔

۲۔ "المحرر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، ... إلخ ج ۴، ص ۵۸۱۔

۳۔ المرجع السابق۔

۴۔ الدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، ... إلخ ج ۵، ص ۶۶۳۔

۵۔ الدر المختار، "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، مطبوع حلف لا یزوج عبہ ج ۵، ص ۶۶۲۔

۶۔ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع، إلخ ج ۲، ص ۱۱۸۔

۷۔ المرجع السابق، ص ۱۱۷۔

۸۔ الفتاویٰ الخانیہ، کتاب الأیمان، باب من الأیمان، فصل فی التزوید، ج ۱، ص ۳۰۰۔

۹۔ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع، إلخ ج ۲، ص ۱۱۸۔

۲۵۔ قسم کھائی کہ پوشیدہ نکاح کریگا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تم کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔^(۱) (عالمگیری)

۲۶۔ قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہ دیگا اور بغیر مانگے اس نے قرض دیا اس نے پینے سے انکار کر دیا جب بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لے گا اور اس نے مانگا اس نے نہ دیا قسم ٹوٹ گئی۔^۲ (عالمگیری)

۲۷۔ قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز عاریت نہ لے گا اور اس نے اپنے گھوڑے پر سے بٹھایا تو نہیں ٹوٹی۔^۳ (عالمگیری)

۲۸۔ قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں لکھے گا اور اس سے توڑ کر دوپہرہ بنایا اور لکھا قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اس ٹوٹے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں۔^(۴) (رد المحتار)

نماز و روزہ کی قسم کا بیان

۱۔ نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی۔ اور اگر شروع صحت کے ساتھ^۵ کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۶) (رد المحتار)

۲۔ نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام و قراءت و رکوع کر کے توڑ دی تو قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کر کے توڑی تو ٹوٹ گئی۔^۷ (عالمگیری)

۳۔ قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھے گا تو جب تک قعدۃ اخیرہ میں التیات نہ پڑھے قسم نہ ٹوٹے گی یعنی اس

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع۔ إلخ، ج ۲، ص ۱۱۹

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الایمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع، إلخ، ج ۲، ص ۱۱۹

③ المرجع السابق.

④ "رد المحتار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الدعول۔ إلخ، مطلب لأیمان مبیة۔ إلخ، ج ۵، ص ۵۵۷

⑤ یعنی تمام شرائط و ارکان کی پابندی کے ساتھ۔

⑥ "رد المحتار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی البیع۔ إلخ، مطلب، حلف لا یصوم۔ إلخ، ج ۵، ص ۶۸۲

⑦ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الایمان، الباب التاسع فی الیمین فی الحج۔ إلخ، ج ۲، ص ۱۲۱

سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔^(۱) (رد المحتار)

۳ قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کریگا ورتہ شروع کر دی پھر لوگوں نے اس کی اقتدا کر لی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی تو مقتدیوں کی نماز ہو جائیگی، مگر چہ جمعہ کی نماز ہو اور اس کی قسم نہ ٹوٹی۔ یوں اگر جنازہ یا سجدۂ ثلاث میں لوگوں نے اسکی اقتدا کی جب بھی قسم نہ ٹوٹی اور اگر قسم کے یہ لفظ ہوں کہ نماز میں امامت نہ کرونگا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔^(۲) (رد المحتار، رد المحتار)

۵ قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اس کی قسم کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر رہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اس کی قسم کی مگر چہ ساتھ نہ کھڑا ہوا بلکہ پیچھے کھڑا ہوا قسم ٹوٹ گئی۔^(۳) (بحر)

۶ قسم کھائی کہ نماز وقت گزار کر نہ پڑھے گا اور سو گیا یہاں تک کہ وقت ختم ہو گیا مگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور وقت ہو جانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی۔^(۴) (رد المحتار)

۷ قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدمی سے کم جماعت سے ٹی یعنی چار یا تین رکعت ولی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی مگر چہ جماعت کا ثواب پائے گا۔^(۵) (شرح وقایہ)

۸ عورت سے کہا، مگر تو نماز چھوڑے گی تو تجھ کو طلاق ورنماز قضا ہوگئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ عرف میں نماز چھوڑنا سے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگر چہ شرعاً قصداً^(۶) قضا کر دینے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں۔^(۷) (رد المحتار)

۹ قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد بڑھائی گئی اس نے اس حصہ میں نماز پڑھی جواب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی وراگر قسم میں یہ کہا فلاں محلہ کی مسجد یا فلاں شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھیگا ورنہ مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اس نے اس جگہ پڑھی جب بھی ٹوٹ گئی۔^(۸) (بحر)

① "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۵، ص ۶۸۶.

② "رد المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، مطلب، حلف لا یؤم أحدًا، ج ۵، ص ۶۸۶.

③ "المحرر الرافق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۶۰۶.

④ "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، مطلب، حلف لا یؤم أحدًا، ج ۵، ص ۶۸۸.

⑤ "مطرح الوقایہ مع حاشیة عمدة الرحاۃ"، کتاب الأیمان، ج ۲، ص ۲۶۳.

⑥ جان بوجہ کہ

⑦ "رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، مطلب، حلف لا یؤم أحدًا، ج ۵، ص ۶۸۸.

⑧ "المحرر الرافق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، إلخ، ج ۴، ص ۶۰۲.

بہارِ شریعت جلد ۹ کا بیان

۱۔ قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کا کتا اور وہ نہ بن کر کپڑا طیار ہوا اگر وہ ردی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اوس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کو مل کر کپڑا بنوایا تو قسم نہ ٹوٹی، در اگر کل سوت اوی کا کاتا ہو ہے دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا بنایا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔^۱ (بحر، رد المحتار)

۲۔ انگرکھ^۲، چکن^۳، شیردانی^۴ تینوں میں فرق ہے لہذا اگر قسم کھائی کہ شیردانی نہ پہنے گا تو انگرکھ پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں قیص اور کرتے میں بھی فرق ہے لہذا ایک کی قسم کھائی اور دوسر پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قیص کرتے کو کہتے ہیں۔ یوہیں چتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں چتلون پاجامہ ہی کو کہتے ہیں۔ یوہیں بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا تو قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

۳۔ قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدے گا تو مراد کتا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اس کو کھین کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر غلامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اس سے چھپ سکے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یوہیں ناٹ یا درری یا قاقین چکنینے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پوستین^۵ سے ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر قسم کھائی کہ کرمانہ پہنے گا اور اس صورت میں کرتے کو تہبند کی طرح باندھ دیا یا چادر کی طرح ڈھلایا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائیگی۔^۶ (بحر، رد المحتار)

۴۔ قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے^۷ اور موتیوں یا جواہر کے ہر اور سونے کی انگلی پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور چاندی کی انگلی سے نہیں جبکہ ایک انگ^۸ کی ہو اور کئی انگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائیگی۔

① "البحر الرائق"، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع - إلخ، ج ۴، ص ۶۰۴

② رد المحتار، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع - إلخ، مطلب: في الفرق بين تعيين إلخ، ج ۵، ص ۶۹۱

③ ایک قسم کا مبر مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔

④ بمی پٹی یا کارو رجدید وضع قطع کا لباس۔

⑤ چڑے کا کوٹ۔

⑥ "رد المحتار"، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع - إلخ، مطلب: حذف لا ینس حیاء ج ۱۵، ص ۶۹۴

⑦ "البحر الرائق"، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۶

⑧ ایک قسم کا زیور۔

یو ہیں اگر اس پر سونے کا مٹی ہو تو ٹوٹ جائیگی۔² (در مختار وغیرہ)

۵۔ قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھ کر بیٹھا مثلاً تختہ یا ہڑایا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا، اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہ کہیں گے۔ اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔³ (در مختار، رد مختار)

۶۔ قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سونے گا اور اس پر دوسرا بچھونا، در بچھ دیا اور اس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی۔ اس چٹائی پر نہ سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھ کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہہ کہ بچھونے پر نہیں سونے گا تو اگرچہ اس پر دوسرا بچھونا بچھ دیا ہو، ٹوٹ جائے گی۔⁴ (در مختار، بحر، عالمگیری)

۷۔ قسم کھائی کہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا اور اس پر دوسرا تخت بچھایا تو نہیں ٹوٹی در بچھونا یا بوریا بچھ کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر یوں کہہ کہ اس تخت کے تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اس پر بچھ کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹے گی۔⁵ (در مختار، عالمگیری)

۸۔ قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جو تے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائیگی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔⁶ (در مختار)

۹۔ قسم کھائی کہ فلان کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سونے گا۔ اور بدن کا زیادہ حصہ اس پر کر کے سو گیا ٹوٹ گئی۔⁷ (در مختار)

①۔ سونے کا پانی چڑھایا ہوا۔

②۔ الدر المختار، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۳، وغیرہ

③۔ الدر المختار، و"رد المحتار"، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، مطلب، ج ۵، ص ۶۹۴

④۔ الدر المختار، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۳

و"البحر الرائق"، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، ج ۱، ص ۶۰۶

و"الفتاوى الهمدية"، کتاب الأيمان، الباب العاشر في اليمين في بيع... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷

⑤۔ الدر المختار، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۵

و"الفتاوى الهمدية"، کتاب الأيمان، الباب العاشر في اليمين في بيع... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷

⑥۔ الدر المختار، کتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، ج ۵، ص ۶۹۵

⑦۔ المرجع السابق، ص ۶۹۶

مارے کے حلقہ قسم کا بیان

۱۔ جو فعل ایسا ہے کہ اوس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہو سکتا ہے تو اس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلا نا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی۔ اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اوس میں خاص زندگی کی حالت کا اعتبار ہوگا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی یعنی جبکہ اوس فعل کے کرنے کی قسم کھائی۔ اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں یہ زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے، اور اوسے بھی رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر میں لگائیں 'اوس کے دراک سے' 'قاصر ہیں و قسم کا مدد' 'حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہذا ایسے افعال' 'میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے۔ اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا و مرنے کے بعد اوسے غسل دیا یا اوس کا جنازہ اٹھایا یا اوسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اوس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو مار دوں گا یا اوس سے کلام کروں گا یا اوس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اوسے پیار کروں گا اور یہ افعال اُس کے مرنے کے بعد کیے یعنی اُسے مارا یا اُس سے کلام کیا یا اُس کے جنازہ یا قبر پر گیا یا اُسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا۔^{۵۱} (در مختار، رد المحتار وغیرہ)

۲۔ قسم کھائی کہ بچی عورت کو نہیں مارے گا اور اوس کے باپ پکڑ کر کھینچے یا اوس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ دیا یا چنگلی لگا کر یہ فعل غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں۔ یوہیں گردن لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^{۵۲} (عالمگیری، بحر)

۳۔ قسم کھائی کہ تجھے تیاروں کا کہہ مر جائے۔ ہزاروں گھونٹے ماروں گا تو اس سے مردہ یا بچہ نہ کہہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونٹے مارنا۔ اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کر دوں گا یا اتنا ماروں گا کہ رونے لگے یا چلنے لگے یا پیشاب کر دے تو قسم دس وقت سچی ہوگی کہ جتنا کہا اتنا ہی مارے، اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مر جائے تو یہ مباح نہیں بلکہ حرام۔

۱۔ ظاہر موجود چیزیں دیکھنے والی لگائیں۔ ۲۔ یعنی دیکھنے سے۔ ۳۔ انحصار۔ ۴۔ یعنی کام بہ محادثت۔

۵۱۔ الدر المختار و رد المحتار، کتاب الأیمان، باب اليمين في الضرب، إلخ، مطلب: جرد الحياة، إلخ، ج ۵، ص ۶۹۶، بوعمرہ۔

۵۲۔ العتاری اہدیۃ، کتاب الأیمان، باب الحادی عشر فی اليمين فی الضرب، إلخ، ج ۲، ص ۱۲۸۔

و "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب اليمين فی الضرب، إلخ، ج ۴، ص ۶۰۹۔

ڈالنے سے قسم پوری ہوگی۔^۱ (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۴ قسم کھائی کہ اسے نکواری سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلواری پٹ کر کے^۲ اسے ماری تو قسم پوری ہوگی اور نکواری میں تھی ویسے ہی میں سمیت اسے ماری تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلواری نے میان کو کاٹ کر اس شخص کو زخمی کر دیا تو قسم پوری ہوگی۔ اور اگر نیت یہ ہے کہ تلواری کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پٹ کر کے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اسے کلہاڑی یا تیر^۳ سے ماروں گا اور اس کے بینٹ^۴ سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی۔^۵ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۵ قسم کھائی کہ تلواری سے ماروں گا اور تلواری کوڑے جمع کر کے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اس کے بدن پر پڑے تو قسم پوری ہوگی جبکہ اسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھوڑ دیا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی۔^۶ (بحر)

مسئلہ ۶ کسی سے کہا اگر تم مجھے مارے اور میں نے تمہیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے ورنہ شخص ایک میل کے فاصلے سے دکھائی دیا وہ چھت پر ہے ورنہ اس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔^۷ (عالمگیری)

ادب و عبادت کے مسائل

مسئلہ ۱ قسم کھائی کہ اس کا قرض فلاں روز ادا کر دوں گا اور کھوئے روپے^۸ یا بڑی گولی کا روپیہ^۹ جو دوکاندار نہیں بیٹے اس نے قرض میں دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس روز روپیہ لیکر اس کے مکان پر آیا مگر وہ مل نہیں تو قاضی کے پاس داخل کر آئے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ مگر یہ روپے اسے دینا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے نہیں بیٹا تو اگر اس کے پاس اتنے قریب رکھ دیے کہ بیٹا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو قسم پوری ہوگی۔^{۱۰} (در مختار، بحر)

۱۔ "الغای الہدیۃ"، کتاب الایمان، باب الحادی عشر فی الیمین فی الصرب، إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹

۲۔ الدر المختار، کتاب الایمان، باب الیمین فی الیمین، إلخ، ج ۵، ص ۷۰۰

۳۔ چوڑی کر کے۔ ۴۔ کلہاڑی۔ ۵۔ کلہاڑی میں لگا ہوا لکڑی کا دستہ۔

۶۔ "الغای الہدیۃ"، کتاب الایمان، باب الحادی عشر فی الیمین فی الصرب، إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹

۷۔ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الصرب، إلخ، ج ۴، ص ۶۱۰

۸۔ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الصرب، إلخ، ج ۴، ص ۶۰۹

۹۔ "الغای الہدیۃ"، کتاب الایمان، باب الحادی عشر فی الیمین فی الصرب، إلخ، ج ۲، ص ۱۳۰

۱۰۔ کھوئے روپے۔ ۱۱۔ برصغیر میں برطانیہ کی حکومت میں ملکہ وکٹوریہ کی تصویر کا جوڑے دار روپیہ جو خالص چاندی کا ہوتا تھا۔

۱۲۔ "الدر المختار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الیمین، إلخ، ج ۵، ص ۷۰۳

۱۳۔ "البحر الرائق"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الصرب، إلخ، ج ۴، ص ۶۱۲

مسئلہ ۲ قسم کھائی کہ فلاں روز اس کے روپے ادا کروں گا اور وقت پورا ہونے سے پہلے اس نے معاف کر دیا تو اس دن کے آنے سے پہلے ہی اس نے ادا کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھاؤں گا، اور آج ہی کھا لی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اگر قرض خواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کروں گا اور اس دن کے پہلے معاف کر دیا یا مہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تھا تو ٹوٹ گئی۔^۱ (در مختار، ع لکیری)

مسئلہ ۳ قرض خواہ نے قسم کھائی کہ بغیر پناہ حق لیے تجھے نہ چھوڑوں گا پھر قرضدار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خریدی اور چل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوں اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لیے نہ ہوں گا ورنہ رہیں یہاں تک کہ اس روپے کو مہر قرار دیکر عورت سے نکاح کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔^۲ (بحر)

مسئلہ ۴ قسم کھائی کہ بغیر اپنا یہ تجھ سے جدا نہ ہوں گا تو اگر وہ ایسی جگہ ہے کہ یہ اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ کچھ فاصلہ ہو مگر جدا ہونا نہ پایا گیا۔ یوں اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل^۳ ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرے باہر اور مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اسے دیکھتا ہے تو جدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جدا ہو گیا اور قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر قرضدار کو مکان میں کر کے باہر سے قفل^۴ بند کر دیا اور دروازہ پر بیٹھا ہے اور کنجی اس کے پاس ہے تو جدا نہ ہوا۔ اور اگر قرضدار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کر دیا اور کنجی قرضدار کے پاس ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔^۵ (بحر)

مسئلہ ۵ قسم کھائی کہ اپنا روپیہ اس سے وصول کروں گا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اس سے لے یا اس کے وکیل یا ضامن سے یا اس سے جس پر اس نے حوالہ کر دیا بہر حال قسم پوری ہو جائے گی۔^۶ (ع لکیری)

مسئلہ ۶ قرض خواہ قرضدار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر یہ نہ ہوں گا اور قرضدار نے اسے دھکا دیکر ہٹا دیا مگر اس کے ڈھکیانے سے ہٹا خود اپنے قدم سے نہ چلا اور جب اس جگہ سے ہٹا دیا گیا اب اس کے بعد بغیر لیے چل گیا تو قسم

① "الدر المختار" کتاب الأیمان، باب الیمن فی البیع، إلخ، ج ۵، ص ۶۰۶

و "العتاوی الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمن فی تقاضی الدراہم، ج ۲، ص ۱۳۴

② "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الضرب، إلخ، ج ۴، ص ۶۱۳، ۶۱۴

③ رکاوٹ، آڑ۔ ④ تار۔

⑤ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمن فی الضرب، إلخ، ج ۴، ص ۶۱۵

⑥ "العتاوی الہندیہ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمن فی تقاضی الدراہم، ج ۲، ص ۱۳۴

نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا۔^(۱) (عالمگیری)

۷۔ قسم کھائی کہ میں پنا گل روپیہ ایک دفعہ لوں گا تھوڑا تھوڑا نہیں سوں گا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دیتا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یعنی گننے میں جو وقفہ ہوا اس کا قسم میں اعتبار نہیں اور اس کو تھوڑا تھوڑا لینا نہ کہیں گے۔ اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لیے تو قسم ٹوٹ جائیگی مگر جب تک کہ گل روپیہ پر قبضہ نہ کر لے نہیں ٹوٹے گی یعنی جس وقت سب روپے پر قبضہ ہو جائیگا اس وقت ٹوٹے گی اس سے پہلے اگر چہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لیے ہیں مگر قسم نہیں ٹوٹی تھی۔^(۲) (عالمگیری، در مختار)

۸۔ کسی نے کہا اگر میرے پاس ماں ہو تو عورت کو طلاق ہے اور اس کے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کے لیے نہیں تو طلاق نہ ہوئی۔^(۳) (در مختار)

۹۔ قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو بہہ کر دوں گا اور اس نے بہہ کیا مگر اس نے قبول نہ کیا تو قسم بچی ہو گئی اور اگر قسم کھائی کہ اس کے ہاتھ بچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بچی مگر اس نے قبول نہ کی تو قسم ٹوٹ گئی۔^(۴) (در مختار)

۱۰۔ قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی۔^(۵) (بحر وغیرہ)

۱۱۔ قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دے گا بجالاؤں گا ورنہ جس چیز سے منع کرے گا بارہوں گا اور اس نے بی بی کے پاس جانے سے منع کر دیا اور یہ نہیں مانا اگر وہاں کوئی قرینہ یا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کرے گا تو اس سے بھی باز آؤں گا جب تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

① "العتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی نقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۵، ۱۳۴

② "العتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی نقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۵، ۱۳۴

③ "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، الخ، ج ۲، ص ۷۰۷

④ "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع، الخ، ج ۲، ص ۷۰۹

⑤ المرجع السابق، ص ۷۱۴

⑥ "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی العسر، الخ، ج ۴، ص ۶۲۰ وغیرہ

⑦ "العتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی نقاضی الدرہم، ج ۲، ص ۱۳۹

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ رَبِّهِمُ الْهَاحِشَ وَلَا يَتُكِلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْأَحْسَنِ وَلَا يَزْنُونَ وَلَا يَفْعَلُونَ دِينَ يَنْتَظِرُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهَا مُهْمًا ۚ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝﴾^(۱)

اور اللہ (عزوجل) کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق^۲ قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا ورزنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پانچا قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور چھا کام کرے تو اللہ (عزوجل) اس کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیگا اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ إِلَّا عَلَىٰ كُرْوَاجِهِمْ وَمَا مَنَعَتْ أَيْسَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۚ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَفَرَّغَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمُ عُذْرٌ ۚ﴾^(۳)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا باندیوں سے اس پر ممانعت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے

﴿وَلَا تَقْرُبُوا الزُّنَىٰ ۚ إِنَّكَ كَانَتْ جُنَّةً ۚ وَسَاءَ سَبِيلًا ۝﴾^(۴)

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

اور فرماتا ہے

﴿أَلَمْ يَأْتِ الْبَيِّنَاتُ وَأَكُلُوا حَبِطًا مِّنْهُنَّ مَوْتًا جَلْدًا ۚ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ ۚ أَلَمْ تَكُنْ تُكَلِّمُونَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا فِيهِ إِلَّا خَيْرٌ ۚ وَأَنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ كَافِرُونَ ۝﴾^(۵)

① پ ۹، الفرقان ۶۸-۷۰

② یہاں پر بہر شریعت کے نفوس میں "الاب لاحتی" کا ترجمہ نہیں تھا جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے لہذا ہم نے "کنزالایمان شریف" کی مدد سے متن میں ترجمہ کی تصحیح لفظ "باحتی" کے ساتھ کر دی ہے۔ علیہ

③ پ ۸، المود ۲

④ پ ۱۵، بی، اسرائیل ۳۲

⑤ پ ۸، المؤمنون ۷-۵

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو تلو کوڑے، بارہا اور تھپیں اون پر ترس نہ گئے، اللہ (عزوجل) کے دین میں اگر تم لٹہ (عزوجل) اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ اون کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ اور فرماتا ہے۔

﴿وَلَا تَكُونُوا فَتَنًا عَلَى الْبَغَاءِ إِنْ أَرَادْتَ نَحْصًا لَمْ تَحْصُوهُ عَرْضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْنِمْ قَوْلَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ الْكُرْهِ لَكُمْ عَفْوَ اللَّهِ فَتُرْجِنُمْ﴾ (۱)

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اور گروہ پارسی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو اون کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں، اللہ (عزوجل) اون کو بخشے گا مہربان ہے۔

احادیث

۱۔ ابن ماجہ عبد اللہ بن عمر اور نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ (عزوجل) کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔“ (۲)

۲۔ ابن ماجہ عبید بن حصام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ (عزوجل) کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ (عزوجل) کے حکم بجالانے میں مامت کرنے والے کی مامت تمہیں نہ دے گی۔“ (۳)

۳۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی، جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہو گئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے۔) آپس میں لوگوں نے کہا، کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سفارش کریگا؟ پھر لوگوں نے کہا، سوا اسماءہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ غرض اسماءہ نے سفارش کی، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ ”گلے لوگوں کو اس بات نے ہلکا کیا کہ اگر ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے، قسم ہے خدا کی!

۱۔ اب ۸، البور ۳۳

۲۔ ”مسئس ابن ماجہ“، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحديث ۲۵۳۷، ج ۳، ص ۲۱۵

۳۔ ”مسئس ابن ماجہ“، کتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحديث ۲۵۴۰، ج ۳، ص ۲۱۷

اگر قاطعہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔^(۱)

۴ امام احمد و ابو داؤد و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہو جائے“^(۲)، اس نے اللہ (عزوجل) کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہو جائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اسے رذیۃ الخبال میں اس وقت تک رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہو۔ رذیۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔^(۳)

۵ ابو داؤد و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن بیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”حد کو آپس میں تم معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو، تمہیں درگزر کرنے کا اختیار ہے)۔ ورنہ میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)۔“^(۴)

۶ ابو داؤد و امام ابو یوسف عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”(اے اللہ) عزت دروں کی غرضیں دفع کر دو“^(۵) مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کر سکتے۔^(۶)

۷ بخاری و مسلم و ہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ دو شخصوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے، دوسرے نے بھی کہا ہاں یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ ارشاد فرمایا ”عرض کرو۔“ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے رنا کیا، لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رحم ہے، میں نے تنوکیاں اور ایک کنیر اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے لیل علم سے سواں کیا تو انھوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر تنو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جدا وطن کیا جائیگا اور اس کی عورت پر رحم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”قسم ہے اس کی جس کے بغیر قدرت میں میری جان ہے اس قسم دونوں میں کتاب

① ”صحیح البخاری“، کتاب احادیث الایاء، باب (۵۶)، الحدیث ۱۳۴۷۵، ج ۲، ص ۴۶۸

② یعنی رکاوٹ بن جائے۔

③ ”مس ابی داؤد“، کتاب لأقصیاء، باب فیمن یعین عینی مضمومة إلخ، الحدیث ۳۵۹۷، ج ۳، ص ۴۲۷

④ ”مس ابی داؤد“، کتاب الحدود، باب العفو عن الحدود إلخ، الحدیث ۴۳۷۶، ج ۴، ص ۱۷۸

⑤ یعنی معاف کر دو۔

⑥ ”مس ابی داؤد“، کتاب الحدود، باب فی الحد یشتع فیہ، الحدیث ۴۳۷۵، ج ۴، ص ۱۷۸

اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کثیر واپس کی جائیں اور تیرے بڑکے کو تلو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے۔“ (اسکے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) ”اے انیس! صبح کو تم اسکی عورت کے پاس جاؤ، وہ اقرار کرے تو رجم کرو۔“ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رجم کیا۔^۱

۸ صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرماتے سنا کہ ”جو شخص زنا کرے اور محسن نہ ہو، اسے تلو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لیے شہر بدر کر دیا جائے۔“^۲

۹ بخاری و مسلم راوی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا وراون پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت رجم بھی ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجم کیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے، رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محسن ہو، خو وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا اصل ہو یا اقرار ہو۔“^۳

۱۰ بخاری و مسلم وغیرہ راوی، کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا۔ یہ لوگ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائیگا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا، ہم اس میں بے قصور ہیں۔) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ”تورات میں رجم کے متعلق کیا ہے؟“ یہودیوں نے کہا، ہم زانیوں کو فضیحت^۴، ورژسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔ توریت ۱۵۰۔ یہودی توریت لائے ور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیت رجم کو چھپایا ورا سکونٹیں پڑھا) عبداللہ بن سلام نے فرمایا اپنا ہاتھ وٹھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے رانی ورنیہ کے متعلق حکم فرمایا، وہ دونوں رجم کیے گئے ور یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ ”جب تمہارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے؟“ یہودیوں نے کہا، وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے ور کوئی غریب ایسا کرتا تو اسے

① ”صحیح مسلم“ کتاب الحدود باب من اعترف... الخ، الحدیث ۲۵۔ (۱۶۹۷) حصہ ۹۳۴

② ”صحیح البخاری“، کتاب المحارم باب السكران بحدود الخ، الحدیث ۶۸۳۱، ج ۴، ص ۲۴۷

③ ”صحیح البخاری“، کتاب المحارم باب رجم الحلی من الرما الخ، الحدیث ۶۸۳۰، ج ۴، ص ۲۴۳، ۲۴۵

④ ذلیل۔

رجم کرتے۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے، جو امیر و غریب سب پر جاری کی جائے، لہذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا موتھ کالا کریں ورنہ گدھے پر کٹا سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔¹

اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت و قبحیت میں جو، حاویث و رد ہوئیں، اون میں سے بعض ذکر کریں۔

حدیث ۱۱ بخاری و مسند داؤد و ترمذی کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا۔“ اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ”جب ان افعال کو کرتا ہے تو سلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر گر تو بہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے تو ایمان جدا ہو جاتا ہے۔²

حدیث ۱۲ ابو دؤد ترمذی و بیہقی و حاکم و نسائی سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے، جب اس فعل سے جد ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔“³

حدیث ۱۳ امام احمد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”جس قوم میں زنا⁴ ظاہر ہوگا، وہ قعد میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا، وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔“⁵

حدیث ۱۴ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشادات بیان فرمائے اون میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سو راخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ، اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آ جاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ

① ”صحیح البخاری“ کتاب المعاریض الخ، باب أحكام أهل الذمة الخ، الحديث ۶۸۵۱، ج ۴، ص ۳۴۹

② ”صحیح مسلم“، کتاب الحدود، باب رجم اليهود الخ، الحديث (۱۶۹۹) و (۱۷۰۰)، ص ۹۳۵، ۹۳۴، نو غیر هما

③ ”صحیح مسلم“، کتاب لإيمان، باب بيان نقصان لإيمان بالمعاصي الخ، الحديث ۲۰۲، ص ۶۹

④ ”مسئ السانی“، کتاب قطع السارق، باب معظیم السرقة، الحديث ۴۸۷۶، ص ۲۱۰۳

⑤ ”مسئ ابو داؤد“، کتاب المسء، باب المسئل علی ریادة لإيمان و نقصانہ، الحديث ۴۶۹۰، ص ۱۵۶۷

⑥ مسند امام احمد بن حنبل میں یہاں ”زنا“ کے بجائے ”ربا“ کا ذکر ہے البتہ (”مشکوٰۃ المصابیح“، کتاب الحدود، الفصل الثالث،

الحديث، ۳۵۸۲، ج ۲، ص ۳۱۴) میں زنا کا لفظ موجود ہے۔۔۔ علیہ

⑦ ”المسند للإمام محمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث عمرو بن العاص، الحديث ۱۷۸۳۹، ج ۶، ص ۲۴۵

ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا کہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔^{۱۱}

۱۵ حاکم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس بستی میں زنا اور سووط ہر ہو جائے تو انھوں نے اپنے لیے لہد (مردہل) کے عذاب کو حلال کر لیا۔“^{۱۲}

۱۶ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے تے کہ ”جو عورت کسی قوم میں اوس کو داخل کر دے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کر یا اور اس سے اوراد ہوئی) تو اسے اللہ (مردہل) کی رحمت کا حصہ نہیں اور اسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔“^{۱۳}

۱۷ مسلم و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ① بوزھ زنا کرنے والا اور ② جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور ③ فقیر متکبر۔“^{۱۴}

۱۸ بزار و بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ساتھ توں آسمان اور ساتوں زمینیں بوزھ زانی پر عنت کرتی ہیں اور زمینوں کی شرمگاہ کی بدبو جنم والوں کو ایذا دے گی۔“^{۱۵}

۱۹ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ کونسا گنہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا ”یہ کہ تو اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک کرے، حالانکہ تجھے اوس نے پیدا کیا۔“ میں نے عرض کی، بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا ”یہ کہ تو اپنی اوراد کو اس لیے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔“ میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا ”یہ کہ تو اپنے پروسی کی عورت سے رتنا کرے۔“^{۱۶}

۲۰ امام احمد و طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے صحابہ سے ارشاد فرمایا ”زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟“ لوگوں نے عرض کی، وہ حرام ہے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسے

① ”صحیح البخاری“، کتاب الحائز، باب (۹۳)، الحدیث ۱۳۸۶، ج ۱، ص ۶۸، ۶۷، ۷۰، ج ۴، ص ۴۲۵

② ”المستدرک“، حاکم، کتاب البیوع، باب اذا اظهر الرما والربا فی فریۃ الحدیث ۲۳۰۸، ج ۲، ص ۳۳۹

③ ”مس أبی داود“، کتاب الطلاق، باب التعلیظ فی لانتفاء الحدیث ۲۲۶۳، ج ۲، ص ۴۰۶

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب بیان غلط تحریم اسباب الارار الخ، الحدیث ۱۷۲، (۱۰۷)، ص ۶۸

⑤ ”مجمع الزوائد“، کتاب الحدود، باب ذم الرنا، الحدیث ۱۰۵۴۱، ج ۶، ص ۲۸۹

⑥ ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب کون الشرک اقبح الذنوب الخ، الحدیث ۱۴۱، (۸۶)، ص ۵۹

حرام کیا، وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”دس (۱۰) عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پرہیزگاری کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔“^۱

۲۱ حاکم و بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے جو انسان قریش اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اوس کے لیے جنت ہے۔“^۲

۲۲ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔“^۳

۲۳ بخاری و ترمذی اہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص اوس چیز کا جو چیزوں کے درمیان ہے (زبان) اور اوس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو، (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اوس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔“^۴

۲۴ امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”میرے لیے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ، میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں۔
① بات بے وقوفی ہو۔ ② وعدہ کرو تو پورا کرو۔ ③ تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو۔ اور ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور ⑤ اپنی لگا ہوں کو پست کرو اور ⑥ اپنے ہاتھوں کو روکو۔“^۵

۲۵ ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو قوم بوط کا عمل^۶ کرتے پاؤ تو فاعل، اور منفعی^۷ بہ^۸ ”دونوں کو قتل کر ڈالو۔“^۹

① "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، بقية حديث المعداد بن الأسود، الحديث. ۲۳۹۱۵، ج ۹، ص ۲۲۶

② "شعب الإيمان" لبیہقی، باب فی تحریم الفروج، الحديث. ۱۵۴۲۵، ج ۴، ص ۳۶۵

③ "الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب النكاح، باب معاشرۃ الزوجين، ذكر بحجاب الحرة بمرأة الحج، الحديث: ۱۴۵۱، الجزء السادس، ج ۴، ص ۱۸۴

④ "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحديث. ۱۶۴۷۴، ج ۴، ص ۲۴۰

⑤ "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبادة بن الصامت، الحديث. ۲۲۸۲۱، ج ۸، ص ۴۱۲

⑥ حضرت بوط علیہ السلام کی قوم ہڑکوں کیساتھ بد فعلی کرنے میں مبتلا تھی اور اسی وجہ سے اس قوم پر عذاب کا نزول ہوا۔

⑦ جس کے ساتھ بد فعلی کی گئی۔

⑧ "جامع الترمذی"، كتاب الحدود، باب ما جاء فی حد النواطيء، الحديث. ۱۴۶۱، ج ۳، ص ۱۳۷

ترمذی و ابن ماجہ و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنی اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے، وہ عمل قوم لوط ہے۔“ (۱)

۲۷ رزین ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”مٹھون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے۔“ اور ایک روایت میں ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلد دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھادی۔^۲

۲۸ ترمذی و ابن کی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اُس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔“ (۳)

۲۹ ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔“ (۴)

۳۰ امام احمد و ابو داؤد و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ”جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے، وہ مٹھون ہے۔“ (۵)

احکام فقہیہ

حد نیک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کی بیشی نہیں ہو سکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔^۶

۱ جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے

۱ "جامع الترمذی"، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد الموصی، الحدیث ۱۴۶۲، ج ۳، ص ۱۳۸

۲ "مشکوٰۃ المصابیح"، کتاب الحدود، الفصل الثالث، الحدیث ۳۵۸۳، ۳۵۸۴، ج ۲، ص ۳۱۴ - ۳۱۵

۳ "جامع الترمذی"، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراهیۃ اتيان النساء فی ادبائهن، الحدیث ۱۱۶۲، ج ۲، ص ۳۸۷

۴ "الترغیب و الترہیب"، کتاب الحدود، إلخ، الترہیب من الفواحش إلخ، الحدیث ۱۴، ج ۳، ص ۱۹۸

۵ "مس آبی داؤد"، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، الحدیث ۲۱۶۲، ج ۲، ص ۳۶۲

۶ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود ج ۶، ص ۵.

بھی تو حاکم کو چھوڑنا چاہئے اور اگر حاکم کے پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو حد سے قند ہو جائیگی۔^۱ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: حد قائم کرنا بادشاہِ سلام یا اوسکے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کر سکتا۔ اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اوس کی عقل درست ہو اور بدنِ سماعت ہو لہذا پاگل اور نشہ والے اور عریض، وضعیف الخفقہ^۲ پر قائم نہ کریں گے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہو جائے اوس وقت حد قائم کریں گے۔^۳ (عالمگیری)

حد کی چند صورتیں ہیں، اون میں سے ایک حد زنا ہے۔ وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشہدہ^۴ کے آگے کے مقدم میں بطور حرام بقدر حشفہ^۵ دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہونہ باندی نہ ان دونوں کا شہدہ ہو نہ شہدہ اشبہہ ہو اور وہ دہلی کرنے والے مکلف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔^۶ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: حشفہ سے کم دخول میں حد واجب نہیں۔ اور جس کا حشفہ کٹا ہو تو مقدار حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے دہلی کی تو حد واجب نہیں اگرچہ نابالغ سمجھ داس ہو۔ یوہیں اگر گونگا ہو یا مجبور کیا گیا ہو یا تخی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشہدہ نہ ہو۔^۷ (رد المحتار)

مسئلہ ۴: جس عورت سے بغیر گوہوں کے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ^۸ کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذن مولیٰ^۹ نکاح کیا ورنہ صورتوں میں دہلی^{۱۰} ہوگی تو حد نہیں۔ یوہیں کسی نے اپنے لڑکے کی باندی^{۱۱} یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شہدہ نکاح^{۱۲} یا شہدہ ملک^{۱۳} ہے ورنہ جس عورت کو تین طلاقیں دیں

① "المر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، معطوب، التوبة تسقط الحد قبل ثبوته، ج ۶، ص ۶

② یعنی پیدا کنی کنزور۔

③ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب الاول فی تفسیرہ، الخ، ج ۲، ص ۱۴۳

④ قابل شہوت۔ ⑤ سیرۃ کر کے برابر۔

⑥ "المر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۷.

⑦ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳

⑧ "رد المحتار"، کتاب الايمان، معطوب الری شرعاً، الخ، ج ۱۶، ص ۸

⑨ آقا، مالک۔ ⑩ آقا کی اجازت کے بغیر۔ ⑪ جماعت، ہمستری۔

⑫ بیٹے کی لونڈی۔ ⑬ نکاح کا شہدہ۔ ⑭ ملکیت کا شہدہ۔

عدت کے اندر اس سے وطی کی یا ٹکے نے باپ کی باندی سے وطی کی گر اس کا یہ گمان تھا کہ وطی حلال ہے تو حد نہیں، ورنہ ہے۔^۱ (عالمگیری، ردالمحتار)

۵۔ حاکم کے نزدیک زنا اس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر وطی یا جماع کا عقد کہیں گے تو زنا ثابت نہ ہوگا۔^۲ (درمختار وغیرہ)

۶۔ اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آکر مجلس قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے دھڑا دھڑا کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کر لی جائے گی۔ اور اگر دارالقضا^۳ کے ہاں سب مجتمع^۴ تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آکر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔^۵ (ردالمحتار)

۷۔ دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دوا یہ کہتے ہیں کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تو نہ اس پر حد ہے نہ گواہوں پر، اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہ اس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو اون تینوں پر حد قائم کی جائے گی۔^(۶) (بحر)

۸۔ اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو نہ اس پر حد ہے، نہ ان پر۔^(۷) (عالمگیری)

۹۔ جب گواہ گواہی دے میں تو قاضی اون سے دریافت کریگا کہ زنا کس کو کہتے ہیں۔ جب گواہ اس کو بتالیں گے اور یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اس کے ساتھ وطی کی جیسے سرمہ دانی میں مدائی ہوتی ہے تو اون سے دریافت کریگا کہ کس طرح زنا کیا یعنی اگر وہ مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتالیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا کہ زنا نہ دراز گزر کر تھا دی^۸ تو نہ ہوئی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے وطی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہ کہاں زنا کیا کہ شاید دارالحرب میں ہوا ہو تو حد نہ ہوگی۔ جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے میں گے تو اب گران گواہوں کا عدل ہونا قاضی

① "العتاوی الہندیۃ" کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳

② "رد المحتار" کتاب الایمان، مطلب الری شرعاً، ... الخ، ج ۶، ص ۹

③ "الدر المختار"، کتاب الحدود ج ۶، ص ۱۱، نوعیہ

④ یعنی عدالت، قاضی کی کچہری۔

⑤ "رد المحتار"، کتاب الحدود ج ۶، ص ۱۱

⑥ "البحر الرائق"، کتاب الحدود ج ۵، ص ۹

⑦ "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳

⑧ اتنی مدت جس کے گزر جانے کے بعد عورتی دوا کر کے کا حق نہیں رہتا۔

کو معصوم ہے تو خیر و زندان کی عدالت^(۱) کی تفتیش کرے گا۔ یعنی پوشیدہ و علانیہ اس کو دریافت کرے گا۔ پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پورے پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کرے گا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس امر کو لکھ دیں کہ یہ عدول ہے اسکی کوئی قابل قبول ہے اسکے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی اسے بنا کر گواہ کے سامنے دریافت کرے گا کیا جس شخص کی نسبت تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے جب وہ تصدیق کر لے گا تو ب گواہ کی عداوت ثابت ہوگئی۔ اب اس کے بعد اس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گزری قاضی یہ دریافت کریگا کہ تو حصن ہے یا نہیں (احصان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد و قل باغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ دلی کی ہو)۔ اگر وہ اپنے حصن ہونے کا اقرار کرے یا اس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اس کا حصن ہونا ثابت ہوا تو احصان کے معنی دریافت کرینگے یعنی اگر خود اس نے حصن ہونے کا اقرار کیا ہے تو اس سے احصان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احصان ثابت ہوا تو گواہوں سے دریافت کریں گے۔ اگر اس کے صحیح معنی بتا دیے تو رجم کا حکم دیا جائیگا اور اگر اس نے کہا میں حصن نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اس کا احصان ثابت نہ ہوا تو تودرے مارنے کا قاضی حکم دیگا۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

۱۰ گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کریں گے یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اس پر نہ گواہوں پر۔ یوں جب دن سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم دس نہیں پہچانتے یا پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے بعد میں کہا کہ فلاں عورت کے ساتھ جب بھی حد نہیں۔^(۳) (بخاری)

۱۱ دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف و صریح غلط میں زنا کا اقرار کرے اور تین مرتبہ تک ہر بار قاضی اس کے اقرار کو رد کر دے جب چوتھی بار اس نے قرار کیا اب وہی پانچ سوال قاضی اس سے بھی کریگا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں اور کس کے ساتھ کیا اور کب کیا اور کہاں کیا اور کس طرح کیا مگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دیدے تو حد قائم کریں گے۔ اور اگر قاضی کے سوا کسی اور کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ بتاتا ہے وہ عورت نکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہو ہے یعنی جس وقت زنا کرتا بتاتا ہے اس وقت میں اس کی زوجہ تھی یا مرد

۱۔ یعنی قابل شہادت ہونے۔

۲۔ "المساوی الہدیۃ"، کتاب الحسو، الباب الثانی فی الرد، ح ۲، ص ۱۱۳ و غیرہ

۳۔ "البحر الرقی"، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۹۔

کا عضو تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے۔ غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں صدا حیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اس سے زنا میں حد نہ ہو تو ان سب صورتوں میں حد نہیں۔^۱ (در مختار، عالمگیری وغیرہما)

۱۲ زنا کے بعد اگر ن دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح حد کو دفع نہ کریگا۔ یوہیں اگر عورت کینز قحی، در زنا کے بعد اسے خرید لی تو اس سے حد جاتی نہ رہے گی۔^۲ (در مختار)

۱۳ اگر ایک ہی مجلس میں چار یا اقرار کیا تو یہ ایک اقرار قرار دیا جائیگا اور اگر چار دنوں میں یا چار مہینوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائے جائیں۔^۳ (عالمگیری)

۱۴ بہتر یہ ہے کہ قاضی اسے یہ تلقین کرے کہ شاید تو نے بوسہ یا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شہد کے ساتھ وطن کی ہوگی یہ تو نے اس سے نکاح کیا ہوگا۔^۴ (عالمگیری)

۱۵ اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے تو اس نے کہا میں بیچہ نہ نہیں یہ جس عورت کا نام بیٹا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اس سے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کریں گے۔^۵ (بحر)

۱۶ قاضی کو گرد آتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد نہیں قائم کر سکتا جب تک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزریں یا زانی چار بار قرار نہ کرے۔ اور اگر کہیں دوسری جگہ اس نے اقرار کیے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں۔^۶ (بحر)

۱۷ جب اقرار کر لے گا تو قاضی دریافت کریگا کہ وہ محسن ہے یا نہیں اگر وہ محسن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احسان کے معنی پوچھے اگر بیان کر دے تو رجم ہے اور اگر محسن ہونے سے انکار کیا اور گویوں سے اس کا محسن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ دُرے مارنا۔^۷ (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، ۵، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۲

و "الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۵، وغیرہما.

② الدر المختار، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۶

③ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، ۵، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۴.

④ المرجع السابق.

⑤ "ابحر الرائق"، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۱۲.

⑥ المرجع السابق.

⑦ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الحدود، ۵، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳.

۱۸ اقرار کر چکنے کے بعد اب انکار کرنا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان حد میں یا اثنائے حد میں بھ گئے لگایا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اُسے چھوڑ دینگے حد قائم نہ کریں گے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہو ہو تو رجوع یا انکار یا بھ گئے سے حد موقوف نہ کریں گے۔ اور اگر اپنے محسن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع کر گیا ^۱ تو رجم نہ کریں گے۔ ^(۲) (در مختار)

۱۹ گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جا رہی تھی اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اسے دوڑ کر پکڑیں مگر فوراً بل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملتا تو حد ساقط ہے۔ ^۳ (عالمگیری)

۲۰ رجم کی صورت یہ ہے کہ اسے میدان میں لیا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مرجائے اور رجم کے لیے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں۔ اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے ^۴ کہ ایسا روں کہ مرجائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ اس کا ذی رجم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دینگے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی۔ ہاں اگر حکم رجم سے پہلے یہ کیا تو قصاص یا دیت واجب ہوگی۔ ^(۵) (در مختار، عالمگیری)

۲۱ اگر زنا گو ہوں سے ثابت ہو ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہیں مثلاً سخت بیمار ہیں یا دن کے ہاتھ نہ ہوں تو ان کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مر گئے یا دن میں سے ایک نے انکار کیا یا چند گیا یا مر گیا یا گواہی کے بعد ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہو گیا۔ ^(۶) (در مختار)

۲۲ سب گواہوں میں یا دن میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہو گیا یا اندھا یا گونگا ہو گیا یا دس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگرچہ یہ عیوب حکم رجم کے بعد

۱۔ یعنی اپنے محسن ہونے کے قرار سے کر گیا۔

۲۔ "الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۶۔

۳۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الرماح، ج ۲، ص ۱۴۱۔

۴۔ ارادہ کرے۔

۵۔ "المر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۶۔

۶۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الرماح، ج ۲، ص ۱۴۵۔

۷۔ "المر المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۶۔

پائے گئے تو رجم ساقط ہو جائیگا۔ یوہیں اگر زانی غیر محسن^۱ ہو تو کوڑے مارنا بھی ساقط ہے اور گواہ مر گیا یا غائب ہو گیا تو ڈڑے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی۔^۲ (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۳ گواہوں کے بعد ہادشاہ پتھر، ریگا پھر اور لوگ اور اگر زنا کا ثبوت زنی کے اقرار سے ہو ہو تو پیسے ہادشاہ شروع کرے اوس کے بعد اور لوگ۔^۳ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۴ اگر قاضی عادل قیہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم دینے کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگر چہ ان کے سامنے شہادت نہ گزری ہو رجم کر سکتے ہیں اور اگر قاضی اس صفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے نہ گزری ہو یا فیصد کی تقیتش کر کے موافق شرع نہ پالے اوس وقت تک رجم جائز نہیں۔^۴ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۵ جس کو رجم کیا گیا، اسے غسل و کفن دینا اور اوس کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔^۵ (تنویر)

مسئلہ ۲۶ اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محسن نہ ہو تو اسے ڈڑے مارے جائیں، اگر آزدہ ہے تو تودڑے اور غلام یا باندی ہے تو پچیس اور ڈڑہ اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہوندا اس کا کنارہ سخت ہوا اگر ایسا ہو تو اوس کو کوٹ کر مدغم کر میں اور متوسط طور پر ماریں، نہ آہستہ نہ بہت زور سے۔ نہ ڈڑے کو سر سے اونچی غما کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اسے کھینچے بلکہ اوپر کو اٹھالے ورنہ بدن پر یک ہی جگہ نہ مارے، بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ، دوسرا اور شرمگاہ پر نہ مارے۔^۶ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۷ ڈڑہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اتار لیے جائیں مگر تہ بند یا پاجامہ نہ اتاریں کہ ستر ضرور ہے اور عورت کے کپڑے نہ اتارے جائیں ہاں پستین^۷ یا ردئی بھرا ہو کپڑا پہنے ہو تو اسے اوتر داییں مگر جبکہ اوس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اسے بھی نہ اوتر داییں اور مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھ کر ڈڑے ماریں۔ زمین پر ٹٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کھڑا نہ

۱۔ جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وہلی نہ کی ہو۔

۲۔ "المختار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۷۔

۳۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الر، ج ۲، ص ۱۴۶ وغیرہ۔

۴۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الر، ج ۲، ص ۱۴۶۔

۵۔ "رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الری شرعاً، الخ، ج ۶، ص ۱۹۔

۶۔ "تنویر الابصار"، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۲۱۔

۷۔ "المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الری شرعاً، الخ، ج ۶، ص ۲۰۔

۷۔ چڑے کا کوٹ۔

ہو تو اسے ستون سے باندھ کر یا پکڑ کر کوڑے ماریں۔ اور عورت کے لیے، اگر گڑھا کھودا جائے تو چائے یعنی جبکہ زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہو، درمرد کے لیے نہ کھودیں۔^۱ (عالمگیری، درمختار، رد المحتار)

۲۸۔ اگر ایک دن چپاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر چپاس مارے تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں۔^۲ (درمختار، رد المحتار)

۲۹۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور رجم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دنوں کے لیے شہر بدر کر دیں۔ ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصیحت ہو تو کر سکتا ہے مگر یہ حد کے اندر داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک عظیمہ سزا ہے۔ (درمختار، رد المحتار)

۳۰۔ زنی اگر مریض ہے تو رجم کر دیجئے مگر کوڑے نہ ماریجئے جب تک اچھا نہ ہو جائے ہاں اگر ایسا بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت ہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جس میں سو (۱۰۰) شاخیں ہوں اس سے ماریں کہ سب شاخیں اس کے بدن پر پڑیں۔^۳ (درمختار، رد المحتار)

۳۱۔ عورت کو حمل ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہوے حد قائم نہ کریں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رجم کرنا ہے تو فوراً کر دیں، ہاں اگر بچہ کی تربیت کرنیو ل کوئی نہ ہو تو دو برس بچہ کی عمر ہونے کے بعد رجم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں۔ عورت کو حد کا حکم ہوا اور اس نے اپنا حادہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اس کا معینہ کریں مگر یہ کہہ دیں کہ حمل ہے تو دو برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچہ پیدا ہو گیا تو وفاق کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کر دیں۔^(۵) (درمختار، رد المحتار)

۳۲۔ محسن ہونے کی سات شرطیں ہیں۔ ① آزاد ہونا۔ ② عاقل ہونا۔ ③ بالغ ہونا۔ ④ مسلمان ہونا۔ ⑤ نکاح صحیح ہونا۔ ⑥ نکاح صحیح کے ساتھ وطی ہونا۔ ⑦ میں بی بی دونوں کا وقت وطی میں صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہونا۔ لہذا اگر ہندی سے نکاح کیا ہے یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محسن و محسنہ نہیں، ہاں اگر اس کے آزاد ہونے کے بعد وطی

① "الاعتاوی المسببة"، کتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج ۲، ص ۱۴۶

و "المر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، مطلب الزنى شرعاً الخ، ج ۱۶، ص ۲۱

② "المر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، مطلب الزنى شرعاً الخ، ج ۱۶، ص ۲۱

③ "المر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، مطلب في الكلام على المسببة، ج ۱۶، ص ۲۲

④ المر جمع السابق، ص ۲۴

⑤ المر جمع السابق.

واقع ہوئی تو اب مہسن ہو گئے۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

۳۳ مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے، ورنہ کہتا ہے کہ میں مہسن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بی بی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے مہسن ہونا ثابت نہ ہو لے رجم نہ کریں گے۔^(۲) (بحر)

۳۴ مرد ہونے سے احسان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد سلام یا تو جب تک دخول نہ ہو مہسن نہ ہوگا۔ اور پاگل اور بوہر ہونے سے بھی احسان جاتا رہتا ہے مگر ان دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احسان ہوٹ آئے گا اگرچہ افاقہ کی حالت میں طے نہ کی ہو۔^(۳) (عالمگیری)

۳۵ مہسن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد و دو عورتوں کی گواہی سے ہو جائیگا۔^(۴) (عالمگیری)

۳۶ مہسن رہنے کے لیے نکاح کا باقی رہنا ضروری نہیں، لہذا نکاح کے بعد طے کر کے طلاق دیدی تو مہسن ہی ہے، مگر چہ عمر بھر مجرد^(۵) رہے۔^(۶) (در مختار)

کہاں حد واجب ہے اور کہاں نہیں

ترغی ام المؤمنین صدیقہ رسول اللہ تعالیٰ صہا سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو“ (یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہ ہو تو قائم نہ کرو، اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اسے چھوڑ دو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے، یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔^(۷) نیز ترغی وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس عورت پر حد نہ لگائی اور اس مرد پر حد قائم کی جس نے اس کے ساتھ کیا تھا۔^(۸)

①۔ الدر المختار، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۲۵، وغیرہ۔

②۔ ”البحر الرائق“، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا، الخ، ج ۵، ص ۴۱۔

③۔ ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب الحدود، الباب الثالث فی کفایۃ الحد، ج ۲، ص ۱۴۵۔

④۔ المرجع السابق۔

⑤۔ یعنی شادی کے بغیر۔

⑥۔ ”الدر المختار“، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۲۸۔

⑦۔ ”مسئلہ لترمذی“، کتاب الحدود، باب ما جاء فی درء الحدود، الحدیث ۱۴۲۹، ج ۳، ص ۱۱۵۔

⑧۔ المرجع السابق، باب ما جاء فی المرأة اذا مسكرت على الزنا، الحدیث ۱۴۵۸، ج ۳، ص ۱۳۵۔

۱ یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ شہدہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ وٹلی حرم کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر اس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائیگی اور اس کا اعتبار صرف اس شخص کی نسبت کیا جاسکتا ہے جس کو یہاں شہدہ ہو سکتا ہے اور جس کو نہیں ہو سکتا وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضرور ہے فقط وہم کافی نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

۲ اگر وہ^(۲) کا دعویٰ کیا تو شخص دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کرے کہ اگر وہ پایا گیا۔^(۳) (در مختار)

۳ جس عورت سے وٹلی کی گئی اُس میں ملک کا شہدہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اس کو حرام ہونے کا گمان ہو، جیسے ① اپنی اوراد کی باندی۔ ② جس عورت کو الفظ کن یہ سے طلاق دی اور وہ عدت میں ہو، اگرچہ تین طلاق کی نیت کی ہو۔ ③ بائع کا بیچی ہوئی سوٹھی سے وٹلی کرنا جبکہ مشتری^(۴) نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ ④ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا منہ مقرر کیا اور ابھی وہ سوٹھی عورت کو نہ دی تھی کہ اس لونڈی سے وٹلی کی۔ ⑤ لونڈی میں چند شخص شریک ہیں، اون میں سے کسی نے اس سے وٹلی کی۔ ⑥ اپنے مکاتب کی کینز^(۵) سے وٹلی کی۔ ⑦ تمام ماذون جو خود اور اس کا تمام مال دین میں مستغرق ہے^(۶)، اُس کی لونڈی سے وٹلی کی۔ ⑧ نفیست میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے اون میں سے کسی سے وٹلی کی۔ ⑨ بائع کا اس سوٹھی سے وٹلی کرنا جس میں مشتری کو اختیار^(۷) تھا۔ ⑩ یا اپنی سوٹھی سے اعتبار سے قبل وٹلی کی۔ ⑪ یا اس لونڈی سے وٹلی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے۔ ⑫ یا اس کی بہن اس کے تعارف^(۸) میں ہے۔ ⑬ یا اپنی اس سوٹھی سے وٹلی کی جو مجوسہ^(۹) ہے۔ ⑭ یا اپنی زوجہ سے وٹلی کی^(۱۰) جو مرتدہ ہوگئی ہے یا در کسی وجہ سے حرم ہوگئی، مثلاً اس کے بیٹے سے اس کا تعلق ہو گیا یا اس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔^(۱۱) (در مختار، رد المحتار)

① "المعاری الہدیۃ"، کتاب الحدود، باب الرابع الربع فی الوطء الذی یوجب الحد۔ الخ، ج ۲، ص ۱۴۶

② اس سے مراد اگرہ شرعی ہے۔

③ الدر المختار، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد۔ الخ، ج ۶، ص ۲۹

④ بیچنے والا۔ ⑤ خریدار۔ ⑥ سوٹھی۔

⑦ یعنی قرض قرضہ ماں کو شامل ہو۔ ⑧ اختیار۔ ⑨ قبضہ، ملک، نکاح۔

⑩ آگ کی پوجا کرنے والی۔ ⑪ جماع کیا۔

⑫ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد، مطبوع، فی بیاب شہدۃ المصل، ج ۶، ص ۳۰-۳۲

شہدہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ دہلی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام بتاتا ہو۔^۱ (رد المحتار)

شہدہ فصل اس کو شہدہ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں، مگر اس نے اس دہلی کو حلال گمان کر لیا تو جب یہ دعویٰ کرے گا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو، مثلاً ① ماں باپ کی لونڈی سے دہلی کی یا ② عورت کو صریح مفلکوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانہ عدت میں اس سے دہلی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے۔ ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں۔ ③ یا اپنی عورت کی باندی یا ④ مولیٰ کی باندی سے دہلی کی یا ⑤ مرتہن^۲ نے اس لونڈی سے دہلی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا ⑥ دوسرے کی لونڈی اس لیے عاریۃ لایا تھا کہ اس کو گروی رکھے گا اور اس سے دہلی کی یا ⑦ عورت کو مال کے بدلے میں طلاق دی یا ماں کے عوض ضلع کیا، اس سے عدت میں دہلی کی یا ⑧ ام ولد کو آزاد کر دیا اور زمانہ عدت میں اس سے دہلی کی، ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں دہلی حلال تھی اور اگر اس قسم کی دہلی ہوئی ورنہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اس کا گمان معلوم ہو سکے تو جو موجود ہے، اس پر حد قائم کی جائے گی۔^۳ (در مختار، عالمگیری)

بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لیے کسی کی لونڈی عاریۃ لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس احاطہ تھی اس سے دہلی کی تو حد ہے اگرچہ حدس ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔^۴ (عالمگیری)

نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کر کے اس کے یہاں رانی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بی بی ہے اس نے دہلی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی تو حد نہیں۔^۵ (در مختار) یعنی جبکہ پیشتر سے^۶ یہ اس عورت کو نہ پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس رانی گئی تو اس عورتوں کا توں کس

① ... رد المحتار، کتاب الحدود و مطلب الزنی شرعاً۔ الخ، ج ۶، ص ۹

② جس کے پاس گروی رکھی ہے۔

③ اندر المختار، کتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد۔ الخ، ج ۶، ص ۳۳-۳۵

و "الصارى الہدیۃ"، کتاب الحدود، باب الرابع فی الوطاء الذی یوجب الحد۔ الخ، ج ۲، ص ۱۴۸

④ "العتاری الہدیۃ"، کتاب الحدود، باب الرابع فی الوطاء الذی یوجب الحد۔ الخ، ج ۲، ص ۱۴۸

⑤ ... اندر المختار، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۴۱

⑥ پہلے سے۔

طرح اعتبار کریگا۔ یوہیں اگر عورتیں نہ کہیں مگر سسرال والوں نے جس عورت کو اس کے یہاں بھیج دیا ہے اس میں بیشک یہی گمان ہوگا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ بیشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض واقعے ایسے ہوئے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو برائیاں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں بہنیں بدر گئیں اس کی دس کے یہاں، دسکی اس کے یہاں آگئی لہذا یہ اشتباہ ضرور معتبر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸ شہدہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا اس سے نکاح کر کے وطی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت ابھی عدت میں تھی، دس سے نکاح کیا تو اگرچہ یہ نکاح نکاح نہیں مگر حد ساقط ہوگئی، مگر اسے سزا دی جائے گی۔ یوہیں اگر دس عورت کے ساتھ نکاح تو ہو سکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہوا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد وطی کی تو حد ساقط ہوگئی۔^۱ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اسے زوجه گمان کر کے وطی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت تھی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر وہ شخص ندھا ہے، دراپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجه گمان کر کے وطی کی مگر چدن کا وقت ہے تو حد نہیں۔^۲ (رد مختار)

مسئلہ ۱۰ عاقل بالغ نے پاگل عورت سے وطی کی یا اتنی چھوٹی لڑکی سے وطی کی، جس کی مثل سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سو رہی تھی اس سے وطی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہوگی، عورت پر نہیں۔^۳ (عائلیہ)

مسئلہ ۱۱ مرد نے چوپایہ سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دیئے اور اس جانور کو ذبح کر کے جلا دیں، اس سے نفع اٹھانا مکروہ ہے۔^۴ (در مختار، رد مختار)

مسئلہ ۱۲ اقدام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اس کی سزا یہ ہے کہ دس کے اوپر دیوار گر دیں یا اونچی جگہ سے اسے اوندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ سلام اسے قتل کر ڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے، اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے

۱۔ "المر المختار" کتاب الحدود، ج ۶، ص ۳۶-۳۸ وغیرہ

۲۔ "رد المختار" کتاب الحدود، باب الوطء المدی یوجب الحد، الخ، معصب، اد المسجل المحرم، الخ، ج ۶، ص ۴۰

۳۔ "العماری انہدہ"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء، الخ، ج ۲، ص ۱۴۹۔

۴۔ "المر المختار" و "رد المختار" کتاب الحدود، باب الوطء المدی یوجب الحد، الخ، معصب، فی وطء البہیمۃ، ج ۶، ص ۴۱

نزدیک حد قائم کرنے سے اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہاں تاہا ہے کہ جب تک توبہ نہ خالص نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی اور اعدام کو طاس جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔^۱ (در مختار، بحر و غیرہما)

کسی کی لونڈی غصب کر لی اور اس سے وٹلی کی پھر اس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کر لیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔^۲ (در مختار، ع لکیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو گریہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے پکھری دور تھی یا اس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک^۱ تھا تو یہ تاخیر معسر^۲ نہیں یعنی گواہی قبول کر لی جائے گی ورنہ اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حد قذف^۳ میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے ورنہ چوری کی گواہی دی اور تمادی ہو چکی ہے^۴ تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔^۵ (در مختار)

اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہو گئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔^۶ (در مختار)

شراب پینے کے بعد تنازعہ نہ گزرا کہ مؤلفہ سے^۷ زانی تو تمادی ہو گئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔^۸ (تخویر)

۱۔ یعنی پیچھے کے مقام میں وٹلی کرنے کو۔

۲۔ "المر المختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد، الخ، ج ۶، ص ۴۵

۳۔ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد، الخ، ج ۵، ص ۲۷، ۲۸، وغیرہما

۴۔ "المر المختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد، الخ، ج ۶، ص ۴۸

۵۔ "الاعتاوی الہدیۃ"، کتاب العصب، الباب الحدادی عشر قیم، بحق العبد المعصوب، الخ، ج ۵، ص ۱۴۵

۶۔ خطرناک۔ ۷۔ نقصان دہ۔

۸۔ جہت رنا کی حد۔ ۹۔ یعنی اتنی مدت گزر چکی ہے جس کے بعد حد نافذ نہیں ہوتی۔

۱۰۔ "المر المختار"، کتاب الحدود، باب الشہادۃ علی الرئی والرجوع عنہا، ج ۶، ص ۵۰

۱۱۔ المرجع السابق۔

۱۲۔ "تنویر الأبصار"، کتاب الحدود، باب الشہادۃ علی الرئی والرجوع عنہا، ج ۶، ص ۵۱

۴۔ قادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو نہ زانی پر حد ہے، نہ گواہوں پر۔^۱ (رد المحتار)

۵۔ گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کرینگے۔ یو ہیں اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی۔ اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔^۲ (در مختار)

۶۔ چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا۔ یا دو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے کہ عورت راضی تھی۔ یا دو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے دوسرا مکان بتایا۔ یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا اور دو کہتے ہیں بال خانہ پر۔ یا دو نے کہا جمعہ کے دن زنا کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں۔ یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا۔ یا دو ایک عورت کو کہتے اور دوسری عورت کے ساتھ رتنا ہوتا بیان کرتے ہیں۔ یا چاروں ایک شہر کا نام دیتے ہیں اور چار دوسرے دوسرے شہر میں زنا ہوتا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت اون چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں، نہ ان پر نہ گواہوں پر۔^۳ (عالمگیری)

۷۔ مرد و عورت کے کپڑوں میں گودہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑ پہنے ہوئے تھے اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے۔ یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا۔ یا عورت کو کوئی دہلی بتاتا ہے کوئی سوئی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی مٹکئی^۴ تو اس اختلاف کا عتبہ نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔^۵ (عالمگیری)

۸۔ چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اوی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ رتنا کی حد قائم ہوگی

۱۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى، إلخ، ج ۶، ص ۵۹

۲۔ المرالمعاصر، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى والرجوع عنها، ج ۶، ص ۵۹

۳۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج ۲، ص ۱۵۲، ۱۵۳

۴۔ مٹکئی قندون۔

۵۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج ۲، ص ۱۵۳

نہ قصاص۔ یہ اس وقت ہے کہ دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور اگر ایک شہادت گزری اور حاکم نے اس کے مطابق حکم کر دیا، اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔^{۱۱} (عائگیری)

قواعد ۹ چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھ یا نابالغ یا مجنون ہے یا اس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا کافر ہے تو اس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی۔ اور اگر ان کی شہادت کے بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہو کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مز بھی گیا اس کا کچھ حصہ نہیں اور اگر رحم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص ناقابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دیں گے۔^{۱۲} (در مختار، بحر)

قواعد ۱۰ رحم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کی تو صرف اسی پر حد قذف جاری کرینگے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رحم سے پہلے رجوع کی تو سب پر حد قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رحم کے بعد ایک نے رجوع کی تو اس پر کچھ نہیں اور ان چار باتیوں میں ایک نے اور رجوع کی تو ان دونوں پر حد قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں ملکر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کی تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں، ہر ایک ایک ایک حصہ دے۔^(۱۳) (بحر)

قواعد ۱۱ جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا^{۱۴} وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھے تو مرجوم^{۱۵} کی دیت اسے دینی پڑے گی۔ اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دی جائے گی۔ اور گواہوں پر نہ دیت ہے نہ حد قذف۔^(۱۶) (در مختار)

قواعد ۱۲ گواہوں کا تزکیہ ہوا^{۱۷} اور رحم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہو کہ قابل شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت

① "العداوی الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب الخامس فی الشهادة علی الزنا والرجوع عنہا، ج ۲، ص ۱۵۳

② "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی إلخ، ج ۶، ص ۵۲، ۵۳

③ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی إلخ، ج ۲۵، ص ۳۸، ۳۷

④ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی إلخ، ج ۱۵، ص ۳۸، ۳۹

⑤ عادی و مستحبر ہونے کی تحقیق کی۔ جسے رحم کیا گیا ہو۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی .. إلخ، ج ۶، ص ۵۵

⑦ بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "در مختار" میں اس مقام پر "لسم یرک الشہود" یعنی "گواہوں کا تزکیہ نہ ہوا" مذکور ہے۔ عینیہ

دی جائے۔^۱ (درمختار)

۱۳ گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق نہ ہوئے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے، لہذا بغرض ادائے شہادت جائز ہے جیسے وہی اور ختمہ کرنے والے اور عمل دینے والے^۲ اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ پینے کے لیے نظر کی تھی تو فاسق ہو گئے اور گواہی قابل قبول نہیں۔^۳ (درمختار، بحر)

۱۴ مرد اپنے ٹھکن ہونے سے انکار کرے تو دوسرا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احسان ثابت ہو گیا اس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے جب بھی ٹھکن ہے اور اگر خلوت ہو چکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زوجہ سے وطی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد ٹھکن ہے اور عورت نہیں۔^۴ (درمختار)

شراب سے نوازش کا بیان

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَالْأَنْصَابَ وَالْأَزْلَامَ بِرَأْسِ جُنْجُسٍ قُنْ عَنِ الشَّيْطَانِ فَجَسَبُوا لَعَنَهُمُ تَقِيحُونَ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ يُغْوِيَنَّكُمْ لَعْنًا وَهُوَ يُغْوِي عَنِ الذِّكْرِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَنِ الشَّيْطَانِ لَصَلِيمٌ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَبِهُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَخُذُوا قَوْلَ تَوْبَتِهِمْ وَأَعْلُوا أَلَمَّا عَلَى رَسُولٍ ۚ إِنَّهُ السَّبِيُّ ۝﴾^(۵)

اے ایمان والو! شراب ورجو وریبت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاکی ہیں، شیطان کے کاموں سے ہیں، ان سے بچنا کہ فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے اندر عداوت اور بغض ڈالے اور تم کو اللہ (مزعجل) کی یاد اور غم از سے روک دے تو کیا تم ہو باز آنے والے اور اطاعت کرو اللہ (مزعجل) کی اور رسول کی اطاعت کرو اور

① "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج ۶، ص ۵۶

② یعنی حقہ کرنے والے۔

③ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى، إلخ، ج ۶، ص ۵۶، ۵۷

④ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى، إلخ، ج ۵، ص ۴۰، ۴۱

⑤ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى، إلخ، ج ۶، ص ۵۷

⑥ پ ۷، المائدة: ۹۰-۹۶

پر بیز کر دیا اور اگر تم، عرض کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صاف طور پہنچا دیتا ہے۔

شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں، لہذا اگر اس کو معاصی^۱ اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو سچی ہے۔ احادیث میں اس کے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں، چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

۱۔ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے، وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔“ (۲)

۲۔ ابو داؤد و امام مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مسکر اور مفتخر (یعنی عضا کو مست کرنے والی، حواس کو کند کرنے والی مثلاً انھیون) سے منع فرمایا۔^۳

۳۔ بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و بیہقی بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیے اور اس کی مداومت کرتا ہو امرے اور توبہ نہ کرے، وہ آخرت کی شراب نہیں پیے گا۔“^۴

۴۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ”ہر نشہ والی چیز حرام ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیے گا، وہ سے طیبۃ النبال سے پلائیگا۔“ لوگوں نے عرض کی، طیبۃ النبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ”جہنمیوں کا پسینہ یا دن کا غصہ (نچوڑ)۔“^۵

۵۔ صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ انھوں نے عرض کی، ہم تو اس سے دوا کے لیے پیتے ہیں فرمایا ”یہ دوا نہیں ہے، یہ تو خود بیماری ہے۔“^۶

یعنی گناہوں۔

۱۔ جامع الترمذی، ابواب الاشریۃ، باب ما جاء من اسکر کثیر، إلخ، الحدیث: ۱۸۷۲، ج ۳، ص ۳۴۳

۲۔ مسنن ابی داؤد، کتاب الاشریۃ، باب الہی عن المسکر، الحدیث: ۴۶۸۶، ج ۳، ص ۴۶۱

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر إلخ، الحدیث: ۷۳- (۲۰۰۳)، ص ۱۱۰۹

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر إلخ، الحدیث: ۷۲- (۲۰۰۲)، ص ۱۱۰۹

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب محرم التداوی بالمسکر إلخ، الحدیث: ۱۲- (۱۹۸۴)، ص ۱۰۹۷

۶ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر اور نسائی و ابن ماجہ و رمی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص شراب پیے گا، اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) قبول فرمائے گا پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہ خبر خبال سے اسے پلے بیگا۔"^۱

۷ ابو داؤد نے و عہم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم سر و ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں^۲ کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا: "کیا اُس میں نشہ ہوتا ہے؟" عرض کی، ہاں۔ فرمایا: "تو اس سے پرہیز کرو۔" میں نے عرض کی، لوگ اسے نہیں چھوڑینگے۔ فرمایا: "اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے قتل کرو۔"^۳

۸ دارمی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "وائدین کی نافرمانی کرنے والا اور جو اکھینے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔"^۴

۹ امام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قسم ہے میری عزت کی، میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیے گا، میں اسکو دینی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اسے چھوڑے گا، میں اس کو حوضِ قدس^۵ سے پلاؤں گا۔"^۶

۱۰ امام محمد و نسائی و برادر و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "تین شخصوں پر اللہ (عزوجل) نے جنت حرام کر دی۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور وائدین کی نافرمانی کرنے والا

① "جامع الترمذی"، کتاب الاشریۃ، باب ما جاء فی شراب الخمر، الحدیث ۱۸۶۹، ج ۳، ص ۳۴۲

② گندم۔

③ "مسند ابی داؤد"، کتاب الاشریۃ، باب الہی عن السکر، الحدیث ۳۶۸۳، ج ۳، ص ۴۶۰

④ "مشکوٰۃ المصابیح"، کتاب الحمد، باب بیان الخمر، الحدیث ۳۶۵۳، ج ۲، ص ۳۳۰

⑤ اس سے مراد جنت کے حوض ہیں جن میں حوض کوثر بھی داخل ہے۔ عمیمہ

⑥ "المسند" بلامام احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ الباہلی، الحدیث ۲۲۲۸۱، ج ۸، ص ۲۸۶

اور ریوٹ جو پنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔“ (۱۶)

۱ امام احمد و ابو یوسف و ابن حبان و حاکم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”تین شخص جنت میں داخل نہ ہو گئے۔ شراب کی عداوت کرنے والا اور قاطع رحم اور چادو کی تصدیق کرنے والا۔“ (۱۷)

۱۲ امام احمد نے ابن عباس سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”شراب کی عداوت کرنے والا مرے گا تو خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔“ (۱۸)

۱۳ ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس اشخاصوں پر لعنت کی۔ ① بنانے والا اور ② بنونے والا اور ③ پینے والا اور ④ کھانے والا اور ⑤ جس کے پاس اٹھ کر مائی گئی اور ⑥ پلانے والا اور ⑦ بیچنے والا اور ⑧ اس کے دام ⑨ کھانے والا اور ⑩ خریدنے والا اور ⑪ جس کے بے خریدی گئی۔“ (۱۹)

۱۴ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ شراب نہ پیے اور جو شخص اللہ (عزوجل) و قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔“ (۲۰)

۱۵ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔“ (۲۱)

① ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر، الحديث ۱۵۳۷۲، ج ۲، ص ۳۵۱

اس حدیث کے تحت مفتی محمد ریاض خان علیہ رحمۃ اللہ انان تحریر فرماتے ہیں ”بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خبیث سے مراد زنا اور اسباب رنایں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے رنایا بے حیائی بے پردگی انجمنی مردوں سے خلطہ بار اردوں میں رینت سے پھرنا بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قہر و کد کے نہ روکے وہ بے حیائی و شہوات ہے مگر مرقاۃ نے یہاں فرمایا کہ تمام بے غیرتی کے گناہ اس میں شامل ہیں جیسے شراب نوشی، فحش جنابت نہ کرنا دیگر اس قسم کے جرائم، اللہ تعالیٰ دینی غیرت دے۔“

(”مرقاۃ المفاتیح“، ج ۷، ص ۲۴۱ تحت الحديث ۳۶۵۵، ”مرآۃ الصحیح“، ج ۱۵، ص ۳۳۷)

② ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث ابن موسى الأشعري، الحديث ۱۹۵۸۶، ج ۷، ص ۱۳۹

③ ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عباس، الحديث ۲۴۵۳، ج ۱، ص ۵۸۳

④ قیمت۔

⑤ ”جامع الترمذی“، کتاب النیوع، باب النہی ان یسعد الخمر خلا، الحديث ۱۱۲۹۹، ج ۳، ص ۴۷

⑥ ”المعجم الكبير“، الحديث ۱۱۴۶۲، ج ۱۱، ص ۱۵۳

⑦ ”المستدرک للحاکم“، کتاب الاشرۃ، باب حتیو العصر، إلخ، الحديث ۷۳۱۳، ج ۱۵، ص ۲۰۱

۱۶ ابن ماجہ و سنی ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں مجھے میرے خلیل سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ ”خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا، اگرچہ کھڑے کر دیے جاؤ، اگرچہ چلا دیے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً^(۱) ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے، اس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔“^(۲)

۱۷ ابن حبان و سنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر فریفتہ^(۳) ہو گئی اس نے اس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اسے بلا کر ما، وہ بلا کر لائی، جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے، اور اس کے پاس یک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے، اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی ورنہ تجھے رسوا کر دوں گی۔ جب اس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑیگا کہا، ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا، لہذا شراب سے بچو۔ خدا کی قسم ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ اولن میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔“^(۴)

۱۸ ابن ماجہ و ابن حبان ابومامک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدس کرکچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر بجے بجے جائیں گے اور گانے والیں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں سے کچھ لوگ بندر اور سوڑ بنادے جائیں گے۔“^(۵)

۱۹ ترمذی و ابوداؤد نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شراب پیو، اُسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیو تو اسے قتل کر ڈالو۔“^(۶) ورنہ یہ حدیث جاہل بری اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں شراب خور^(۷) لایا گیا، اُسے کوڑے مارے

① جان بوجھ کر۔

② مس ابن ماجہ، أبواب الفتن، باب انصر علی البلاء، الحدیث: ۴۰۳۴، ج ۱، ص ۳۷۶

③ عاشق۔

④ صحیح ابن حبان، کتاب الاشریہ، فصل فی الاشریہ، الحدیث: ۵۳۲۴، ج ۷، ص ۳۶۷

⑤ مس ابن ماجہ، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحدیث: ۴۰۲۰، ص ۲۷۱۹

⑥ شراب پینے والا۔

در قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔^۱

بخاری و مسلم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رموس اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق شرابوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔^(۲)

صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانہ خلافت میں شرابی مایا جاتا، ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے اسے مارتے پھر حضرت عمر نے چائیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہو گئی تو، نسی کوڑے کا حکم دیا۔^۳

امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدِ خمر^۴ کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے نسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا، بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا، افترا کرے گا، لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نسی کوڑوں کا حکم دیا۔^(۵)

احکام فقہیہ

مسلمان، عاقل، بالغ، ناطق، غیر مضطر^۶ بد اکراہ شرعی^(۷) خمر^۸ کا ایک قطرہ بھی پیے تو اس پر حد قائم کی جائے گی جبکہ اسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں۔ یوہیں گریاس سے مراجعات اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کہ جان بچا جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یوہیں اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔ شراب کی حرمت کو چاہتا ہو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ واقع میں اسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کہ دارا اسلام میں رہتا ہو تو، گرچہ نہ جانتا ہو حکم۔ یہی دیا جائیگا کہ اسے معلوم ہے کیونکہ

۱ "جامع الترمذی"، کتاب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاحدودہ۔ البخاری الحدیث: ۱۴۴۹، ج ۳، ص ۱۲۸۔

۲ "صحیح البخاری"، کتاب الحدود، باب ماجاء فی ضرب شراب الخمر الحدیث: ۶۷۷۳، ج ۴، ص ۳۲۸۔

۳ "صحیح البخاری"، کتاب الحدود، باب الضرب بالحدود والاعمال الحدیث: ۶۷۷۹، ج ۴، ص ۳۲۹۔

۴ یعنی شراب کی سزا۔

۵ "الموطا"، امام مالک، کتاب لأشربة، باب الحد فی الخمر، الحدیث: ۱۶۱۵، ج ۲، ص ۳۵۱۔

۶ یعنی انتہائی مجبور نہ ہو۔ ۷ اکراہ شرعی کے بغیر۔ ۸ شراب۔

دارالاسلام میں جہل^۱ عذر نہیں لہذا، اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرب ہوا^۲ اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔^(۳) (در مختار)

۲۔ شراب پی اور کہتا ہے میں نے دودھ یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے، ورا کر کہتا ہے میں نے اسے غیب سمجھا تھا تو حد نہیں۔^۴ (بحر)

۳۔ انگور کا کچا پانی جب خود جوش کھانے لگے، وراوس میں جھگ پیدا ہو جائے اسے خر کہتے ہیں۔ اسکے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکایا گیا تو جب تک اسکے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں۔ اور اگر خر کا عرق کھینچا^۵ تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے۔^(۸) (رد المحتار)

۴۔ خر کے عداوہ اور شراہیں پینے سے حد اوس وقت ہے کہ نشہ جائے۔^۷ (در مختار)

۵۔ شراب پی کر حرم میں داخل ہو تو حد ہے مگر جبکہ حرم میں پناہ لی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دارالحرب میں پینے سے بھی حد نہیں۔^(۸) (رد المحتار)

۶۔ نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جاتے رہنے کے بعد قائم کریں اور نشہ کی حالت میں قائم کر دی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں۔^(۹) (در مختار)

۷۔ شراب خور پکڑ گیا اور اس کے منہ میں ہنوز^{۱۰} موجود ہے، اگر چہ افاقہ ہو گیا ہو^{۱۱} یا نشہ کی حالت میں لیا گیا اور گو، ہوس سے شراب پینا ثابت ہو گیا تو حد ہے اور اگر جس وقت اونھوں نے پکڑا تھا اوس وقت نشہ تھا اور یونہی،

یعنی مائلی۔ ۲۔ اسلام، یا، اسلام سے مراد رہا۔

۳۔ الدر المختار، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۵۸-۶۱۔

۴۔ البحر الرائق، کتاب الحدود، باب حد الشرب، ج ۵، ص ۴۳۔

۵۔ نکار، دس چمسا۔

۶۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۵۹۔

۷۔ الدر المختار، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۰۔

۸۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مصب، فی محاسبة العرق الخ، ج ۶، ص ۶۲۔

۹۔ الدر المختار، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۵۸ و ۶۲۔

۱۰۔ دس چمسا۔ ۱۱۔ دس چمسا۔

مگر عدالت دور ہے وہاں تک لاتے مانتے نشہ اور بوجاتی رہی تو حد ہے، جبکہ گواہ بیان کریں کہ ہم نے جب پکڑا تھا اس وقت نشہ اور بوجھی۔^{۱۰} (عالمگیری)

۸۔ نشہ والا اگر ہوش آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنور^۲ موجود ہے تو حد ہے اور بوجاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں۔^(۹) (عالمگیری)

۹۔ نشہ یہ ہے کہ بات چیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ ہذیان^۴ ہو اگرچہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں۔^(۵) (عالمگیری درمختار)

۱۰۔ شراب پینے کا ثبوت فقط منہ میں شراب کی سی بد بو آنے بلکہ قے میں شراب لٹکنے سے بھی نہ ہوگا۔ جیسی فقط تنی بات سے کہ بھوپائی گئی یا شراب کی قے کی حد قائم نہ کریں گے کہ ہو سکتا ہے حالت اضطراب^۶ یا اکراہ میں پی ہو مگر بویا نشہ کی صورت میں تعزیر کریں گے جبکہ ثبوت نہ ہو اور اس کا ثبوت دوسروں کی گواہی سے ہوگا۔ اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لیے یہ ثبوت نہ ہوا۔^۷ (درمختار، رد المحتار)

۱۔ قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی ان سے چند سوال کرے گا۔ خمر کس کو کہتے ہیں۔ اس نے کس طرح پی، اپنی خواہش سے یا اکراہ^۸ کی حالت میں، کب پی، اور کہاں پی، کیونکہ تمام^۹ کی صورت میں یہ دو را حرب میں پینے سے حد نہیں۔ جب گواہ ان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گزری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہو جائے تو حد کا حکم دیا جائے۔ گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ ہو۔^{۱۰} (درمختار)

۱۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج ۲، ص ۱۵۹

۲۔ اب بھی۔

۳۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج ۲، ص ۱۵۹

۴۔ بے ہوش ہونے کا، بھوکا۔

۵۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب السادس فی حد الشرب، ج ۲، ص ۱۵۹

۶۔ "المرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۵

۷۔ ایسی حالت جس میں نہ کھائے نہ پیے تو مر جانے کا ظاہر گمان ہو۔

۸۔ "المرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب فی معاصی العرق، إلخ، ج ۶، ص ۶۳

۹۔ یعنی اکراہ شری۔

۱۰۔ "المرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۳

گواہوں نے جب بیان کیا، اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تھا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا، سنا نہ جائیگا۔^(۱) (بحر)

گواہوں میں گرہا ہم مختلف ہوا ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا یا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی تے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کہ میرے سامنے قرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہوا اور حد قائم نہ ہوگی۔^۲ (درمختار) مگر ان سب صورتوں میں سزا دی جائے۔

اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کر دیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں قرار کیا تو کافی نہیں۔^(۳) (درمختار)

کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور دن کی مجلس اس قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگرچہ انھیں پتہ ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دی جائے۔^۴ (رد المحتار)

اس کی حد میں انٹی کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چابیش، ورنہ بدن کے متفرق^۵ حصوں میں ماریں گے، جس طرح حد ذات میں بیان ہوا۔^(۶) (درمختار)

نشہ کی حالت میں تمام وہ حکام چاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں، مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی یا اپنا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیچ ہوگئی۔ صرف چند باتوں میں اس کے حکام علیحدہ ہیں۔^① اگر کوئی کلمہ کفر کا تو اس سے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اس کی عورت بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عند اللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں مگر قصداً کفر کا ہے تو عند اللہ کافر ہے، ورنہ نہیں۔^② جو حد و خاص حق اللہ ہیں دن کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں قرار کیا تو حد نہیں۔^③ اپنی شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔^④ اپنے چھوٹے بچہ کا مہر مثل سے زیادہ پر نکاح نہیں کر سکتا۔^⑤ اپنی نابالغ لڑکی کا مہر مثل سے کم پر نکاح نہیں کر سکتا۔^⑥ کسی نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ میرا سالانہ بیچ دے

① "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب حد الشرب، ج ۵، ص ۴۳

② "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، ج ۶، ص ۶۴

③ "المرجع المعتمد"

④ "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب ہی بحاسة العرق، إلخ، ج ۶، ص ۶۴

⑤ "مختار"

⑥ "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم، مطلب ہی بحاسة العرق، إلخ، ج ۶، ص ۶۴

اور نشہ میں بیچا تو بیچ نہ ہوئی۔ ⑦ کسی نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اور نشہ میں اس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی۔¹ (در مختار، رد المحتار)

①۸ بھنگ اور افیون پینے سے نشہ ہو تو حد قائم نہ کرینگے مگر سزا دی جائے اور ان سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہو جائے گی جبکہ نشہ کے لیے استعمال کی ہو اور اگر علاج کے طور پر سنتوں کی ہو تو نہیں۔² (رد المحتار)

①۹ حد ماری جاری تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تمادی آگئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ بقیہ پوری کریں ورنہ اگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اور اگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو ب دوسری بار کے لیے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل³ ہوگئی۔⁴ (در مختار، رد المحتار)



اللہ عزوجل فرماتا ہے،

﴿وَالَّذِينَ يُدْخِلُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي حُسْنٍ فَتَنَّا حَسَنًا وَيُفْتَنُ نَارًا مُّشْتَبِهَةً ۖ وَاسْتَصْنَيْنَا ۖ﴾⁵
اور جو لوگ مسلمان مرد اور عورتوں کو ناکردہ باتوں سے ایذا دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اٹھایا۔

اور فرماتا ہے،

﴿وَالَّذِينَ يَزْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ يَأْتُوا بِمَا كَرِهَتْ أَسْبَاحُ شَهَادَاتٍ ۖ فَتَنَّا سَبِيحًا وَفَتَنَّا سَبِيحًا وَفَتَنَّا سَبِيحًا ۖ وَفَتَنَّا سَبِيحًا ۖ﴾⁶
اور جو لوگ پارس عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہ لائیں اور کوئی کوڑے مارو اور ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو اور وہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ کہ اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی حالت درست کر لیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشے والا مہربان ہے۔

① "اندر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحترم، مطلب فی بحار العرف، إلخ، ج ۶، ص ۶۵

② "رد المختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحترم، مطلب فی البیع، إلخ، ج ۶، ص ۶۶

③ یعنی اب دوسری بار حد مارنے سے پہلی بھی او ہو جائے گی، مجھ سے پہلی کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

④ "اندر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحترم، مطلب فی البیع، إلخ، ج ۶، ص ۶۷

⑤ پ ۲۲، الاحزاب: ۵۸، ⑥ پ ۱۸، البورہ: ۵۰

احادیث

۱ صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے، قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے، جیسا اس نے کہا۔“ (۱)

۲ عہدِ ارساق مکرّمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کے دن اس کی وجہ سے وہ بے کشتی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔“ (۲)

مسائل فقہیہ

۱ کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یوہیں عواظت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر عواظت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے داے پر حد ہے۔ حد قذف آزاد پر انسی کوڑے ہے اور غلام پر چالیس۔ (۳) (در مختار، رد المحتار)

۲ زنا کے علاوہ ور کسی گناہ کے اتہام (۴) کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے (۵) جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (بحر)

۳ قذف کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہو گا یا دس تہمت لگانے والے کے اقرار سے۔ اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادۃ علی الشہادۃ (۶) کافی نہیں بلکہ یک قاضی نے، اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے نزدیک قذف کا ثبوت ہو چکا ہے ور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کر سکتا۔ یوہیں

① ”صحیح مسلم“، کتاب لایعان، باب التغیظ علی من قذف [الحج، الحدیث: ۳۷- (۱۶۶۰)]، ص ۹۰۵

② ”المصنف“، عبد الرزاق، کتاب العیوب، [باب قذف الرجل مسلمہ کہ]، الحدیث: ۱۸۲۹۱، ج ۹، ص ۳۲۰

③ ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۶۹

④ تہمت لگانا۔

⑤ ”البحر الرائق“، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۴۹

⑥ اصل کو قاضی کے پاس حاضر نہ ہو سکے وہ کسی دوسرے سے کہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں تم میری طرف سے قاضی کے دربار میں یہ گواہی دے دو۔

اگر قاذف^۱ نے قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا تو اس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اس پر حلف رکھا گیا اور اس نے قسم کھانے سے انکار کر دیا تو حد قائم نہ کریں گے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہو، ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتاتا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کریں گے۔ اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کیا یا ایک کہتا ہے مثلاً فارسی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ درود میں تو حد نہیں۔^۲ (رد المحتار)

۳۔ جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ ابھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو مجبوس^۳ رکھیں گے اور دس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ یا فیہا^۴ ورنہ اسے رہا کر دیں گے۔^۵ (در مختار)

۵۔ تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ جس پر تہمت لگائی وہ ① مسلمان، ② عاقل، ③ بالغ، ④ آزاد، ⑤ پراسا ہو اور ⑥ تہمت لگانے والے کا نہ وہ زکا ہو، نہ پوتا اور ⑦ نہ گونگا ہو، ⑧ نہ خسی، ⑨ نہ اس کا عضو تناسل جز سے کٹا ہو، ⑩ نہ اس نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی اور ⑪ اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ عیسیٰ نہ ہو جس سے وطی نہ کی جاسکے اور ⑫ وقت حد تک وہ شخص محض ہو، لہذا اس کا قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بڑھرا ہو گیا یا وطی حرام کی یا گونگا ہو گیا تو حد نہیں۔^۶ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

۶۔ جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق ہائے دی اور زمانہ عدت میں اس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اس کے خریدنے یا اس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشترک لونڈی تھی اس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً زنا کیا یا غلطی سے زوجہ کے بڑے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی، اور اس نے اس سے وطی کی یا زمانہ کفر میں زنا کیا تھا پھر مسلمان ہوا۔ یا حالت جنون میں زنا کیا۔ یا جو باندی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام تھی اس سے وطی کی۔ یا جو باندی اس کے

①۔ زنا کی تہمت لگانے والا۔

②۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۰۔

③۔ قید۔

④۔ تو بہتر۔

⑤۔ اندر المختار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۱۔

⑥۔ اندر المختار، رد المحتار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۱۔

و الفتاویٰ الہمدیہ، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۵، ص ۱۶۰، ۱۶۱۔

⑦۔ یعنی برہنہ۔

باپ کی موطہ تھی اسے اس نے خریدا اور دہلی کی۔ یا دس کی ماں سے اس نے خود دہلی کی تھی اب اس لڑکی کو خریدا اور دہلی کی۔ ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد نہیں۔^۱ (عالمگیری)

مسئلہ ۷ حرہ^۲ اس کے نکاح میں ہے اسکے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا۔ یا کسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو بہنیں یا پھوپھی بھتیجی اور دہلی کی۔ یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے جماع کیا۔ یا کسی عورت سے نکاح کر کے دہلی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی۔ پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۸ کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا۔ یا شوہر دہلی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا۔ یا جان بوجھ کر عذت کے اندر یا اس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں دہلی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔^۴ (عالمگیری)

مسئلہ ۹ جس عورت پر حد زنا قائم ہو چکی ہے اس کو کسی نے تہمت لگائی۔ یا کسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی عداوت موجود ہے مثلاً میاں بی بی میں قاضی نے حان کرایا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا۔ یا عورت کے بچہ ہے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ اور اگر لعل بغیر بچہ کے ہوا۔ یا بچہ موجود تھا مگر اس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا جھوٹا ہونا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے۔^۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ جس عورت کو اس نے شہوت کے ساتھ چھو یا شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی اب اس کی ماں یا بیٹی کو خرید کر یا نکاح کر کے دہلی کی۔ یا جس عورت کو اس کے باپ یا بیٹے نے، ویسی طرح چھو یا نظر کی تھی دس کو اس نے خریدا کر یا نکاح کر کے دہلی کی، اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد ہے۔^۶ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا۔ یا عورت سے نکہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیے جماع کیا یا عورت روزہ

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد العذف والتعزیر، ج ۲، ص ۱۶۱

۲ آراء عورت جو باندی نہ ہو۔

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد العذف والتعزیر، ج ۲، ص ۱۶۱

۴ المرجع السابق۔ ۵ المرجع السابق۔

۶ المرجع السابق۔

دارتھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے۔^۱ (عالمگیری)

۱۲ زنا کی تہمت لگائی، اور حد قائم ہونے سے پہلے دس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی۔ یا کسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی۔ یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اگرچہ پھر مسلمان ہو گیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط ہوگئی (۲)۔ (۳) (بج)

۱۳ حد قذف اوس وقت قائم ہوگی جب صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً ٹورانی ہے یا ٹو نے زنا کیا یا ٹو زنا کار ہے اور اگر صریح غلط نہ ہو مثلاً یہ کہ ٹو نے وطی حرام کی یا ٹو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے خبری ہے کہ ٹو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ ٹو زانی ہے یا کہا ٹو فلاں کے پاس جا کر اوس سے کہہ کہ ٹو زانی ہے اور قاصد نے یو ہیں جا کر کہہ دیا تو حد نہیں۔^{۱۱} (در مختار، رد المحتار)

۱۴ اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اوس کے باپ کا نام سے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اوس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگرچہ یہ شخص جس کو کہا گیا کیسے ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ لفظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضامندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مٹ چکے نہیں^{۱۲} مگر پہلی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہو اگرچہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا۔ اور اگر کہا کہ تو اپنے باپ ماں کا نہیں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں۔^{۱۳} (در مختار)

۱۵ اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی^{۱۴} کا نام لیکر کہا کہ تو دس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مچا ز باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔^{۱۵} (در مختار)

۱۶ کسی شخص کو اوس کی قوم کے سوا دوسری قوم کی طرف نسبت کرنا یا کہنا کہ تو دس قوم کا نہیں ہے سبب حد

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج ۲، ص ۱۶۱

② یعنی اب حد قائم نہ ہوگی۔

③ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۵۲.

④ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۳

⑤ یعنی اپنے باپ جیسا نہیں۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۵.

⑦ پرورش کرنے والا۔

⑧ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۸.

نہیں۔ پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحق تعزیر ہے جبکہ حالت خصہ میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے۔
 (در مختار، رد المحتار) اگر کسی شخص نے بہادری کا کام کیا اس پر کہا کہ یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ نہ تہمت ہے، نہ گالی۔
 کسی عینفہ^۲ عورت کو رنڈی^۳ یا کسی^۴ کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ انھیں کے لیے ہے جنھوں نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے۔

دعا کرتا^۵ یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرام زادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وہی حرام سے پیدا ہوا اور وہی حرام کے لیے زنا ہونا ضرور نہیں اس لیے کہ حیض میں وہی حرام ہے اور جب پتی عورت سے ہے تو زنا نہیں۔^۶ (در مختار وغیرہ) اور حرام زادہ میں حد نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یوہیں حرامی یا حیضی بچہ^۷ یا ولد الحرام^۸ کہنے پر بھی حد نہیں۔

عورت کو اگر جانور بتلے گھوڑے۔ گدھے سے فعل کرنے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔^۹
 جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوگی ورنہ نہیں یعنی اس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگرچہ وہ موجود نہ ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مر گیا بلکہ مطالبہ کے بعد بلکہ چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہو تو باقی ساقط ہے۔ ہاں اگر اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اس تہمت کی وجہ سے

۱۔ اندر المختار و رد المحتار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۹۔

۲۔ پاکدامن۔

۳۔ یعنی بدکار عورت۔

۴۔ فاحشہ، ہزاری عورت۔

۵۔ ... ترنا سے پیدا ہونے والا۔

۶۔ اندر المختار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۹ و ۸۸ و ص ۸۵۔

۷۔ حالت حیض میں جماع کرنے سے پیدا ہونے والا بچہ۔ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص حیض والی عورت سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاکن کے پاس جائے اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔“ (جامع الترمذی، بالحديث، ۱۳۵، ج ۱، ص ۱۸۵) اگر کوئی ایسا کرے تو کفارہ دے، اور استغفار واجب ہے، سنن بوداود شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔“ (الحديث، ۲۶۶، ج ۱، ص ۱۲۴) نیز جامع الترمذی شریف میں ہے: ”جب مرغ خون ہو تو یک دینار و زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔“ (الحديث، ۱۳۷، ج ۱، ص ۱۸۷) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۹ پر فرماتے ہیں اگر ابتدائے حیض میں ہے تو یک دینار و ختم پر ہے تو نصف دینار، اور دینار دس درم کا ہوتا ہے اور دس درم دو روپے تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔ حیض کے تفصیلی احکام بہار شریعت ج ۱۰ ص ۱۸۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ... وغیرہ

۸۔ حرام وہی سے پیدا ہونے والا۔

۹۔ اندر المختار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۷۹۔

حرف آتا ہے ^۱ تو اس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کر دی جائے گی مثلاً اس کے داد یا دادی یا باپ یا ماں یا بیٹی یا بیٹی پر تہمت لگائی اور جسے تہمت لگائی مرچکا ہے تو اس کو مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے بلکہ محبوب ^۲ یا محروم ^۳ بھی مطالبہ کر سکتا ہے مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کر سکتا ہے اگر چہ محبوب ہے یا اس وارث نے اپنی مورث ^۴ کو مار ڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کو مطالبہ کا استحقاق ہے ^۵ اگر چہ محروم ہیں۔ یوہیں لو اسہ اور لو اسی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔ ^۶ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ قریبی رشتہ دار نے مطالبہ نہ کیا یا معاف کر دیا تو دور کے رشتہ دارے کا حق ساقط نہ ہوگا بلکہ یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ ^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۲۲ کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مر چکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوگی مگر ایک ہی حد ہوگی دونوں۔ یوہیں اگر وہ دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوگی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی۔ ^(۸) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳ کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے۔ ^۹ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی اور چوری بھی کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلک ہو جانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم کرنے کے بعد اتنے دنوں سے قید میں رکھیں کہ اچھا ہو جائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حد قذف جاری کریں

① یعنی عیب لگتا ہے۔ ② وہ فرد جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کم یا بالکل ختم ہو جائے۔

③ وہ فرد ہے جو کسی سبب سے مورث کے ترکہ سے کچھ نہ پائے۔

④ جس کا یہ وارث ہے۔ ⑤ یعنی حق حاصل ہے۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف، و التعمیر، ج ۲، ص ۱۶۵

و "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۸۰

⑦ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۸۰

⑧ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب فی الشرف من الأم، ج ۶، ص ۸۱

⑨ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف، و التعمیر، ج ۲، ص ۱۶۵

اس کے بعد اہم کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ پہنے کاٹے یعنی ن دونوں میں تقدیم و تاخیر کا اختیار ہے^۱ پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔^۲ (در مختار)

۲۵ اگر دس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑی ہے، درودہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے پھر حد قذف قائم کی جائے اس کے بعد رجم کر دیا جائے اگر مخصن ہو اور باقی حدیں ساقط اور مخصن نہ ہو تو اوی طرح عمل کریں۔ اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اگر وہی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں۔^۳ (در مختار)

۲۶ باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولیٰ نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں۔ یوہیں یا داد یا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر مری زوجہ پر تہمت لگائی تو بیٹن مطالبہ نہیں کر سکتا ہاں اگر دس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا یا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔^۴ (عائلیہ)

۲۷ تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کر گیا یعنی اب نکار کرتا ہے تو اب رجوع معتبر نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے۔ یوہیں اگر باہم صبح کر لیں اور کچھ معاوضہ لیکر معاف کر دے یا بلا معاوضہ معاف کر دے تو حد معاف نہ ہوگی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کر سکتا ہے ورنہ مطالبہ پر حد قائم ہوگی۔^(۵) (فتح القدیر وغیرہ)

۲۸ ایک شخص نے دوسرے سے کہا تو زانی ہے دس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور اگر ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس میں دونوں برابر ہو گئے اور تہمت میں چونکہ حق اللہ غالب ہے لہذا حد ساقط نہ ہوگی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کر سکتے ہیں حق اللہ کو ساقط

① یعنی ن دونوں میں سے جو بھی حد پہلے لگائے اس کا اسے اختیار ہے۔

② المرالمختار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۸۲

③ المرجع السابق.

④ العتای الہدیۃ، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر ج ۲، ص ۱۶۵

⑤ "فتح القدیر" کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۱۵، ص ۹۷ وغیرہ.

کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔^(۱) (بحر و غیرہ)

۲۹ شوہر نے عورت کو زانیہ کہا، عورت نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو، تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور معان بھی نہ ہوگا کہ حد قذف کے بعد عورت معان کے قابل نہ رہی۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و معان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں یک یہ کہ نکاح کے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہم بستری ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح^۲ کر دی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ وہ زنا کا اقرار کرتی ہے، ورنہ مرد پر کچھ نہیں۔^۳ (در مختار، رد المحتار)

۳۰ زنا کی تہمت لگائی ورنہ گواہ زنا کے پیش کر دیے یا مقدمہ نے^۴ زنا کا چار بار اقرار کر لیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی اور تہمت لگانے والا بری ہے۔ اور اگر فی الحال گواہ مانے سے عاجز ہے ورنہ تہمت لگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کر لے تو اس سے پکھری کے وقت تک تہمت دی جائے گی اور خود اس سے جانے نہ دیئے بلکہ کہا جائیگا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بلالے۔ اور اگر چار فاسق گواہ پیش کر دیے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف پر^۵ حد ہے نہ مقدمہ پر نہ گواہوں پر۔^۶ (در مختار)

۳۱ کسی نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر فلاں نے زنا کی تہمت لگائی ورنہ ثبوت میں دو گواہ پیش کیے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حد قذف قائم کریں گے۔^(۷) (ع لگیری)

۳۲ حد قذف میں سوا پوچھتین اور روٹی بھرے ہوئے کپڑے کے کچھ نہ بتائیں۔^۸ (بحر)

۳۳ جس شخص پر حد قذف قائم کی گئی وہ کسی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول

① البحر الرائق، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۶۲، وغیرہ

② وضاحت۔

③ اندر المختار، و رد المختار، کتاب الحدود، باب حد القذف، مطبوعہ دار الفکر، ج ۶، ص ۸۶

④ جس پر زنا کی تہمت لگائی اس نے۔ ⑤ زنا کی تہمت لگانے والے پر۔

⑥ ... اندر المختار، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۹۰

⑦ اعتاوی الہدیۃ، کتاب الحدود، الباب المبیع فی حد القذف والتعزیر، ج ۲، ص ۱۶۴

⑧ البحر الرائق، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۴۸

محارم سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو۔“ (۱)

نبیؐ نے روایت کی، کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے اے کافر، اے خبیث، اے فاسق، اے گدھے تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں، حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔²

نبیؐ نے ابراہیم بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔“ (۳)

کسی گناہ پر بغرض تا دیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں شروع اس کے لیے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ و اسامیٰ کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو، قاتل کو ماں باپ اپنی و، کو استاذ شاگرد کو تعزیر کر سکتا ہے۔ (رد المحتار وغیرہ)

اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں ورنہ لوگ بے دھڑک بے خوف و خطر معاصی^۴ کرتے اور ون پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے۔ اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیہاکی اور جرات^۵ کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و آئیب^۶ ہوگا۔ بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی^۸ اس کا بند کر دیتے ورنہ اس کے یہاں کھاتے نہ پئے یہاں اس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کر لے اور اس کی وجہ سے اون لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر اون کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد^۹ میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنجائی قانون^{۱۰} کو چھوڑ کر شرع مطہر^{۱۱} کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں، ورنہ بھی اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک ایسی گراپنے دیگر معاصات و منازعات^{۱۲} میں بھی

① "جامع الترمذی"، کتاب الحدود، باب ما جاء فیمن یقول لأعدائہ یا معصی، الحدیث: ۱۴۶۷، ج ۳، ص ۱۴۱

② "المس الکبریٰ" ندوی، کتاب الحدود، باب من حد فی التعزیر، الحدیث: ۱۷۱۴۹، ۱۷۱۵۰، ج ۸، ص ۴۴۰

③ "المس الکبریٰ" ندوی، کتاب الاشری، باب ما جاء فی التعزیر، الحدیث: ۱۷۵۸۴، ج ۸، ص ۵۶۷

④ "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۵ وغیرہ

⑤ گناہ۔ ⑥ یعنی سرعام گناہ کرنے اور ان پر دلیر ہونے۔

⑦ بہت زیادہ مناسب۔ ⑧ یعنی بے جا، لین دین، مناظرہ۔ ⑨ روک تھام۔

⑩ کسی قوم یا گروہ کی انتظامی مجلس کے قوانین۔ ⑪ یعنی اسلامی قانون۔ ⑫ لڑائی جھگڑے وغیرہ۔

شرع مطہر کا دامن چکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں۔ مقدمہ بازی کے مصارف سے زیرِ بار بھی نہ ہوں¹ اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض و عداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہے² اس سے بھی محفوظ رہیں۔

نکتہ ۲ گناہوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بڑا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیا دار با عزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک دیر³ ہوتے ہیں لہٰذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت⁴ (رد المحتار، بحر)

نکتہ ۳ سادات و علما گردِ جاہت⁵ و عزت والے ہوں کہ کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ بھی نادرا⁶ یا بطور مغزش⁷ ادن سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنیٰ درجہ⁸ کی ہوگی کہ قاضی ان سے اگر اتنا ہی کہہ دے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لیے اتنا کہہ دینا ہی باز آنے کے لیے کافی ہے۔ اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مار، کہ خونِ خون ہو گیا یا چند ہارِ مجرم کا رتکاب کیا یا شرابِ خواری کے جسد⁹ میں بیٹھتا ہے یا لواطت¹⁰ میں جمل ہے تو اب جرم کے مائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں دُرے لگانے جائیں یا قید کیا جائے۔ اُون علما و سادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار و تاجر اور مالداروں کا ہے کہ ان پر دھوئی کیا جائے گا اور دربارِ قاضی میں طلب کیے جائیں گے پھر قاضی انھیں متنبہ¹¹ کرے گا کہ کیا تم نے ایسا کیا ہے ایسا نہ کرو۔ تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لیے قید ہے۔ چوتھا درجہ ذلیعوں اور کینوں¹² کا ہے کہ انھیں مار بھی جائے مگر جرم جب اس قابل ہو جب ہی یہ سزا ہے۔¹³ (رد المحتار)

① مقدمہ بازی کے اخراجات بھی نہ اٹھانے پڑیں۔ ② یہی دلوں میں بس جاتی ہے۔

③ بے پرواہ یعنی ایسے بے حیا جو سرعام گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے۔

④ "رد المحتار" کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۶۔

⑤ "المحرر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۸۔

⑥ صاحبِ مرتبہ، ہند مقامِ داسے۔ ⑦ کبھی کبھار۔

⑧ بھول بھوک۔ ⑨ سب سے ہلکی بہت کم۔

⑩ شرب پینے و سون کی مجلس۔ ⑪ بڑگوں کے ساتھ بد فعلی کرنا۔

⑫ خبردار، تنبیہ۔ ⑬ کسیہ کی جمع ہے نہائی گھٹیا قسم کے لوگ۔

⑭ "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۷۔

مسئلہ ۴ تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں۔ قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشاں کرنا^۱، ڈانٹنا، ترش روئی سے^۲ اوس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔^۳ (زیلعی)

مسئلہ ۵ اگر تعزیر ضرب^۴ سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اونٹا بیس کوڑے لگائے جائیں، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس، بیس کی ہو تو بیس، تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اوس سے کم نہ کرے۔ ہاں، اگر چاہے یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو اونٹا بیس سے زیادہ نہ مارے باقی کے بدلے دوسری سز کرے مثلاً قید کر دے۔ کم از کم تین کوڑے یہ بعض متون کا قول ہے اور امام ابن ہمام وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس^۵ بھی ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۶ اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ، ریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بے کار نہ ہو جائے۔^۶ (در مختار)

مسئلہ ۷ تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں گردیکھے کہ بغیر لیے باز نہ آئیگا تو وصول کرے پھر جب اوس کام سے توبہ کرے واپس دیدے^۷ (بحر وغیرہ) دچاہیت^۸ میں بھی بعض تو میں بعض جگہ جرمانہ دیتی ہیں انھیں اس سے باز آنا چاہیے۔

مسئلہ ۸ جس مسلمان نے شراب پیی اوس کو سزا دی جائے۔ یو ہیں گویا اور ناچنے والے، درمخت ورنوہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔ متیم بلعذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے ورنہ اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید کیا جائے۔^۹ (عالمگیری)

۱۔ بطور سر اکان مروڑنا، تنبیہ کرنا۔ ۲۔ سخت اور نفرت کے انداز سے۔

۳۔ "تیس الحقائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۳، ص ۶۳۳

۴۔ مارنا۔ ۵۔ کچھ میں آنے والی بات۔

۶۔ "رد المحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۶

۷۔ "المرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۷

۸۔ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۶۸، وغیرہ۔

۹۔ کسی قوم یا گاہوں کی انتظامی کمیٹی، جرگہ۔

۱۰۔ "الغای انہدیة"، کتاب الحدود، باب السابغ فی حد القذف و التعزیر، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۱۶۹

۹ کوئی شخص کسی کی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھاگ لے گیا اور اس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اس پر تعزیر ہے۔
 امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے، یہاں تک کہ مرجائے یا اس سے واپس کرے۔^۱ (عالمگیری)

۱۰ ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگرچہ فعلِ قبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہیے کہ شور کرے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو یہی کرے اور گرس باتوں کا اس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کر سکے تو قتل کر ڈالے اور عورت، اس کے ساتھ راضی ہے تو عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں۔ یوں اگر عورت کو کسی نے زبردستی پکڑا اور کسی طرح اسے نہیں چھوڑتا اور بربود جانے کا^۲ گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے، سے مار ڈالے۔^۳ (بحر، درمختار)

۱۱ چور کو چوری کرتے دیکھا اور چلنے یا شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو در غشّار^۴ اور ہر ظالم اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا ہے۔ اور جس گھر میں ناچ رنگ شراب خواری کی مجلس ہو اس کا محصرہ کر کے^۵ گھر میں گھس پڑیں^۶ اور غم^۷ توڑ ڈالیں اور انھیں نکال باہر کر دیں، اور مکان ڈھا دیں۔^۸ (درمختار، بحر)

۱۲ یہ احکام جو بیان کیے گئے ان پر اس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے، اور بعد گناہ کر لینے کے اب سے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہ، سلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے۔^۹ (درمختار)

قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی حکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے، لہذا احاست موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم

① "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب الحدود والیاب السباع فی حد العذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۱۷۰

② مصمت برہاد ہونے کا، عزت ہونے کا۔

③ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۹.

④ "الدوا المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۹۹

⑤ زبردستی، ناجائز قیاس وصول کرنے والے۔ ⑥ چاروں طرف سے گھیر ڈال کر۔

⑦ اجازت کے بغیر زبردستی داخل ہو جائیں۔ ⑧ شرب کے منگے۔

⑨ "الدوا المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۲

⑩ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۷۰.

⑪ "الدوا المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۴.

کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مقاطعہ ^{۱۱} کیا جائے اور ان سے میل جول نشست و برخاست ^{۱۲} وغیرہ ترک کریں۔

مسئلہ ۱۳ اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوگی مگر کسی وجہ سے ساقط ہوگئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوگی، مثلاً دوسرے کی لونڈی کو زانیہ کہا تو یہ صورت حدِ قذف کی تھی مگر چونکہ محض نہیں ہے لہذا سخت قسم کی تعزیر ہوگی اور اگر اس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے۔ ^{۱۳} (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔ ^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۵ چو پایہ کے ساتھ ہر کام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مار یا بازار میں اس کے سر سے پکڑی اتاری تو مستحق تعزیر ہے۔ ^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ تعزیر کے دُرے تختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم و شراب کی حد میں اور نرم اور حد قذف میں سب سے نرم۔ ^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۱۷ جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے یذہب پھپھائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔ ^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۱۸ کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، لوطی ^{۱۸}، سودخور، شراب خور، خائن ^{۱۹}، دیوث، مخنث ^{۲۰}، بھڑوا چور، حرم زادہ، وند محرام ^{۲۱}، پلید، سفارہ ^{۲۲}، کمین ^{۲۳}، جو رکی کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے

۱۔ بائیکاٹ قطع تعلق۔ ۲۔ اہتمام بیعتنا۔

۳۔ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الحدود، باب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۱۶۷

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۵۔

۵۔ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الحدود، باب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج ۲، ص ۱۶۹

۶۔ "الدر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۰۶۔

۷۔ المرجع السابق۔

۸۔ یعنی لواطت کرنے والا۔ ۹۔ خیانت کرنے والا۔

۱۰۔ بھڑوا۔ ۱۱۔ وہی حرام سے پیدا ہونے والا۔

۱۲۔ گھنیا بالائق۔ ۱۳۔ کمین، چنگی ذات، گھنیا۔

تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصود گناہ دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔^(۱) (رد المحتار)

۲۲ رافضی، بد مذہب، منافق، زندیق،^۲ یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ، کافر بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے۔^۳ (در مختار، بحر) یعنی جبکہ سنی کو رافضی یا بد مذہب یا بدعتی کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اس کو تو رافضی کہیں گے ہی۔ یوہیں سنی کو وہابی یا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے۔

۲۳ حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرام زدہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہیے، کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام^۴ میں یہ لفظ کافر کے معنے میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے۔

۲۴ سوز، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، اُلو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے الفاظ عداوت یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کیے۔^۵ (ہدایہ وغیرہ) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دیے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت کر یہ وحش^۶ الفاظ گان میں بولے جاتے یا بعض بیباک^۷ مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں ایسے الفاظ بالقصہ^(۸) نہیں لکھے اور ان کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی اون الفاظ سے تنگ حرمت^۹ ہوتی ہے تو تعزیر ہے یا اون الفاظ سے ہر شخص کی بے آبروئی^{۱۰} ہے جب بھی تعزیر ہے۔

۲۵ جس کو گالی دی یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس میں تعزیر ہے اور اس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائے گی۔ اور اس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو۔ یوہیں اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص کی طرف سے الگ الگ تعزیر ہوگی۔^(۱) (رد المحتار)

۱۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب ہی العرح المجرد، ج ۶، ص ۱۱۳

۲۔ وہ شخص جس کا کوئی رین نہ ہو۔ (رد المحتار، ج ۶، ص ۱۱۲)

۳۔ الدر المختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۱۶

۴۔ و البحر الرائق، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۶۹

۵۔ عام بول چال۔

۶۔ انہدایہ، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ج ۱، ص ۳۶۰ وغیرہ

۷۔ بہت برے اور بے ہودہ۔ ۸۔ دارہ، بے حیاء و بائش۔ ۹۔ ارادہ۔

۱۰۔ ذلت و رسوائی۔ ۱۱۔ بے عزتی، توہین۔

۱۲۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب ہیما لہو شتم، إلخ، ج ۶، ص ۱۱۸

جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت نہ پیش کر سکا تو گال دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تحریر ہوگی۔^(۱) (در مختار)

جہاں تحریر میں کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اوس نے کسی عورت کا بوسہ یا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر مدعی کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تحریر کا حکم ہوگا۔^(۲) (در مختار)

شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے۔^(۱) عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زیونت شرعاً جائز ہے اوس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور اگر شوہر مردانہ لباس پہننے کو یا گودنا گودنے^(۲) کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مارنے کا حق نہیں۔ یوہیں، مگر عورت بیمار ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے یا جس قسم کی زیونت کو کہتا ہے وہ اوس کے پاس نہیں ہے تو نہیں مار سکتا۔^(۳) غسل جنابت نہیں کرتی۔^(۴) بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پر بوسے اجازت لینے کی ضرورت تھی۔^(۵) اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جبکہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔^(۶) چھوٹے نا سمجھ بچہ کے مارنے پر۔^(۷) شوہر کو گالی دی، گدھا وغیرہ کہا۔^(۸) یا اوس کے کپڑے پھاڑ دیے۔^(۹) غیر محرم کے سامنے چہرہ کھوس دیا۔^(۱۰) جنبی مرد سے کلام کیا۔^(۱۱) شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ جنبی شخص اس کی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دے دی اور وہ ایک چیز ہو کہ عادیہ بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔^(۱۲) (بحر)

عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ اگر نماز نہ پڑھیں یا اور کوئی محصیت^(۱) اگر یں تو اولاد کو چاہیے کہ انہیں سمجھائے کہ نماز میں فیہا^(۲) اور نہ سکوت کرے^(۳) اور اذان کے لیے دعا و استغفار کرے، ورنہ کسی کی ماں اگر کہیں شادی وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو دل دکنع کرنے کا حق نہیں۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

①۔ "المر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۱۹۔

②۔ المرجع السابق، ص ۱۲۰۔

③۔ بدت کے کسی حصہ پر سوئی سے نقش و نگار وغیرہ کر کے اس میں سرمہ یا نخل بھرنا۔

④۔ "البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ۵، ص ۸۲۔

⑤۔ گناہ۔ ⑥۔ تو صحیح۔ ⑦۔ خاموش رہے۔

⑧۔ "المر المختار" و "المر المختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، عطف: فی تعزیر المتہم، ج ۶، ص ۱۲۵۔

بچہ کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اس کو سزا اس کا باپ یا دادا یا ان کا وصی یا معلم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے۔ قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لیے بچہ کو دس کے باپ، ماں مجبور کر سکتے ہیں۔ یتیم بچہ جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی اون باتوں پر مار سکتا ہے جن پر اپنے لڑکے کو مارتا۔^۱ (در مختار، رد مختار)

عورت کو تنہا نہیں مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نینا داغ پڑ جائے اور اگر اتنا مارا اور عورت نے دعویٰ کر دیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا تو شوہر پر اس مارنے کی تعزیر ہے۔^۲ (در مختار)

عورت نے اس غرض سے کفر کیا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اسے سزا دی جائے اور اسامہ نے اور اسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔^۳ (در مختار)

چور کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا لَعَلَّاهُمْ يَتَّقُونَ﴾^۱
 ﴿وَالَّذِينَ يَخْتَفُونَ هِيَثُوًّا فَمَا يَكْنِونَ أُولَٰئِكَ سَاقِقُونَ يُكْرَهُهُمُ اللَّهُ وَيُكْرَهُ النَّاسُ﴾^۲

چورانے والا مرد اور چورانے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ سزا ہے اون کے فعل کی اللہ (عزوجل) کی طرف سے سزائش ہے اور اللہ (عزوجل) غالب حکمت والا ہے ورنہ اگر ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت درست کر لے تو بیشک اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول کرے گا، بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۔ مام بنی ریحی و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”چور پر اللہ (عزوجل) کی لعنت کہ بیضہ (خود)“^۳ چور تا ہے، جس پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ورنہ چور تا ہے، اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔^۴

۱۔ الدر المختار، ۲۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطب. فی تعزیر المتہم ج ۶، ص ۱۲۵

۲۔ الدر المختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص ۱۲۶

۳۔ المرجع السابق، ص ۱۲۸

۴۔ ص ۳۸، ۳۹

۵۔ یہ کہ نئی ہوئی ایک خاص ٹوپی جو جنگ کے دوران پہنتے ہیں۔

۶۔ صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب لمن السارق الخ، الحدیث: ۶۷۸۳، ج ۴، ص ۳۳۰

۲ بوداد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے حکم فرمایا ”وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔“^۱

۳ ابن ماجہ صفوان بن امیہ سے اور دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا ٹکیر لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا اور اون کی چادر لے بھاگا، اونھوں نے اسے پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ صفوان نے عرض کی، میرا یہ مطلب نہ تھا، یہ چادر اس پر صدقہ ہے۔ ارشاد فرمایا ”میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔“^۲

۴ امام مالک نے عبد اللہ بن عمرو^۳ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹ دے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چور لیا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کہ یہ تمہارا خادم ہے، جس نے تمہارا مال لیا ہے۔^۴

۵ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”خائن اور بونٹے والے اور چک لے جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔“^۵

۶ امام مالک و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”پھل اور گابھے^۷ کے چور نے میں ہاتھ کاٹا نہیں۔“ یعنی جبکہ پیڑ^۸ میں لگے

① "جامع الترمذی"، کتاب الحدود، باب ماجاء فی تعقیق ید السارق، الحدیث ۱۴۵۲، ج ۳، ص ۱۳۱

② "مسند الدارمی"، کتاب الحدود، باب السارق یوجب إلیخ، الحدیث ۲۲۹۹، ج ۲، ص ۲۲۶

③ و "مسند ابن ماجہ"، کتاب الحدود، باب سرق من الحر، الحدیث ۲۵۹۵، ج ۳، ص ۲۴۶

④ بہار شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر "عبد اللہ بن عمرو" رضی اللہ تعالیٰ عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک

"موطأ" امام مالک میں حضرت سیدنا "عبد اللہ بن عمرو" رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، یہی اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے۔ علیحدہ

⑤ "الموطأ"، امام مالک، کتاب الحدود، باب ما لا قطع علیہ، الحدیث ۱۶۱۱، ج ۲، ص ۳۴۹

⑥ ...تجین کر، جمعیت کر

⑦ "جامع الترمذی"، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الخائین إلیخ، الحدیث ۱۴۵۳، ج ۳، ص ۱۳۲

⑧ کجور کا خوشہ جو پہلے پھل لگتا ہے، نیز کجور کے درخت سے نکلنے والا سفید گوند جو چربی کی طرح کا ہوتا ہے۔ درخت۔

ہوں اور کوئی چورائے۔^(۱)

۴ امام مالک نے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”درختوں پر جو پھل لگے ہوں، وہ میں قطع نہیں۔ ورنہ اون بکریوں کے چورانے میں جو پہاڑ پر ہوں، وہاں جب مکان میں جائیں اور پھل خرمن^۲ میں جمع کر لیے جائیں اور سپر^۳ کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔“^(۴)

۸ عبداللہ بن عمر، و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ سپر کی قیمت میں روایت بہت مختلف ہیں، بعض میں تین درہم، بعض میں ربع دینار، بعض میں دس درہم۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احتیاطاً دس درہم والی روایت پر عمل فرمایا۔^۵

احکام فقہیہ

چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

① چورانے والا مکلف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

② گونا گاہ ہو ③ انگھیا را^۶ ہو اور اگر گونا گاہ ہے تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہہ سکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ یہ ہیں ندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔

④ دس درم چورائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چورائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اور

⑤ دس درم کی قیمت چورانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی۔

⑥ اور تہی قیمت اس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ لہذا اگر چورانے کے وقت وہ چیز دس درم قیمت کی تھی مگر ہاتھ

① ”جامع الترمذی“ کتاب الحدود، باب ما جاء لا قطع فی ثمر و لا کثر بالحديث. ۱۴۵۴ ج ۳، ص ۱۳۶

② وہ جگہ جہاں پھل یا غنہ غیر جمع کر کے صاف کیے جاتے ہیں۔ ③ زغال۔

④ ”الموضا“، لإمام مالک، کتاب الحدود، باب ما یحب فیہ القطع، الحديث ۱۵۹۹ ج ۲، ص ۳۴۱

⑤ ”فتح القدیر“، کتاب السرقة، ج ۵، ص ۱۲۲-۱۲۴.

⑥ درست آنکھوں والا، چٹا۔

کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہوگئی یا جہاں چور یا ہے وہاں تو اس بھی دس درم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہوگئی یا اس میں سے کچھ ضائع ہوگئی کہ دس درم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

⑦ اور چور نے میں خود اس شے کا چور نام مقصود ہو لہذا اگر اچکن^۱ وغیرہ کوئی کپڑا چور یا اور کپڑے کی قیمت دس درم سے کم ہے مگر اس میں دینار لگا تو جس کو با مقصد چور یا وہ دس درم کا نہیں لہذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں اگر وہ کپڑا ان درموں کے لیے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا چور یا نہیں بلکہ اس شے کا چور یا ہے یا کپڑا چور یا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کو قصداً چور یا قرار دیا جائیگا مگر چہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چور یا تھا۔ یو ہیں اگر روپے کی قسمی چور یا تو اگر چہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چور یا بلکہ میرا مقصود صرف قسمی کا چور یا تھا تو ہاتھ کاٹنا جائیگا اور اس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائیگا۔

⑧ اس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اس کا ٹکڑا یا ہر ہو لہذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی لگلی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔

⑨ خفیہ^۲ یا ہو یعنی گردن میں چوری کی تو مکان میں جانا وروہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کا لینا عدائیہ^۳ ہو جیسے ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹا نہیں۔ مغرب و عشا کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے۔ اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خفیہ ہو مگر چہ مال لینا عدائیہ یا لڑ بھگڑ کر ہو ہاتھ کاٹا جائے۔

⑩ جس کے یہاں سے چوری کی اس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ اس کا مالک ہو یا امین^۴ اور اگر چور کے یہاں سے چور یا^۵ تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جا چکا ہو، ورنہ اس کا کاٹا جائے۔

⑪ ایسی چیز نہ چور یا ہو جو جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

⑫ وہ چوری دارا الحرب میں نہ ہو۔

⑬ مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لیے بنائی گئی ہو جیسے مکان، دوکان، خیمہ، خزانہ، صندوق۔ دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان۔

① ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے۔ ② چھپ کر۔

③ ظاہر، سب کے سامنے۔ ④ یعنی اس کے پاس مال بطور راست ہو۔

⑤ یعنی چور جو اس چوری کر کے یا تھا اسے چرایا۔

④ بقدر دس درم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے، مگر ہر بار دس سے کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ^۱ نہیں بلکہ متعدد^۲ ہیں، اب اگر دس درم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چور یا جن کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے اگرچہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے^۳۔

⑤ شہد یا تاویل کی گنجائش نہ ہو، لہذا اگر باپ کا ماں چور یا یہ قرآن مجید کی چوری کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شہد ہے اور دوسرے میں یہ تاویل ہے کہ پڑھنے کے لیے یا ہے۔^۴ (در مختار، بحر، عالمگیری وغیرہ)

① چند شخصوں نے ملکر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال لیا ہو یا بعضوں نے لیا اور بعض نگہبانی کرتے رہے۔^۵ (عالمگیری، بحر)

② چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ چور خود قرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ دوسرا گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر ماں کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے قرار کیا ہے تو یہ گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں۔^۶ (در مختار)

③ قاضی گواہوں سے چند باتوں کا سوال کرے کس طرح چوری کی، اور کہاں کی، ور کتنے کی کی، اور کس کی چیز چورائی، جب گواہ ان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جائیں تو قطع کا حکم ہے۔^۷ (در مختار)

④ پہلے قرار کیا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں نے چوری کا قرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے قرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اسکی شہادت دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے یا کچھ

① ایک بار چوری کرنا۔ ② زیادہ۔ ③ یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

④ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۳۶-۱۳۸۔

و "البحر الرائق"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۸۴-۸۶۔

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السرقة، الباب الأول فی بیان السرقة۔ إلخ، ج ۲، ص ۱۷۰، وغیرہا۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السرقة، الباب الأول فی بیان السرقة۔ إلخ، ج ۲، ص ۱۷۰۔

و "البحر الرائق"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۸۹۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۳۸۔

⑦ المرجع السابق، ص ۱۳۸۔

جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کی تو تاوان لازم ہے۔^{۱۱} (درمختار)

۵۔ اقرار کر کے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بھڑکے رجوع کے ہے ہاں تاوان لازم ہے۔ اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے، گرچہ بھاگ جائے اگرچہ حکم سنانے سے پہلے بھاگا ہو، البتہ اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تہادی عارض ہوگئی مگر تاوان لازم ہے۔⁽²⁾ (درمختار)

۶۔ مدعی گواہ نہ پیش کر سکا چور پر حلف^{۱۳} رکھا اوس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دیا جائے مگر قطع نہیں۔^۴ (درمختار)

۷۔ چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔^۵ (درمختار)

۸۔ ہاتھ کاٹنے کا قاضی نے حکم دیدیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال اوی کا ہے یا میں نے اوی کے پاس مانے رکھا تھا یہ کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اوی نے غلط قمر کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔^۶ (درمختار)

۹۔ گواہوں کے بیان میں اختلاف ہو ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں۔^۷ (بحر) قمر و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

۱۰۔ ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضرور نہیں^۸ بلکہ اگر غائب ہوں یا مر گئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔^۹ (درمختار)

①۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۳۹۔

②۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۴۱۔

③۔ قسم اٹھانا۔

④۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۴۱۔

⑤۔ المرجع السابق، ص ۱۴۱۔

⑥۔ المرجع السابق، ص ۱۴۳۔

⑦۔ "البحر الرقی"، کتاب السرقة، ج ۵، ص ۸۸۔

⑧۔ بہار شریعت کے تمام فصول میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درمختار" میں ہے کہ ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کا حاضر ہونا شرط ہے، گواہوں کا حاضر ہونا شرط نہیں۔۔۔ جلیبیہ

⑨۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع والبیان، ج ۶، ص ۱۶۹۔

کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کس میں نہیں

۱۔ سکو^۱، آہن^۲، گر کی لکڑی^۳، صندل، نیزہ، مشک، زعفران، عنبر اور ہر قسم کے تیل، زمرہ، یاقوت، زبرجد، فیروزہ، موتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کری، میز، تخت، دروازہ جوا بھی نصب نہ کیا گیا ہو^۴، لکڑی کے برتن۔ یوہیں تانبے، پتیل، موہے، چڑے وغیرہ کے برتن، چھری، چاقو، قینچی اور ہر قسم کے نئے گیسوں، بھو، چاول اور ستون، نا، شکر، تھی، سرکہ، شہد، کھجور، چھوہارے، مٹے، روٹی، اُون، کتان^۵، پہننے کے کپڑے، بچھونا اور ہر قسم کے عمدہ، ورنیس، مال میں ہاتھ کاٹا جائیگا۔

۲۔ حقیر چیزیں جو عادتہ محفوظ نہ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں، اور ہنوز^۶ ان میں کوئی ایسی صنعت^(۷) بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جیسے معمولی لکڑی، گھاس، زکل^۸، مچھلی، پرند، گبرو^۹، چونا، کونکے، نمک، مٹی کے برتن، پکی اینٹیں۔ یوہیں شیشہ، گرچہ قیمتی ہو کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے، ورٹوٹنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یوہیں وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت، تر بوڑ، خر بڑ، لکڑی، کھیر، ساگ، ترکاریاں اور تیار کھانے جیسے روٹی بلکہ قحط کے زمانہ میں غلہ گیسوں، چاوس، بھو وغیرہ بھی اور ترمیوے جیسے انگور، سیب، ناشپاتی، بھی^{۱۰}، انار ور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائیگا جیسے خروٹ، بادام وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں، اگرچہ درخت مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت کاٹ کر حفاظت میں رکھا اب چورائے گا تو قطع ہے۔

۳۔ شراب چورائی تو قطع نہیں ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اس برتن کی قیمت دس درم ہے اور صرف شراب نہیں بلکہ برتن چورنا بھی مقصود تھا، مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش قیمت^{۱۱} ہے تو قطع ہے۔^(۱۲) (ردالمحتار)

- ۱۔ ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔
- ۲۔ جنوب مشرقی شیشہ کے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی، وریا ہوتی ہے۔
- ۳۔ ایک خوشبو ور درخت کی لکڑی جسے جلد نے سے خوشبو ہوتی ہے۔
- ۴۔ لگایا نہ گیا ہو۔
- ۵۔ ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں گلے گلے ہو جاتا ہے۔
- ۶۔ ابھی تک۔
- ۷۔ دستکاری۔
- ۸۔ ایک قسم کی س مٹی۔
- ۹۔ ایک پھل کا نام جو ناشپاتی کے مشابہ ہوتا ہے۔
- ۱۰۔ زیادہ قیمت والا۔
- ۱۱۔ زیادہ قیمت والا۔

(۱۲) "ردالمحتار" کتاب السرقة مطبعہ نفی ضمان السامعی، ج ۶، ص ۱۴۸، ۱۴۷۔

۴۔ لہو و لب کی چیزیں جیسے ڈھول، طبلہ^۱، سارنگی^۲ وغیرہ ہر قسم کے ہابے اگر چہ طبل جنگ^۳ چورایا ہوا تھا نہیں کاٹا جائیگا۔ یوہیں سونے چاندی کی صلیب^۴، بیت و شطرنج نزد^۵ چور نے میں قطع نہیں اور روپے، شرفی پر تصویر ہو جیسے آج کل ہندوستان کے روپے اشرفیاں تو قطع ہے۔^۶ (رد المحتار، رد المحتار)

۵۔ گھاس اور نرکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہو گئیں۔ جیسے آج کل بمبئی کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع^۷ ہے۔^۸ (رد المحتار)

۶۔ مکان کا بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دیگر اسباب جھاڑ فانوس^۹۔ ہانڈیاں۔ قلعے۔ گھڑی، چائناز وغیرہ اور نریوں کے جوتے چور نے میں قطع نہیں مگر جو اس قسم کی چوری کرتا ہو اسے پوری سزدی جائے اور قید کریں یہاں تک کہ گئی تو بے کر لے بلکہ ہر ایسے چور کو جس میں کسی شہید کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیر کی جائے۔^{۱۰} (رد المحتار)

۷۔ ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چور نے میں قطع نہیں اگر چہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور اونٹ کی ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے۔^{۱۱} (عالمگیری)

۸۔ شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کر کے ان کی کھال کو بچھوٹا یا چائناز بنالیا ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں اور باز، شکر، کتا، چیتا وغیرہ جانوروں کو چور یا تو قطع نہیں۔^{۱۲} (عالمگیری)

۹۔ مصحف شریف چورایا تو قطع نہیں اگر چہ سونے چاندی کا اس پر کام ہو۔ یوہیں کتب تفسیر و حدیث و فقہ و نحو

① ایک قسم کا خاص ڈھول جس میں بانس کا مندا نکس سے سجایا جڑ ہوتا ہے، یہ گلیوں کی ضرب اور پھیلی کی تھاپ سے بجا جاتا ہے۔

② ایک ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں اور اسے گز (پھوٹی کمان) سے بجا جاتا ہے۔

③۔ اعدن جنگ کے لیے بجائے جانے والا نثارہ، بڑا ڈھول۔

④۔ جیسا نکس کا ایک مقدس نشان۔ ⑤۔ شطرنج کا ٹھوس۔

⑥۔ "اندر المختار" و "رد المحتار" کتاب السرقة، مطلب فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۸

⑦۔ ہاتھ کاٹنا۔

⑧۔ "رد المحتار" کتاب السرقة، مطلب فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۶

⑨۔ ایک قسم کا فانوس جو گھروں میں روشنی اور خوبصورتی (Decoration) کیلئے لگاتے ہیں۔

⑩۔ "رد المحتار" کتاب السرقة، مطلب فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۸

⑪۔ "انعادی الہدیہ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقتضیہ و مالا إلخ، الفصل لأول، ج ۲، ص ۱۷۶

⑫۔ المرجع السابق۔

وقت و اشعار میں بھی قطع نہیں۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰ حساب کی بہیاں^(۲) اگر بیکار ہو چکی ہیں اور وہ کاغذات دس درم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے ورنہ نہیں۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ آزاد بچہ کو چور یا اگر چہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یوں اگر بڑے غلام کو جو اپنے کو بنا سکتا ہے چور یا تو قطع نہیں، اگر چہ سونے یا بیہوشی یا جنون کی حالت میں اسے چور یا ہو اور اگر نا سمجھ غلام کو چور یا تو قطع ہے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص کے دوسرے پردہ درم آتے تھے قرض خواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپے یا اشرفیں چورائیں تو قطع نہیں اور اگر سبب^(۵) چور یا ور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے کے معوضہ میں بریا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لیے دایا تو قطع نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا و چک لیا^(۷) تو قطع نہیں۔ یوں قبر سے کفن چور نے میں قطع نہیں اگر چہ قبر مقفل مکان^(۸) میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اس میں سے اگر عدوہ کفن کے کوئی اور کپڑا وغیرہ چور یا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں، ہاں اگر اس فعل کا عادی ہو تو بطور سیاست^(۹) ہاتھ کاٹ دیں گے۔^(۱۰) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۴ ذی رحم محرم^(۱۱) کے یہاں سے چور یا تو قطع نہیں، اگر چہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی رحم محرم کا مال دوسرے

① "الغناوی الہندیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع فیہ ومالا إلخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۷

و "رد المحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج ۶، ص ۱۴۹.

② سبب بھی کی جمع، وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں۔

③ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۰

④ "الغناوی الہندیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع فیہ ومالا إلخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۷، وغیرہ

⑤ گھر یا سارا سامان۔

⑥ "الغناوی الہندیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع فیہ ومالا إلخ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۷

⑦ جھپٹ کر چھین لیا۔

⑧ یعنی حکمت عملی کے تحت تاکہ چوری سے باز آجائے۔

⑨ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۱، ۱۵۰

⑩ ایب قرچی رشتہ رجس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

کے یہاں تھا وہاں سے چور یا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت کے غلام نے اس کے شوہر کے یہاں چوری کی تو قطع نہیں۔ یوہیں تاجروں کی دوکانوں سے چور نے میں بھی قطع نہیں ہے جبکہ یہ وقت چوری کی کہ اس وقت لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت ہے۔^۱ (در مختار)

مسئلہ ۱۵ مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی میفظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اس کا مالک وہاں موجود ہو اگرچہ سو رہا ہو یعنی مالک اس جگہ ہو کہ اس کو وہاں سے دیکھ سکے۔ یوہیں میدن یا راستہ میں اگر ماں ہے اور محافظ وہاں پاس میں ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔^(۲) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ جو جگہ یک شے کی حفاظت کے لیے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لیے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطبل سے اگر روپے چوری کئے تو قطع ہے مگر چار اصطبل روپے کی حفاظت کی جگہ نہیں۔^۳ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہ اسلام اسے سیارۂ قتل کر سکتا ہے۔^۴ (در مختار)

باب فی الحرقۃ

مسئلہ ۱ چور کا دہنا ہاتھ گئے^۵ سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دیئے^۶ اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اسے قید میں رکھیں۔ گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت در کاٹنے والے، اور دھننے والے کی اجرت اور تیل کھولنے کے مصارف^۷ سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو بے ہایوں پاؤں گئے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے، اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کر لے یعنی اس کے بٹہ^۸ سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دس سے توبہ کی ورثگی کے آثار نمایاں ہوں۔^۹ (در مختار وغیرہ)

۱۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۳ تا ۱۵۶.

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع ومالا، إلخ، العصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۹.

و "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۸.

۳۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع ومالا، إلخ، العصل الأول، ج ۲، ص ۱۷۹.

۴۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۶۵.

۵۔ کدائی۔ ۶۔ ہاتھ کے کئے ہوئے حصے کو کھولتے تیل سے جدا دیں گے۔ ۷۔ اخراجات۔ ۸۔ چہرہ۔

۹۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، باب کیفۃ القطع، إلخ، ج ۶، ص ۱۶۶، ۱۶۷، وغیرہ.

فقہ ۲ اگر دہنا ہاتھ اُس کا مثل ^۱ ہو گیا ہے یا اس میں کانگوٹھا یا اونٹلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے در اگر بایاں ہاتھ مثل ہو یا اس کا انگوٹھا یا دو اونٹلیاں کٹی ہوں تو ب دہنا نہیں کاٹیں گے۔ یو ہیں اگر دہنا پاؤں بیکار ہو یا کٹا ہو تو بیاں پاؤں نہیں کاٹیں گے، بلکہ قید کریں گے۔ ^۲ (عالمگیری، درمختار)

فقہ ۳ ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے، خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہ گواہی دیں اُس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اُس وقت بھی موجود ہو لہذا اگر چور چوری کا قریر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو غائب ہے اُس کی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے میں نے چورے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں ^۳ اور پہلی صورت میں جبکہ غائب حاضر ہو کر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے۔ ^۴ (درمختار)

فقہ ۴ جس شخص کا مال پر قبضہ ہے وہ مطالبہ کر سکتا ہے جیسے امین ^۵ و غاصب ^۶ و مرتہن ^۷ و متولی ^۸ اور باپ اور موی اور سود خوار جس نے سودی مال پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور سود دینے والا جس نے سود کے روپے را کر دیے اور یہ روپے چوری گئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں۔ ^۹ (درمختار)

فقہ ۵ وہ چیز جس کے چورانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دل نہیں گے۔ اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگر چہ اس نے خود ضائع کر دی ہو۔ و اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کر دی اور خرید ر یا مویوب ر نے ^{۱۰} ضائع کر دی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے شمن ^{۱۱} واپس لے۔ اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔ ^{۱۲} (درمختار)

۱۔ بے کار۔

۲۔ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی ما یقطع ومالا یلخ، المعص الثالث وح ۲ ص ۱۸۲

۳۔ الدر المختار، کتاب السرقة، باب کیفیۃ القطع، إلخ، ج ۶، ص ۱۶۸، ۱۶۷۔

۴۔ یعنی ہاتھ کاٹنا نہیں۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، باب کیفیۃ القطع، إلخ، ج ۶، ص ۱۶۹، ۱۷۰۔

۶۔ غاصب کرنے والا۔

۷۔ جس کے پاس مال گروی رکھا ہے۔

۸۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، باب کیفیۃ القطع، إلخ، ج ۶، ص ۱۷۰۔

۹۔ جس کو چیز ہبہ کر دی ہے اس نے۔

۱۰۔ "الدر المختار"، کتاب السرقة، باب کیفیۃ القطع، إلخ، ج ۶، ص ۱۷۵۔

مسئلہ ۶ کپڑا چورایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیے، اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس درم ہے تو قطع ہے اور گر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہو گئی تو پوری قیمت کا ضمان لازم ہے اور قطع نہیں۔^۱

المرکبین

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

﴿الَّذِينَ يَخْرُجُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَالَّذِينَ يَخْرُجُونَ فِي الْأَرْضِ هَادِينَ ۚ فَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ وَالَّذِينَ يَخْرُجُونَ فِي الْأَرْضِ هَادِينَ ۚ فَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ وَالَّذِينَ يَخْرُجُونَ فِي الْأَرْضِ هَادِينَ ۚ فَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ﴾^۲

جو لوگ اللہ (عزوجل) ورسول سے ٹرتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انھیں سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیے جائیں یا جلا وطن کر دیے جائیں۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے، مگر وہ کہتے ہیں کہ تمہارے قابو پانے سے قبل تو بہ کریں تو جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

ابوداؤد امام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مرد مسلمان اس مرکی شہادت دے کہ اللہ (عزوجل) ایک ہے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں، اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے، ٹھکن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا اور جو شخص اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) (یعنی مسلمانوں) سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلا وطن کر دیا جائے گا اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔“^۳ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیہ غنکل وعرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر سنگتات میں ڈالوا دیے، وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔^۴

مسئلہ ۷ راہزن^۵ جس کے لیے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے، اس میں چند شرطیں ہیں۔ (۱) ان میں اتنی

۱۔ اندر المختار، کتاب الرقة، باب کیفیة القطع، إلخ، ج ۶، ص ۱۷۶

۲۔ المائدة، ۳۳، ۳۴

۳۔ مسألی داؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فیہ ارب، إلخ الحدیث، ۴۳۵۳، ج ۴، ص ۱۶۹

۴۔ صحیح البخاری، کتاب الوصی، باب أبی الابل، إلخ الحدیث، ۲۳۳، ج ۱، ص ۱۰۰، والحدیث ۵۷۲۷، ج ۴، ص ۲۸

۵۔ یعنی ڈاکو۔

حالت ہو کہ راہ گیر اُن کا مقابلہ نہ کر سکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکا ڈالنا یا لٹکی لے کر یا پتھر وغیرہ سے۔ (۲) بیردن شہر راہزنئی کی ہو ^۱ یا شہر میں رست کے وقت ہتھیار سے ڈاکا ڈال۔ (۳) دراما اسلام میں ہو۔ (۴) چوری کے سبب شرائط پائے جائیں۔ (۵) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے بادشاہ اسلام نے اُن کو گرفتار کر لیا ہو۔ ^۲ (ع لکھنوی)

مسئلہ ۲۰ ڈاکہ پڑا مگر جان و مال تلف نہ ہوا، اور ڈاکو گرفتار ہو گیا تو تعزیرات سے زد و کوب ^۱ کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کر لے اور اُس کی حالت قابلِ اطمینان ہو جائے اب چھوڑ دیں اور فقط زہنی توبہ کافی نہیں، جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو تو قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے، اور اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں۔ یوہیں مگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ در ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اگر ڈاکو نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کیے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ (۱) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے یا (۲) سولی دیدے یا (۳) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دے یا (۴) صرف قتل کر دے یا (۵) قتل کر کے سولی پر چڑھا دے یا (۶) فقط سولی دیدے۔ یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں ^۵ پھر جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اُس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اُس کے ورثہ دفن کر دیں اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ڈاکو کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ^۶ (ع لکھنوی، در مختار)

مسئلہ ۲۱ ڈاکوؤں کے پاس گروہ مال موجود ہے تو بہر حال واپس دیا جائے اور نہیں ہے اور ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے یا قتل کر دیے گئے تو اب تاوان نہیں۔ یوہیں جو انھوں نے رگیروں کو زخمی کیا یا مار ڈالا ہے اسکا بھی کچھ معوضہ نہیں دلیا جائے گا۔ ^۷ (در مختار، رد المحتار)

① یعنی شہر سے باہر ڈاکیتی کی ہو۔

② "المتاوی الہدیۃ"، کتاب المرقۃ، الباب الرابع فی قطع الطريق، ج ۲، ص ۱۸۶

③ ضائع۔ ④ مار پیٹ۔ ⑤ یعنی نیزہ ماریں۔

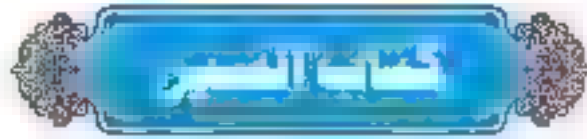
⑥ "المتاوی الہدیۃ"، کتاب المرقۃ، الباب الرابع فی قطع الطريق، ج ۲، ص ۱۸۶

و "الدر المختار"، کتاب المرقۃ، باب قطع الطريق، ج ۶، ص ۱۸۱، ۱۸۲۔

⑦ "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب المرقۃ، باب قطع الطريق، ج ۶، ص ۱۸۳۔

۴ ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یہ مال سیار یا یا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوگی وہ صرف اوی ایک کی نہ ہوگی، بلکہ سب کو پوری سزا دی جائے۔^۱ (عالمگیری)

۵ ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معوضہ کچھ نہیں اور مگر فقط زخمی کیا مگر نہ مال لیا نہ قتل کیا یا قتل کیا اور مال لیا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لی اور مال واپس دیدیا یا اون میں کوئی غیر مکلف^۲ یا گونگا ہو یا کسی راغبیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں۔ ورنہ مقتول اور قتل نہ کیا ہو تو خود وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کر دے۔^۳ (در مختار)



اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿أَذِنَ لِمَن يَشَاءُ بِأَنَّهُ ظُمُوءٌ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝۱۰۱﴾^۱ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۚ وَمَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ لِلنَّاسِ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهِنَّ مَتَّصُوا بِمَنَ وَصْنُهُمْ وَمَسْجِدُ يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۚ وَسَيُنصَرُّ اللَّهُ مِنْ يَنْصُرُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝۱۰۲﴾^۲

اون لوگوں کو جہاں کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ اون پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ (عزوجل) اون کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق اون کے گھروں سے نکال گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ (عزوجل) ہے اور اگر اللہ (عزوجل) لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ (عزوجل) کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ (عزوجل) دس کی مدد کرے گا جو اوس کے دین کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (عزوجل) قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ ۚ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝۱۰۳﴾^۳ وَتُكَلِّمُهُمْ حَيْثُ

۱۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج ۲، ص ۱۸۷

۲۔ یعنی عاقل بالغ نہ ہو۔

۳۔ الدر المختار، کتاب السرقة، باب فصع الطريق، ج ۶، ص ۱۸۲

۴۔ ج ۱۷، الحج ۱۰، ۳۹

لَقَاتِلُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْعِشَّةَ شَدُّ مِنْ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ مَسْجِدِ الْكَرَةِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ قَاتِلُكُمْ فَتَمُوتُوا فِيهِمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنْ نَتَّهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ بِلَاهِهِ ۝ فَإِنْ نَتَّهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ (۱)

اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ (عزوجل) زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ایسوں کو جہاں پاؤ مار دو اور جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور اون سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم سے دہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو انھیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور اون سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ (عزوجل) کے لیے ہو جائے اور اگر وہ باز آ جائیں تو زیادتی نہیں مگر خاموشی پر۔

احادیث

۱ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اللہ (عزوجل) کی راہ میں صحیح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و فیہا^۱ سے بہتر ہے۔"

۲ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "سب سے بہتر اوس کی زندگی ہے جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ^۲ پکڑے ہوئے ہے، جب کوئی خوفناک آواز سننا ہے یا خوف میں اوسے کوئی بلاتا ہے تو اوڑھ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اوس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے) یا اوس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لیکر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے، وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک، اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔"^۳

۳ ابوداؤد، و دونسی و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "مشرکین سے جہاد کرو، اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے طیار ہو جاؤ۔"^۴

۱۔۔۔ پ ۲، البقرہ، ۱۹۰، ۱۹۳

۲۔۔۔ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

۳۔۔۔ "صحیح البخاری"، کتاب الجہاد، باب العدو والروحہ فی مبین اللہ۔ إلح، الحدیث ۲۷۹۲، ج ۲، ص ۲۵۱

۴۔۔۔ اکام۔

۵۔۔۔ "صحیح مسلم"، کتاب لامارۃ، باب فصل الجہاد و الرباط الحدیث ۱۲۵۔ (۱۸۸۹) ص ۱۰۴۸

۶۔۔۔ "سنن أبی داؤد"، کتاب الجہاد، باب کراہیۃ ترک الخزو الحدیث ۴۰۰۴، ج ۲، ص ۱۶

ترمذی و ابوداؤد و فضالہ بن عبیدہ سے اور دارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں، مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مرجائے تو اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فقہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔“^(۱)

صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”اللہ (عزوجل) کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“^(۲)

صحیح مسلم شریف میں سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”ایک دن اور رات اللہ (عزوجل) کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیامت سے بہتر ہے، اور مرجائے تو جو عمل کرتا تھا، جاری رہے گا اور اس کا رزق برقرار رہے گا اور فقہ قبر سے محفوظ رہے گا۔“^(۳)

ترمذی و نسائی کی روایت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔“^(۴)

مسائل فقہیہ

مسلمانوں پر ضرور ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بدائیں اگر دین حق کو قیوں کر لیں زہے نصیب حدیث میں فرمایا ”مگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو یہ دس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا“ یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمہیں مل جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہو جائے اور اگر کافروں نے دین حق کو قیوں نہ کیا تو بادشاہ اسلام دن پر جزیہ مقرر کر دے کہ وہ اد کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔“^(۱) (در مختار وغیرہ)

مجاہد صرف وہی نہیں جو قتل کرے^(۲) بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں پناہ مل صرف کرے^(۳) یا نیک مشورہ

① ”جامع الترمذی“، کتاب فضائل الجہاد، باب ما جاء فی فضل من مات مرابطاً، الحدیث: ۱۶۲۷، ج ۳، ص ۲۳۲

② ”صحیح البخاری“، کتاب الجہاد، باب فصل ریاط یوم الخ، الحدیث: ۲۸۹۲، ج ۲، ص ۲۷۹

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الامارۃ، باب فصل ریاط فی سبیل اللہ عزوجل، الحدیث: ۱۶۳، (۱۹۱۳)، ص ۱۰۵۹

④ ”جامع الترمذی“، کتاب فضائل الجہاد، باب ما جاء فی فضل المرابط، الحدیث: ۱۶۷۳، ج ۳، ص ۲۵۲

⑤ ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۱۹۳، وغیرہ

⑥ جہاد کرے کفار سے جنگ کرے۔ ⑦ خراج کرے۔

سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلہ نوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے۔ اور اس کے توابع^۱ سے رباط ہے یعنی بد واسلہ میہ^۲ کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے کہ اس کی نماز پلوس نماز کی برابر ہے اور اس کا ایک درم خرچ کرنا سات سو درم سے بڑھ کر ہے اور مرجائے گا تو روزمرہ رباط کا ثواب اس کے ثلثہ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور قنۃ قبر سے محفوظ رہے گا و قیامت کے دن شہید وضایا جائے گا اور فزع اکبر سے مامون^۳ رہے گا۔^۴ (در مختار)

۳۔ جہاد ابتداً فرض کفایہ ہے کہ یک جماعت نے کر یا تو سب بری اذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر هجوم کریں^۵ تو وہاں والے مقابلہ کریں اور ان میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں^۶ اور ان کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جوان سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہو جائیں وہی ہذا القیاس۔^۷ (در مختار، رد المحتار)

۴۔ بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں۔ یوہیں بالغ کے مال باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائے۔ یوہیں دندھے اور پانچ در تنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے، ورنہ بغیر قرض خود بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جاسکتا۔ وراگردین میعاد^۸ ہو اور جانتا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے گا تو جانا جائز ہے۔ اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے۔ یوہیں اگر اس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہہ دے کہ جن کی جن کی امانت ہے دیدینا تو اب جاسکتا ہے۔^۹ (بحر، در مختار)

۵۔ اگر کفار هجوم کر آئیں تو اس وقت فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولیٰ سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں و شوہر و مولیٰ^{۱۰} پر منع کرنے کا گناہ ہوا۔ یوہیں ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائن سے^{۱۱} اجازت کی حاجت۔

① متعلقات، اقسام۔ ② اسلامی مالک۔ ③ مخلوط۔

④ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۱۹۳-۱۹۵۔

⑤ اچانک حملہ کر دیں۔ ⑥ مدد کریں۔

⑦ "المرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۱۹۶-۱۹۸۔

⑧ ایسا قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔

⑨ البحر الرائی، کتاب السیر، ج ۵، ص ۱۲۱۔

⑩ و "المرالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۱۔

⑪ آقا، مالک۔ ⑫ یعنی مقروض کو اپنے قرض خواہ سے۔

نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں پورا نامریض کہ جانے پر قادر نہ ہو اسے معافی ہے۔^۱ (بحر)

۶ جہاد واجب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو نیز اس کا غالب گمن ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھے گی۔ اور اگر اس کی میدانہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

۷ بیت مال^۳ میں ماں موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد گھوڑے اور اسلحہ کے لیے ماں مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں ماں نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بطیب خاطر^۴ کچھ دینا چاہتا ہے تو اصل مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو۔ اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جاسکتا ہو تو مال دے کر کسی ور کو بھیج دے مگر غاری سے یہ نہ کہے کہ مال لے ور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہو گئی اور یوں کہہ تو غازی کو دینا بھی جائز نہیں۔^(۵) (درمختار، رد المحتار، عالمگیری)

۸ جن لوگوں کو دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے انہیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت اون سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو دعوت حق کر دینا مستحب ہے۔^۶ (درمختار)

۹ کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو اون کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اسوال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب کچھ جائز ہے یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کریں گے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمن ہو تو ممال وغیرہ تلف^۷ نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو بیس گے۔^۸ (درمختار)

۱۰ بندوق، توپ اور بم کے گولے مارنا سب کچھ جائز ہے۔

۱۔ "البحر الرائق" کتاب السیر، ج ۵، ص ۱۶۶۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب لأون فی تفسیرہ، إلخ، ج ۲، ص ۱۸۸۔

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۳۔

۴۔ "اسلامی حکومت کا اثر انداز"۔ ۴۔ خوشدلی سے۔

۵۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۳۔

۶۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الأول فی تفسیرہ، إلخ، ج ۲، ص ۱۹۱۔

۷۔ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۶، ۲۰۵۔

۸۔ ص ۲۰۶۔

۹۔ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۶۔

مسئلہ ۱۱ اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو اپنے آگے کر لیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے ہم ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے جب بھی ہمیں ہار رہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مر جائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو۔^۱ (در مختار)

مسئلہ ۱۲ کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہے اگر اہل شہر میں سے کوئی نکل گیا تو بے باقیوں کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو۔^۲ (در مختار)

مسئلہ ۱۳ جو چیزیں واجب التعمیم ہیں^۳ اور ان کو جہاد میں لے کر جانا جائز نہیں جیسے قرآن مجید، کتب فقہ و حدیث شریف کہ بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ یا ہیں عورتوں کو بھی نہ لے جانا چاہیے اگرچہ علاج و خدمت کی غرض سے ہو۔ ہاں اگر لشکر بڑا ہو کہ خوف نہ ہو تو عورتوں کو لے جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں بوڑھیوں، ور باندیوں کو لے جانا ولی ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لے جانے میں حرج نہیں۔^۴ (در مختار، بحر)

مسئلہ ۱۴ عہد توڑنا مثلاً یہ معاہدہ کیا کہ ستے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانہ عہد میں^۵ جنگ کی یہ ناجائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع کیے جنگ شروع کر دی تو حرج نہیں۔^۶ (مجمع الزہری)

مسئلہ ۱۵ منگہ یعنی ناک کاٹنا یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا مونہ کاٹنا کر دینا منع ہے یعنی فتح ہونے کے بعد منگہ کی اجازت نہیں اور اٹائے جنگ میں گریباں ہو مثلاً تلوار ماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گئے یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تو حرج نہیں۔^{(۷) (فتح)}

مسئلہ ۱۶ عورت اور بچہ اور پاگل اور بہت بوڑھے اور ندھے^۸ اور پابج^۹ اور راہب^{۱۰} اور پوجاری^{۱۱} جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا دہنا ہاتھ کٹ ہو یا خشک ہو گیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی

①۔ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۶۰۶۔

②۔ "المرجع السابق" ص ۶۰۷۔

③۔ جن چیزوں کی تعظیم واجب ہے۔

④۔ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۶۰۷۔

و "البحر الرائق"، کتاب السیر، ج ۵، ص ۱۳۰۔

⑤۔ معاہدہ کی مدت کے دوران۔

⑥۔ "مجمع لاہور"، کتاب السیر و الجہاد، ج ۲، ص ۴۱۴۔

⑦۔ "فتح القدیر"، کتاب السیر، باب کیفیت الفتن، ج ۵، ص ۲۰۱۔

⑧۔ ہاتھ پاؤں سے معذور۔ ⑨۔ چلنے پھرنے سے معذور۔ ⑩۔ پادری، عیسائیوں کا پیشو۔ ⑪۔ مندر کا محاور۔

مدد دیتے ہوں۔ اور اگر ان میں سے کوئی خود لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورہ سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اسے قتل کر دیں گے۔ اور اگر مجنون کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کر دیں۔ اور بچہ در مجنون کو اٹائے جنگ میں قتل کریں گے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں گے۔ اور جنہیں قتل کرنا منع ہے انہیں یہاں نہ چھوڑیں گے بلکہ قید کر کے دارالاسلام میں لائیں گے۔⁽²⁾ (در مختار، مجمع الانہر)

کافروں کے سر کاٹ کر۔ نیک یا اون کی قبریں کھود ڈالیں اس میں حرج نہیں۔⁽³⁾ (در مختار)

اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ناجائز ہے مگر اسے چھوڑے بھی نہیں بلکہ اس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی در شخص آکر اسے مار ڈالے۔ ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کا درپے ہو اور سے بغیر قتل کیے چارہ نہ ہو تو مار ڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔⁽⁴⁾ (در مختار، رد المحتار)

اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اگرچہ کچھ مال لے کر یادے کر صلح کی جائے۔ در صلح کے بعد مگر مصیحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑ دیں مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے انہیں اس کی اطلاع کر دیں در اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ملک میں اس خبر کو پہنچا سکے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اور اگر میعاد ہو تو میعاد پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں۔⁽⁵⁾ (در مختار، رد المحتار)

صلح کے بعد اگر کسی کافر نے لڑنا شروع کیا اور یہ اس کے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو ب صلح نہ رہی وراگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازت بادشاہ برسر پیکار ہے⁽⁶⁾ تو صرف انہیں قتل کیا جائے ان کے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے حق میں ہوتی ہے۔⁽⁷⁾ (مجمع الانہر)

کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے، اگرچہ صلح کے زمانہ میں ہو۔ یہ ہیں تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں اون کے ملک میں تجارت کے لیے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں جنگ کے دوران۔

۱۔ جنگ کے دوران۔

۲۔ الدر المختار، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹،

کو حاجت ہو تو غدا اور کپڑا بھی ان کے ہاتھ نہ بیچا جائے۔^۱ (درمختار)

۲۲ مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے رہنے والوں کو پناہ دیدی تو امان^۲ صحیح ہے اب قتل جائز نہیں، مگر چہ امان دینے والا فاسق یا اندھا یا بہت بوڑھا ہو۔ اور بچہ یا غلام کی امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ انھیں قتال^۳ کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں۔ مان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ کفار نے فقط امان سنا ہو اگرچہ کسی زبان میں ہو اگرچہ اس لفظ کے معنی وہ نہ سمجھتے ہوں، اور اگر اتنی دور پر ہوں کہ سن نہ سکیں تو مان صحیح نہیں۔^۴ (درمختار، عالمگیری)

۲۳ امان میں ضرر کا اندیشہ ہو تو ہادشاہ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی طلاع کر دے اور امان دینے والا اگر چاہتا تھا کہ اس حالت میں امان دینا منع تھا اور پھر دیدی تو اسے سزا دی جائے۔^۵ (مجمع الزہری)

۲۴ ذمی اور تاجر اور قیدی اور مجنون اور جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوا اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچہ و غلام جنھیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے۔^۶ (درمختار)



لہذا ردہا مل فرماتا ہے۔

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ ۖ قُلِ الْإِنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاصْبِرُوا ذَاتَ بَيْنٍ ۚ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ رَاضِينَ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۷﴾

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرما دو نفل اللہ (عزوجل) و رسول کے لیے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ڈرو، اور آپس میں صبر کرو اور اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طاعت کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اور فرماتا ہے۔

﴿وَأَعِظُوا النَّاسَ عِظْمَتُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ فَإِنَّ إِلَهَهُمْ خُصْمُهُمْ وَلِيْلَهُ الْقُرْبَىٰ ۚ أَلَيْسَ لِكُلِّ شَيْءٍ وَاسِعٌ ۙ﴾

۱۔ "المروالمختار" و "المختار"، کتاب الجہاد، مطب، فی بیروت، نسخ المثلث، ج ۶، ص ۲۱۳

۲۔ یعنی حفاظت کی ضمانت دینا، پناہ دینا۔ ۳۔ جہاد، جنگ۔

۴۔ "المروالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۱۴

۵۔ "انصاروی الہندیہ"، کتاب السیر، الباب الثالث فی الموادعة والامار، إلخ، ج ۲، ص ۱۹۸، ۱۹۹

۶۔ "مجمع الانہار"، کتاب السیر، الجہاد، ج ۲، ص ۴۱۹، ۴۲۰

۷۔ "المروالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۱۸، ۲۱۷

۸۔ مسپ ۹، الانصاف: ۱

وَابْنُ السَّيِّلِ ﴿٢٩﴾

فرمایا: تمہارے قیدیہ میں کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سرحائے جو گائے کے سر پر ہوتا تھا، اوس کو اس نقیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ہم سے قبل کسی کے لیے نقیمت حلال نہیں تھی اللہ (عزوجل) نے ہمارے ضعف و بجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔^(۱)

۳ ابو داؤد نے یوموسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اوس وقت پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا، جو لوگ فتح خیبر میں موجود تھے دن میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا، صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور اوس کے رفقاء (۲) انھیں کو حصہ دیا۔^(۳)

۵ صحیح مسلم میں یزید بن ہریر سے مروی کہ نجدہ حروری نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام و عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا؟ یزید سے فرمایا ”کہ لکھ دو کہ ان کے لیے سهم (حصہ) نہیں ہے، مگر کچھ دیدیا جائے۔“^(۴)

۶ صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، گر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لیے کہیں بھیجتے تو انھیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (احرام) عطا فرماتے۔^(۵)

۷ نیز صحیحین میں اوس سے مروی، کہتے ہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس^(۶) میں سے نفل دیا تھا، مجھے ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔^(۷)

۸ ابن ماجہ و ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

① ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب تحبیل العالم، إلخ بالحديث. ۳۲۔ (۱۷۱۷)، ص ۹۵۹

② ”صحیح البخاری“، کتاب فرض الخمس، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلف لکم۔ إلخ بالحديث. ۳۱۲۴، ص ۲۴۹
③ ”مستدرک“، کتاب الجہاد، باب فیمن جاء بعد الغیمۃ۔ إلخ، بالحديث. ۲۷۲۵، ص ۱۳، ۹۸

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب السماء العاریات۔ إلخ، بالحديث. ۱۳۹۔ (۱۸۱۲)، ص ۱۰۰۷

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب الانعام، بالحديث. ۲۰۔ (۱۷۵۰)، ص ۹۶۱

⑥ مال غنیمت کا پانچواں حصہ

⑦ ”صحیح مسلم“، کتاب الجہاد، باب الانعام، بالحديث. ۳۸۔ (۱۷۵۰)، ص ۹۶۱

تکواریذ و الفقار پر کے دن نفل میں ملی تھی۔^۱

۹ امام بخاری خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”کچھ لوگ اللہ (عزوجل) کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں، اون کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔“^(۲)

۱۰ ابوہریرہ روایت عمرو بن شعیب عن بیہ عن جدہ راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شتر^۳ کے پاس تشریف لائے اس کے کوہان سے ایک بال لیکر فرمایا ”اے ہوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ بھی نہیں سواغس کے (کہ یہ میں لوٹکا) وہ بھی تمہارے ہی اوپر رہو جائیگا، لہذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو۔“ ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھ لے کر کھڑا ہوا اور عرض کی، میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ”اے میں اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمہیں دیا۔“ اس شخص نے کہا، جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔^۴

۱ ترمذی نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔^۵

مسائل فقہیہ

غنیمت اس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے۔ اور لڑائی کے بعد جو اون سے لیا جائے جیسے خرچ اور جزیہ اس کو فتنے کہتے ہیں۔ غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور فتنے کل بیت المال میں رکھا جائے۔^۶ (در مختار وغیرہ)

۱ دار محرب میں کسی شہر کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے وہاں مسلمانوں کا قتلہ^۷ نہ ہو، تھا تو صرف اون پر عشر مقرر ہوگا یعنی جو زراعت پیدا ہوا اس کا دسواں حصہ بیت اماں کو دکر دیں، ورنہ خود بخود ذمہ میں داخل ہوئے تو دن

۱ جامع الترمذی، کتاب السیر، باب فی النفل، الحدیث ۱۵۶۷، ج ۳، ص ۲۰۲

۲ صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب فہوہ تعالیٰ ﴿فَإِنْ لَمْ يَلْبِسْهُ قَاتِلًا﴾ یعنی، بلغ، الحدیث ۳۱۱۸، ج ۶، ص ۳۴۸

۳ اونٹ۔

۴ نس ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی فداء الاسیر بالمغنم، الحدیث ۲۶۹۴، ج ۳، ص ۸۴

۵ جامع الترمذی، کتاب السیر، باب فی کراہیۃ بیع المغنم، بلغ، الحدیث ۱۵۶۹، ج ۳، ص ۲۰۳

۶ الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المغنم وقسمتہ، ج ۶، ص ۲۱۸ وغیرہ۔

۷ مسلمانوں کا غلبہ۔

کی زمینوں پر خراج مقرر ہوگا اور اون پر جزیہ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے اون پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عشر لے یا خراج مقرر کرے یا اون کو اور ون کے اموال کو خنس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کر دے۔ فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے انھیں لونڈی غلام بنائے اور خنس کے بعد انھیں اور ون کے اموال مجاہدین پر تقسیم کر دے اور زمینوں پر عشر مقرر کر دے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کر ڈالے اور عورتوں بچوں و موال کو بعد خنس تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور ان پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کر دے اور چاہے تو انھیں وہاں سے نکال دے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو اون کو چھوڑ دے اور زمین انھیں واپس دے اور عورتوں، بچوں اور دیگر اموال کو تقسیم کر دے مگر اس صورت میں بقدر زراعت انھیں کچھ مال بھی دیدے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کر دے، اور انھیں اور عورتوں، بچوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیدے ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام موال اور زمینیں تقسیم کر دیں اور ون کو چھوڑ دیا تو یہ ناجائز ہے۔^(۱) (عالمگیری)

۲۔ مگر کسی شہر کو بطور مسخ فتح کیا ہو تو جن شرائط پر مسخ ہوئی اُن پر باقی رکھیں اُس کے خلاف کرنے کی نہ انھیں اجازت ہے نہ بعد وں کو اور وہاں کی زمین انھیں لوگوں کی ملک^۳ رہے گی۔^(۴) (در مختار)

۳۔ دار الحرب کے جانور قبضہ میں کیے اور اُن کو دارالاسلام تک نہیں لاسکتا تو ذبح کر کے جلد ڈالے۔ یوہیں اور سامان جن کو نہیں لاسکتا ہے جلا دے اور برتنوں کو توڑ ڈالے روغن وغیرہ بہا دے اور ہتھیار وغیرہ بوسے کی چیزیں جو بچنے کے قابل نہیں انھیں پوشیدہ جگہ دفن کر دے۔^(۵) (در مختار)

۴۔ دار الحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر بار برداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کر دی جائے کہ دارالاسلام میں آ کر بکس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے۔^(۶) (در مختار)

۵۔ ماں غنیمت کو دار الحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبل تقسیم صرف کر سکتے ہیں مثلاً جانوروں کا چارہ اپنے کھانے کی چیزیں کھانا پکانے کے لیے ایندھن، تھی، تیل، شکر، میوے خشک و تر اور تیل لگانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل بھتی اتار جائے جس سے بھتی پاڑی کر سکیں۔

۱۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب السیر، الباب الرابع فی العالم، الفصل الاول، ج ۲، ص ۲۰۵

۲۔ ملکیت میں۔

۳۔ الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المغنم و قسمته، ج ۶، ص ۲۱۸۔

۴۔ المرجع السابق، ص ۲۲۳۔ ۵۔ المرجع السابق، ص ۲۲۴۔

لگا سکتا ہے اور خوشبود رتیل مثل روغنِ گل^۱ وغیرہ اس وقت استعمال کر سکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استمناس کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کر سکتے ہیں مگر چڑا مال غیمت میں واپس کریں۔ اور عیہدین اپنی باندی، غلام و عورتوں بچوں کو بھی مال غیمت سے کھل سکتے ہیں۔ اور جو شخص تہارت کے لیے گیا ہے لڑنے کے لیے نہیں گیا وہ اور عیہدین کے نوکر مال غیمت کو صرف^۲ نہیں کر سکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھا سکتے ہیں۔ اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کرینگے ناجائز ہے۔ یہ ہیں جو چیز کام کے لیے لی تھی اور بیچ گئی او سے بیچنا بھی ناجائز ہے اور بیچ ڈالی تو دام^۳ واپس کرے۔^۴ (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

قانون ۶ مال غیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مال غیمت میں داخل کرے۔^۵ (در مختار)

قانون ۷ دار الحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں، ہاں اگر سب عیہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دار الحرب میں لی تھیں ان میں سے کچھ بچا ہے اور بدار اسلام میں آ گیا تو بقیہ واپس کر دے اور واپسی سے پہلے غیمت تقسیم ہو چکی تو فقرا پر تصدق کر دے^۶ اور خود فقیر ہو تو، اپنے کام میں لے لے اور اگر دار اسلام میں پہنچنے کے بعد بقیہ کو صرف کر دے ہے تو قیمت واپس کرے اور غیمت تقسیم ہو چکی ہے تو قیمت تصدق کر دے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں۔^۷ (عالمگیری، در مختار)

قانون ۸ مال غیمت میں قبل تقسیم ذیانت کرنا منع ہے۔^۸ (در مختار)

قانون ۹ جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہو گیا وہ خود اور اس کے چھوٹے بچے و زوجہ کچھ دس کے پاس مال و متاع^۹ ہے سب محفوظ ہیں یہ جبکہ اسلام لانا گرفتار کرنے سے پہلے ہو ورنہ اسکے بعد کہ سب بیویوں نے اسے گرفتار کیا اگر مسلمان ہوا تو وہ

۱ پھولوں کا تیل۔ ۲ خرچ۔ ۳ قیمت۔

۴ "المرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المعنم و قسمته، مطلب فی ان معنوم المستحق، إلخ، ج ۶، ص ۲۲۹

۵ و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی العتائم، الفصل الاول، ج ۲، ص ۲۰۹

۶ "المرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المعنم و قسمته، ج ۶، ص ۲۲۵-۲۲۶

۷ فقیروں پر صدقہ کر دے۔

۸ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی العتائم، الفصل الاول، ج ۲، ص ۲۱۲

۹ و "المرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المعنم و قسمته، ج ۶، ص ۲۳۰

۱۰ "المرالمختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۰۸

۱۱ سارا و سامان وغیرہ۔

غلام ہے۔ اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اُس کے بچے اور امول پر قبضہ ہو گیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہو گیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لیکر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہو گیا پھر مسلمان اُس کے شہر پر غائب آئے تو باں بچے اور امول سب فئے ہیں۔^(۱) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰ جو شخص در محرب میں مسلمان ہوا اور اُس نے پیشتر^۲ سے کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اُس کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فئے ہے۔ اور اگر در محرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلا آیا پھر مسلمانوں کا اُس شہر پر تسلط^۳ ہو تو اُس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو امول اُس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اُسی کے ہیں باقی سب فئے ہے۔^۴ (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۱ جو شخص در محرب میں مسلمان ہوا تو اس کی یاغ اول و اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائداد غیر منقولہ^۵ اور دس کے باندی غلام بڑے والے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ یہ سب غنیمت ہیں۔^۶ (درمختار)

مسئلہ ۱۲ جو حربی دارالاسلام میں بغیر امن لیے آ گیا اور اسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اُس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فئے ہے۔^(۷) (درمختار)

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ ۱ غنیمت کے پانچ حصے کیے جائیں ایک حصہ کال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دو نا^۸ پائے گا یعنی ایک دس کا حصہ اور یک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے۔ سردار لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں یعنی جتنی سپاہی کو ملے گا اتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ، ورگدھے اور خیر کسی کے پاس ہوں تو اون کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اتنا ہی

① "الدر المختار" و "رد المختار" کتاب الجہاد، باب المعصم وقسمته، مطلب فی ان معلوم المستحق إلح، ج ۶، ص ۲۳۰

② قبضہ، غلبہ

③ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المعصم وقسمته، ج ۶، ص ۲۳۱

④ و "فتح القدیر"، کتاب السیر، باب العتائم وقسمتها، ج ۵، ص ۲۳۰

⑤ یعنی وہ جائداد جو دوسری جگہ نہیں لے جا سکتا مثلاً مکان، زمین وغیرہ۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المعصم وقسمته، ج ۶، ص ۲۳۱.

⑦ المرجع السابق، ص ۲۳۱.

⑧ وگناہ

مے گا جتنا ایک گھوڑے کے لیے ملتا تھا۔^۱ (عالمگیری)

۲ سوار دو چند غیبت کا اس وقت مستحق ہوگا جب دارالاسلام سے جد ہونے کے وقت اس کے پاس گھوڑا ہو لہذا جو شخص داراعرب میں بغیر گھوڑے کے آیا در وہاں گھوڑا خرید یا تو پیدل کا حصہ پائے گا اور اگر گھوڑا تھا مگر وہاں پہنچ کر مر گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ سوار کے دو چند^۲ حصہ پانے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اس کا گھوڑا امر بیض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا بیمار تھا اور غیبت سے قبل اچھا ہو گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ نہیں اور اگر پچھرا^۳ تھا ورنہ غیبت کے قبل جوان ہو گیا تو نہیں ورنہ اگر گھوڑا لیکر چلے مگر سرحد پر پہنچنے سے پہلے کسی نے غصب کر لیا یا کوئی دوسرا شخص اس پر سواری لینے لگا یا گھوڑا بھاگ گیا ورنہ یہ شخص داراعرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اسے وہ گھوڑا مل گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یہ جنگ کے وقت گھوڑا بیچ ڈالا تو پیدل کا حصہ پائے گا۔^۴ (در مختار، رد المحتار)

۳ سوار کے لیے یہ ضرور نہیں کہ گھوڑا اس کی ملک ہو بلکہ کر یہ یا عاریت سے لیا ہو^۵ بلکہ اگر غصب کر کے^۶ لے گیا جب بھی سوار کا حصہ پایگا اور غصب کا گناہ اس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصہ نہیں پایگا مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک نے دوسرے سے اس کا حصہ کر لیا ہو یا۔^۷ (رد المحتار)

۴ فدام ورنہ اور عورت ورجنون کے لیے حصہ نہیں ہاں غنم نکالنے سے پہلے پوری غیبت میں سے انھیں کچھ دیدیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اس وقت کہ انھوں نے قتل کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو مثلاً کھانا پکانا یا تاروں اور زنجیروں کی حصار داری کرنا ورنہ کو پانی پکانا وغیرہ۔^۸ (در مختار، عالمگیری)

۵ غیبت کا پانچواں حصہ جو لکھا گیا ہے اس کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ قیدیوں کے لیے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لیے ورنہ اگر یہ تینوں حصے ایک ہی قسم مثلاً بتائی^۹ یا مہکین پر صرف کر دیے^{۱۰} جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے۔^{۱۱} (در مختار)

۱ "افتاویٰ الہندیہ" کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیت القسمة، ج ۲، ص ۲۱۲.

۲ یعنی دوگنا۔ ۳ گھوڑی کا بچہ۔

۴ "اندر المختار" و "رد المختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیت القسمة، ج ۶، ص ۲۳۲-۲۳۴.

۵ یعنی جنگ کے لیے مانگ کر لیا ہو۔ ۶ یعنی غصب کر۔

۷ "رد المختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیت القسمة، مطلب مخالفة الامیر حرم، ج ۶، ص ۲۲۲.

۸ "اندر المختار"، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۳۵.

۹ و "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی العساکم و قسمتها، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۱۴.

۱۰ قیدیوں۔ ۱۱ خروج کر دینے۔

۱۲ "اندر المختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیت القسمة، ج ۶، ص ۲۳۷.

مسئلہ ۶ بنی ہاشم و بنی مطلب کے بنائی اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ بہ نسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اور فقرا تو زکاۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں۔^{۱۱} (درمختار)

مسئلہ ۷ جو فوج یا جو شخص لڑنے کے ارادہ سے دارالحرب میں پہنچا اور جس وقت پہنچا لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے۔ یوہیں جو شخص گیا مگر بیماری وغیرہ سے لڑائی میں شریک نہ ہو سکا تو غنیمت پانچواں اور گر کوئی تجارت کے لیے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں۔^{۱۲} (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸ جو شخص دارالحرب میں مر گیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں مائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اس کا حصہ نہیں یعنی اس کا حصہ دس کے وارثوں کو نہیں دیا جائیگا اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لڑی جا چکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اس کا حصہ وارثوں کو ملے گا۔^{۱۳} (درمختار)

مسئلہ ۹ تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک تھا اور گواہوں سے اس امر^{۱۴} کو ثابت بھی کر دیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر بیت امان سے دیا جائے۔^{۱۵} (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ غنیمت میں کتابیں میں اور معنوم نہیں کہ اون میں کیا لکھا ہے تو نہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع احتیاط میں دفن کر دیں کہ کافروں کو نہ مل سکیں اور اگر بادشاہ، سلام مسلمان کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور قابل اعتماد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں۔ اگر سونے یا چاندی کے بارے جن میں صلیب^{۱۶} یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے انھیں توڑ ڈالے اور یہ مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا ورنہ روپے شریفوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑنے کے تقسیم و بیچ کر سکتے ہیں۔^{۱۷} (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ شکاری کتے و دربار اور شرکے^{۱۸} غنیمت میں ملے تو یہ بھی تقسیم کیے جائیں اور تقسیم سے قبل ان سے شکار

① "الدر المختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفۃ القسمۃ، ج ۶، ص ۲۳۷، ۲۳۸

② "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المعنوم و قسمہ، مطلب فی ان معنوم المسحق (البح، ج ۶، ص ۲۲۶)

③ "الدر المختار"، باب المعنوم و قسمہ، کتاب الجہاد، ج ۶، ص ۲۲۶

④ دعویٰ بات۔

⑤ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفۃ القسمۃ، ج ۲، ص ۲۱۴-۲۱۵

⑥ جیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔

⑦ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفۃ القسمۃ، ج ۲، ص ۲۱۵

⑧ باز کی قسم کا ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ۔

کر دے۔^(۱) (عالمگیری)

۱۲ جو جماعت بادشاہ سے اجازت لیکر دارالحرب میں گئی یا باقوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شب خون مار کر^(۲) وہاں سے اس مائی تو یہ غنیمت ہے جس لیکر باقی تقسیم ہوگا اور، مگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی نہ اجازت لی نہ باقوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب انھیں کا ہے جس نہ یہ جائے۔^(۳) (در مختار)

۱۳ اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ باقوت بھی نہ تھے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اس میں سے جس لیکر باقی ان پر تقسیم ہو جائیگا، اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اس میں نہ جس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہی کا ہے اس کا ساتھ دارا بھی اس میں شریک نہیں۔ اور اگر اجازت والے اور بے اجازت دونوں مل گئے ورنہ کے اجتماع سے قوت پیدا ہوگئی تو اب جس لیکر غنیمت کی مثل تقسیم ہوگی یعنی ایک نے بھی جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہو جائیگا۔^(۴) (عالمگیری)

۱۴ غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابل تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور چیز تھوڑی تو بادشاہ کو اختیار ہے کہ فقر پر تصدق کر دے یا بیت المال میں جمع کر دے کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔^(۵) (عالمگیری)

۱۵ اجازت لیکر ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے اس میں جس نہیں بونگا تو اگر وہ جماعت باقوت ہے تو اس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی جس یہ جائیگا اور باقوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور جس نہیں۔^(۶) (در مختار)

۱۶ بادشاہ یا سپہ سالار^(۷) اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہہ دے کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ تمھارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کا فرقت کرے اس کا سامان اس کے لیے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اس کی وجہ سے اس سپاہیوں کو ترغیب ہوگی۔ اور اس کو نفل کہتے ہیں اور اس میں نہ جس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اس کی پانے والے کا ہے۔ اگر یہ لفظ کہے

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب السیر، الباب الرابع فی المعاکم وقسمتها بالعصل الثانی، ج ۲، ص ۲۱۵

۲ "امامیات" کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ کر کے۔

۳ "المعالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفۃ القسمة، ج ۶، ص ۲۴۱

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی المعاکم وقسمتها بالعصل الثانی، ج ۲، ص ۲۱۶

۵ "المرجع السابق"

۶ "المعالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفۃ القسمة، ج ۶، ص ۲۴۱

۷ لشکر کا سربراہ۔

تھے کہ جو جس کافر کو قتل کر یا اس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کافر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سوروپے لو اور قتل کافر کو مار ڈالو یا یوں کہ اگر تم نے قتل کافر کو مار ڈالا تو تمہیں ہزار روپے دوں گا۔ لڑائی ختم ہونے اور غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں مگر مناسب سمجھے تو خمس میں سے دے سکتا ہے۔^۱
(عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

۱۷ جن لوگوں کو نفل (انعام) دینا کہا ہے، انھوں نے نہیں سنا ورنہ نے سن لیا جب بھی اس انعام کے مستحق ہیں۔^۲ (در مختار)

۱۸ دار الحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور ان سے یہ کہہ دیا کہ جو کچھ تم پاؤ گے وہ سب تمہارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو ناجائز۔^۳ (عالمگیری)

۱۹ ایسے کو قتل کیا جس کا قتل جائز نہ تھا مثلاً بچہ یا مجنون یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں۔^۴ (در مختار)

۲۰ نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اس میں شریک نہ ہوں گے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہو گیا بلکہ مالک اس وقت ہو گا جب دارالسلام میں لائے، لہذا اگر وندھی ملی تو جب تک دارالسلام میں لانے کے بعد استیلاء نہ کرے^۵، واپس نہیں کر سکتا، نہ وہ فروخت کر سکتا ہے۔^۶ (عامہ مکتب)

استیلاء کفار کا بیان

۱ دار الحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کر لیا یعنی جنگ میں پکڑ لیا وہ اس کا مالک ہو گیا لہذا اگر ہم ان سے خرید میں یا ان قید کر نیوالوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اس کافر کو ان سے لے لیا تو مسلمان مالک ہو گئے یہی حکم سوال کا بھی ہے۔^۷ (در مختار وغیرہ)

① "المرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیۃ القسمة، مطلب فی النص، ج ۶، ص ۲۴۱-۲۴۵

و "العاوی انہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی العائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۲۱۶

② "المرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیۃ القسمة، ج ۶، ص ۲۴۵

③ "العاوی انہدیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی العائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۲۱۷

④ "المرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیۃ القسمة، ج ۶، ص ۲۴۵

⑤ یعنی جماع سے باز رہے تاکہ رحم کا نطفہ سے خالی ہو ورنہ صحیح ہو جائے۔

⑥ "المرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی کیفیۃ القسمة، ج ۶، ص ۲۵۰

⑦ "المرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار، الخ، ج ۶، ص ۲۵۳، ۲۵۴ وغیرہ

۲ اگر حربی کافر ذمی کو دارالسلام سے پکڑ لے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے۔^{۱۱} (در مختار)

۳ حربی کافر، مگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کر کے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہو جائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو پہنچ نہ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اون کا پیچھا کریں اور اون سے چھین لیں۔ پھر جب کہ دارالحرب میں لے جانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ موان ہیں مسلمان ہو گئے تو اب بالکل ان کی ملک ثابت ہو گئی کہ اب اون سے نہیں لیں گے اور اگر مسلمان ان حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آ گئے تو جس کی چیز ہے اسے دیدیں گے اور کچھ معوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آ کر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو اسے بلا معوضہ دیدینگے اور غنیمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب بقیہ دینگے ورنہ جس دن غنیمت میں وہ چیز ملی اس دن جو قیمت تھی وہ لی جائیگی۔^{۱۲} (در مختار)

۴ کافر ایمان لیکر دارالسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز چور کر دے حرب میں لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لیا تو وہ چیز مالک کو مفت وادی جائے گی۔^{۱۳} (رد المحتار)

۵ اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے اسے پکڑ لیا تو مالک نہ ہونگے، لہذا اگر مسلمانوں کا غلبہ ہو، اور وہ غلام غنیمت میں ملا تو مالک کو بلا معاوضہ دیا جائے مگر چھ قیمت تقسیم ہو چکی ہو یا تقسیم کے بعد گرد لیا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا اسے بیت امال سے قیمت دیں۔^{۱۴} (فتح)

۶ مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اس کے ساتھ گھوڑا اور مال و اسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کر لیا پھر اون سے سب چیزیں اور غلام کوئی شخص خرید لیا یا تو غلام بلا معاوضہ مالک کو دیا جائے اور باقی چیزیں قیمت اور اگر غلام مرد ہو کر دارالحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہو گئے۔^{۱۵} (در مختار)

۷ جو کافر ایمان لیکر دارالسلام میں آیا اس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچ دیا تو وہ پس بیٹا واجب ہے اور گردا پس بھی نہ آیا یہاں تک کہ غلام کو لے کر دارالحرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام گردا پس سے بھاگ کر آیا

۱۱ الدر المختار، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، ج ۶، ص ۲۵۴

۱۲ المرجع السابق، ص ۲۵۴، ۲۵۷

۱۳ رد المحتار، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، مطلب، فی الاصل فی الاشیاء الإباحة، ج ۶، ص ۲۵۷

۱۴ فتح القدیر، کتاب السیر، باب استیلاء الکفار، ج ۲۵، ص ۲۶۲

۱۵ الدر المختار، کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، ج ۶، ص ۲۶۰

یا مسلمانوں کا غلبہ ہو اور اُس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ غنیمت کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے۔
یوہیں اگر حربی غلام مسلمان ہو گیا اور وہاں سے بھاگ کر دارالاسلام میں آ گیا یہ ہمارا لشکر دارالحرب میں تھا اُس لشکر
میں آ گیا یا اُس کو کسی مسلمان یا ذی یہ حربی نے دارالحرب میں خرید لیا یا اُس کے مالک نے بیچنا چاہا یا مسلمانوں کا ان پر غلبہ ہو، بہر
حال آزاد ہو گیا۔^(۱) (در مختار)

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا۔ دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت
ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔^(۲)

❶ دارالحرب میں مسلمان امان لیکر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا^(۳) اس پر حرام ہے کہ جب
امان لی تو اُس کا پور کرنا واجب ہے۔ یوہیں اُن کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہو کر گیا ہے تو کافروں
کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگرچہ کافروں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا ہو یعنی یہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو
گنہگار نہیں کہ اس نے اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا جائز نہ ہو۔^(۴) (جوہرہ، در مختار)

❷ مسلمان امان لے کر گیا اور وہاں سے کوئی چیز لے کر دارالاسلام میں چلا آیا تو اس شے کا اب مالک ہو گیا مگر یہ
ملک حرام و نجس ہے کہ اس کو ایسا کرنا جائز نہ تھا لہذا حکم ہے کہ فقر پر تصدق کر دے، ورنہ تصدق نہ کی اور اس شے کو بیچ ڈالنا تو بیع صحیح
ہے اور اگر اس نے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں بیچ کر نکاح جائز ہوا اور عورت کنیز ہو گئی۔^(۵) (جوہرہ، در مختار)

❸ مسلمان امان لے کر دارالحرب کو گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بد عہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید
کر لیا یا دوسرے نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور تدارک^(۶) نہ کیا تو بے ان کے جان و مال سے
تعرض کرے تو گنہگار نہیں کہ بد عہدی اُن کی جانب سے ہے اسکی جانب سے نہیں اور اس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں

❶ "الدر المختار" کتاب الجہاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، ج ۶، ص ۲۶۱.

❷ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۲.

❸ سبہ جامدا غلقت.

❹ "الجوہرہ النیرۃ"، کتاب السیر، الجزء الثانی، ص ۳۴۵.

❺ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۲.

❻ "الجوہرہ النیرۃ"، کتاب السیر، الجزء الثانی، ص ۳۴۵.

❼ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۳.

❽ ثانی، پوچھ پچھ، ازالہ.

سے لائے گا حلال ہے۔^(۱) (شرح ملتے)

مسئلہ ۴ مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضامندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا۔ یو ہیں اگر اُس کو قرض دیا اور یہ ٹھہر لیا کہ مہینہ بھر میں سو کے سوا سو^۲ لوں گا یہ جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح ملے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۵ مسلمان دارالحرب میں امان^۴ لیکر گیا ہے اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ اُدھار چنی یا حربی نے اس مسلمان کو قرض دیا یا اس کے ہاتھ کوئی چیز اُدھار چنی یا ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع^۵ ان میں باہم کوئی فیصلہ نہ کرے گا ہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہوگی تو فیصلہ کیا جائیگا۔ یو ہیں اگر دو حربی امان لیکر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس قسم کا معاہدہ ہو تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۶ مسلمان تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ بوٹری غلام بیچنے کے لیے دارالحرب جائے ہاں اگر خدمت کے لیے لے جانا چاہتا ہو تو اجازت ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۷ حربی امان لیکر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں رہنے نہ دینگے اور اُس سے کہہ دیا جائیگا کہ اگر تو یہاں سال بھر رہیگا تو جزیہ مقرر ہوگا بگر سال بھر رہے تو جزیہ یا جائیگا اور وہ ذمی ہو جائیگا اور بدارالحرب جانے نہ دینگے، اگر چہ تجارت یا کسی اور کام کے لیے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بدستور حربی ہو گیا اس کا خون مباح ہے۔^(۸) (جوہرہ)

مسئلہ ۸ اس سے کم جتنی چاہے بادشاہ سلام اس کے لیے مدت مقرر کر دے اور یہ کہہ دے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائے گا اور اُس وقت وہ ذمی ہو جائیگا۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۹ حربی امان لے کر آیا اور یہاں خریدی یا غشری زمین خریدی اور خرچ اُس پر مقرر ہو گیا تو اب ذمی ہو گیا اور

① "مجمع الامہ فی شرح ملتے لا بحر" کتاب السیر والجهاد، باب المستامن، ج ۲، ص ۱۴۹

② سوا سو یعنی ۱۴۵۔

③ رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۲۔

④ یعنی جان و مال وغیرہ کی حفاظت کا معاہدہ، پتاہ۔ ⑤ اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کرنے والا قاضی۔

⑥ الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المستامن، ج ۶، ص ۲۶۴۔

⑦ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب السیر، الباب السادس فی المستامن بالعصل الاول، ج ۲، ص ۲۳۳۔

⑧ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب السیر، الجزء الثانی، ص ۳۴۶۔

⑨ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستامن بالعصل الثانی، ج ۲، ص ۲۳۴۔

جس وقت خراج مقرر ہوا اسی وقت سب آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ کتابیہ عورت امان لیکر دارالاسلام میں آئی اور اس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کر لیا تو اب ذمیہ ہو گئی اب دارالحرب کو نہیں جاسکتی۔ یوہیں اگر میاں بی بی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہو گیا تو عورت اب نہیں جاسکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اس کی وجہ سے ذمی نہ ہو ہو سکتا ہے کہ طلاق دیکر چلا جائے۔^{۲۱} (درمختار)

مسئلہ ۱۱ حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لیے دارالاسلام میں بھیج دیا غلام یہاں آ کر مسلمان ہو گیا تو غلام بیچ ڈالا جائے گا اور اس کا ثمن حربی کے لیے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔^{۲۲} (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب پھر حربی ہو گیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا اس کا ذین تھا اور اس کا فر کو کسی نے قید کر لیا یا اس ملک کو مسلمانوں نے فتح کر لیا اور اس کو مار ڈالا تو ذین ساقط ہو گیا اور وہ مانت ہے اور اگر بغیر غلبہ وہ را گیا یا مر گیا تو ذین اور مانت اس کے وارثوں کے لیے ہے۔^{۲۳} (ملقے)

مسئلہ ۱۳ حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اسے وہاں کھانا پانی کچھ تدوین کے نکلنے پر مجبور ہو اور وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کر ڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اسے وہیں قتل کر سکتے ہیں اس کی ضرورت نہیں کہ نکلے تو قتل کریں۔^{۲۴} (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴ جو جگہ دارالحرب ہے اب وہ دارالاسلام اُس وقت ہوگی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے ورنہ وہاں احکام اسلام جاری ہو جائیں اور دارالاسلام اُس وقت دارالحرب ہوگا، جبکہ یہ یقین باتیں پائی جائیں۔ (۱) کفر کے احکام جاری ہو جائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دیے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا۔ (۲) دارالحرب سے متصل ہو کر اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو۔ (۳) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امان اور پر بانی نہ ہو۔^{۲۵} (درمختار، رد المحتار) اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان مجتہدہ تعالیٰ اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے

① "انصاری الہندیہ"، کتاب السیر، ابواب السادس فی المسام، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۳۵

② "المرالمختار"، کتاب الجہاد، فصل فی استئذان الکافر، ج ۶، ص ۲۷۱

③ "انصاری الہندیہ"، کتاب السیر، ابواب السادس فی المسام، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۲۳۵

④ "ملقے الابحر مع مجمع لامہر"، کتاب السیر و الجہاد، باب المسام، فصل لا یمکن مسام، إلخ، ج ۲، ص ۴۵۳

⑤ "المرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الجہاد، فصل فی استئذان الکافر، مطلب، مہم انصی، إلخ، ج ۶، ص ۲۷۶

⑥ "المرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الجہاد، فصل فی استئذان الکافر، مطلب، مہم انصی، إلخ، ج ۶، ص ۲۷۶، ۲۷۷

خواہ مخواہ اسے دار الحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضا مندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ کم از کم اسلامی معاملات جن کے لیے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اُس سے فیصلہ کرائیں اور یہ مسلمانوں کی بد نصیبی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز انھیں اُس سے نہیں روکتے پھر بھی انھیں احکام شرعیہ کے اجرا کی ہلک پر واہ نہیں۔

عشر و خراج کا بیان

زمین عرب و بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے اور جو شہر قہراً فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کردی گئی یہ سب عشری^(۱) ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں، جن کو ہم کتاب الزکاۃ^(۲) میں بیان کر آئے اور جو شہر بطور صلح ہو یا جو زکریٰ فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسا دیے گئے، یہ سب خراجی^(۳) ہیں۔ بنجر زمین کو مسلمان نے کھیت کیا، اگر اُس کے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری اور خراجی ہے تو خراجی۔

مسئلہ: زمین وقف کردی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب بھی عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت اعمال سے خرید کر وقف کی تو اب خراج نہیں و عشری تھی تو عشر ہے۔^(۴) (رد المحتار)

عشر و خراج کے مسائل بقدر ضرورت کتاب الزکاۃ میں بیان کر دیے گئے وہاں سے معلوم کریں اُن سے زائد جزئیات^(۵) کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہذا انھیں پراکتفا کریں۔

تنبیہ: اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر و خراج کو عموماً چھوڑ رکھا ہے بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے بہتر ہے^(۶) وہ مسلمان ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں، جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع^(۷) نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿تَوْفُّوْا مِنْ طَلَبَتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ فِیْهِ مِنْ ثَمَرٍ﴾^(۸)

خرج کرو اپنی پاک کائیوں سے اور اُس سے کہ ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا۔

- ① چار دی کرنے۔ ② وہ زمین جس کی پیداوار سے عشر و خراج کرنا لازم ہو۔
- ③ بہارِ شریعت جلد ۱ حصہ ۵ مدخلہ فرمائیں۔ ④ وہ زمین جس کی پیداوار سے خراج ادا کرنا لازم ہو۔
- ⑤ "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب العشر و الخراج، مطب: اراضی المسحکة، إلخ، ج ۶، ص ۲۸۱
- ⑥ بھی مسائل۔ ⑦ بہت ہے۔ ⑧ شریعت اسلامیہ۔

اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہو جائیں تو اب بھی بہتر ہے خدا (عزوجل) کے بندے وہ ہیں جو اتباعِ شریعت کی کوشش کرتے ہیں جس طرح زکاۃ دیتے ہیں انھیں بھی ادا کریں گے، واللہ عواذہ فیہ۔

مذہب کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَمَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا آوَحَيْتُمْ عَلَيْهِمْ مِنْ خِيبٍ وَلَا يَكُيْلُ لَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلْيَمْسِكْ وَيَتَّعِزْ وَابْنِ سَبِيلٍ ۝ لَا يَكُونُ دُونُهُ بَشَرٌ لَا تُضِييَا مِنْكُمْ ۝ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوا وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (2)

اللہ (عزوجل) نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دیا، اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ دھنٹ، لیکن اللہ (عزوجل) اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط فرماتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہر شے پر قادر ہے جو کچھ اللہ (عزوجل) نے اپنے رسولوں کو بستیوں و اوسوں سے دیا یا وہ اللہ (عزوجل) و رسول کے لیے ہے و قرابت وائے اور قیاموں اور مسکنوں اور مسافر کے ہے (یہ اس لیے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار ہوگئے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں، اسے سو درجہ سے منع کریں، اس سے باز رہو و اللہ (عزوجل) سے ڈرو، بیشک اللہ (عزوجل) سخت عذاب والا ہے۔

احادیث

۱۔ ابوداؤد معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرما دیا کہ ”ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری۔“ یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔ (3)

۲۔ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک زمین میں دو قبیلہ درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔“ (4)

۱۔ اسلامی احکام پر عمل کرنے کی شریعت کی پیروی۔

۲۔ باب ۲۸ من الحشر ۷۱۶

۳۔ ”سبس ابی داؤد“ کتاب الخرج إلح باب فی حب العریۃ الحدیث ۳۰۲۸، ح ۳، ص ۲۲۵

۴۔ ”العسد“ للإمام أحمد بن محمد بن عبد اللہ بن العباس الحدیث ۱۹۴۹، ج ۱، ص ۴۷۹

ترغذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (مسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں، وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں، نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً^۱ لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے) ارشاد فرمایا کہ ”اگر تمہارے حقوق خوشی سے نہ دیں، تو جبراً وصول کرو۔“^(۲)

۱۔ ہم ملکِ اسلام سے راوی، کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جزیرہ مقرر کیا، سونے و لوہے پر چار دینار اور چاندی و لوہے پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی اُن کے ذمہ تھی۔^۳

مسائل فقہیہ

سلطنتِ اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیرہ کہتے ہیں۔ جزیرہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ان سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ ہمیں اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہو سکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے پر صلح ہو جائے وہ ہے۔ دوسری یہ کہ ملک کو فتح کیا در کافروں کے اہاک^۱ بدستور چھوڑ دیے گئے ان پر سلطنت^۲ کی جانب سے حسبِ حال کچھ مقرر کیا جائیگا اس میں اُن کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں اس کی مقدار یہ ہے کہ ماہِ ادرب پر اڑتالیس درہم سا مانہ ہر مہینے میں چار درہم۔ متوسط شخص پر چوبیس درہم سا مانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر پانچ درہم سا مانہ ہر ماہ میں ایک درہم۔ اب اختیار ہے کہ شروع سب میں سال بھر کالے میں یا ماہِ دہر وصول کریں دوسری صورت میں سانی ہے۔ ماہِ ادرب اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے۔ در ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص نادار ہو یا دوسو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دوسو سے دس ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو ماہِ ادرب ہے۔^۳ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

۱۔ فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں^۴ نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ ہو۔

- ۱۔ جامع الترمذی، کتاب السیر، باب ما جاء من اجل من اهل الامة بالحديث، ۱۵۹۵، ج ۳، ص ۲۱۶
- ۲۔ المعاصی، لامام مالک، کتاب البرکاء، باب حریۃ اهل الکتاب و المجرس، الحدیث، ۶۶۹، ج ۱، ص ۲۵۷
- ۳۔ چاندی، حکامات وغیرہ۔
- ۴۔ یعنی، مسلمان حکومت۔
- ۵۔ الدر المختار و رد المحتار، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، ج ۶، ص ۳۰۶، ۳۰۵
- ۶۔ الفناوی الہندیۃ، کتاب السیر، باب الناس فی الجزیۃ، ج ۲، ص ۲۴۴
- ۷۔ یعنی درست ہو۔

رہتا ہو یا بھی نہ ہو کہ سے کوئی کام کرنا آتا نہ ہوتا یا تو ف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے۔^{۱۱} (ردالمحتار)

س ۳ کے اکثر حصہ میں مدار ہے تو مداروں کا جزیہ یہ جائے گا اور فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں ماند رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط۔ ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائیگا اس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اس وقت کوئی عذر ہو تو اس کا کاظ کیا جائے گا پھر گروہ عذر اٹھائے سال^{۱۲} میں چار بار سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کر دیں گے۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے سلام لائے فیہا^{۱۳} ورنہ قتل کر دیا جائے۔^{۱۴} (درمختار)

بچہ اور عورت اور غلام و مکاتب و مدبر، پاگل، بوہرے، ننھے^{۱۵}، بیدست و پا^{۱۶}، پاچ^{۱۷}، فاج کی بیماری والے، بوڑھے عاجز، ندھے، فقیر ناکارہ، پوجاری^{۱۸} جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور کام پر قادر نہ ہوں سب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا مگر چار پاچ و غیرہ مدار ہوں۔^{۱۹} (درمختار، عالمگیری)

جو کچھ کہتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے پتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے۔^{۲۰} (عالمگیری)

شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائے گا اور اگر اس وقت نابالغ تھا، مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں۔^{۲۱} (عالمگیری)

ٹھائے سال میں یا سال تمام کے بعد مسمن ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائے گا اگر چہ کئی برس کا اس کے ذمہ باقی ہو اور گرد و برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو سہا ہے وہیں کریں اور اگر جزیہ نہ لیا ورنہ سال شروع ہو گیا تو سال گذشتہ کا ساقط ہو گیا۔ یوں مر جانے، ندھے ہونے، پاچ ہو جانے، فقیر ہو جانے، ننھے ہو جانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں

①۔۔۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، ج ۶، ص ۶، ۳۰

②۔۔۔۔۔ سال کے دوران۔

③۔۔۔۔۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب السیرۃ، الباب الثامن فی الجزیۃ، ج ۲، ص ۲۴۶

④۔۔۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، ج ۶، ص ۳۰۸، ۳۰۷

⑤۔۔۔۔۔ توضیح نمونیک۔

⑥۔۔۔۔۔ الدر المختار، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، ج ۶، ص ۳۰۹

⑦۔۔۔۔۔ ہاتھ پاؤں سے معذور۔ جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں۔

⑧۔۔۔۔۔ چلنے پھرنے سے معذور۔ مندر کا مجاور۔

⑨۔۔۔۔۔ الدر المختار، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، ج ۶، ص ۳۱۰

⑩۔۔۔۔۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب السیرۃ، الباب الثامن فی الجزیۃ، ج ۲، ص ۲۴۵

⑪۔۔۔۔۔ المرجع السابق۔ ⑫۔۔۔۔۔ المرجع السابق، ص ۲۴۵، ۲۴۶

جزیہ ساقد ہو جاتا ہے۔^۱ (در مختار)

مسئلہ ۸ نوکریا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو کر کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذریں دیا کرتے ہیں اور اپنے دام اس کے ہاتھ سے وہ رقم اٹھالے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اس کے ہاتھ میں دیدے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں۔^۲ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹ جزیہ و خرچ مصراع عامہ مسلمین میں صرف کیے جائیں^۳ مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اس پر خرچ ہوں اور پبل اور مسجد و خوش و سرا^۴ بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام و مؤذن پر خرچ کریں اور علماء و طبیب اور قاضیوں اور اون کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں و بجا دین اور ان سب کے باں بچوں کے کھانے کے لیے دیں۔^۵ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰ دارالاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے^۶ اور بت خانے اور آتش کدہ^۷ نہیں بنا سکتے ورنہ پہلے کے جو ہیں وہ ہاتھی رکھے جائیں گے۔ اگر لڑ کر شہر کو فتح کیا ہے تو وہ رہنے کے مکان ہوں گے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے۔ اگر ان کے عبادت خانے منہدم^۸ ہو گئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے تھے ویسے ہی اوی جگہ بنا سکتے ہیں نہ بڑھا سکتے ہیں نہ دوسری جگہ اون کے محلے میں بنا سکتے نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بنا سکتے مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بنا سکیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بنا سکتے اور بادشاہ اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کر دیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بنا سکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بنا سکتے ہیں اور مشترک سے اب کچھ زیادہ کر دیا ہو تو ڈھا دیں گے۔^۹ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ ذمی کافر مسلمانوں سے وضع قطع^{۱۰} لباس وغیرہ ہر بات میں ممتاز^{۱۱} رکھا جائیگا جس قسم کا لباس مسلمانوں کا ہو گا وہ ذمی نہ پہنے۔ اس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار بنانے کی اسے جازت نہیں بلکہ اسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دیں گے۔ زنا^{۱۲} وغیرہ جو اس کی خاص عداوت کی چیزیں ہیں انھیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کو دھوکا نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے۔ ریشم کی زنا نہ باندھے۔

۱ "المرالمختار" کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، ج ۶، ص ۳۱۲

۲ "الفتاویٰ الہندیۃ" کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیۃ، ج ۲، ص ۳۴۶، وغیرہ

۳ عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کیے جائیں۔ ۴ مسافر خانہ۔

۵ "المرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، مطب فی معارف بیت المقدس، ج ۶، ص ۳۳۶، ۳۳۷

۶ جیسائیوں کے عبادت خانہ۔ ۷ مجوسیوں کا عبادت خانہ۔ ۸ بگڑ گئے۔

۹ "المرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، مطب فی احکام الکنائس، إلخ، ص ۳۱۴، ۳۲۰

۱۰ شکل و صورت، چار ڈھال۔ ۱۱ مسجد اگاہ، منفرد۔

۱۲ وہ دھاکہ یا ڈوری جو ہندو گٹے سے نفل کے نیچے تک ڈالتے ہیں جبکہ عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

بہارِ قاہرہ^۱ جو غلام وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنچے۔ مسلمان کھڑا ہو تو وہ اس وقت نہ بیٹھے۔ اُن کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانات پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کہیں سائل و درواریں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اُس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو۔^۲ (در مختار، عالمگیری وغیرہا)

سب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ خود اذن کی وضع اختیار نہ کریں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جبکہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے بس وضع قطع میں کفار سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز ڈاڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید^۳ میں ڈاڑھی کا صفایا اور سر پر باؤں کا گتھا^۴ اموختیں بڑی بڑی بیچ میں ذرا سی جود دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر رکھیں تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح۔ اسلامی بات سب ناپسند، کپڑے جوتے ہوں تو نصرائیوں کے سے، کھانا کھائیں تو اذن کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف ہوئے^۵ تو گھر موٹ کر نہ آئے بلکہ مشرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی ٹوپی ہندو کے نام کی، ہندو جو کہیں دس پردل و جان سے حاضر گر چہ اسلام کے احکام پس پشت ہوں^۶ گروہ کہے اور جب وہ کہے روزہ رکھنے کو طیار مگر رمضان میں پان کھا کر ٹکنا نہ شرم نہ عار، وہ کہے تو دن بھر بازار بند خرید و فروخت حرام، ورنہ خدا فرماتا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑ دو^۷ اس کی طرف اصدا الثقات نہیں^۸ غرض مسلمانوں کی جو اتر حاست^۹ ہے، اس کا کہاں تک رونارویا جائے یہ حاست نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے، اور جب ان کی قوت منفلتہ^{۱۰} اتنی قوی ہے اور قوت فاعلہ^{۱۱} زائل ہو چکی تو سب کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کریں غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے، والہی ذی اللہ تعالیٰ۔

① عمدہ لباس۔

② "السر المختار"، کتاب الجہاد، فصل فی الجزیۃ، ج ۶، ص ۲۲۰-۲۲۴

③ و "الغناوی الہندیۃ"، کتاب السیر، باب الناس فی الجزیۃ، فصل ج ۲، ص ۳۵۰

④ عیسائیوں کے پیچھے چلنے یعنی اُن کے طریقوں کو پنانے۔

⑤ بر گشتہ ہوئے، اکٹائے۔

⑥ اذن جمعہ کے شروع سے ختم تک کچھ کمزور تحریمی ہے، اور اذن سے مراد یہی اذن ہے کہ کسی وقت سنی واجب ہو جاتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی کچھ میں کمرہ نہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۷۲۳)

⑦ توجہ نہیں۔

⑧ کسی بات سے متاثر ہونے کی صلاحیت۔

۱۲ نصرانی نے مسلمان سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر امانت کرنا ہے۔ اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بت خانہ پہنچا دے تو نہ بجائے اور، گر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو راستہ بتا دے۔^۱ (عالمگیری)

۱۳ کافر کو سلام نہ کرے مگر بھروسہ اور وہ آتا ہو تو اس کے لیے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اس کے لیے تنگ راستہ چھوڑے۔^۲ (عالمگیری)

۱۴ کافر تکلم^۳ یا ناقوس^۴ بجانا چاہیں تو مسلمان نہ بچنے دیں اگر چاہنے گھروں میں بجائیں۔ یوہیں گر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالیں تو روک دیں ورنہ کفر و شرک کی بات علانیہ کہنے سے بھی روکے جائیں یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ اگر یہ گڑھی ہوئی تورات و انجیل بند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دیے جائیں اور ہاتھ روں میں پڑھنا چاہیں تو مطلقاً روکے جائیں اگرچہ کفر نہ کہیں۔^۵ (عالمگیری) جب تورات و انجیل کے لیے یہ احکام ہیں تو رمانن^۶، وید^۷ وغیرہ باخراست ہنود^۸ کہ مجموعہ شرک ہیں ان کے لیے شدت حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ایسی جگہوں سے دور بھاگیں نہ یہ کہ عیسائیوں اور آریوں^۹ کے لکچروں اور جسدوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بے حرمتی دیکھیں اور کانوں سے خدا اور رسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جاننا نہ چھوڑیں مگر نہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ حیا رکھتے ہیں کہ باز آئیں۔

۱۵ شہر میں شراب مانے سے منع کیا جائیگا اگر کوئی مسلمان شراب مایا اور گرفتار ہو ورنہ یہ کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے، ورنہ نام بھی نہیں بتاتا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے سر کہہ بنانے کے لیے لایا ہوں تو گروہ شخص دیندار ہے چھوڑ دیجئے ورنہ شراب بہا دیجئے اور اسے سزا دیجئے اور قید کر دیجئے تا وقتیکہ توبہ نہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ مانا نہیں چاہیے تو اسے شہر سے نکال دیں اور کہہ دیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی۔^{۱۰} (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب السیر، الباب الثامن فی الحریۃ، فصل ۲، ص ۳۵۰

② المرجع السابق

③ ایک قسم کا باجا جو قدیم زمانے سے ہندوؤں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے علان کے لیے بجا جاتا ہے۔

④ سنگھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب السیر، الباب الثامن فی الحریۃ، فصل ۲، ص ۳۵۰

⑥ ایک رزمیہ نظم جس میں رام چندر کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ ⑦ ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔

⑧ ہندوؤں کی بکواسات، جس گھڑت کتابیں۔ ⑨ آریا مذہب کے اعتقاد و طریقے پر چلنے والی ہندو جماعت۔

⑩ "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب السیر، الباب الثامن فی الحریۃ، فصل ۲، ص ۲۵۱



اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

﴿وَمَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَبَّحْتَ وَهُوَ كَاذِبٌ ۚ أُولَٰئِكَ صَبَّحُوا مِنْ غَيْرِ دِينٍ لَا خِرَافَ لَهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝﴾⁽¹⁾

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حاست میں مرے اسکے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں ریگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں، اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُمْ ذُلًّا عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَادِرِينَ ۚ يَتَذَكَّرُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذُلًّا لَا يَخَافُونَ تَوَصَّيْتُ لَكُمْ هَٰذَا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝﴾⁽²⁾

”اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ (عزوجل)، ایک ایسی قوم مانگا جو اللہ (عزوجل) کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ (عزوجل) کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل، اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کریں گے کسی حاست کرنے والے کی حاست سے نڈریں گے یہ اللہ (عزوجل) کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ (عزوجل) وسعت والا، علم والا ہے۔“

اور فرماتا ہے۔

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ قَدْ كَفَرُوا بِمَا بَعَثَ إِلَيْكُمْ ۖ كَافِرِينَ ۝﴾⁽³⁾

”تم فرما دو! کیا اللہ (عزوجل) اور اس کی آیتوں اور اُس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے، یہاں نے نہ سناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔“

1۔ پ۔ ۲، البقرہ: ۲۱۷

2۔ پ۔ ۶، المائدہ: ۵۴

3۔ پ۔ ۱، التوبة: ۶۵، ۶۶

احادیث

۱ امام بخاری نے بوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک، ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکے بہت درجے بلند کرتا ہے، ورنہ کبھی اللہ (عزوجل) کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے، کہ ”مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے، اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔“ (۱)

۲ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو مسلمان اللہ (عزوجل) کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں، مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور شیب زنی و زنا سے نکل جائے واما جو جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے۔“ اور ترمذی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (۲)

۳ صحیح بخاری شریف میں مکرّمہ سے مروی، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں زندقہ پیش کیے گئے انھوں نے من کو جلا دیا۔ جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا، فرمایا کہ ”اللہ (عزوجل) کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو۔“ اور میں انھیں قتل کرتا، اس لیے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے ”جو شخص اپنے دین کو بدس دے، اُسے قتل کر دو۔“ (۳)

۴ کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار حکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے حکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھٹ (۵) میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے (۶)۔ آدمی کو کبھی اپنے وپر یا اپنی طاعت و عمل پر بھروسہ نہ

۱ ”الصحيح البخاري“، كتاب الرقاق، باب حفظ النصار بالحديث ۶۴۷۷، ۶۴۷۸، ج ۴، ص ۲۴۱

۲ ”صحيح مسلم“، كتاب الرهد، الج، باب التکلم بالکلمة بھوی، إلخ، الحديث ۴۹، ۵۰، ۲۹۸۸، ص ۱۵۹۵

۳ ”صحيح البخاري“، كتاب النبی، باب قول الله تعالى ﴿لَنْ نَقْصُفَ بِالنَّفْسِ﴾، إلخ، الحديث ۶۸۷۸، ج ۴، ص ۳۶۱

۴ وہ شخص جو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا قائل نہ ہو۔

۵ ”صحيح البخاري“، كتاب مستدبر المریدین، إلخ، الحديث ۶۹۲۲، ج ۴، ص ۳۷۸

۶ تاک، واول۔

۷ ”سنن الترمذی“، كتاب الرضا، باب ماجة کراهية، إلخ، الحديث ۱۱۷۵، ج ۲، ص ۳۹۱

چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ کسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ ٹوٹ پھٹ ہوتا رہتا ہے۔^۱ ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ جھوٹی کی جاں سے زیادہ مخفی ہے^۲ اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا رشا و فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، حضورِ قدس علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے، وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اَنْتَ اَتَتْ

عَلَامُ الْغُیُوْبِ^۳

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح

کی گنجائش نہ ہو۔ یو ہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔^۴

جو بطور تمسخر اور ٹھٹھے^۵ کے کفر کر لیا وہ بھی مرتد ہے، مگر چہ کہتا ہے کہ یہ اعتقاد نہیں رکھتا۔^۶ (در مختار)

کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں

کی جائے گی۔^۷ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا رد کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ

دیکھا۔ یہاں سے معلوم ہو کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔^۸ (رد المحتار وغیرہ) آج کل بعض لوگوں نے یہ

خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی

کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ عہد نے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی

بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بتالیا۔ ایک یہ بھی پھیلی ہوئی ہے

کہتے ہیں کہ ”ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر ہوگا“ یہ بھی غلط ہے قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا

یعنی بدلتا رہتا ہے۔

۱۔ ”الامام احمد بن حنبل، مسند الکوفی، حدیث ابی موسیٰ الأشعری، الحدیث ۱۹۶۲۵، ج ۷، ص ۱۴۶

۲۔ ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب فی حکم من شتم الحج، ج ۶، ص ۳۵۴

۳۔ ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں (اس شرک سے) جسے میں نہیں جانتا بے شک تو دانائے غیوب ہے۔“

۴۔ ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۲۴۴

۵۔ نفسی مذاق کے طور پر۔

۶۔ ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۲۴۳

۷۔ یعنی اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا۔

۸۔ ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب فی حکم من شتم دین مسلم، ج ۶، ص ۳۵۴ وغیرہ۔

اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور گریبا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے، اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسجدوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو پٹی بڑکیں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ”ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں“ مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیرہا سے علمائے انھیں بتائے یا عوام کے یہ کوئی شریعت جدا گانہ ہے جب یہاں تک تو پھر عام دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی یہاں نہیں جو علمائے انھیں عوام جو علم کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہونچی (۱) اور اعراض (۲) کے کیا معنی۔

کہنا کچھ چاہتا تھا ورنہ زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہو، یعنی جبکہ اس امر سے ظہر نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی بیچ کی (۳) تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔ (۴)

کفری بات کا اور میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بوسا برابر جاتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔ (۵)

مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں (۱) عقل۔ (۲) سمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلے تو حکم کفر نہیں۔ (۳) ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ (۴) اختیار مجبوری اور اکراہ (۵) کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید (۶) کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو ﴿لَا مَنَ اُكْبِرُ وَ قَدْ بُدِّعْتُ بِالْاِيْمَانِ﴾ (۷)

جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر سلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان (۸)

۱ کٹاؤ کشی۔ ۲ روگردانی۔ ۳ کی ہوئی بات پر نہ رہا۔

۴ رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب لا سلام یكون بالمعصل، إلخ، ج ۶، ص ۳۵۳

۵ العتویٰ الہدیۃ، کتاب السیر بالباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۸۳

۶ یعنی اکراہ و شری ہے۔ ۷ بہت سخت مارنا۔

۸ العتویٰ الہدیۃ، کتاب السیر بالباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۳۔ ۲۷۶

کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔¹ اب یہی اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھ جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے فیہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔² (درمختار) مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا پادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا³ تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑیگا لہذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت⁴ تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو یہ وقت کے لیے قرآن وحدیث میں رشد ہوئی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام نقصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں، اسلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع⁵ کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ برباد ہی نہیں، واللہ اعلم۔

سورۃ ۸ کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے۔ اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب و سوزک کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہو تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔⁶ (درمختار، ردالمحتار)

سورۃ ۹ عورت یا نابالغ بچہ و دل بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور

1۔ اسلام پیش کرے، اسلام کی رغبت دے۔

2۔ "الدر المختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج 6، ص 348، 349

3۔ حرمت نہ کی گئی۔ 4۔ دانشمندی کا تقاضا۔ 5۔ ختم۔

"الدر المختار" و "ردالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب، فی ان الکفار خمسۃ اصناف إلح، ج 6، ص 349

مسلمان ہو جائے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مرتد اگر ارتداد^(۲) سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ، سلام اسے قتل نہ کرے گا۔^۳

مسئلہ ۱۱ مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بخیر توبہ ہے اگرچہ گوہن عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کرنی لہذا قتل نہ کیا جائیگا اور رتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ عمال کیے تھے سب اکارت^(۴) ہو جائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے کہ پہلے حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔^(۵) (در مختار، بحر الرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر یعنی^(۶) تقریروں سے اس مرکب صحیح مانتا ہے جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں سخت سخت جسے کرتا ہے پھر حیدر گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ^(۷) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں کلمات دشنام^(۸) استعمال کرتے ورتادیل غیر مقبول^(۹) کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے ورنہ عذاب آخرت سے بھی نالشاہ اللہ رہائی کی صورت ثلثی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے، مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب، اس کے محبوبوں کو پسند، تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ ۱۲ زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہو، تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہو گئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔^(۱۰) (در مختار)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۱

② مرتد ہونے سے۔

③ "المرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۵۶

④ ضائع۔

⑤ "المرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۲۶

⑥ و "بحر الرائق"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۶، ص ۲۱۳۔

⑦ فضول جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔

⑧ تازیانہ کلمات۔

⑨ یعنی تاویل جو ناقابل قبول ہو۔

⑩ "المرالمختار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۸۳-۳۸۵

سوال ۱۳ اگر کفر قطعی ^۱ ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسامام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسامام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت ^۲ زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا ورا اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض عدا کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہاء کے نزدیک کافر ہو اور محکمین ^۳ کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسامام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔ ^۴ (درمختار)

سوال ۱۴ عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہو گیا تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور وہ عورتیں بلکہ ایک عاقل کی خبر کافی ہے۔ ^۵ (درمختار، رد المحتار)

سوال ۱۵ عورت مرتد ہو گئی پھر سلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔ ^۶ (درمختار)

سوال ۱۶ مرتد کا نکاح باہاتاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ ^۷ سے نہ کنیز ^۸ سے۔ ^۹ (عالمگیری)

سوال ۱۷ مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔ یو یں کہتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے، اگرچہ چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ ^{۱۰} (عالمگیری)

سوال ۱۸ مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانہ رتد میں جو کچھ کیا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔ ^{۱۱} (درمختار، رد المحتار)

۱۔ یقینی۔ ۲۔ یعنی بہوستری، مجامعت۔ ۳۔ علم کلام کے ماہرین۔

۴۔ اندر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۷۷

۵۔ اندر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: لو تباہ المرتد، إلخ، ج ۶، ص ۳۸۶

۶۔ اندر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۸۷

۷۔ آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔ ۸۔ لونڈی۔

۹۔ الفتاویٰ الہدیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۵

۱۰۔ المرجع السابق، ص ۲۵۵

۱۱۔ اندر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: حصۃ من لا یقتل، إلخ، ج ۶، ص ۳۸۱

۱۹ ارتد سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے اداک و اموال ^(۱) تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور ملک ہو جائیگا اور اگر کفر ہی پر مر گیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو زمانہ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے "ولان دیون" ^(۲) کو ادا کرینگے جو زمانہ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانہ ارتداد کے دیون، دکرینگے اس کے بعد جو بچے وہ فتنے ہے۔ ^(۳) (ہدایہ وغیرہ)

۲۰ عورت کو طلاق دی تھی وہ بھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دار الحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔ ^(۴) (تیسین)

۲۱ مرتد دار الحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لحاق یعنی دار الحرب میں چھے جانے کا حکم دیدیا تو اس کے مدبر اور مودعہ ^(۵) اور جتنے دیون میعاد کی تھے ان کی میعاد پوری ہوگئی یعنی گرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ ذین واجبہ ان داہو گئے اور زمانہ اسلام میں جو کچھ وصیت کی تھی وہ سب باطل ہے۔ ^(۶) (فتح القدیر)

۲۲ مرتد ہمہ قبوں کر سکتا ہے۔ کثیر ^(۷) کو ام و مد کر سکتا ہے، یعنی اس کی سوئذی کو حاصل تھا اور زمانہ ارتداد میں بچہ پیدا ہو تو اس بچے کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے، کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے، لہذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائیگی۔ ^(۸) (عائگیری)

۲۳ مرتد دار الحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو مگر قاضی نے ابھی تک دار الحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ ^(۹) کے پاس موجود ہے وہ ملے گا ورنہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے انتحاب ملک کر چکے ^(۱۰) اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ ^(۱۱) (عائگیری)

۱۔ ماں و جائداد۔ ۲۔ قرضے۔

۳۔ "انہدایہ"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، النجرہ، الثانی، ص ۴۰۷، وغیرہ

۴۔ "تیسین الحقائق"، کتاب السیر، باب المرتدین، ج ۴، ص ۱۷۷۔

۵۔ وہ قرضے جن کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔

۶۔ "فتح القدیر"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۳۱۶۔

۷۔ سوئذی۔

۸۔ "العساری الہندیہ"، کتاب السیر، باب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۵۔

۹۔ میت کے وارثین۔ ۱۰۔ یعنی دوسروں کی ملکیت میں دے چکے۔

۱۱۔ "العساری الہندیہ"، کتاب السیر، باب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۵۔

تنبیہ: زمانہ حال میں جو لوگ باوجود اذعانے سلام^۱ کلمتہ کفر جکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال و افعال کا بیان حصہ اول میں گزرا۔ یہاں چند دیگر کلمات کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں^۲ بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توہین کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

۲۳ جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خدا تمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہن جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔^(۳) (عائلیگیری)

۲۵ ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا سلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت^۴ کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہن کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی سنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت، ایسا کہنے والا کافر ہے۔^(۵) (عائلیگیری)

۲۶ اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یوہن ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔^(۶) (عائلیگیری)

۲۷ کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یہ کسی زبان درواز آدمی^۷ سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔^(۸) (خلاصۃ الفتاویٰ)۔ یوہن ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا، اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

۱۔ اسلام کا دعویٰ کرنے والے، یعنی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود۔ ۲۔ یعنی پوتے ہیں۔

۳۔ الفتاویٰ الہمدیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۷

۴۔ افرمانی۔

۵۔ الفتاویٰ الہمدیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۵۷

۶۔ المرجع السابق، ص ۲۵۸۔

۷۔ گستاخ، بہت زیادہ بکواس کرنے والا۔

۸۔ خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب المعاصی الکفر، ج ۴، ص ۳۸۴۔

۲۸ خد کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے۔^۱ (غانیہ)

۲۹ کسی سے کہا گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کر سکتا ہے اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے۔ یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔^۲ (عالمگیری)

۳۰ کسی سے کہا ان شاء اللہ تم اس کام کو کر دو گے اس نے کہا میں بغیر ان شاء اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ (عزوجل) کے مقدر کیے کرتا ہوں، یہ کفر ہے۔^۳ (عالمگیری)

۳۱ کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں، ورنہ میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔^۴ (عالمگیری)

حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا ”كَاذِبُ الْفُقَرَاءِ يَكُونُ كُفْرًا“^۵ محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نامائے کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

۳۲ اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا^۶ کفر ہے، جیسے کسی کا نام عبد اللہ یا عبد الحق یا عبد الرحمن ہو اسے پکارنے میں آخر میں لف وغیرہ ایسے حروف وادیں جس سے تصغیر بھی جاتی ہے۔^۷ (بحر الرائق)

۳۳ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اسکا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور دتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے۔^۸ (عالمگیری) در بعض جال یہ کہتے ہیں، کہ لا الہ

① "العتاوی النہدیۃ"، کتاب السیر، باب ما یحکو، کفر، إلح، ج ۲، ص ۴۷۰

② "العتاوی النہدیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی حکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۰، ۲۶۲

③ المرجع السابق، ص ۲۶۱، ④ المرجع السابق، ص ۲۶۲

⑤ "شعب لا یحار"، باب فی الحث علی ترک العل و الحمد، الحدیث ۶۶۱۲، ج ۵، ص ۲۶۷

⑥ یعنی بگاڑنا۔

⑦ "البحر الرائق"، کتاب السیر، باب أحكام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۳

⑧ "العتاوی النہدیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی حکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳

پڑھتا ہے یہ بہت قبیح^(۱) ہے کہ یہ نفی محض ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ ۳۳ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش^(۲) و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے، مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔^(۳)

مسئلہ ۳۵ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء میں آخر نبی نہ جانے یا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موتے مبارک^(۴) کو تحقیر^(۵) سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے، مثلاً دائرہ بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لگانا، ان کی اہانت^(۶) کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔^(۷)

مسئلہ ۳۶ اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسوع نہیں کہ عرف^(۸) میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما^(۱۰) کی شان پاک میں سب و شتم کرنا^(۱۱)، تمبرا کہنا^(۱۲) یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔^(۱۳) (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

①..... نہ ا۔ ②..... شرمناک باتیں، ایسی باتیں جو بے حیائی ہوتی ہو۔

③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳۔

④..... مقدس ہال۔ ⑤..... بے ادبی، توہین، حقارت۔ ⑥..... توہین کرنا۔

⑦..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳۔

⑧..... یعنی عام بول چال۔

⑨..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳۔

⑩..... یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

⑪..... لعن طعن کرنا۔ ⑫..... یعنی اظہارِ بیزاری کرنا۔

⑬..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۴، وغیرہ۔

مسئلہ ۳۸ دشمن و مبغوض (۱) کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت (۲) آگئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔ (۳)

مسئلہ ۳۹ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن (۴) کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿لَا تَسُوْا تَلْعَلُوْنَ﴾ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل (۵) بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر، اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود (۶) نفی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَشْفٰی﴾ (۷)

مسئلہ ۴۰ مزامیر (۸) کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔ گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں بلکہ رکاز میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آگئی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہو و لعب (۹) کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔ (۱۰)

مسئلہ ۴۱ کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔ (۱۱)

مسئلہ ۴۲ کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا

①..... ناپسندیدہ شخص، جس سے بغض ہو۔ ②..... موت کا فرشتہ، عزرائیل علیہ السلام۔

③..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۶۔

④..... نفی مذاق۔ ⑤..... اصل لفظ یا معنی میں جان بوجہ کرتہدلی کرنا۔ ⑥..... قصور و ارادہ۔

⑦..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۶۔

⑧..... گانے باجے کا ہر ساز، باجا، بانسری وغیرہ۔

⑨..... عیش و نشاط، کھیل کود وغیرہ۔

⑩..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۷۔

⑪..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۸۔

انکار معلوم ہوتا ہے۔^(۱)

مسئلہ ۳۳۔ اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴۔ روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر^(۳) ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ ۳۵۔ علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں^(۴) پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔^(۵) (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع درغ نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر چمک دیا۔

مسئلہ ۳۶۔ کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷۔ شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیتے وقت یا چوری کرتے وقت ”بِسْمِ اللّٰہ“ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا ”لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ“ دوسرے نے کہا لا خَوْلَ کا کیا کام ہے یا لا خَوْلَ کو میں کیا کروں یا لا خَوْلَ روٹی کی جگہ کام نہ دیگا۔ یوہیں مُسْتَحَانَ اللّٰہ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸۔ بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار، یہ کفر ہے۔ یوہیں مصائب^(۸) میں جتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے۔^(۹)

مسئلہ ۳۹۔ مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے۔ یوہیں کسی کی عورت کو

۱..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۸.

۲..... المرجع السابق، ص ۲۶۹.

۳..... بے حرمتی۔ ۴..... ہنسی مذاق کے طور پر مسائل پوچھیں۔

۵..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۷۰.

۶..... المرجع السابق، ص ۲۷۲. ۷..... المرجع السابق، ص ۲۷۲.

۸..... مصیبتیں، پریشانیاں۔

۹..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۷۵.

کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جاتا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے، یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔⁽¹⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۵۰

ہولی⁽²⁾ اور دیوالی⁽³⁾ پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا⁽⁴⁾ اور جنم اسٹی⁽⁵⁾ اور رام نومی⁽⁶⁾ وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔⁽⁷⁾ (بحر الرائق)

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے، دینی حیثیت⁽⁸⁾ اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے، کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط⁽⁹⁾ رکھتے ہیں، اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرنا اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے، اس سے دور بھاگو اور نہ شیطان گمراہ کر دے اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کف افسوس ملے⁽¹⁰⁾ کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اے اللہ! (عزوجل) تو ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے، اس کی توفیق دے، تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

وَصَلِّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

فقیر ابو العلامہ محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

۱۳۔ ماہ مبارک رمضان الخیر ۱۳۳۸ھ

①..... "الفتاویٰ العزیزیہ"، کتاب السیر، باب ما یحکون کفرا،، الخ، ج ۲، ص ۶۶۔

②..... ہندوؤں کا ایک تہوار جو موسم بہار میں منایا جاتا ہے۔

③..... ہندوؤں کے تہوار جس میں وہ لکشمی (ایک بت کا نام) کی پوجا کرتے اور خوب روشنی کرتے ہیں۔

④..... ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راویں (بت کا نام) پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

⑤..... ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوشی منائی جاتی ہے۔ کرشن ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تیسرا دیوتا ہے جسے مہاد یوگی کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کا کام مخلوق کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔

⑥..... ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم کے دن خوشی کے طور پر مناتے ہیں۔

⑦..... "البحر الرائق"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۸، ۷۰۔

⑧..... دینی جوش و جذبہ۔ ⑨..... میل جول۔ ⑩..... یعنی افسوس کرنے۔